

والبدع

والون فی اور

فی اوسین کی تحابو

شریف اور تفسیر کبیر اور

اور شرح مناسک ملا علی قاری

بد القادر صاحب محدث دہلوی

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور قول الجلیل

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائۃ المسائل کہ ایک سو بائیس کتابوں مقبول سنت جماعت کیسی بنا ہی

اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور تفسیر دارک اور کتاب صراط المستقیم جو تصنیف

جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اور حدیث شریف کتاب ابن ماجہ ہی اور حدیث شریف

کی کتاب جنون ابو داؤد ہی اور طہر جلیل شرح حصن حصین اور کیمیا سعادت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی اور کتاب نہج العابدین امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور شرح عقائد نسفی اور مجمع

مشکوٰۃ شریف کہ تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ہی رحمۃ اللہ علیہ اور حاشیہ خیالی جو اور شرح

عقائد کی ہی اور حاشیہ ملا عصمت اللہ اور تفسیر فوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی

اللہ علیہ کی اور کتاب نہایہ لغت حدیث اور کتاب وجہ القرآن تصنیف فقیہ اسماعیل ابن احمد الصریکی

حیری اور رحمۃ الملوک اور تفسیر رحمانی اور زب القاسم جو عالم گیر بادشاہ کی وقت میں بنی ہی اور کتاب

ہدایۃ الاعمی جو تصنیف حسین رحمۃ اللہ علیہ ساکن کاشمیر کی ہی اور تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور کتاب تحقیقات خواجہ محمد یار سار رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور مواہب لدینیہ اور نہایت

ابن حجر عسقلانی کی اور مالا بدستہ تصنیف قاضی شہاب الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی اور مظاہر الحق شرح سفر السعادت

رسالہ سبیل الرشاد قرۃ العیون کتاب انواع بزبان پنجابی اور حدیث شریف کی کتاب جو مشارق الانوار

ہی صلوٰۃ مسعودی تیسرے النافلین رسالہ جلال الدین سیوطی در آیات ناسخہ و منسوخہ حدیث شریف کی کتاب

ن کتابوں کی اس خیر خواہ فی سند دی ہی اور کتابوں

میں ایک استثنائی ذبیحہ ہی جو مولوی شاہ عبدالغفر صاحب

بن مع کتابوں استثنائی ذبیحہ کی یہ ہیں مشکوٰۃ

زرقاوی مطالب المؤمنین اور بحر الرائق اور ہدایہ

بہ و صحیح مسلم اور موضح القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ

سی اور کتاب فتح الغریز مولوی شاہ عبدالغفر صاحب

اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور مولوی سیاحی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائۃ المسائل کہ ایک سو بائیس کتابوں مقبول سنت جماعت کیسی بنا ہی

اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور تفسیر دارک اور کتاب صراط المستقیم جو تصنیف

جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اور حدیث شریف کتاب ابن ماجہ ہی اور حدیث شریف

کی کتاب جنون ابو داؤد ہی اور طہر جلیل شرح حصن حصین اور کیمیا سعادت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی اور کتاب نہج العابدین امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور شرح عقائد نسفی اور مجمع

مشکوٰۃ شریف کہ تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ہی رحمۃ اللہ علیہ اور حاشیہ خیالی جو اور شرح

عقائد کی ہی اور حاشیہ ملا عصمت اللہ اور تفسیر فوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی

اللہ علیہ کی اور کتاب نہایہ لغت حدیث اور کتاب وجہ القرآن تصنیف فقیہ اسماعیل ابن احمد الصریکی

حیری اور رحمۃ الملوک اور تفسیر رحمانی اور زب القاسم جو عالم گیر بادشاہ کی وقت میں بنی ہی اور کتاب

ہدایۃ الاعمی جو تصنیف حسین رحمۃ اللہ علیہ ساکن کاشمیر کی ہی اور تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور کتاب تحقیقات خواجہ محمد یار سار رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور مواہب لدینیہ اور نہایت

ابن حجر عسقلانی کی اور مالا بدستہ تصنیف قاضی شہاب الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی اور مظاہر الحق شرح سفر السعادت

رسالہ سبیل الرشاد قرۃ العیون کتاب انواع بزبان پنجابی اور حدیث شریف کی کتاب جو مشارق الانوار

ہی صلوٰۃ مسعودی تیسرے النافلین رسالہ جلال الدین سیوطی در آیات ناسخہ و منسوخہ حدیث شریف کی کتاب

جو تفسیر الوصول پہاڑ ارشاد السید فی شرح عقائد نفی کتاب کافی شرح و ارفع القیادہ تفسیر عالم
التزلی تفسیر سید پارہ عم کی جو تصنیف شاہ مراد اللہ صاحب کی معروف تفسیر مراد ہے بلکہ محاسن
الابرار احیاء تپا سبکی ان کتابوں مذکور پر اس عاجز کا اور سنت جماعت کا جو عقیدہ رکھتی ہیں اور ان کو
انہیں کتابوں مذکور پر یا انکی مثل اور کتابیں ہونیں اور نہ اعتقاد ہی اور تو میو نکو چاہی خواہ عالم
خواہ جاہل یعنی پڑھی ہوئی ہوئی پڑھی جیسو کہ کتاب پڑھی جانی تو چپ رہیں کیونکہ کتاب پڑھی جیسو کہ
کلام کرتا ہی تو کتاب کا مطلب اچھی طرح سے و فتح نہیں ہوتا ہی اس چپ رہی میں اور انکی دہلی
وین و دنیا کا فائدہ ہی یعنی عالموں اور جاہلوں کا تو اب اس جگہ یوں سمجھا جاوے کہ دو شخص ہیں کہ
انہوں نے فی قلیہ اور قد وحی اور کسرا اور عقیر پڑھی ہی اور وہ آپس میں تکرار کرتی ہیں ایک کہتا ہی
کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا کہتا ہی کہ میں حق پر ہوں تو اوکا فیصلہ وہ کر لگا جسنی کہ ہدایہ اور ہدایہ کا
حاشیہ اور شرح پڑھی ہوگی وہ سمجھا دے گا کہ ایک کو کہ تو حق پڑھی اور یہ ناحق پڑا گروہ اس عالم کا کہنا
نہ مانیکا تو ہر خاص و عام اسکو نا سمجھتا دیکھی اور اس طرح سے جو کسی شخص نے فقہ کی کتابیں ہدایہ اور ہدایہ
کی شرح اور حاشیہ اور نکا اور صرف اور محو اور لغت کی کتابیں اور تفسیر اور حدیث پڑھی ہوں اور خوب
او کو یاد ہوں یعنی مولوی حیدر علی صاحب یا جیسی مفتی شرف الدین صاحب یا او کی مثل اور کوئی
عالم ہو اور او کی آپس میں تکرار ہو تو اوکا فیصلہ شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی یا مولوی
عبدالعلی صاحب پوری کر دیتی اس واسطے کہ یہ دونوں عالم اپنی وقت میں لاثانی تھے اور ان دونوں
صاحبوں کا ایک ہی وقت تھا اور اگر ان میں پہر کوئی اوکا فیصلہ کیا ہوا نہیں مانتا تو اس کا
والی کو ہر خاص و عام نا سمجھتے اور جو مولوی شاہ عبدالغیر صاحب اور مولوی عبدالعلی
کا آپس میں مسئلو نہیں کیا عبادات و گناہ عبادات کی عقائد میں تکرار ہوتی تو اس وقت کی سچ میں جس
کسی کا اعتقاد ہو تا مولوی شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی کی فرمانی پر تو وہ کہتا کہ مولوی
شاہ عبدالغیر صاحب نے ہی عالم میں اور ہر علم کی کتاب نہیں او کو بڑا کمال ہی اور انکی والد شاہ
صاحب پڑھی عالم اور بزرگ اور ہر علم میں کمال کہتی تھی اور انکی داد شاہ عبدالغیر صاحب کی بزرگ کاں اور پڑھی

اور بڑا فائدہ ہوا لوگوں کو ظاہر اور باطن کا اون سی بی حق پرہین اور جس کی کا اعتقاد مولوی عبدالعلی صاحب کی فرمانی پر ہوتا تو وہ کتنا کہ مولوی عبدالعلی صاحب بڑی علم ہیں اور انہوں نے اکثر کتابوں پر جو دین میں مروج ہیں اون پر حاشیہ لکھی ہیں اور بعضی کتاب کی شرح بھی کی ہے یہ مہر فن کی علم میں صاحب کمال ہیں اور یہ حق پرہین تو آخر انجام کار کا اعتقاد ہی پر ٹھہرا اب جاننا چاہی جس کسی شخص پر جس کی کا اعتقاد ہوتا ہے کہ یہ عالم اور دیندار اور پرہیزگار اور متقی ہیں تو اون کا لکھا ہوا مسئلہ ہی مان لیتا ہے اور اسی کا کہ اعتقاد جس کسی پر نہیں ہوتا تو اوس کا کہا ہوا اور لکھا ہوا مسئلہ نہیں مانا اور اس میں اس عاجز نے جن کتابوں کی سند سی لکھا ہے اون کتابوں اور اون کتابوں کی تالیف کرنیوالوں پر اس خیر خواہ کا اور جمع اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہی کیونکہ وہ اہل سنت و جماعت تھے اور پرہیزگار اور بڑی تقوی دار اور جو کوئی ان کتابوں کی برخلاف کہی گا تو وہ جانی اہل سنت و جماعت کی فرقہ کو اوس کچھ مطلب نہیں اس عاجز کا تو اس مسئلہ میں اتنا ہی کام ہے کہ جس کتاب کی عبارت محل لکھی تھی تو اس خیر خواہ مسلمین اور مسلمات کی فی اور کتاب میں معتبر جو سنت و جماعت کی تھیں اون کتابوں سی اوس عبارت کا مطلب مفصل کر کے لکھ دیا ہے غرض اس خیر خواہ کی تو یہ ہے کہ کتاب سنی میں کوئی تکرار اور جھگڑا کرنا یہ بہت بڑی بات ہے کہ آدمیوں کی رد و ایک آدمی کہی کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا کہی کہ میں حق پر ہوں اور شور و غل مچی نہ وہ اوس کی سنی اور نہ یہ اوس کی ایسی بات کرنا عقل سی بعید ہے اس عاجز کا کام تو فقط آدمیوں کو سمجھا دینا ہے نہ کسی سی تکرار اور جھگڑا کرنا یا خوشی شہ سنی

صاحب نے فرمایا ہے شعر	سعدی افتادہ است آزادہ	کس نیاید بھنگ افتادہ
اوپنا چھوڑ کر خرم عیصانی لکھا	شعر ہمارا کام کھدینا ہی جانو	اب آگی چاہو تم مانو نہ مانو
تو اپنی حال میں کچھ عوج خرم	زبان اب بند کرو اندا علم	اب جاننا چاہی کہ جو لغت
اس مسئلہ میں جس مقصد پر مطلب میں آوین گی اوس مقصد پر مطلب کی اخیر میں لکھی جا چکی		

پہلا مقصد یہ کہ ہر سال پہلی کہان شروع ہوا تھا اور کہان حکمت الہی سی تمام ہوا
 اب جانتا چاہی کہ جب میں مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں قیام رکھتا تھا میری دل میں یہ
 بات آئی کہ ایک رسالہ تالیف کر کہ اوسین لکھی مقصد ہوں بلکہ اوس رسالہ میں پہلا مقصد
 لکھا گیا تھا اور نظر ثانی اوس پر نہیں کی تھی جب میں محمد آباد عرف ٹونک میں آیا تو نواب وزیر الد
 امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ نی بہت مہربانی اور شفقت میری خال پر کی اور
 بانیس برس اس عاجز کو شہر محمد آباد عرف ٹونک میں نواب ممدوح کی حیات میں
 گزری خدا او کو بخششی اور عزت رحمت کوئی اور جب تک اس دنیا میں فانی نا پاؤں اسے
 اوس جہان باقی پاؤں اور حکومت کی مہربانی کرتی رہی اوس وقت میں طرح طرح
 کی حالات میں تہاجب نواب حسین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
 اپنی والد بزرگوار کی ریاست پر قائم اور مسند نشین ہوئی تو پھر اوس رسالہ کی پہلی مقصد
 نظر ثانی کی اور چند باتیں لائق لکھنی کی رہ گئی تھیں اون کو اوسین داخل کیا اب جانتا
 چاہی کہ ان نواب سعادت نشان سی کئی کام خیر کی دوی اول تو یہ کہ کچھ انہوں نے
 اپنی والد کا قرض ادا کیا اور سب قرض دینے کا بار ادا کر گئی ہیں اور دوسرا یہ کہ جو شہر
 جو اکیسویں قریب لوگوں کی آبادی تھی کہ پھر کسی ظاہر جانہ کہیلا اور تیسرا یہ کہ بارہ مدرسہ
 لڑکی اوسین بارہ حافظہ وسطی تعلیم مشین کی اور جاپون کی نوکر کہی کہ محتاج اور تیسیم
 فی سبیل اللہ علم دین کسی پتھر باب اور نصب پانی والی ہوں اور پتھر کیا ہی کہ جسہ کی دن
 اون محتاجون اور یتیمون کا حافظہ امتحان لیا کرتی ہیں اور اون محتاجون اور یتیمون کا کھانا
 بہرے مقرر کیا ہی اور بعضی آدمیوں نے یہ عادت اپنی مقرر کی تھی کہ اپنی اولاد کو قرآن
 شریف کا پہلی پڑھانا موقوف کیا تھا بلکہ حساب ہندی اور فارسی کا جس کام سی کہ دنیا
 کی کار آمدنی ہوتی ہی وہ پڑھواتی تھی اب ان مدرسوں کی مقرر ہونی سی بہت لوگوں کو
 قرآن شریف پڑھوانی کا شوق ہو انھیں مدرسوں کی یہ ہی ایک وزیر باعین ایک نظر

ایک موتی باغ میں دو قافلہ میں ایک حکیم کی مسجد میں ایک مولوی حیدر علی صاحب
 کی مسجد میں چار محمد آباد عرف ٹونک میں ایک جامع مسجد میں تین اور جو علمائے
 انکی والد کی موت میں نوکر تھے اونکی نوکری برقرار رکھی اور نئی دو عالموں کو اپنی طرف
 مدرس کیا ایک قافلہ کی مسجد میں اور ایک عظیم شاہ کی مسجد میں اور مدرس کر نیکا بھی
 ارادہ رکھتی تھیں اور چوتھا یہ کہ انکی والد بھی انسی بہت راضی تھے یہاں تک کہ اپنے
 حین حیات میں دیوان حاجی شمس الدین احمد صاحب سی فرمایا کہ یہ راضی نامہ ہم لکھتی ہیں سب
 خاص و عام اور ہماری قرابت والوں کو سنا دو کہ ہم اپنی اس بیٹی سی بہت راضی ہیں اور والد
 بھی انکی راضی بہت راضی ہیں اور پانچواں یہ کہ پیر اور استاد کی بہی خدمت اور ادب بہت کرتی
 ہیں اور پیر اور استاد انکی واسطی خدا تعالیٰ سی دین اور دنیا کی ترقی کیواسطی دعا کرتی ہیں ایسی دنیا
 کہ جس سی انکی عاقبت کی دستی ہو خدا انکو نیک کاموں کی توفیق دی اور بڑی کاموں سی بچائی بھرت
 البنی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الاخیار واصحابہ الکبار اخیار بفتح غکو تران و نیکان کبار بزرگان
 جمع کبیر و دوسرے مقصد اون چار حدیثوں کی بیان میں جو ابو داؤد علیہ الرحمۃ فی
 اپنی کتاب میں لکھی ہیں یہاں وہ حدیثیں لکھی جائیں گی تفسیر مقصد اخلاص اور صدق کے
 بیان میں کیسی سادت سی یہاں لکھا جائیگا چوتھا مقصد یہ کہ پانچ چیزیں بدلی پانچ چیزوں کے
 ہوتی ہیں اور اونکا طور دنیا میں ہوتا ہی بعضی کا عاقبت میں انکا بیان یہاں لکھا جائیگا پانچواں
 مقصد یہاں اوپر تین بیان کی پہلا بیان یہ کہ حضرت سراج الجہین و تاج الجہین سید احمد غازی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مریدوں بعضی لوگ جو طعن اور بہتان کرتی ہیں اور انکی طرف وہابیوں کی نسبت
 کرتی ہیں اوںکی جو بہین دوسرا بیان نقش بند یہ طریق کا شجرہ جو اس عاجز کو پیر و مرشد اپنی سی
 جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ تھے پہنچا ہی وہ یہاں لکھا جائیگا تیسرا بیان
 یہ کہ مولوی محمد اسحاق صاحب فی کتابہ المسائل میں ایک قاعدہ فقہاء و حکما لکھا ہی اوس قاعدہ
 معلوم ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ یہ مسئلہ قوی ہی اور ضعیف وہ قاعدہ بھی یہاں لکھا جائیگا

پہلے اس مقصد کے لئے اس مقصد کے کتاب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اگر کوئی
بعض شخص نادان اوپر کسٹیر کا طعن کریں اس کی جواب میں لکھا جائیگا سنا تو ان مقصد
جناب سید صاحب مدد صبح کی کرامات اور حالات بابرکات میں لکھا جائیگا اٹھواں مقصد
اوں لوگوں کا حال لکھا جائیگا جو کوئی اللہ تعالیٰ جل و علا شانہ کا ذکر کرتے ہیں اوں کو دنیا
اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی کرم سی بری بڑی درجہ دیتا ہے تو ان مقصد کے اوں لوگوں
کا حال لکھا جائیگا جو کوئی اللہ جل و علا شانہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اوں کو دنیا اور آخرت میں بطرح
طرح کی خرابی ہوتی ہے دسواں مقصد یہ کہ کتاب فتح الغزیر میں سورہ فزل کی تفسیر میں
جو ذکر الہی کا حال لکھا ہے کچھ اسی حال کی بیان میں سی اس رسالہ میں لکھا جائیگا اسو اٹھ
جو لوگ متقی اور پرہیزگار ہوں مریہ ہوتے ہیں اور ان کو فاکہ نہیں ہوتا اگر اوس تفسیر کی قاعدہ خوب
عمل کریں تو ان کو فائدہ تام ہو جائی انشاء اللہ تعالیٰ اور غیر شرح آدمیکا کوئی مریہ نہیں ہوتا جسکو
خدا کی دین کی عقل دی ہی اسو اٹھ کی مسلمان کو بغیر تابعہ اری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
چسکا نہیں ہی جیسی فرمایا اللہ تعالیٰ فی قل ان کنت متخوفاً اللہ فالتیجونی فی جہنم
و یعقربکم ذلک و یکرم واللہ عفو رحیم
تو کہ اگر تم محبت کرتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ بکونچا ہی اور بخشش گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا
مہربان ہی گیارہواں مقصد یہ کہ ذکر کی حقیقت کا حال جو امام محمد غزالی صاحب حتمہ اللہ
فی کمیا سعادت میں لکھا ہے وہ لکھا جائیگا بارہواں مقصد یہ کہ عجل کہنی والی اور عطل
سنی والی کی بیان میں اور توجہ دینی والی اور توجہ لیتی والی کی بیان میں اور عبادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خار حرا کی بیچ اوس خلوت کی ساتھ کس قسم کی تہی بعضون فی
لکھا ہے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فکر کی تہی اور بعضون فی لکھا ہے ساتھ ذکر
کی اور میری قول صحیح زیادہ ہی اور اس مقصد میں جن کا ذکر کا حال لکھا جائی گا وہ نقشہ بند
طرح کی ذکر کا حال لکھا جائی گا تیرہواں مقصد یہ کہ شہاد ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدث دہلوی نے اپنی کتاب قول جمیل میں اس طرح لکھا ہے اور یہ فرمایا ہے وہ عبارت یہ ہے اور
 مشائخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہیں جن پر اون کی طریقت کی بنا ہے تو ہر کون کا ذکر کرنا چاہی
 اہوش دروم ۲ نظر قدم ۳ سفر و وطن ہم غلوت درانجمن ۵ یاد کرد ۶ بارگشت ۷
 محمد شہت ۸ یادداشت ۹ ائمہ کلمات خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور
 اون کی بعد تین اصطلاحیں خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی مروی ہیں ۱۰ قوف زمانی ۱۱ قوف قلبی
 ۱۲ قوف عددی ان گیارہ کلموں کا مطلب تفصیل اوہوں نے لکھا ہے ساتھ بہت خوبصورت
 کی وہ یہاں لکھا جائی گا چودھواں مقصد شیطان کی مکروں کی بیان میں کتاب منہاج
 العابدین جو امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہی ہے لکھا جائی گا پندرہواں مقصد
 خدا کی راہ سے روکنی والا نفس ہی طالب عبادت کو نفس کی خواہشوں سے بھی بچنا لازم ہے نفس
 کی خواہشوں کی چٹکی بیان میں لکھا جائی گا سولواں مقصد تقویٰ کی بیان میں کتاب
 منہاج العابدین جو امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہی ہے اوس سے لکھا جائے گا
 سترہواں مقصد حلال کہانی اور حرام اور شبہ کی چیزوں سے بچنے کی اور بھوکا ہونے کی
 اور شکم کی حفاظت کی بیان میں کتاب منہاج العابدین امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ
 کی ہی لکھا جائی گا اٹھارہواں مقصد یہ کہ یہ دو حدیثیں شکاکہ شریف کی شرح سے لکھی
 جاتی ہیں واسطی غریب دلائل ذکر کی ایک تو یہ کہ جسوت یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو شیطان
 ولسی چھٹی ہٹ جاتا ہے اور جسوت آدمی غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے دوسری
 حدیث قدسی یہ دو حدیثیں بھی لکھی جائیں گی اونیسواں مقصد یہ کہ تفسیر فتح الغریب جو لانا
 نے صاحب محدث دہلوی کی ہی سورہ جن کی تفسیر جو اوہوں نے اپنی تفسیر میں لکھی
 ہے اس رسالہ میں کہہ لکھا جائی گا اوسمیں شرک کا بھی بیان ہے اور کئی فائدہ
 دہ لکھی ہیں بیسواں مقصد یہ کہ شرک اور بدعت کا حال جو کتاب منہاج العابدین
 میں لکھا ہے شرک کی تفصیل باب المسائل فی تحصیل الفضائل بالادلة الشریعہ و شرک الاوثان

الکثیر من مومنین مولیٰ اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہی کہ وہ نواسہ مولیٰ شاہ عبدالعزیز صاحب
 محدث دہلوی تھے اوس کتاب مذکور سی اور علامہ ابن نین جو شیعہ شریعی حدیثوں کی شرح کی ہی اور
 کلام اللہ شریعی تفسیر اوس سی لکھا جائیگا اسو ایک شریک کر نیوالی اپنی سزا کا حال معلوم کر لین
 اکیسواں مقصد اون لوگوں جو امین لکھا جائیگا کہ ہستی ہین کہ یہ قدرت تعریف کی ابتدائی انبیاء
 اولیاء کو دی ہی اور وہ لوگ اللہ کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین یا عیسواں مقصد بیوہ فون
 اور بی ادبوں کی بیان میں لکھا جائیگا اور اون لوگوں کی بیان میں جو اپنی طرف سے حرام اور حلال
 کسی کام میں پھیرانی ہین اور غیر شرع زمین کرتی ہین عیسواں مقصد اون لوگوں کی بیان
 جو کوئی شریک سی ہی گا اور اللہ کی سب سے بڑی شریک نہ کر گیا اگر دنیا پر گناہ کر کے اللہ سے بیگناہ نہ تھا
 اور غیر شریک کرے گا اپنی دنیا بہرہ جو عیسواں مقصد بعت کی تفصیل میں لکھا جائیگا
 پچیسواں مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت کی بیان میں لکھا
 جائیگا چھیسواں مقصد توبہ کی بیان میں لکھا جائیگا سترہویں مقصد یہ کہ
 قرآن شریف پڑھنے کا کتنا ثواب ہی اور پڑھنے کی بہول جائیگا کتنا عذاب ہی عفو اور سب سے
 شریف کا حال یعنی انکی پڑھنے کی فضیلت اور فضائل القرآن اور آداب تلاوت اور شاہ عبدالعزیز
 صاحب محدث دہلوی نے جو اپنی تفسیر فتح العزیز میں اس آیت کی تفسیر لکھی ہی وہ آیت یہ ہی وَتِلْكَ
 الْقُرْآنُ ذُكْرَانٌ اور اس آیت کی تفسیر بھی لکھی جائیگی اٹھارہویں مقصد شیعہ شریعت کی
 شرح فارسی کی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ہی درود شریف کا بیان اوس سی لکھا جائیگا
 اون تیسواں مقصد یہ کہ بیان اون چیزوں کا جو نفس انسان کی تکمیل کی واسطی ضرور ہین
 بعد تکمیل کی بعضی توفیق الہی سی سب مرتبی ملی کر کے مینی پانچوں مرتبی ملی کر کے مقصد اور پشوا
 ایک عالم کی ہوتی ہین اور بعضی بعد تکمیل کی بُرائی میں یکتا ہو کر ابلیس کی بھی اور سادہ بن جائے
 ہین تیسواں مقصد یہ کہ توجہ کئی قسم کی ہوتی ہی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی
 تفسیر فتح العزیز میں لکھی ہین وہ قسمیں اس سالہ میں لکھی جائیگی اور یہ عاجز اسبکہ اوس توجہ کی قسموں

اور حالات کا بیان کہی گا کہ صراط المستقیم سید احمد صاحب غازی علیہ الرحمۃ کی ہی اس میں اس طرح کے
 قسمیں نہیں کہی ہیں اور اصل مطلب تو صراط المستقیم کی عبارت میں معلوم ہوتا ہے کہ پیراپنی مریدوں کو
 سامنی ٹھٹھائی ہیں اور جو حالات اور مقامات پیر کو حاصل ہوئی ہیں انہیں مقاماتون کی توجہ
 مریدوں کو دیتی جاتی ہیں درجہ بدرجہ پیر جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے پیر کو اپنی فضل سے معلوم کر دیتا
 ہے چہرین مقام کی توجہ دیتی ہیں تو بی مرید کی کہی پر کہہ دیتی ہیں کہ یہ مقام تک جو حاصل ہوا مرید اقرار کرتی ہیں
 کہ بیشک یہ مقام تک جو حاصل ہوا اب اس وقت میں توجہ دینی والی اور لینے والی کیا ہے ہن الا ماشاء اللہ
 اسو اسلی کہ کالمون کی تاشیخہ دوسری کی اندر از پیرا کرتی ہے جسکو اہل طریقت کی عرف میں توجہ کہتی
 ہیں چارطریبی ہوتی ہے اکتیسو ان مقصد آدمی کی نفسون کی قسموں کی بیان میں شاعر عبدالغفر جیسا
 محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح الغریز میں لکھا ہے اوس سے لکھا جائیگا بتیسو ان مقصد سوسے
 بیان میں مشکوۃ شریف کی شرح ہندی بظاہر الحق نواب قطب الدین خان کی جو شاگرد خاص
 مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہیں اوس سے لکھا جائیگا بتیسو ان مقصد یہ کہ
 اللہ عزوجل السموات والارضین آخر کتاب لکھا جائیگا گاشاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر
 ہندی سے کہ نام اوسکا موصوع القرآن ہی او شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مشکوۃ شریف کی شرح میں لکھا
 کہ ہکوان دنونین اللہ نور السموات والارض کی تفسیر میں ایک رسالہ ہم پوچھا ہے پیرا ہونی با اللہ
 التوفیق کہہ کی مشکوۃ شریف کی شرح میں لکھا ہے شیخ ممدوح نے جو اوس رسالہ کی عبارت مشکوۃ شریف کی
 شرح میں کہی ہے وہ عبارت یہاں کہی جائیگی اس کوع کی اول میں اور کہ عبارت کتاب
 تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی جو حقائق اہل سنت و جماعت کی مذہب کی ہے اور میں
 اس جگہ کی ہے وہ عبارت ہے اس مقصد میں کہی جائیگی چونتیسو ان مقصد متفرقات طلبہ عزیز
 لکھا جائیگا دوسرے مقصد اون چار حدیثوں کی بیان میں جو ابو داؤد علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں
 کہی ہیں یہاں وہ حدیثیں کہی جاتی ہیں جو کوئی ان پر عمل کری اوسکا دین اور دنیا اس کا طلب
 حاصل ہو دمی اور خدا اوس سے راضی رہی اور جو کوئی ان پر عمل نہ کری دنیا میں رسوائی

اور طاقت میں تباہی اور خدا کی ناراضا مندی میں مل کر کسی صاحبِ اصول کی تفسیرِ اصول کی دنیا
 میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی شکاۃ شریکی شرح جو فارسی کی ہی اور کئی دنیاجہ میں
 جہانِ محدثوں کی تعریف کی ہے لکھا ہے کہ کہا اید وادرحمۃ اللہ فی لکھن میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پانچ لاکھ حدیث اور چوبیس مینے اون میں سے چار ہزار اور آٹھ سو حدیثیں داخل کیں مگر
 اون امارت کو اس کتاب میں اور ذکر کی مینے حدیث صحیح اور وہ جو مشایخ اور قریب او کی
 ہی اور کفایت کہیں انسان کو واسطی دین او کی کی ان میں سے چار حدیثیں ایک فرمانا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا **الْاَعْمَالُ بِالْاِتِّبَاعِ** یعنی سب عمل ساتہ نیت کی ہیں اور دوسرا فرمانا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **مَنْ حَسَّنَ اِسْلَامَهُ اَكْمَلَهُ** یعنی جو بہتر اسلام مرد کی
 سے چھوڑنا او کا ہی خیر لائے کہ خیر او کا عیث ہو یا کلام بیان ہو اور تیسرا فرمانا حضرت کا **اَلْاَعْمَالُ
 اَلْمُؤْمِنِ مِثْلُ مِثْلِ حَقِّهِ** یعنی مؤمن نہیں ہوتا ہی مؤمن کی کتاب
 کہ پسند کری واسطی بہائی سلمان اپنی کی وہی جو پسند کرتا ہی واسطی ذات اپنی کی اور چوتھی
 فرمانا آنحضرت کا **اَلْحَلَالُ لِبَيْنِ وَبَيْنِ** و **اَلْحَرَامُ لِبَيْنِ وَبَيْنِ** یعنی حدیث پاک میں حلال و حرام
 ہی اور حرام ہی دشمن ہی اور میانوں و مکی شہادت یعنی شہ کی خیرین ہیں اب بتانا چاہی کہ ان
 چاروں حدیثوں کی شرح بڑی بڑی علماء چون بڑی بڑی کتابوں میں لکھی ہیں اور اس عاجز فی
 بشکاۃ شریف کی شرح جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی جو فارسی میں ہی پہلی حدیث جو **اَلْاَعْمَالُ
 بِالْاِتِّبَاعِ** ہی اس کی شرح اور کیمیایِ جہاد ہے جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کی ہے اوہوں فی جو کچھ نیت کی حقیقت کی بیان میں لکھا ہے اون دونوں کتابوں سے اس
 رسالہ میں لکھا جاتا ہی عالمِ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرح بشکاۃ
 شریف کی کہتی ہیں عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ روایت ہی امیر المؤمنین
 عمر سے کہتی ہیں وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **اَلْاَعْمَالُ بِالْاِتِّبَاعِ** یعنی نہیں
 ہیں مقبول و مقبول ہونا علمو کا حق تعالیٰ کی درگاہ میں مگر ساتہ مینے اون کی کی سچ اکثر وہ شہادت

روایتوں کی یہی الفاظ آئی ہیں اور بعضی روایت میں الاعمال بالنیات کی کلمہ انما کی آیا ہے اور بعضی میں
 الاعمال بالنیۃ اور بعضی میں العمل بالنیۃ اور مردان سب عبارتوں کو ایک ہی ہی معنی کو ہی عمل دلکا اور بد رکھا
 اور شروع کرنی کا اور چھوڑ دینی کا اور کہنی کا اور کرنی کا اور عبادتوں کا اور عبادتوں کا بی نیت
 کی مقبول اور مقبول نہیں ہوتا اور ثواب اور سچ نہیں ملتا اور تحقیق اس کی یہی کہ عمل دو قسم ہیں ایک
 مقصود لذتہ یعنی وہ عمل کرنی میں ہنسنہ وہی مقصود ہو وہ کسی اور عمل کا وسیلہ نہ ہو جیسی نماز یا کو
 کوئی اسکی مثال تو اس قسم کی عمل میں جب ثواب نہ ہی صحت بھی نہیں رہتی یعنی وہ عمل جائز
 نہیں ہوتا دوسری قسم وہ کہ مقصود لذتہ نہ ہو بلکہ وسیلہ اور مقدمہ ہو کسی اور عمل کا جیسی تو
 کہ مقدمہ ہی نماز کا اس قسم میں بھی ثواب کی لمبی نیت کا ہونا شرط ہی یعنی بدون نیت کی ثواب
 نہیں ملتا و لیکن بی نیت جائز ہو جاتا ہے اور نماز پڑھنا اوس وضو جس میں نیت نہ کیے
 ہو درست ہی یہی ہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور نزدیک اور امامون کی وضو
 بی نیت کی درست نہیں ہوتا اور نماز سادہ اوسکی جائز نہیں اور مراد نیت سی اسجگہ ارادہ نزدیک
 ہونی کا طرف اللہ تعالیٰ کی ہی معنی جو کام کہ کمری اللہ ہی کی واسطی کمری اور اوسمیں اللہ تعالیٰ
 کی فرمان برداری اور خوشنودی منظور ہو اور جاننا چاہی کہ نیت دلکا کام ہی زبان ہی کہنی
 کی حاجت نہیں اگر زبان ہی کہیں اور دل غافل ہو تو اوسکا اعتبار نہیں اور فرضاً اگر نیت لدین
 ہو اور زبان پر تاوی یا زبان پر کچھ اور آجادی کچھ مضائقہ نہیں مسئلہ اور اخلاف کیا ہے
 علمانی بیچ نیت نماز کی کہ زبان پر لانا نیت کا شرط صحت نماز کی ہی یا نہیں صحیح یہ ہی کہ شرط
 نہیں اور شرط کہنا اور کا خطا ہی لیکن فقہانی کہا ہی اگر زبان ہی کہی کہی سب اور بہتر ہی
 اسلامی کہ زبان دلکی ساتھ موافق ہو جاوی اور ظاہر ساتھ باطن کی مطابق اور یہ ہی کہ کہنا
 نیت کی معنی کا اور دلیل جانا اوسکا ساتھ ذکر الفاظ کی آسان ہوتا ہی مگر سب علما کا اتفاق ہی
 اسپر کہ آواز ہی کہنا نیت کا ناجائز اور غیر مشروع ہی اور محدثین کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم ہی کہیں روایت نہیں کہ نیت زبان ہی کہتی ہوں اتنا ہی آیا ہے کہ جب نماز کو کھڑی ہوتی

اللہ اکبر کہتی اگر کچھ اور زبان ہی پڑتی تو صاحبہ نبی اللہ تعالیٰ عنہم ضرور روایت کرتی پس
 طریق سنت اور اتباع او کی یہی کہ دل ہی کی نیت پڑھنا کرین اور زبان ہی نہ بولیں اور اتباع
 جیسی کرنی میں واجب ہی ایسی ہی نہ کرنی میں پس جو کوئی نگہداشت کرے اور پس فعل پر
 جسکا شمار فی تکلیف ہو جتنی ہو جائیگا ایسی ہی کہا محمد ثون فی واثق الامری فلانک فی اور زمین ہی دیا
 مرد کی حصہ مل اور ثواب او کی سی مگر وہی جو نیت کی اوسنی یعنی وہ باتون میں انکاکل لاری
 ساتھ زیادتی لفظ مل کی آیا ہی اور یہ جملہ تائید اور اثبات کرنی والا کلام اول کا ہی اور حاصل
 دونوں کا ایک ہی ہی یعنی عمل بن نیت کی مقبول و صحیح نہیں اور واسطی ہر عمل کی ایک نیت
 خاص چاہی کہ اوس عمل کی ساتھ خصوصیت رکھتی ہو اور حصہ مرد کا عمل سی
 وہی ہی جسکی نیت کی ہو مثلاً ایک عمل ایسا ہی کہ کسی نیتین او میں ہو سکین جیسی ایک محتاج
 اپنا مال کو کچھ دیوی سو اگر محتاج کی نیت سی دیا اور خیال اپنا مال کا کھیا ثواب صدقہ کا
 علیگاہ صدقہ رحم کا اور اگر نیت اپنا مال کی کی محتاج کی نہیں کی ثواب صدقہ رحم کا علیگاہ اور جو نیت
 دونوں باتون کی کی ثواب ہر دونوں کا پائی گا اور کہی ایسا جو تا ہی کہ شخص ایک عمل خیر میں
 کئی ثواب بسبب کئی نیتوں کی پائی ہی جیسا مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہی ولیکن اس میں کتنی ہی
 نیتیں ہو سکتی ہیں اور ہر نیت پر ثواب علیگاہ ایک یہ کہ روایت ہی کہ مسجد اللہ کا گہری جو کوئی جب
 میں آوی گویا واسطی زیارت اور ملاقات اللہ تعالیٰ کی آگاہی اور اللہ تعالیٰ صاحب کرم ہی اور
 صاحب کرم کو لازم ہوتا ہی کہ اپنی پاس آنیوالوں کی ضیافت اور مہمانداری کرتا ہی ہو اور نیت
 نئی استواری اور نگہداشت اس فضیلت کی اور پانا اس کرامت کا کری دوسری انتظار ہی نماز
 جماعت سی پڑھنی کی اور ساتھ حکم حدیث صریح کی کوئی انتظار ہی نماز کی کری گویا نماز میں ہی جو
 نماز کی انتظار ہی کر رہا ہی گویا او کو پڑ رہا ہی اور ثواب او کا حاصل کر رہا ہے اور مراد رابطت ہے
 جس سی رابطہ شوق ہی جو اس آیت کریمہ میں یا ایہا الذین امنوا صبروا وصابروا واولوا
 یعنی اسی ایمان والو ثابت رہو دین پر اور مضبوط رہو مقابلہ میں اور لگاؤ رکھو نزدیک بعضی سرگرم

یہی ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ انتظار میں نہ سازی بعد پڑھنی ایک نماز کی سبب ہی سنی
 شطاؤن اور کفارت گناہوں اور بلند ہونی درجوں کا اوکی بار کر کے فرمایا فَاِنَّ الْاَكْمَرَ الْاَزْكَى ط
 یعنی یہی ہی ربط تیسری نگاہ کہنا کان اور انگہ اور اعضا کا گناہوں اور نہیات سی کہ کوچہ
 اور باز ارون میں واقع ہو جاتی ہیں اور سب میں اون سی محفوظ رہتا ہی چوتھی نیت
 اعتکاف اور کہتی ہیں علما کہ جبکہ سب میں آیا کری نیت اعتکاف کی کر لیا کری اس واسطی کہ انہو کی
 قول پر جب کہتی ہیں اَقْلُ الْاَعْتِكَافِ سَاءٌ لِّمَنْ كُنِيَ كَثْرَ اَعْتِكَافٍ اَيْكٌ گہری ہی ثواب اوسکا
 پائی گا اور ساتھ اس فضیلت کی مخصوص ہو جاتی گا اور یہ ایسی عبادت ہی کہ حاصل ہونا
 اسکا آسان ہی اور لوگ اوسکی حاصل کرنی سی غافل اور ذلیل ہیں پانچویں ساتھ قصد درود
 سلام پڑھنی اور پھر آنحضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پڑھنی اور دعاؤں کی جکا پڑھنا
 مسجد میں گہری اور نکاتی وقت مسنون اور مروی ہی اور ثواب اور فضیلت بہت رکھتا ہی چھ
 تہا ہونا واسطی ذکر حق تعالیٰ اور تلاوت قرآن مجید کی یا واسطی سنی اوسکی کی یا واسطی یاد
 دلانی اور شوق دلانی لوگوں کی طرف اوسکی اور حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی جاوی صبح کہ
 وقت سجد میں واسطی یاد کرنی اور یاد دلانی ذکر اللہ کی سوتا ہی وہ شخص مجاہد فی سبیل اللہ
 یعنی جہاد کرنی والا اللہ کی راہ میں اور یہ بھی آیا ہی کہ کوئی قوم سچ کسی گہر کی اللہ کی گہروسی
 نہ بیٹھی اور تلاوت قرآن کی اور درس تدریس اوسکی نہیں کرتی ہیں مگر یہ کہ گہری لیتی ہیں
 اذن کو خوشی اور ڈھک لیتی ہی اون کی رحمت ساتویں قصد پانی ثواب حج و عمرہ کا
 بیسار روایت ہی جو کوئی وضو کری اور مسجد میں جاوی اور نماز ادا کری ہوتا ہی اوسکو ثواب
 حج و عمرہ کا خصوصاً سچ مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھویں ساتھ قصد سیکھنی
 اور سکھانی علم کی اور اچھی کام بتانی اور بری کام سی منع کرنی کی کہ یہ باتیں مسجد میں لوگوں کی
 جمع ہونی کی جہت سی حاصل اور میر ہوتی ہیں نویں قصد زیارت برادر دینی کا جو اللہ
 تعالیٰ کی راہ میں مذکور سی دسویں قصد سلام کرنی یا جواب سلام کی دینی کا جسکو کہ مسجد میں

ہوئی یا اس میں آدمی کیا ہو، نہ فتنہ اور مراقبہ اور پیرنگی کی قوت کا طرف اسوہ آخرت کی اور نہ
 چاہتا تفسیر و تفسیر میں سبب حاصل ہوئی فراغت اور دلجمعی کی مسجد میں کہ مسجد کی سوا صنعت حاصل
 نہیں ہوتی بارہویں حضور یا ملن کا اور آرام دل کا اور اتصال ہونا اللہ تعالیٰ کی مشاہدہ اور دیدار
 اور کی سی اور متفرق ہونا بیچ شہود اور محاذات مطلق کی ساتھ حاصل ہوئی ذوق اور نورانیت
 روحانیت مسجد کی سی کہ محل خاص تجلی کا ہی اور ساتھ چاہنی یا درصاف کی جو لفظ معنی میں ہی
 مشرف ہو وی اور علاوہ اس سی مسجد میں آنا خود اعمال آخرت اور جگہوں عبادت کیسی ہی
 اور اگر شخص اعمال طبعی شہوانی میں یعنی اون کا مون میں جنکو جی چاہتا ہی اور طبیعت خواہش
 کرتی ہی نیست جاری کری ثواب پانچ گنا چاہا اور اعمال کی جیسی استعمال کرنا خوشبو کا دن جمہ کی
 یا اور کی دن بقصد اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آخرت خوشبو کو دوست رکھتی ہی اور بقصد
 مسجد کی اور بقصد دور کرنی بدبو یا زہر سان کی آپ سی اور سلمانوں سی اور راحت پہونچانے
 ہمایون اور نشینوں کی ملاگہ اور بنی آدم سی اور بقصد بند کرنی دروازہ غیبت کی اور پراون
 شخص کی جو ایک غیبت کرتا ساتھ بدبو کی تاکہ وہ اسکی سبب سی غیبت کی گناہ میں نہ پڑی اور
 بقصد علاج کرنی دل غ کی اسکی کہ دانائی اور تیری ذہن کی بڑی ہی اور دریافت علموں اور
 سرف کا کری یا سوا ان مذکور باتوں کی کچھ اور نیت کری ثواب پاوی گا لیکن اگر وہ اسکی نری
 لذت جسمانی اور شہوت نفسانی اور خود نمائی کی کری محروم ثواب سی بلکہ مستحق ملامت اور
 عتاب کا ہو گا سو اس بیان سی معلوم ہو کہ مراحل اور ثواب دنیا کا اور نیت کی ہی اور جب آخرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معنی کو بطریق اجمال اور کلیت کی ذکر کیا تو مثال جزئی میں اسکو
 تفصیل سی بیان کیا اور فرمایا **مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ** پس جو کوئی ہجرت
 ہجرت یعنی وطن ہی نکلتا اور کا طرف اللہ تعالیٰ اور رسول اسکی کی اور ارادہ خوشنودی اور
 فرمان برداری اسکی کی **فِي هِجْرَتِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ** سو ہجرت اسکی طرف اللہ اور رسول
 ہی کی ہی یعنی ہجرت مقبول ہی اور ثواب اور سپر حاصل ہوتا ہی **وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى**

دُنْيَا یَصِیْبُهَا اور ایک روایت میں کہ دنیا ہی یعنی اور جو کوئی یہودی ہجرت اور کسی طرف دنیا
 کی کہ حاصل کی ہو اور اَصْرًا یَنْتَزِعُ بِهَا یا یہودی ہجرت اور کسی واسطی کسی عورت کی کہ نکاح میں
 لاوی اور سکونہ واسطی خوشنودی اور فرمان برداری خدام رسول کی فَیُخْرِجُهَا اِلٰی مَا هَاکُنَّ النَّبِیُّ
 سو ہجرت اور کسی طرف اسی چیز کی ہی کہ ہجرت کرنا ہی طرف اور کسی یعنی حاصل کرنی یا عورت
 کو نکاح میں لانی کی اور آن حضرت نے ماہاجر الیہ فرمایا اور صریح ذکر کیا اور سکونہ یعنی یونین فرمایا
 فَیُخْرِجُهَا اِلٰی دُنْيَا اور مَرْوۃ حبیبہ کہ کلام اول میں اَلِی الشَّہِدَیْنِ وَ اَلِی الرَّسُولِ کہ کو مکر فرمایا بسبب مکر وہ
 جانی پھر کر لانی ذکر دنیا اور عورت کی کو اوپر زبان کی اور تکرار لفظ الشَّہِدَیْنِ وَ الرَّسُولِ کا بیچ کلام
 اول کی واسطی لذت جوئی اور حلاوت پانی کی ہی بیچ ذکر خدا اور رسول کی اور یہ بھی ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہاجر الیہ مجمل فرمایا تا شامل ہووی بطریق کَلِیَّت اور
 مجموعہ کی ہر چیز کو کہ واسطی اور کسی ہجرت کرین اور اوس صورت کو بھی کہ نیت میں اخلاص نہ ہو
 بلکہ آمیز ہووی اوس میں کسی اور غرض دنیوی کا کہ شخص قصد خوشنودی اور فرمان برداری
 حق کا بھی کری اور حصول دینا اور تزوج زن کا بھی اور اس تقدیر پہی حصول ثواب سی حال
 نہیں اور بقدر نیت ثواب پاوی کا قول مختار اور بعضی کہتی ہیں کہ جس صورت میں نیت میں
 آمیز ہو اصلاً ثواب نہیں اور ظاہر احادیث میں آئی ہیں یا رب یہ بڑی نازک جگہ اور مقدمہ مشکل ہی
 مگر جب کہ نیت حق کی غالب ہو تو اوس وقت ثواب ملے گا وَاَللّٰہُ اَعْلَمُ اور خصوصیت عورت کی ذکر
 کی باوجودیکہ وہ دنیا سی ہی اس واسطی کہ مراد دنیا سی اسجہ کل ماسوی اللہ ہی کہ غفلت میں ڈالی
 اللہ کی ذکر سی واسطی تحذیر اور تحریف کی ہی یعنی واسطی ڈرائی کی محبت عورت کی سی اس واسطی کہ
 مفتون ہونا مرد کا عورت پر بہت ہی اور ذکر حق سی اور طریق دین پر چلنی سی روکنی والا ہی اور
 بیان کرتی ہیں کہ سبب فرمائی اس حدیث کا قصہ ایک مرد کا ہی کہ واسطی طلب ایک عورت
 کہ اور سکونہ تم قیاس کہتی تھی اور وہ بیعت تھی ہجرت کی اور مدینہ میں گیا سو حال اوس شخص کا
 اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض کیا حضرت مرنی یہ حدیث فرمائی بعد اسکی اوس مرد کو

مہاجر مہمس کہی تھی اور بعضی شایع صحیح بخاری کی لی لہذا یہی کہ وہ تھیں جس ذکر امر وہ کی یہی
 عرب کی لوگ موالی یعنی عجمی لوگوں کو عربی عورت نہیں دی تھی اور بیچ نسب کی رعایت
 کے لئے ہونی کی کرتی تھی جب نبوت اسلام کی پہنچی اور اپنا ت عرب کی کثرت ہوتی اور بیچ نسب
 نکاح کی سب سلمان برابر ہو گئی ہجرت کی ہیئت لوگوں کی طرف مدینہ کی واسطی طبع نکاح عورت
 کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور یہ وجہ قریب تر طرف صواب کی
 وجہ تھی اور مہاجر مہمس کی قسم میں کلام ہی جیسا کہ کلام شیخ ابن جریر ہی صحیح بخاری شرح
 بخاری کی ظاہری وائے اعظم اور جان تو کہ لغت میں ہجرت کی معنی ترک کرنی اور قطع کرنی کی
 ہیں اور عرف شریعین مکتا ایک نہیں ہی طرف دوسری زمین کی واسطی چاہی خوشنودے
 حق تعالیٰ کی اور ہجرت اسلام میں اور نزد و وجہ کی واقع ہوئی اول چلا جانا خوف کی جگہ
 امن کی جگہ میں جیسا کہ ابتدائی اسلام میں صحابہ کی طرف مدینہ کی ہجرت کا خوف شر اور فساد شریکوں کو
 سی امن میں آوین اور جیسا کہ بعضی صحابہ کہہ سہ مدینہ میں گئی پہلی ہجرت رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اور قرار پائی امر اسلام کیسی اور دوسرا چلا جانا کفر کی جگہ سی اسلام کی جگہ اور یہ بعد چلا
 ہونی اور قرار پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کی کہ وہ غیر ہی طرف مدینہ
 کی ہی اور ہجرت اس وقت میں باعتبار غالب اور اکثر کی مخصوص تھی واسطی جانی لوگوں کی
 کہی مدینہ میں اور بعضی کہی یہ خصوصیت بر طرف ہو گئی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ لاہ ہجرت
 بکد الفیہ یعنی ہجرت نہیں ہی بعد فتح کی مراد ساتھ اسکی ہجرت کہ سی ہی اس واسطی کہ کہ بعد فتح
 کی دار الاسلام ہو گیا اور ہجرت ساتھ معنی پہلی جانی کی دار کفر سی کوئی جگہ چوسکو کہ ساتھ اسکی
 طاقت ہوئی یعنی ہجرت پر باقی اور جاری رہی کی یہ قیامت تک ہی مراد ساتھ تو انہی
 صلعم کی کہ لا یقطع الیہ حتی یتقطع التوبۃ یعنی منقطع اور ہر طرف نہیں ہوگی ہجرت
 جب تک کہ منقطع اور بند نہ ہوں در وازی تو یہ کی یعنی روز قیامت تک اور مراد ساتھ ہجرت
 کی امن حدیث میں چلا جانا ایک وطن سی دوسری وطن نہیں کہ سی یا غیر اسکی سی مدینہ میں

یا غیر اوسکی مین واسطی طلب رضای حق کی یا غیر اوسکی تا اوس ہجرت کو ہی جو طرف دنیا
اور عورت کی ہوتاں ہوں اور ہجرت کی ایک اور معنی خاص ہیں اور وہی ہجرت حقیقی ہی
کہ وہ کلمنا ہی وطن طبعیت کیسی اور چھوڑنا اون چیزوں کا کہ نہی کی ہی شارع فی اون سی اور کرو
کہا اون کو اور یہ حدیث میں آیا ہی کہ **اَلْمُهَاجِرُ مَكٌّ هَاجِرًا مَّا كُنِيَ اللهُ عَنْهُ** یعنی مہاجر
حقیقی اور کامل وہ شخص ہی کہ چوڑی جو کہ نہی کی اللہ فی اوس سی جیسا کہ حضرت فی جہاد
نفس کو جہاد کہ فرمایا متفق علیہ حدیث متفق علیہ اوس حدیث کو کہتی ہیں کہ بخاری اور مسلم
دونوں فی ایک صحابی سی روایت کی ہو اور اس حدیث **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** کو اشر
امامون حدیث کی فی جو مشہور ہیں بلکہ سب فی روایت کی ہی اور ساتھ اتفاق تمام کے
صحیح ہی اور یہ حدیث اگرچہ اول مین راوی اسکی دو دو تین تین ہیں لیکن آخرین حد
تو اگر بلکہ زیادہ اوس سی پہنچی اور بعضوں کہاہی کہ راوی اس حدیث کی مشہور دن اہل
حدیث کی سی دو سو اور پاس ہیں بلکہ تین سو سی زیادہ اور بعضوں فی ساتھ ساتھ کہاہی
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فائدہ حدیث مین آیا ہی کہ **يَبْتَغِي الْمَرْغِيَّ خَيْرًا مِّنْ عَمَلِهِ** یعنی نیت مؤمن کی
بہتر ہی اوسکی سی اور یہ حدیث اگرچہ اصطلاح محدثین کی مین موصوف ساتھ صحت کی
نہیں لیکن نامزد ساتھ موضوع ہنسی ہی نہ ہوئی اور اس حدیث کی معنی کی توجیہ مین عالمون
کی کہی قول ہیں اول یہ کہ نیت بنی مقارنت عمل کی یعنی نقطیت بدون نونی عمل کی عبادت
ہی اور اجرا و ثواب اوسہ ترتیب پاتا ہی بخلاف اعمال جو اس کی کہ عبادت ہونا اور کام
اور اونپر ثواب ملنا موقوف ہی اور نیت کی اور حدیث مین آیا ہی کہ نزی قصد اور نیت کی کوئی
کامل کہتی ہیں اور یہ ہی آیا ہی کہ جو کوئی سووی اس نیت سی کہ اوٹہ کر نماز تہجد کی ادا کرو گا لکھا
جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب تہجد کا اگرچہ بہت غلبہ نیت کی صبح تک نیت مین ہی اور نماز تہجد کی فوت ہو جاو
اور اس معاملہ مین نکایات اور اخبار بہت آئی ہیں وجہ ثانی یہ کہ محل نیت کا دل ہی اور دل مکان
سفرت کائیں جو جیر کہ محل سفرت سی یاد اور اس حدیث کی البتہ فاضلہ اور شریف تر ہوگی اور جس سی کہ کسی

اور جبکہ سی حامل ہونے پر بن عبد اللہ شہرینی رحمۃ اللہ علیہ سی روایت کرتی ہیں کہ ادھونہ فی
 فرمایا کہ خداوند رب العزت فی عرش سی فرشتہ کوئی ایسا مکان پیدا نہیں کیا کہ
 اسکی نزدیک عزیز تر اور پسند زیادہ ہو دل بندہ مؤمن کسی ایسا مکان کہ اللہ تعالیٰ فی کوئی
 عطا خلق کو محبت فرمائی بہتر معرفت سی سوا اللہ تعالیٰ فی بہتر سب نعمتوں کی کو بہتر زیادہ
 سب مکانوں کی میں رکھا اور اگر کوئی مکان دلی بہتر ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنی معرفت اور سین
 رکھتا اور فرمایا کہ خیس بہت ہی وہ بندہ کہ عزیز تر مکانوں کی کو نزدیک اللہ تعالیٰ کی بغیر
 ذکر اللہ تعالیٰ کی مشغول کری اور بی ادب ہی وہ کوئی کہ اسکی تمہین کہ اس اللہ تعالیٰ
 فی ایک مکان میں جہاں اسکو باہر کری اور بیچ جگہ اسکی دوسری کی تین ٹہالی وجہ ثالث
 یہ کہ نیت عمل بھی ہی اس جہت کی نیت پائدار اور باقی ہی اصل ناپائدار اور فانی اور جہت پنا
 اہل بہشت اور اہل دوزخ کا بہشت اور دوزخ میں سبب نیت کی ہی کہ نیت دائمی
 ہی اور اگر بقدر عمل کی ہوتا تو اسی مدت تک جو تاکہ عمل کی وجہ راجع یہ کہ عمل میں ریا آجاتی
 ہی اور ریا سی مل خراب اور بگڑ جاتا ہی بخلاف نیت غیر کی کہ وہ باطن میں ہی اور ریا کو باطن
 میں راہ نہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ فرشتی جو اعمال بندوں کے آسمان میں
 لی جاتی ہیں ہی تعالیٰ معنون کو اون میں ہی فرماتا ہی اِنَّ يَتْلُو الصُّحُفَ اَلَّتِیْ تَلٰکَ
 الصُّحُفَ تَحْرُجُ مِنْہِیْ پھینک دی اس صحیفہ کو پھینک دی اس صحیفہ کو فرشتہ
 عرض کرتا ہی بار خدا یا تیری بندہ فی کلام خیر کہا اور عمل خیر کیا ہی اسکو سنا اور دیکھا اور فر
 حسنت میں اسکو کہ لیا اب بسو اسکی نیکیں خطاب آتا ہی کہ تُو دیکھ و سنی یعنی ارادہ
 کیا اس بندہ فی ساتھ اس عمل کی سیری طلب رضا اور خوشنودی کا اور بعضی فرشتہ اسکو
 حکم ہوتا ہی اَکْتُبْ لِفُلَانٍ کَذَا کَذَا یعنی لکھو فلاں بندہ کی علانہ میں عمل اور عمل خیر
 عرض کرتا ہی خداوند اس بندہ فی عمل نہیں کیا اسکو اسکی لکھیں حکم ہوتا ہی اس نیت
 خیر اور قصد اس عمل کا کیا وجہ خامس یہ کہ اعمال خیر فی حد اور فی اندازہ ہیں اور نیت مؤمن

سورہ ہوشم کی سیارہ میں اوس سی سجد کی روح کا حال معلوم ہو چکا اس آیت کی تفسیر میں
 یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ إِلَىٰ آخِرِ آيَةِ جِسَدٍ کھڑی ہوو گی روح اور روح نام ہی ایک لطیفہ اور
 مستطیعہ کا کہ ہر مخلوق کو دی ہی آسمان ہوا میں پہاڑ ہو یا درخت ہو یا پتھر اور اسپیکو
 دوسری جگہ پر ملکوت کی شہادت کی تعبیر فرمایا ہے جیسا کہ سورہ نسیس کی اخیر میں ہے اور اوس
 لطیفہ دراک کی سبب ہر مخلوق کو اپنی پروردگار کی تسبیح اور عبادت عیسری و ان و ان و ان و ان
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ نَبِيِّنَا یعنی ہمیں ہی کوئی چیز مگر یہ کہ تسبیح کرتی ہی ساتھ حمد رب اپنی کی کُلْ قَدْ
 عَلِمَ صَلَوَاتُهُ وَكَسْبُهُ ہر ایک فی جان کیے اپنی طرح کی بندگی اور یاد اور حقیقت
 میں وہ لطیفہ ایک جو ہر ہی نورانی کہ جو اہر اور اعراض سے تعلق رکھتا ہے اور اوس جوسہ
 روحانی کی سبب ہی قرآن کی سورتیں اور نیک عمل جیسی آثار و روزہ اور کعبہ معظمہ عالم برزخ
 میں اور قیامت میں شفاعت کرنے کی اور گواہی دینگی اور آسمان اور زمین اور دن اور رات
 سب گواہ ہونگی اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مؤذنوں کی واسطی ہر پتھر اور ڈھیلہ اور درخت
 اور لکڑی جہاں تک اذان کی آواز پہنچتی ہی قیامت کے دن گواہی دینگی اور اوس دن وہ جو
 نورانی اپنی اپنی مناسب شکلیں پکڑکی حشر کی میدان میں کھڑی ہونگی اور گواہی دینی میں اؤ
 شفاعت کرینیں مشغول ہونگی تمام ہوئی عبارت تفسیر فتح الغریز کی حاصل کلام کا یہ ہے کہ سجدہ
 زمین میں ہوتی ہی یا پہاڑ پر مٹی سی بن تی ہی یا پتھر سی تو روحانیت مٹی اور پتھر اور پہاڑ
 کی ثابت ہوئی تفسیر فتح الغریز مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی کی سی تمام ہوئی
 شرح اس حدیث شریف کی اَمَّا اَعْمَالُ بِاللَّيْلِ شَيْخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرح سی
 اور شروع ہوئی شرح اسی حدیث شیرازی امام محمد غزالی صاحب کی کتاب کیمیای سعادت سی
 پانچویں اصل نیت اور صدق و اخلاص کی بیان میں اسی غریز معلوم کر اصل
 بصیرت پر یہ بات ظاہر ہے کہ سب لوگ خرابی میں ہیں عابدوں کی سو اسی اور وی بھی خراب
 میں ہیں علما کی سو اسی اور علما بھی خرابی میں ہیں مگر غلصہ میں اور غلصہ میں ہی بڑی خطیر ہیں

بین پس اخلاص بن ساری جنتین صلح ہووے گی اخلاص اور صدق نیت ہی میں چاہی
 جب کوئی شخص نیت کو ناجانی اخلاص میں کیونکر گاہ رکھگا لیکن ایک باہمین ہم نیت کی سخی
 بیان کریں گی اور دوسری باہمین حقیقت صدق پہلا باب نیت کی بیانیہ اسی عزیز پہلی نیت
 کی فضیلت معلوم کر کہ ساری اعمال کو کی روح نیت ہی اور اعتبار سے کیا گاہی اور خدا کی نظر سے ایک عمل
 میں نیت پر ہی اسوہی حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں کہ حق تعالیٰ تمہاری صورت اور کاموں کو نہیں
 دیکھتا بلکہ دل اور نیت کو دیکھتا ہے اور دلیر اسی نظر کرتا ہے کہ دل نیت کی جگہ ہے اور حضرت علیہ
 السلام فرماتی ہیں کہ کاموں کا ثواب نیت سے ہی اور ہر کسی کو عبادت کا ثواب اتنا ہی ملے گا جیسی اس کے
 نیت کے اگر کوئی شخص اپنی شہر کو غزا اور حج کی لپی بند چھوڑے گا اس کی ہجرت خدا کی واسطی ہی لیکن اگر
 کوئی ہجرت اس واسطی کرتا ہے کہ مال پیدا کری یا کسی عورت سے نکاح کری اس کی ہجرت خدا کی طور
 نہوگی بلکہ اس طرف ہی جسکو ڈھونڈتا ہے اور فرماتی ہیں کہ میری امت میں بھٹی بہترین شہد ہیں
 اور بہت سی شہد ایسی ہونگے جو دو صف کی درمیان ماری جاوین پراوے گی نیت کو خدا
 خوب جانتا ہے اور فرماتی ہیں بندہ بہت سی نیک کام کرتا ہے فرشتی اسکو آسمان پر لیجاتی
 ہیں تو خدا ہی تعالیٰ فرماتا ہے ان عملوں کو اس کی نامہ اعمال سے محو کر دو کیونکہ میری واسطی نہیں کیا او
 فلا نا فلا نا کام لکھو فرشتی کہیں گی یا الہی اس بندہ نے وہ کام نہیں کیا تب حق تعالیٰ فرماوی گا
 اوسنی دل میں اس کام کی نیت کی تھی اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں لوگ چار قسم ہیں
 ایک وہ مال رکھتا ہے اور مقصد سے علم کی اسکو خرچ کری دوسرے شخص متناسی کہتا ہے اگر مجھ کو مال
 ہوتا تو میں بھی اسکو راہ خدا میں صرف کرتا ان دونوں کا ثواب ابر ہی اور تیسرے شخص مال کو بیجا صرف
 کرتا ہے چوتھا شخص کہتا ہے میں بھی مال کہتا تو ایسا ہی کرتا ان دونوں کا گناہ کیساں ہی یعنی فقط نیت
 اس عمل کا حکم رکھتی ہے جو نیت سے ملا ہوا ہوا انسان نے کہا ہے کہ حضرت عجلت ک میں باہر نکلی فرما
 گی مدینہ میں بہت لوگ ہیں جو ہر ایک کس کی ثواب میں جو سفر اور بیوک سے ہم اوٹھاتی ہیں شیک
 ہیں ہمیں حضرت ہی پوچھا کیون ایسا ہی حالانکہ وہی ہمیں اور میں حضرت فرماتی لگی لوگ کسے سب

ہمسایہ پرانے نیت ہماری نیت کی ملتے جلتے اور بنی اسرئیل میں ایک شخص تھا شکی
 حکیری پر اسکا گدڑ ہوا اور سوخت تھا تھا کہنی لگا لگاتی گھیرن بھی ہوتی تو فقر نساکین کو دینا
 اور نہ مانگی رسول پر دے اتری اسی رسول اسکو کہہ کثیر الصدقہ نہ دانی قبول کیا اور ثواب
 دیا کہ اگر تجھ کو اتنی گھوڑا ہوں ہوتی اور تو صدقہ دیتا تو اتنی ہی ثواب تجھی ملا ہوتا اور رسول علیہ السلام
 فرماتی ہیں کہ جسکی نیت اور قصد دنیا ہو درویشی اسکی آنکھوں کی سامنی رہتی ہی اور حجب دنیا
 جاوی گا اور کاما شق رہیگا اور جسکی نیت اور قصد آخرت ہو خدا ہی تعالیٰ اوکی دل کو جو نگر کرے گا اور
 وہ دنیا ہی بنی رغبت ہوگی جاوے گا اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جب سلمان کنارے کی
 سرکہ جنگ میں کھڑی رہتی ہیں فرشتی انکی نام لکھتی ہیں کہ فلانی فی تحصب سی جنگ کیا اور فلان
 حیت سی لڑا آخر کبھی ہیں کہ فلان راہ الہی میں مارا گیا جو شخص خدا کی توحید بلند کرنی کو لایکا وہ مجاہد
 فی سبیل اللہ ہی اور فرماتی ہیں جو کوئی کھجور کھری اور ہرنہ بنی کی نیت رکھی وہ زانی ہی اور جو
 شخص سے من لپوی اس نیت سی کہ پہر نہ پڑی تو چور ہی اور علمانی کہا ہی کہ پہلی عمل کی نیت
 سیکھو من بعد عمل کرو اور ایک شخص کہتا کہ مجھی عمل سکھا تو مارت دن اسسین مشغول ہوں
 اور کبھی سیکھی سی خالی نہ ہوں لوگوں فی اسکو کہا ہمیشہ نیکی کی نیت کیا کرتا نیکی کا ثواب ملتا ہی
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہا ہی کہ لوگوں کو قیامت میں انکی نیون کی ساتھ ہشر کر نیکی اور حسن
 بصری کی کہا ہی کہ ہشت دا ئی چند دن کی عمل سی آدمی کو حاصل نہ ہوگی بلکہ اچھی نیت سی جسکی
 نہایت نہیں نیت کی حقیقت کا بیان اسی غیر معلوم کر کہ آدمی سی کوئی حرکت صاف
 نہ ہوگی جب تک تین حاجتیں درپیش نہ ہوں علم ارادہ قدرت شلا وہ جب تک کہا نہ دیکھی نہ کہا وگا
 لیکن دیکھا پر اسکی خواہش نہ ہو تو ہی بھلا وگا اور خواہش ہی لیکن ہاتھ ایسا مناجہ ہو کہ
 اس سی حرکت نہ ہوگی نہ کہا وگا کیونکہ قدرت نہیں رکھتا پس یہ تین حاجتیں سب حرکات
 کی درپیش ہیں لیکن حرکت قدرت کی تابع ہی اور قدرت ارادہ کی تابع ہی کیونکہ ارادہ قدرت کے
 کام میں لگاتا ہی اور خواہش علم کی تابع نہیں کیونکہ آدمی ہست چیزوں کو دیکھتا ہی اور لکھتا

چاہتا ہی لیکن بغیر علم کی چاہنا دشواری کیونکہ جو چیز نجات دہکونکر اسکو چاہی گا اور ان
 نیتوں میں سی خواہش کا نام نیت ہی نہ قدرت و علم کا اور خواہش وہ ہی کہ آدمی کو کسی کام پر
 کھڑا کرے اور اس کام میں اسی لگاوی اور اسکو غرض اور قصد اور نیت یہی کہتی ہیں اور یہی
 غرض ایک رہتی ہی اور کہی ایک کام میں دو غرض رہتی ہیں اگر غرض ایک ہو تو نیت خالص
 کہتی ہیں اور اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی بیٹیا ہی اور ایک شیرنی اسکا قصد کیا وہ اڑتہ کی ہسا گا
 او کی غرض اور ارادہ ایک ہی ہے یعنی بہاگ جانا اور ایسا ہی ایک بڑا آدمی آیا تو کوئی اسکی تکریم
 کی واسطی کھڑا ہوا اس میں سوامی اگر ام کی اور کہنے غرض نہیں اور یہ غرض خالص ہی لیکن بعضی
 کاموں میں دو غرض ہو کرتی ہیں اسکی تین قسم ہیں ایک یہ کہ ہر غرض جدا جدا ہوتی تو بھی
 کافی ہوتی جیسی درویش قرابت دارنی ایک دم مانگا تو اسکو دیا کیونکہ اسکا اپنا ہی اور درویش
 بھی اپنی ولین جانتا ہی کہ اگر وہ درویش نہ تو توبہی دیتا اور اگر قرابتی نہ تو توبہی دیتا تو یہ
 دو غرض ہیں اور نیت بشرکت ہی دوسری قسم یہ کہ سمجھتا ہی کہ اگر قرابتی ہو تا یا فقط درویش ہو تا
 تو نہ تا لیکن جب یہ دونوں باتیں جمع ہوئی ہیں اسکو دینی پر باعث ہو میں پہلی کی مثال
 ایسی ہی کہ دو قوی شخص لکر ایک کھڑا ٹھہراتی ہیں اگر ہر ایک اکیلا اوٹھتا تو توبہی ہو سکتا تھا
 اور دوسری کی مثال ایسی ہی کہ ایک پتھر کو دو ضعیف آدمی مل کی اوٹھاتی ہیں پر اسکی اوٹھانی سی
 ہر ایک عاجز ہی تیسری قسم وہ ہے کہ ایک غرض ضعیف ہی جو کام پر نہ لگاوی اور دوسری
 غرض قوی ہی جو تہا کام پر لگاوی لیکن اس سی کام آسان زیادہ ہوتا ہی جیسا کوئی رات کو
 نماز اکیلا پڑھتا ہی لیکن جب لوگ حاضر ہوں تو نماز پڑھتی آسان ہو اور خوشی بڑھ جاوی لیکن اگر
 ثواب کی امید نہ ہوتی تو لوگوں کی بتلانی کی واسطی نماز پڑھتا اور اسکی مثال ایسی کہ ایک قوم
 پتھر اوٹھاسکتی ہی پر ایک ضعیف نی بھی یاری کی تا آسانی ہو اور ہر ایک ان اقسام سے
 ایک علیحدہ حکم کہتا ہی چنانچہ اسکا بیان اخلاص کی بیان میں کہا جاوے گا اور ان باتوں
 حاصل یہ ہی کہ نیت کی معنی سمجھی کہ وہ ایک غرض محرک ہی یعنی حرکت میں لانی والی لیکن یہ

یہ کہی خالص تہی ہی اور کہی غیر خالص فصل ای غریب معلوم کر کہ حضرت علیہ السلام مسرتانی
 ہیں **نَبِيٌّ مِّنْ خَيْرِ مَن تَكَلَّمَ** یعنی ہوسن کی نیت اکی عمل سی بہتری اور اس قول سی آپکا
 ارادہ یہ نہیں کہ نیت بی عمل کر داری نیت سی بہتر ہو کیونکہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہی کہ عمل بغیر نیت
 کی عبادت نہیں اور نیت بلا عمل طاعت ہوتی ہی پس اسکی معنی یہ ہیں کہ طاعت تن سی ہوتی
 ہی اور نیت دل سی اور یہ دو چیزیں ہیں اور دونوں میں جو چیز دل سی حلاقہ رکھتی ہی وہ بہتری
 اسکا بہت ہی کہ مقصود تن کی عمل سی تہی ہی کہ دل کی صفت ہو جاوی اور مقصود نیت اور
 عمل دل سی یہ نہیں کہ وہ تن کی صفت ہو جاوی اور لوگ سمجھتی ہیں کہ نیت عمل کیواسطی درگاہ
 ہی حالانکہ ایسا نہیں بلکہ عمل نیت کی خاطر ضرور کیونکہ مقصود سب کاموں سی دل کی گرد
 ہی کیونکہ دل اس جہان کا مسافر ہی اور سعادت و شقاوت اسکی ہی اگرچہ تن بھی درمیان
 ہی اور ہونیکا پر تاج ہی جیسا اونٹ اگرچہ اسکی سواری ج بکن نہیں پر عاجی وہ خود نہیں
 اور گردش دلی تحقیق ایک چیز سی زیادہ نہیں ہی یعنی دنیا سی آخرت کی طرف متوجہ ہووی
 بلکہ دنیا اور آخرت سی ہی غافل ہووی خدا سی تعالیٰ کی طرف التفات کری اور دلی توجہ اسکی
 ارادی اور خواہش کو کہتی ہیں جب اسکی دلپر دنیا کی خواہش غالب ہو تو وہ دنیا کا طالب
 ہوگا دنیا سی علاقہ رکھنا اسکی خواہش ہی اور اول پیدائش میں ہی حال ہی جب خدا کی
 طلب اور شوق دینار غالب ہو تو اسکی صفت بدل جاویگی اور درگاہ الہی کی طرف متوجہ ہوگا
 پس تمام کاموں سی مقصود دل کی گردش ہی اور زندگی سی مقصود یہ نہیں کہ پیشانی زمین پر
 دہری جاوی بلکہ مقصود یہ ہی کہ فوتی دلی صفت ہووی اور دل سی تکبر مکنی اور اللہ کی
 کہنی سی غرض یہ نہیں کہ زبان حرکت کری بلکہ اس سی مقصود یہ ہی کہ دل اپنی بزرگی کی دنیا
 سی پیری اور خدا کی بزرگی اس میں مساوی اور ج میں شکریری پہنکنی ہی غرض یہ نہیں کہ جگہ
 شکر یرون سی بہر جاوی یا ہاتھ ملی بلکہ مقصود یہ ہی کہ دل طاعت و بندگی پر قائم ہووی ہوا

اس دوا سی جوینی پر ظاہر کی اور مقصود اس سے مدد نہیں بلکہ مدد ہی اس واسطی اگر وہ
 دوا سے مدد ہی تک سرایت نکرے تو البتہ اکامتہ ہی اور وہ مدد کی کو پہنچی اگر چہ سینی کو نہ پہنچی تو
 اکامتہ نہ ہوگی عقل پہ مانع خرد و دانش و آن قوتی مست نفس انسان را کہ پان تیس
 و قاف ہشیا کند و آن را نفس مالمہ نیز گویند و مولانا یوسف بن مانع در شرح انصاف نوشتہ
 کہ عقل در اصل لغت معصرت بمعنی بند و پابستن چون خرد و دانش مانع نفس طبیعت میشود
 بسوی افعال ذمیمہ لہذا خرد و دانش را عقل گویند اس مطلب کا بیان کہ کون سی
 وسواس اور دل کی خیالات معاف ہوتی ہیں اور کون سی
 معاف نہیں ہوتی اسی عزیز معلوم کر کہ حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں کہ سیری است
 بین من و تنگانی دل کی بری خیالات کو معاف کیا ہی یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم و ترمذین
 مذکور ہی کہ جو کوئی ایک محبت کا قصد کر کی اسکو نکر چاخذ ای تعالیٰ خوشی کو حکم کرتا ہی
 کہ وہ گناہ اسپرست لکھہ اور اگر چکا تو ایک گناہ لکھہ اگر نیکی کا قصد کیا اور وہ نیکی نہ کی تو ایک
 لکھہ اگر نیکی کی تو دس حسنات لکھہ اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ سات سو تک حسنات
 کی تضعیف ہوتی ہی اس واسطی بعضی فی گمان کیا ہی کہ جو کچھ دلیلیں گزری اسپرندی بے
 مواخذہ نہ ہوگا یا غلط ہی کیونکہ ہم کہہ چکی کہ دل ہی اور تن اس کا تابع اور حق تعالیٰ فی
 کہا ہی **وَإِنْ تَبَدَّلَ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ وَأَنْتُمْ تَبْخُلُونَ** یعنی جو کچھ تمہاری دلوں میں گزری
 خواہ او سکون ظاہر کرے یا نہ کرے اس کی پاس اس کا حساب ہوگا اور کہا ہی **إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ**
كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولٌ یعنی اور کان اور دل سی سوال کر نیکی اور فرمایا ہی
لَا يُوَٰخِذُكُمُ اللَّهُ بِالْفُغْرِ بَلْ يَأْتِيكُمُ الْيَوْمَ مِنَ الْوَعْدِ أَكْثَرُ مِمَّا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ یعنی انکو گنہگار نہ بنان
 ماخوذ نہ ہوگی بلکہ قصد کی سبب ہی دل ماخوذ ہوگا اور سب علما اسپر متفق ہیں کہ کبر و نفاق اور غیب
 و ریا پر مواخذہ ہوگا یہ سب دل کی اعمال ہیں پس اس مسئلہ کی تحقیق یہ ہی کہ جو کچھ دلیلیں
 گزرتا ہی اسکی چار قسم ہیں دو بلا اختیار ہیں جیسرندہ ماخوذ نہ ہوگا اور دو با اختیار ہیں جیسرندہ ماخوذ نہ ہوگا

اسکی مثال ایک ہی کہ جب تو راہی چلا جاتا تھا ایک عورت تیری پیچھے آئی اور تیری دلیں
اسکا خیال آیا اگر تو پہر کر دیکھو گا تو وہ نظر آوے گی اس خطر کو کہ حدیث نفس کہتی ہیں دوسری یہ کہ ایک
عجیب جو اس کو دیکھنے کی طبیعت میں پیدا ہوئی اسی سبب طبیعت کہتی ہیں تیسری یہ کہ دل حکم
کری کہ اولٹ کر دیکھنا چاہی اور ایسا حکم اس مقام میں کر دیا جہاں کہہ خوف اور قباحت نہ ہو
اور نہ ایک جگہ شہوت کی درخواست کی موافق دل حکم نہیں کرتا کہ یہ کام کر بلکہ کہی کہتا ہی کہ
کام نکیز با نہیں اور اس منع کی خطر کا نام حکم دل ہی چوتھی یہ کہ اولگی دیکھنے کا قصد کری اگر
اس حکم دلو خدا کی یا خلق کی خوف سی رد کرے گا تو وہ غم جلد مضبوط ہو جاوے گا پس بندہ دیکھے
ان دو حالتوں سے جتنا نام حدیث نفس اور سبب طبع ہی ماخوذ نہیں ہوتا کیونکہ یہ بات اسکی
اختیاری باہر ہی اور خدا تعالیٰ نے کہا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا وَّاهٍ وَ سَعَهَا یعنی اللہ تعالیٰ
کسی کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور حدیث نفس سے تہا جو عثمان بن مطعون فی حضرت
علیہ السلام کو کہا میرا نفس چاہتا ہی کہ اپنی بیخھی کروں حضرت نے فرمایا میری امت میں
روزہ رکھنا خصی کا حکم رکھتا ہی اور اس نے کہا کہ میرا نفس کہتا ہی کہ عورت کو طلاق دیوں
آپ نے فرمایا جلدی مت کر کہ نکاح میری سنت ہی اور کہا کہ میرا نفس راہوں کی مانند پہاڑ
جانی کا حکم کرتا ہی فرمایا ایسا کام مت کر کہ حج اور جہاد میری امت کی رہبانیت ہی اور بولا کہ میرا
نفس کہتا ہی کہ گوشت مت کھا کہ گوشت کو ترک نہ کر کیونکہ میں گوشت کو دوست کہتا ہوں
اگر پاتا میں تو کہا تا اور اگر خدا ہی میں گوشت کھتا تو مجھے دیتا پس یہ خطری جو اسکی دلیں آئی تھی انکو
حدیث نفس کہتی ہیں یہ معاف ہیں کیونکہ اسی ان کاموں کا غم نہیں کیا تھا بلکہ اسکا
نفس ان کاموں سے مشغول کر رہا تھا لیکن وہی دو قسم جو اختیار ہیں یعنی حکم دل اور سبب طبیعت
کا اور اسکی کرنی کا قصد ان دونوں ہی بندہ ماخوذ ہوگا اگرچہ شرم اور ڈر اور کسی مانع سے اس
فعل کو نہ کری اور خدا کی ڈر فی اسی باز کر رہا اور بندگی کی ماخوذ ہونے کی معنی یہ نہیں کہ کسی کو باہر
غصہ آوی اور آپ اسکا بدلہ لیتا ہی کیونکہ جناب کبریا غصی او بدلہ یعنی سی پاک ہی پر اسکی سنو

یہ ہیں کہ اس قصدی جو کیا ہی اسکی ولنی ایسی صفت پیدا کی کہ درگاہ الہی سی دور نہ ہو گیا یہ اسکے
 بختی ہی کیونکہ ہم اسکی انکی بیان کر چکی کہ آدمی کی سعادت یہ ہی کہ اپنا اور دنیا کا خیال چھوڑ کر
 خدا کی طرف متوجہ ہو وی اور اسکی توجہ اسکی خواہش اور ہر کا علاقہ ہی ایسا قصد جو دنیا سی متعلق ہو کر
 تو دنیا سی اسکا تعلق محکم تر ہو گا اور درگاہ الہی سی دور پڑے گا اور یہ جو کہتی ہیں کہ فلاں موافقہ میں
 اور ملعون ہوا اسکی معنی ہیں کہ دنیا کا گرفتار ہو اور خدا سی دور پڑا اس دور کا سبب اسی سی اور
 ساتھ اور ہمیں ہی پر کیونکہ اسکی طاعت کی خوشی ہی اسکی معصیت سی غصہ تا اس سی انتقام لی
 لیکن خلافت کی عقل کی موافق ایسا کہا کرتی ہیں جسنی ان اسرار کو سمجھا اسی کہ شک نہ ہی ان احوال
 میں دل نافذ ہی اسپر دلیل استوار وہ ہی جو حضرت علیہ السلام زمانی ہیں کہ جب دو شخص با یکدیگر
 تلوار کھینچ لڑیں ایک دین سی مار لیا تو مقتول اور قاتل دونوں دوزخ میں جاوے گی لو کون فی
 حضرت سی پوچھا مقتول کیونکہ دوزخ میں جاوے گا سبب اسکا یہ کہ وہ بھی مارنے کا ارادہ رکھتا تھا
 اگر ہو سکتا تو اپنی دشمن کو مار ڈالتا دوسری بات یہ کہ ایک شخص کی پاس مال ہی اسی شریع کی
 موافق برجا خرچ نہیں کرتا دوسرا شخص کہتا ہی اگر میری پائس ہی مال ہوتا تو میں اسپر طرح
 اور اتنا تو یہ دونوں گناہ میں ہیں حالانکہ یہ فقط دل کا قصد ہی اور اگر کوئی شخص اپنی بچھونی کپڑے
 عورت کو دیکھ بیگانی سمجھ کر اس سی صحبت کی تو بیشک گنہگار ہو گا اگرچہ وہ اسکی عورت ہو بلکہ
 اگر کوئی شخص طہارت کی خیال سی جلیطہارت نماز پڑھی تو اسکو ثواب حاصل ہو گا اور اگر سمجھا کہ طہارت
 باقی نہیں اور نماز پڑھی تو عاصی ہو گا اگرچہ اسی یاد آؤں کہ طہارت باقی ہی یہ سب دلی حالتیں
 پر اگر کوئی شخص معصیت کا ارادہ کر کی خوف الہی سی اسی نکری تو اسکی واسطی ایک حسہ لکھی ہیں
 اسپر طرح حدیث شریف میں آیا ہی کیونکہ آدمی کا قصد طبیعت کی موافق ہو اگر تباہی اور طبیعت
 کا خلاف کر کی ایک چیز سی باز رہتی کو مجاہدہ کہتی ہیں کہ خطا اس سی دل روشن ہوتا ہی اور
 اس قصدی دل سیاہ ہوتا ہی حسہ لکھنی کی معنی جو حدیب سی ثابت ہیں یہی ہے اگر کوئی شخص
 غمزدہ چاری کی سبب ہی ایک بڑی خیال سی باز رہی تو کہہ گناہ نہ ہو گا اور اسکی دل کی سیاہی

نہ نیکی اور اس سبب کو واجبہ باخوذ ہوگا اس مقول کی مانند جو عاجز کی سبب سے اپنی دشمن
 کو مارنے کا اور خود مار گیا اس عبارت کی سیامی سعادت کی میں کہہ کتاب کی غلطی معلوم ہوتی
 ہی اور کیسیامی سعادت جو فارسی میں ہی اوسکی عبارت پہی من گوشت را دوست دارم و اگر پختی
 خورد می و اگر خواستی از خدا عزوجل بدادی اور ترجمہ اسکا کہینن ہندیہ میں کہی اوسکی عبارت یہی
 کیونکہ میں گوشت کو دوست رکھتا ہوں اگر پاتا میں تو کھاتا اور اگر خدا سی میں گوشت مانگا تو مجھ
 دیتا اس عبارت سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت نے گوشت کھایا ہو اور یہ تو سب عالم جانتی ہیں
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کو دوست رکھتی تھی اور بکری کا گوشت تو آپ نے کھایا ہے
 اس میں شک نہیں اب جبکہ جاننا چاہی کہ کسی چرند اور پرند کا گوشت یعنی جانور دن کا دو پایہ ہو یا چوپایہ
 اور دریائی جانور تو زندہ گوشت یعنی کل جانور و نکی گوشت کی تفصیل نہ اس عاجز نے کسی کتاب میں
 دیکھی نہ کسی کتاب کا نام سنا کہ فلا نی کتاب میں لکھا ہے کہ فلا نی فلا نی جانور کا گوشت حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ہی اور فلا نی فلا نی جانور کا گوشت نہیں کھایا ہے
 اگر کسی تلاش کیا ہو تو کمتر جانور و نکا گوشت معلوم ہو گیا ہوگا کہ فلا نی جانور کا حضرت نے
 گوشت کھایا ہی اور فلا نی جانور کا نہیں کھایا اور سب جانور و نکا حال کہانی نہ کہانیر کا تفصیل
 کسی نے نہیں لکھا حتیٰ نہ ہب کی کتابوں میں اگر یہ تفصیل کسی کتاب میں لکھا ہو یا تو معلوم
 ہو جائے کہ فلا نی کتاب میں لکھا ہے اگر کسی کتاب میں لکھا ہو تو اس عاجز نے اس کتاب کا نام
 نہیں سنا مگر بعضی کتاب اور بعضی رسالوں میں جو جانور کہ مشہور ہیں اونکا حرام اور حلال
 ہونی کا حال لکھا ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ فلا نی جانور کا گوشت حضرت صلعم نے کھایا ہی اور
 فلا نی جانور کا نہیں کھایا واللہ اعلم بالصواب و بحقیقت الحال تضعیف یعنی زیادتی و تنجیب
 اس مطلب کا بیان نہایت کی سبب سے بعضی اعمال بدلتی
 ہیں اسی عزیز معلوم کر کہ تمام اعمال تین قسم ہیں طاعات معاصی مباحات

اور شاید کہ حدیث ۱ کمال کمال پائیتاں سی کوئی خیال کر چکا کہ معصیت ہی اچھی نیت سی
طاقت ہو جاوی یہ بات غلط ہی بلکہ نیت خیر کو معصیت میں دخل نہیں لیکن بڑی نیت
بد کام کو بدتر کرتی ہی اور اسکی مثال یہ ہی کہ کوئی شخص کسی کا دل خوش کرنی کی ارادہ سی
غیبت کری اور مال حرام سی سجدہ اور مسافر خانہ اور مدرسہ بناوی اور بولی کہ میری نیت
خیر تری اور اتنا نہیں جانتا کہ بدیسی کسی کا قصد کرنا خود ہی ہی اگر اس بد پیکو بد چچا
بہی فاسق ہو گا اور اگر بھی اپنی جگہ سی کہ وہ کسی ہی تو بھی گنہگار ہو گا کیونکہ علم کی گناہنا
فرض تھا اور اکثر لوگ جہل کی سبب ہی ہلاک ہوئی ہیں اسی واسطی پہل قسری رحمہ اللہ
علیہ فی کہا ہی کہ پہل سی کوئی بڑی معصیت نہیں اور جہل مرکب جہل سیطی سی بدتر ہی کہ جب
کوئی اپنی جہل سی واقف نہ ہو تو اسکی سیکھتی کی امید نہیں اور ایسا جہل اسکی سیکھتی کا مانع
ہو گا اور ایسا ہی ایسی شاگرد کو پڑانا حرام ہی جیسی مقصود علم ٹپھنی سی یہ ہو کہ مہد وقتنا اور مال
وقت او پتھنوں اور بادشاہوں کا مال لینی سی دینا کاوی اور فرماو بحث و جدال میں مشغول
ہو اگر مدرسہ کی جگہ کہ میرا مطلب پڑانی سی علم کا پھیلا نا ہی اگر شاگردا و سکوبرائی میں خرقہ کری
تو میرا جہل غلط ہو گا یہ بات صرف نادانی ہی اور اسکی مثال اس شخص کی مانند ہی کہ ایسی
کو جو رہنری کرنا ہو تو ار دیوین یا و سکو جو شرب بنانا ہو انکو ردین اور کہیں کہ ہمارا مقصود
اس سی سخاوت ہی اور خدا تعالیٰ سنی کو بہت دوست رکھتا ہی یوں کہنا جہل کی نشانی ہو گی
بلکہ معلوم ہو چکا کہ وہ رہنری کر چکا تو اسکی ہاتھ سی بحال جیسی دوسری تلوار دینی کیونکر جائز ہو
بلکہ بزرگان سلف عالم فاجری اور ایسی شاگرد سی جو معصیت کا مرتکب ہو حذر کرتی ہی چنانچہ
امام احمد جہل اپنی قدیم شاگرد کو محض اسلیٹی کہ اسنی اپنی گہر کی دیوار کو باہر سی گلاب کیا شہا جیسی
کہل کہتی ہیں شاگرد کو نکال دیا پھر فرمایا کہ تونی بتائی دیوار کو دنا کر کی مسلمانوں کا راستہ ایکٹن
کی برابر بنایا ہی اب میں تجبی علم نہ پڑا دھال پس معصیت نیت تیری خیر نہ ہو گی بلکہ وہی خیر
جس کا حکم آیا ہی اسالہ کچہ دوسری قسم طاعتین ہیں اور انہیں نیت دو وجہ سی اتر کرتی ہی لکیت

کہ اصل عمل نیت سی درست ہو دوسری یہ کہ جتنی نیت زیادہ ہوتا ہے تو اب دو چندان ہوتا ہے
 اور جو کوئی علم نیت سیکھ لگا ایک طاعت میں دس نیک نیتیں کرے گا کہ تا وہ طاعت
 دس طاعت کا حکم پیدا کرے مثلاً جب ایک شخص مسجد میں تکلف ہوا اسکی ایک نیت یہ کہ مسجد
 خانہ خدا ہی اور جو شخص وہاں جاویگا گویا خدا ہی مٹی کو گویا ہی کیونکہ حضرت علیہ السلام فرمائی
 ہیں جو شخص مسجد میں گیا خدا کی ملاقات کیو اسطی گویا ہی اور جسکی ملاقات کو جاتی ہیں اسی تلو او
 ہی کہ زیارت کرنیوالی کی تکریم کری دوسری نیت یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرتا ہی اور حدیث
 میں آیا ہی جو شخص نماز کی راہ دیکھی گا وہ عین نماز میں ہی تیسری نیت یہ کہ نیت کری کہ اس
 اعتکاف سی آنکھ اور کان اور زبان اور ہاتھ پاؤں کہ حرکات بیجا سی باز رکھو گا تو یہ ایک قسم
 کا روزہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ مسجد میں بیٹھنا سیری اسکی رہبانیت ہی چوتھی نیت یہ کہ شغل
 دنیوی کو اپنی سی دور کری اور سرتاپا اپنی تئیں یاد آہی میں سرگرم رہی اور ذکر و فکر اور مناجات
 میں مشغول ہووی پانچون نیت یہ کہ لوگوں کی شور و شر سی چھپی کی نیت کری چھٹی نیت یہ کہ اگر
 مسجد میں کوئی بڑا کام دیکھوں تو اس سی منع کروں گا اور نیک کام بتلاؤں گا اور اگر کوئی شخص
 نماز دیتی سی نہ پڑھی تو اسکو تعلیم کروں گا سا توین نیت یہ کہ اگر کوئی دیندار وہاں ملے گا اس سی
 دین کی برادری کا عہد باندھوں گا کیونکہ سجدہ دینداروں کی رہنی کی جگہ ہی آٹھون نیت
 یہ کہ خدا ہی تعالیٰ سی شرم رہی اس بات کی کہ بیچ گھر او سکی کی گناہ کری اور بد بکا خیال کری
 دوسری طاعتوں کو اس پر قیاس کریجی کہ ہر ایک طاعت میں کئی نیتیں کر سکتی ہیں تا ثواب چنوں
 ہو تیسری قسم اعمال سباحت کی ہی اور کوئی عاقل ایسا نہ ہوگا کہ سباحت میں غافلون کی
 مانند جانورن کی طرح حسن نیت سی ہمیشہ رہا وی اسمین اسکا بڑا نقصان ہی کیونکہ تمام
 حرکات سی سوال کر لگی اور ساری سباحت کا حساب ہوگا تو اگر آدمی کی نیت بڑی تھی تو
 مصرت دمی گی اگر نیک تھی تو اسکو نفع دیکھی اور اگر گنہ گار تھی تو اس سے مباح فعل
 میں ایذا وقت ضائع کر دیا اور اس سی فائدہ حاصل نکلیا اور اس آیت کا خلاصہ کیسا ہوگا

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدَيْنِ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ يَذَّكَّرُ ۖ
 کرتا ہے کہ کسی ساتھ نہ ہی اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں بندگی کی سب سے ایک
 عمل سے سوال کرنے کی حتیٰ کہ سب سے جو آنگاہ میں لگا یا ہو یا ایک ڈیلا جو ہاتھ پر ملا ہو
 یا ہاتھ جو کسی برابر دین کی کپڑی میں ڈالا ہو مباحات کی نیت کا علم طویل ہی کیا سیکھنا
 بہت ضروری مشابہت ہو لگانی مباح ہی ہو سکتا ہی کہ کوئی اسے جو جمعہ کی دن لگاوی اور اس کا
 ارادہ فرمے ہو تو نہ کر لیا یا مقصود ہو یا یہ مطلب ہو کہ بیگانی عورت کا دل بُری خیال میں
 اس کی طرف مائل ہو اور خوشبو لگانی میں اپنی نیتیں اس طور پر ہوتی ہیں کہ مٹانے خدا کی تکریم
 و تعظیم کا ارادہ کری اور چاہی کہ نزدیک بیٹھنی والی خوشبو سی راحت حاصل کریں اور
 یہ کہ بوی بد اپنی نزدیک سی دفع کری تا عفت کی سبب قوم کی لوگ ہزار ہوں اور بیگانی
 و نیت کی معصیت میں نہ پڑیں اور تقویت دماغ کی نیت کری تا دماغ پاک ہو کی ذکر
 اور فکر پر قادر ہو ایسی پاک نیتیں اس شخص سے ہو و بیگی جو ہمیشہ نیک کاموں کی
 خیال میں رہا کرتا ہی اور ان نیتوں میں سب سے ایک نیت تقرب سی درگاہ الہی کا سبب
 ہوگی اور بزرگانِ سلف کا یہی حال تھا حتیٰ کہ وہی کہا نا کہانی اور بیت الخلاء میں جانی
 اور عورت سی صحبت کرنی میں ایسی نیت کرتی تھی جو خیر کا سبب ہو جب آدمی کا خیر کا
 قصد کرتا ہی تو اسی ثواب حاصل ہوتا ہی مثلاً عورت کی صحبت سی اولاد کا ارادہ کرے
 یا حضرت علیہ السلام کی امت زیادہ ہو اور بھی اپنی عورت کی راحت کی نیت اور اس کا
 اپنی بیٹن گناہ نہی پانی کی نیت کرے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن اولاد
 کے لئے چاہتا تھا اس کو بولی ہاتھ لینا کہ تاسید ہا کریں اس نے ہاتھ کو نکھڑا میں اس نے الٹی کپڑی
 خدا کی سب سے پہنچا ہوں نہیں چاہتا ہوں میں کہ واسطی دوسری کی پہراؤں میں سوا رضا مندی
 حق تعالیٰ کے ذکر یا علیہ السلام کہیں فردوزی کی خاطر گئی تھی تہوڑی لوگ انکی پاس

کہی آپ کہانا کہانی تھی انکو نہیں بلایا جب کہانی سی فراغت ہوئی کہنی لگی اگر میں یہ
 سارا کہانا نہ کہانا تو مجھسی پوری محنت نہ ہو سکتی اور نیت سخاوت کی سبب سے میں ادائی
 قرض خدمت سی محروم رہ جاتا اور اس طرح سفیان توری کہانا کہانی تھی کوئی آشنا
 اوکی پاس گیا اوسنی اوسکو نہ بلایا جب فراغت ہوئی کہنے لگا اگر یہ کہانا قرض لیا ہوا
 نہ ہوتا تو البتہ میں بھی شریک کرتا پھر سفیان توری فی کہاجب کوئی کسی شخص کو کہانیا
 حکم کر ہی حالانکہ دل میں اس سی رضی تھیں اگر وہ شخص نہیں کہاتا ہی تو اس بلا نیوالی
 سی ایک تقصیر ہوئی یعنی نفاق اور اگر اوس چارہ فی کہانیا تو اس بلا نیوالی سی
 دو حصتیں ہوئیں ایک معصیت نفاق ہی دوسری خیانت کیونکہ اوسنی اسکو کسی
 چیز کہانی کہ اگر وہ جانتا تو نہ کہاتا رہا نیت بالفتح و حرف سوم موحده و کسر نون تشدید
 تحتانی زہر ترسایان وضاہست وآن بازداشتن نفس است از خطوط و لذات شرعیہ
 چنانچہ فحاح و خدامی لطیف وغیرہ چنانکہ زاهدان ترسایان برای دفع شہوت جماع آلت
 تناسل میریدند از غیث اللغات اب یون سمجھا چاہی کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
 فی کیمیای سعادت میں خوشبو لگانیکو صباح لکھا ہی اور اکثر کتابوں میں سنت
 لکھا ہی مگر سنت موکدہ نہیں لکھا ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی ہی ائمہ الاعمال بالنیات
 کی شرح میں خوشبو لگانے کو سنت لکھا ہی اور اس عاجز فی ائمہ الاعمال بالنیات کی شرح میں
 رسالہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے شرح سی لکھ دی ہی اگر کسی کو کیمیای
 سعادت کی عبارت پر شبہ ہو تو اسکا جواب یہ ہی یا تو کتاب کی غلطی ہی اسجگہ یا کاحۃ
 اوسکو معلوم ہو گا کہ چاروں مذہب کی کتابیں تمام ساتھ کمال تھے اوکی خطبہ سی
 گزری ہوں اوچہارون مذہب کی کتابیں اوکی نظری نہ کذ رہے ہوں تو اس
 شبہ کرنی والیکو ہیں سبکی میں چون چہرہ کرنا نہ چاہی واللہ اعلم بالصواب

جہل مرکب اعتقاد و آئین بر ماہیت چیرہ بیلوریکہ و انشتن او بخلات ماہیت آن چیز
 باشد از جوہر او بر خفا نہ کسی پارہ دار نیز ز باقرہ و اندوہلست یا نہ استن حقیقت نیز بر مطلقاً چنان
 نہ استن مردم این دیار آن چیز را کہ بدان بات سرخ راز نگ سرخ و ہند از غیث اللغات
 اس مطلب کا بیان کہ نیت اختیار سی باہر ہی ای غور
 معلوم کہ جب مودلیم اللہ نیگا کہ ہر سراج میں نیت ممکن ہی شاید کہ دل یا زبان سی کہیں
 کہ خدا کی واسطی نکاح کرتا ہوں اور دینی کہتا ہوں اور دوسرے کہتا ہوں اور مجلس حدیث
 کرتا ہوں اور سبھی کا کہ نیت ہی حالانکہ یہ حدیث نفس یا زبان کی بات ہی کہو کہ نیت کی
 رغبت ہی جو دلمیں پیدا ہو اور آدمی کو کام پر لگا دی جیسی ایک تقاضا کرنی والا زاری
 کرتا ہی تا اسکی بات مان کر وہ کام کری اور یہ نیت اوس وقت پیدا ہوتی ہی کہ عرض
 ظاہر و غالب ہو اور جب یہ تقاضا کرنی والا نپایا جاوی نیت زبان سی ایسی ہوگی کہ کوئی
 بہت ہی آدمی کہتا ہی کہ میں ہی ہوگی رہتی ہی نیت کی ہی یا کسی بی پروا کی کہتا ہی کہ میں او کو
 دوست رکھتا ہوں اور یہ حال ہی اور ایسا ایک شخص غلبہ شہوت کی سبب ہی نکاح کرتا او
 کہتا ہی کہ میں اولاد ہونگی خاطر نکاح کرتا ہوں یہ ہودی بات ہی یا نکاح کر کی کہتا ہی کہ
 میں فی نکاح ادائی سنت کی واسطی کیا ہی یہ بات ہی جمل ہی بلکہ چاہی کہ اول ایمان
 شرع پر مضبوط ہوں بعد ان احادیث میں جو ثواب نکاح پر نیت اولاد کی باب میں وارد
 ہوئی ہیں نال کری تا اس ثواب کی حرص اسکی دلمیں حرکت کر کی اسکو نکاح کی طرف
 مشغول کر ہی تو ہی نیت ہوگی اور شک و طاعت الہی کی حرص نماز پر کھڑا کری سو وہی نیت ہی
 اور زبان سی کہتا ہی جیسی ہوگی کا کہنا کہ میں ہی کہتا ہی کہ نیت کی تاہو کہ دفع
 ہو کہ نہ ہوگی رہنا خود یا کفر و اس بات پر لانا ہی اور یہاں کہیں خط نفس پیدا ہو اس
 مقام میں نیت آخرت دشواری کر کہ کار آخرت کو غلبہ ہو پس ہمارا مقصد دیکھتے تو معلوم کری
 کہ نیت تیری اختیار سی باہر ہی کہو کہ نیت ایک خواہش ہی جو کج کام میں لگاوی اختیار کا

تیری قدرت سی ہوتا ہی اگر تو چاہی کری اگر نہ چاہی تو نہ کری لیکن تیری خواہش تیری اختیار میں نہیں کہ تو ایک چیز البتہ چاہی یا نہ چاہی بلکہ خواہش کہہ پیدا ہوتی او کہہ نہیں ہوتا اور اس خواہش کی پیدا ہونی کا سبب کہ تو معتقد ہو کہ دنیا یا آخرت میں ایک کام سی تیری عنایت متعلق ہی اس لیے تو اسکا خواہان ہو اور جو شخص ان اسرار کو معلوم کر چکا ہویت سی طاقتور سی دست بردار ہو گا کیونکہ ان نیت حاضر نہ ہونی ابن سیرین نے حسن بصیر کی بنیاد پر نماز پڑھی اور کہنی لگا کہ میری نیت درست نہیں اور سفیان ثوری کو لوگوں نے کہا کیونکہ تو محمد بن ابی سلیمان کی جائزہ پر نماز نہیں پڑھتا حالانکہ وہ کوئی کی بڑی عالموں سی تھی اوس نے کہا اگر نیت ہوتی تو نماز پڑھتا اور کسی نے طاووس سی دعا طلب کی اوس نے کہا نیت پیدا ہوئی تک تو حق کر اور جب اس سی التماس کرتی کہ حدیث روایت کر کہی روایت نہ کرتا اور کہی ایسا ہوتا کہ یکایک بدون انکی طلب کی روایت کرتا اور کہتا کہ میں نیت کی انتظار میں تھا اور ایک شخص نے کہا کہ میں ایک ہمینی سے کوشش کر رہا ہوں کہ فلا فی مرص کی پیار پرسی میں میری نیت درست ہو پر اب تک درست نہ ہوئی حاصل کلام یہ کہ سپر حرص دنیا غالب ہو اس کی ہر کام میں نیت درست پیدا نہ ہوگی بلکہ فضوں میں ہی جدوجہد سی نیت کو پیدا کر چکا اور شاید جتنک دوزخ کی آگ کا خیال نہ کر چکا اور اس سی نذر گناہیت پیدا نہ ہوگی اور جب کوئی ان حقائق کو پہچان چکا شاید قصائل کو چھوڑ کی مباحات میں مشغول ہو گا مثلاً جب کوئی شخص قصاص میں نیت پائی اور عفو میں نہیں پائی قصاص اسکی حق میں افضل ہی اور شاید کہ نماز تہجد کی نیت نپاوی اور نیت پائی ہو کہ اگر رات کو سو گیا صبح کو نماز کی خاطر جلد بیدار ہو گا اسکی لیے نیت افضل ہی بلکہ اگر کوئی شخص عبادت سی مائل ہو اور سمجھا کہ اگر تھوڑی وقت اپنی عورت سی دل لگی کروں یا کسی سی بات چیت اور خوش طبعی کروں اسکی حق میں اوس عبادت سی جو دلال انگیز ہو یہ ظرافت بہتر ہی کیونکہ اسکی نیت اچھی ہی ابودرداء

کہا ہی کہ کہی کہیہ نہیں اپنی تین ہو و لعل ہی آرام دینا ہون تاعت اوت الہی ہین
 اشتطیبہ اور علی رضی اللہ عنہ فی کہا ہی کہ اگر تو دیکھو ہمیشہ ایک کام ہین جبر ہین
 ٹاویا تو وہ نابینا ہو گا اور یہ ایسا شہ ہے جیسے طبیب بیمار کو گوشت کھا سکی اجازت
 دی اگرچہ بیمار محذور المزاج ہو و طبیب کا ارادہ اسن اجازت ہین یہ ہی کہ اسکی قوت
 اسلی بہر آدمی اور دو اکہانیک کی طاقت پیدا ہو اور کوئی شخص ایسا ہو گا کہ صفت چمک ہی
 بہاگ جاوی اسس اداویسی کہ دشمن کو چھپی ماری اور پھر یک یک اسے پیر طعہ کرنی اور
 اشتادون فی اس قسم کی بہت سی چلی گئے ہین اور اذراۃ دین بھی جنگ و جدال اور
 بحث و مناظرہ ہین حسانی ہین اور انہین مناظرہ کہی نفس کے ساتھ ہو گا اور دیکھتے
 شیطان کی ساتھ اور نرمی اور حیلون کی بھی حاجت پڑتی ہی اس طریق کو بزرگان
 دین فی پسند کیا ہی اگرچہ ناقص حیل کو اسبات کی خبر نہین مگر طح و لعب کی امام
 محمد غزالی صاحب فی اس جگہ شرح نہین کی ہی یا کاتب کی غلطی ہی اور یہ تو ہر جہن
 وقام جاتی ہین کہ جو کام موافق شریعت دین محمدی کی ہو ذوی تو درست ہی والا نا درست
 اب اسجگہ بتانا چاہی کہ مائتہ المسائل میں لکھا ہی کہ سر جہت ہین لکھا ہی کہ امام محمد
 صاحب فی فرمایا ہی کہ لہو سب حرام ہین مگر تین چیزیں با زحی کرنا مرد کا ہاتھ عورت
 اپنی کی اور ادب دینا اور کھا گھڑی اپنی کی تین اور تیسہ اندازی اسکی ساتھ
 گمان اپنی کی اور نہ خاشیہ جو ہنی لکھا ہی اور دسویں حصے اللہ تعالیٰ عنہ کی قول لکھا
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کی یہی شرح
 امام محمد غزالی صاحب فی نہین کی ہی یا او نہون کی ہو کاتب لکھی زمین بھول گیا ہو اور
 یہ تو سب علما جاتی ہین کہ نہ من واجب سنت ہو کہہ کی کرنی ہی اگرچہ بہر ہی ہو
 پیادہ نہین ہوتا اور یہ جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے لکھا ہی کہ ناقص علما
 کو اسبات کی خبر نہین ہی تو اسن قول کی یہی ہین کہ سخت کام کو یا سنت زوال

یا سیاح کام پر جو کوئی دلو چیرسی ایک کام پر لگا دیا تو نامیا ہو گا مگر منہ من واجب
 سنت موکدہ پر اگرچہ جبرسی ہو نامیا ہو گا وائے اے سلیمان بال صواب فصل العیز
 جب تو فی معلوم کیا کہ جو چیز ایک عمل پر باعث ہوا سکویت کہتی ہیں اب سمجھ کہ کوئی
 ایسا ہو گا کہ جس کو دوزخ کا اندیشہ طاعت پر باعث ہو دوسری اور کوئی ایسا ہو گا کہ بہشت
 کی نعمت کی تمنا اس کی باعث ہو اور جو کوئی ایک کام بہشت کی واسطی کرتا ہی وہ شک
 فرج کا غلام ہی اس کی کوشش نہیں ہی کہ ایسی مقام میں جا پہنچی جہاں شکم اور فرج کی
 مراد حاصل ہو اور وہ جو دوزخ کی ڈر سی ایک کام کری اس ابر غلام کا سا ہی جو غنیمت
 چشم نامی اور نازد ہاڑ کی کام نہیں کرتا یہ دونوں عامل خدا سی کام نہیں رکھتی ہیں بلکہ
 بندہ خاصہ ہی کہ اس کا ہر ایک کام خدا کی واسطی ہو بہشت کی آرزو اور دوزخ کی ڈر سی نہ ہو اور
 اس کی مثال ایسی ہی کہ ایک شخص جو اپنی معشوق کو دیکھتا ہی معشوق ہی کی واسطی دیکھتا ہی
 نہ ایسی کہ معشوق اس کو سیم و زر دیوی اور وہ جو سیم و زر کی خاطر اسی دیکھتا ہی اس کا محبوب سیم و زر ہی پس
 جو کوئی ایسا ہو کہ جلال و جلال الہی اس کا معشوق نہیں تو اس سی ایسی خالص نیت ہو سیکے گی اور جو کوئی
 طالب لاہوہ ہمیشہ جلال الہی کی فکر میں رہے گا اور ناجائبات چیت میں کرے گا اور اگر تنہا ہی عات
 کری تو اس واسطی کرے گا کہ اپنی محبوب کی فرمانبرداری کو دوست کہتا ہی اور چاہتا ہی اپنی بد نکو ہی ریت
 میں رکھے اور درگاہ کبریائی بندگی میں حتی المقدور لگاوی تا اس کی دلو جلال الہی کی دیکھنے ہی
 باز رکھے اور یہ شخص مصیبت سی اس لی دست بردار ہو گا کہ شہوت کی پیروی مشاہدہ جلال
 الہی کی لذت سی مانع ہوتی ہی فی الحقیقت عارف کامل یہی ہی نقل ہی کہ احمد بن حنبلہ
 فی خدا ہی تعالیٰ کو خواب میں دیکھا فرماتا ہی سب لوگ مجھی کچھ چیز مانگتی ہیں مگر ابو بکر خود
 مجھی مانگتا ہی اور بتلی رحمۃ اللہ علیہ کو کہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا حق تعالیٰ فی تجہی کیا
 سلوک کیا بولا مجھے عتاب کیا کیونکہ ایک بار میری زبان پر گذر ا تھا کہ بہشت سی محروم رہنا بندی کا
 بڑی نقصان ہے تا ہی خدا تعالیٰ فی مجھی فرمایا ایسا مت بل کہ میرا دیدار محروم رہنا بڑا نقصان کا موجب ہے

چوتھا مقصد اخلاص کی بیان میں کیمیای سعادت سی یہاں
 لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا باب اخلاص کی فضیلت اور
 اسکی حقیقت و درجات کی بیان میں پہلی اخلاص کی فضیلت
 مثنیٰ کہ حق تعالیٰ نے کہا ہی وَمَا اُخْرُوا لَكَ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور کہہ
 اَللّٰهُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ اِنَّهُ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ کہ حق تعالیٰ نے اپنی بندوں کو فرمایا ہی کہ اسکی
 بندگی اخلاص ہی کریں اور خالص دین خدا ہی کی واسطی ہی اور حضرت علیہ السلام
 فرماتی ہیں کہ خدای تعالیٰ فرماتا ہی کہ اخلاص میری امیدوں ہی ایک پید ہی جسکو اس
 بندی کی دلیل جو میرا دوست ہی رکھا ہی مثنیٰ اور فرماتی ہیں اسی سعاد اخلاص کے
 ساتھ عمل کرتا ہو اعلیٰ ہی جگہ کو گناہ کی اور ہی بائیں جو ریاضت میں مثنیٰ کہیں وہ
 سب اخلاص کا بیان ہی کیونکہ لوگوں کا بتلانا ان اسباب ہی جو اخلاص کو قطع کرتی ہیں
 ایک سبب ہی اگرچہ اسکی سوای دوسری اسباب ہی ہوں معروف کرنی اپنی تین کو پہلی
 مارتی اور کہتی اسی منس اخلاص کیا کہ تا اخلاص پاوی اور ابوسلیمان نے کہا ہی وہ شخص
 سبقت ہی جو تمام عمر میں ایک بار قدم اخلاص ہی چلا اور اس میں رضامی آہی کی سوای اور
 کہہ نچا پاو اور ابوایوب جستانی نے کہا ہی نیت میں اخلاص اہل نیت ہی زیادہ دشواری اور
 ایک شخص کو کسی خواب میں دیکھا کہ پوچھا حق تعالیٰ نے تمہیں کیا ملوک کیا بولا کہ کچھ مثنیٰ اسکی
 واسطی کیا تھا اور سکو کفہ حسنات میں دیکھا یہاں تک کہ ایک انار کا دانہ جو زمین پر سی
 اوٹھایا تھا اور ایک بی جو میری گہر میں موٹی تھی اور ایک ریشم کا تار جو میری ٹوپی میں تھا
 کفہ سیات میں نہ کیا اور میرا ایک گدہ تھا جسی سودینار کو لیا تھا اور سکو کفہ حسنات میں
 نہ کیا مثنیٰ کہا سبحان اللہ اس میں کیا پید ہی کہ بی کفہ حسنات میں ہی اور گدہ ہا زمین تب
 ملائک نے مجھ ہی کہا تو نے گدہ ہی کو جس جگہ پر جاو ہاں گیا ہی کیونکہ جب تو نے سنا کہ موا ہی

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ كَیَا اِگر نی سبیل اللہ کہتا گدی کو بھی بدہجہ سنات مین دیجا ہوتا اور ایکبا
 مین فی خدا کی لپی صدقہ دیا اوسوقت لوگ دیکھ رہی تھی اوجھا دیکھنا بھی پسند آیا اوس
 صدقہ فی نہ نفع ویا نہ ضرر صفیان ثوری فی یہ سنگی کہا اسی بڑی دولت پائی جو اوس صدقہ
 فی اوسکو ضرر نہ دیا اور ایک شخص فی کہا ہی کہ مین کشتی مین جہاد کو جاتا تھا پارسی رستق فی
 ایک تو بڑا بچی کو نکالا مین فی دلمین کہا اوسکو لیکر اپنی کام مین لاؤنگا اور فلا فی شہر مین چون گا
 تا فائدہ ملی اس راکو مین فی خواہ مین دیکھا کہ دو شخص آسمان پر سی اتری ہین ایک دوسر کو کہتا ہی
 غازیون کا نام لکھ کہ فلا تا ماشی کو آیا تھا اور فلا تا تجارت کی لپی پھر سیر لطیف دیکھ کی کہا لکھ فلا تا
 تجارت کو آیا ہی مینی کہا خدا کی واسطی مجھ پر رحم کرو میری پاس کچھ مال نہیں تجارت کی خاطر مین
 کس طرح آیا ہو گا بلکہ خدا کی واسطی آیا ہوں فرشتی فی کہا ہی اسی شیخ کیا تونی وہ تو بڑا اپنی فامدی
 کی واسطی نہیں لیا تھا تب مین رویا اور بولا وا اللہ سو داگر نہیں ہوں دوسری فی کہا لکھ کہ فلا تا
 جہاد کو آیا تھا اور راہ مین نفع کی لپی تو بڑا خیر یہ کہ فائدہ کری تاحق تعالیٰ اپنی مرضی کی موافق اسکی
 باب مین حکم کری اسی واسطی بزرگوں فی کہا ہی کہ ایک گھڑی اخلاص کر نہیں بند کی نجات ہی
 لیکن اخلاص غمخیزی ہر کسی سی نہیں ہو سکتا اور کہتی ہین کہ علم تخم کی مانند ہی اور عل زراعت
 ہی اور اخلاص اسکا پانی ہی قتل ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا لوگوں فی اوسکو کہا
 کہ فلا فی جگہ ایک درخت ہی لوگ اسکی پرستش کرتی ہین اور اوسکو خدا سمجھی ہین عابد غصی مین
 آیا اور اودھتا اور ایک تبر کا ندھی پر کہہ کی جلاتا اوس درخت کو کہو دی انا راہ مین ابلیس
 ایک بوڑھی کی صورت سی بلا اور پوچھا تو کہاں جاتا ہی اوسنی کہا فلا فی درخت کو کاٹنی جاتا ہوں
 ابلیس بولا جا خدا کی عبادت مین مشغول رہ کہ وہ تیری واسطی اسکا م سی بہتری عابد بولا مین ہرگز
 نہ جاؤنگا یہی سیری عبادت ہی ابلیس فی کہا مین تھی جانی ندونگا اور عابد سی لڑنی لگا اوسنی
 ابلیس کو زمین پر چٹک کر اسکی چہ پانی پر رواں ہوا تب ابلیس بولا ظہر مین ایک بات کہتا ہوں عابد فی
 توقف کیا تب ابلیس نے کہا ہی عابد خدا کی نذر ازون پنہر ہوں اگر اس دنگو او کپیتر خدا کو

مشورہ ہوتا تو ان غیر ہون کو حکم کرتا اور بچا بھی حکم کیا یہ کام بہت کراہی میں تھا البتہ
 کہ وہاں ابلیس نے کہا میں تجھے جانی نہ دوں گا پھر دونوں لڑنے لگی دوستری بار بار
 عابدی ابلیس کو چھوڑا ابلیس نے کہا چھوڑ دی میں اور ایک بات کہتا ہوں اگر کہتا
 نہ آوی تو ابلیس وقت پر تیرا جی چاہی ہو کر عابدی نے ہاتھ پر لیا ابلیس نے کہا اے
 عابد تو درویش ہی اور لوگوں سے تیری معاشرت ملتی ہی اور اگر تجھ پاس پیسے ہوں
 اور تو اسکو اپنی کام میں نہ چھی اور دوسری عابد نے پتہ کر ہی تو درخت کی کاسی
 سنی کہیں بھرتی کیو کہ جو بت پرست ہیں وہی دوسرا درخت لگا دینگی انکا کہہ نقصان
 نہ ہو گا اس خیال سے باز آ اور میں ہر صبح تیری بچھونیک کی نیچی دو دنیا زار کہا کرونگا
 عابدی خیال کیا کہ میں سچ کہتا ہی کہ ان دنیا روں سے ایک دنیا زار جہادہ دینا او
 ایک دنیا زار اپنی کام میں لانا درخت اوکھڑے ہی بھرتی کیو کہ مجھے حکم نہیں ہوا اور
 میں غیر نہیں ہوں تا مجھ پر یہ کام واجب ہو غرض اسی خیال میں اپنی گہر آیا دوسری
 اور تیسری دن دو دنیا زار اسکو ملنی لگی بولا خوب ہو ابو دین فی درخت کو قطع کیا چوتھی
 دن کہہ چنایا غصی میں آکر تیرا دھبا کر چلا ابلیس نے سنا سنی آکی پوچھا تو کہہ ان جاتا ہے
 عابدی کہا درخت اوکھڑے ہی جاتا ہوں بولا تو جہوت کہتا ہی والند تو درخت کاٹ سکیگا
 تب دونوں لڑنے لگے ابلیس نے ذرا کوزین پر بیٹھا اور دھکیلاتا تھا میں چڑیا کی مانند
 اتنا ابلیس نے کہا چلا جا نہیں تو ابھی تیرا سر کاٹو گا بکری کی مانند عابد غریب نے کہا
 مجھے چھوڑ دے تاجلا جاؤں بہلا آتا کہدے کہ کس لئے پہاں دو بار میں چھپر غالب
 ہوا تھا اور اب تو مجھ پر غالب ہوا ہے ابلیس نے کہا اول تو خدا کے واسطی غصی
 میں آیا تھا تب خدا نے مجھ کو تیرا مغلوب کیا اور جو کوئی کہنے کام جہاد صاف ہے
 خدا کے واسطی کرتا ہی او سپر مارا زور نہیں چل سکتا اور اس بار اپنی اور دنیا
 کی واسطی تو نے جھٹلایا اور جو شخص ہو او جو شخص کا تابع ہو وہ ہمیشہ غلبت کر سکتا ہے

دوسری اصلاح کی حقیقت کا بیان

ای عسیر معلوم کر کہ جب تو نے پہچانا کہ نیت باعث اور عمل اور سکے کے ہے اور چاہی والی اور سکی ہی یعنی عمل کے وہ باعث اگر ایک ہو تو اس نیت کو خالص کہیں گی اور باعث جب دو چیزیں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس میں شرکت ہوئی نیت خالص نہیں کی شرکت کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص نے خدا کی واسطی روزی رکھی پر اس کا مطلب روزی یہ بھی ہے کہ کہانا کھانی سے تندرستی حاصل کری یا گھر کا خرچ کم ہو یا کھانا پکانی کی محنت سے چھوٹے یا ایک کام میں خاطر جمع ہی مشغول ہو یا یہ کہ روزہ کی سبب سے بیدار رہی اور کچھ کام کر سکی یا کیسے غلام کو آزاد کیا تا اس کی تقفہ سے یا اس کے بد خوئی سے چھوٹی یا حج کی واسطے گیا تا سفر اور راہ کی ہو اسی قوت و تندرستی حاصل ہو یا ملکوں کی سیر کری اور تماشا دیکھے یا زن و فرزند کی دہرہ و مسندی سے چندے آرام پاوی یا کسی دشمن کی رنج رنجات پاوے یا رات کی قوت نماز پڑھتا ہی اسلی کہ عینہ آوی اور اپنا اسباب گاہ رکھی یا علم سیکھتا ہی تا روزی حاصل ہو یا مال و متاع اور زمین باغ پیدا کری یا لوگوں کے نظرمین مغر ہو یا درس پڑھاتا ہی اور مجلس حدیث کی کرتا ہی تا خاموشی کے رنج سے چھوٹی اور دلگیر نہ ہو یا قرآن کہتا ہی تا اس کا خطا چھٹا او پختہ ہو یا حج کے خاطر پیادہ جاتا ہی تا سوا رکھ کر اپنے بچے یا وضو کرتا ہے تا خشک اور پاکیزہ ہو یا غسل کرتا ہے تا بدن خوشبو ہووے یا سجد میں اعتکاف یعنی رہنا اختیار کیا تا گھر کا کرایہ دینا نہ پڑے یا کسی سائل کو خیرات دیتا ہے تا اس کے عجز و الحاح سے چھوٹے یا فقیر کو کچھ دیتا ہے کہ اس کے چلائی سے شرم آتے ہے یا کیسے بیمار کی عیادت کے واسطے جاتا ہے تا لوگ آئندہ اس کے بیمار پر سیکو آویں یا اس پر ملاست عتاب نہ کریں

پہچانتی ہیں بلکہ بہت سیانی لوگ اس باب میں عاجز اور حیران ہیں کسی بزرگ کی کہا ہی
 نہیں برس کی ناز میں فی قصا کی جسکو پہلی صفت میں پڑی تھی کیونکہ ایک دن دیر سی میں آیا ہوا
 آخری صفت میں جگہ ملی میری دلیں یہ خیالت آئی کہ لوگ کنگی میں دیر سی آیا ہوں تب میں نے
 خوب معلوم کیا کہ میری خوشی اس بابت تھی کہ لوگ مجھے پہلی صفت میں دیکھیں ای غریزہ اخلاص
 وہی ہے کہ بجا جانا و شوارا و اسکا بجا لانا و شوارا تری اور وہ عمل حسین دوسری مقاصد شریک
 ہوں اور پی اخلاص ہو خدا کی پاس قبول نہ ہوگا **فصل** بزرگوں کی کہانی کہ عالم کی دور
 نما و جاہل کی سال ہر کی عبادت سی بہتر ہے کیونکہ جاہل اپنی عمل کی آفتوں کو نہیں پہچانتا اور
 ان اغراض کو جو ہر ایک عمل سی ملتی ہیں نہیں جانتا اور سب کو خالص سمجھتا ہے کیونکہ عبادت
 کا کہوٹا پن زندگی کہوٹی پن کا سا ہے اور بعضی وقت اسکی پرکھنی میں خطا ہوتی ہے مگر جو صرف
 کامل ہو البتہ اسکو پرکھ سکی لیکن ساری جاہل سمجھتی ہیں کہ زور ہی ہے جو پیلا اور چمکتا ہو اور
 عبادت کا کہوٹا پن جو اخلاص کو دور کرے چار قسم پر ہے بعضی قسم انہیں بہت مخفی رہا کرتی ہے
 اور ہم ان اقسام کو ریائی صورت پر فرض کریں تا حقیقت حال معلوم ہو پہلی قسم یہ کہ ایک شخص
 نماز پڑھتا تھا تو کوئی آگئی تو شیطان نے اسکی دل میں ڈالا کہ عبادت اب اچھی طور سی کرتا لوگ
 ملاست نہ کریں اور یہ خوب ظاہر ہے دوسری یہ کہ اس نمازی نے اس فریب شیطانی کو پایا
 اور اس سے بچا تو شیطان کہتا ہے ناز بخوبی ادا کرتا لوگ تیری اقتدا کریں اور تجھ کو انکی اقتدا کا
 ثواب ملی ممکن ہے کہ یہ فریب کہاوی اور نہ سمجھی کہ اقتدا کا ثواب اس وقت ملے گا کہ خوشوع
 دوسروں کی دل میں سرایت کری لیکن جب امام صاحب میں خوشوع نہیں اور لوگ اسکو
 خاشع سمجھی ہیں تو انکو ثواب ملے گا اور یہ نفاق کی مواخذی میں پڑے گا تیسری قسم یہ کہ سبھا ہو
 کہ خلوت میں ظاہر کی برخلاف نماز پڑھنی نفاق ہی اور خلوت میں کوشش کرتا ہے کہ نماز اچھی
 طرح پڑھی جاوی تا جماعت میں بھی اسی طور سی پڑے سکی اور یہ بہت خاص ہے اور ریاضی ہی
 لیکن یہ ریاضی کی ساتھ ہی کیونکہ اپنی سی شرم رکھتا ہے کہ خلوت میں اخلاص کی کوشش

کی تہی اوس سی اجر طلب کر اور جہان حدیث عقوبت پر صاف دلالت کرتی ہی وہاں
 مراد یہ ہی کہ اسکا شمارہ قصد ریا ہو یا قصد ریا کا غلبہ ہو لیکن اصلے باعث قصد تقرب
 ہو اور دوسرا قصد ضعیف ہو تو ثواب کے امید ہی اگر چہ نیت خالص کا ثواب ہی اسباب
 کی دو دلیلین ہیں ایک دلیل یہ کہ ہر کو برہان سے معلوم ہوا کہ عقوبت کی معنی یہ ہیں کہ
 آدمی کا دل درگاہ الہی سے دور ہو جاویں اسی واسطی محرومی کی آتش میں جلیگا اور جب
 تقرب کا قصد کریگا سعادت پاویگا اور جب دنیا کا قصد کریگا تو شقاوت دیکھیگا جب
 اسنی ان دونوں قصد کے مدد کی تو گویا انکو مان گیا ایک قصد اسکی دور کیا سبب اور
 دوسرا اسکی قربت کا موجب ہوتا ہی جب دونوں برابر ہوں تو ایک قصد اسی ایک لشت
 کی برابر دور کرے اور دوسرا ایک بالشت نزدیک کر دی تو اس صورت میں جہاں
 تنہا پہر وہیں آگیا اور اگر آدھی بالشت نزدیک کر دے تو ایک دوری حاصل ہوگی
 اور اگر آدھی بالشت دور کر دی تو نزدیک رہیگی مثلاً جب کوئی بیمار ایک چیر کو جو
 دوسری درجے میں خار ہو کہنا یا اسکی بعد ایک چیر جو دوسری درجے میں بار ہو کہنا
 گیا تو دونوں ملکی برابر ہو جاویں اگر سرد کو کم کہنا یا تو حرارت کچھ بڑھائیگی اور اگر برودت
 کو بڑھاوے تو حرارت کچھ کم ہوگی دل کو روشن یا تاریک کرنیکی باب میں معصیت
 و طاعت کا اثر دو ایکے تاثیر سے جو بدن میں ہوتی ہے شباہت رکھتا ہی ایک
 ذرہ بھی اسنی ضائع نہوگا اور عدل کی ترازو سے کمی اور زیادتی معلوم ہو جاوے
 چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی مَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ
 ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ پس جسنی کی ذرہ بہر ہلائی دیکھیگا اسکو اور جسنی کی ذرہ بہر ہلائی
 دیکھیگا اسکو لیکن اسبات میں احتیاط کرنا اولے ہی شاید کہ قصد غرض قویہ
 ہو اور آدمی اسکو ضعیف سمجھی اور عمل کی سلاست سے اسی میں ہی کہ بہرگز غرض نفسانی نے کا
 دخل نہو اور دوسری دلیل یہ کہ اجماع سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص حج کی راستی میں تجارت کا

قصد ہی کرتا ہی تو اس کا حج ضائع نہوگا اگرچہ اس کا ثواب ثواب مجلس معنی قطع حج کے
 طالب کا سا نہ ہو لیکن اس کا اصل ارادہ حج ہی اور تجارت کا قصد اس کا تابع بنا ہی تو حج کی توجہ
 پورا باطل ہو کر گناہ اگرچہ ایک نقصان کا موجب ہوتا ہی اور جو شخص خدا کی واسطی جہاد کرنا
 چاہتا ہی لیکن دوطرفی جاسکتا ہی ایک یہ کہ دشمن تو نگر الدارین و ہان لوٹ پیٹ کی دوسری
 مفلس اور درویش ہیں اپنی تو نگر و ن کا قصد کیا اس صورت میں ثواب جہاد پورا
 جہاد نہوگا کیونکہ انسان کو بالبع شروت و مقول کا خیال رہا کرتا ہی اور اگر معاذ اللہ مقول
 و غنیمت کی شرط سی جہاد کو نکلا ہی تو ثواب حاصل ہونی میں نظر ہی کیونکہ ایسی شرط سی کوئی
 عمل مقبول نہیں ہوتا خصوصاً مجلس حدیث و وعظ اور درس اور تصنیف وغیرہ باتین جو
 خلاف سی تعلیق رکھتی ہوں کیونکہ آدمی کو جب تک ایک بارگی انسانیت اور خودیسی نہ نکالیں
 اس بات سی خالی نہوگا مثلاً اسکی تصنیف اور کلام کو دوسری شخص کی طرف نسبت کریں اور
 آگاہ ہووی اگرچہ اس میں اسکی ناخوشی ہو تیسرا باب صدق کی بیان میں اسی نے
 معلوم کر کہ صدق اخلاص کی نزدیک ہی اور صدق کا بڑا درجہ ہی جو شخص اسکی کمال کو پہنچی ہی صدق
 کہتی ہیں اور قتالی فی قرآن میں اسکی شاکر فرمایا ہی میں المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ اریان
 والذین کتمی مردہ کسب کر کہہا یا بچہ قول کیا تھا اللہ ہی اور فرمایا لیسئل العباد قیون عن صدقہم
 ترجمہ تا پوچی اللہ پوچی اون کا سچ اور حضرت علیہ السلام سی کو کون نی پوچا کہ آدمی کا
 کمال کس چیز سی ہوتا ہی فرمائی گی راستی قول اور صدق علی پس صدق کا معنی پابنا ضروری
 اور صدق راستی کو کہتی ہیں اور یہ راستی چہ چیز میں ہوا کرتی ہی جو کوئی ان چہ چیزوں میں کامل
 ہو وہ صدیق ہی صدق اول زبان میں کہ بالکل چوٹ بات نہ بولی نہ کسی چیز میں جو گزری
 زمانہ کی خبر دی ہو نہ زمان حال میں نہ اس وعدہ میں جو آئندہ کی واسطی کر گیا کیونکہ اسکی
 اکی بیان کیا ہئی کہ آدمی کا دل زبان کی صفت لیتا ہی کج بات کہتی سی کج ہوگا اور راست
 کہتی ہی راست ہوگا اور اس صدق کا کمال دو چیز سی ہوگا ایک یہ کہ معارضین یعنی کنایہ کی بات

بی ٹکری مثلاً اس فی سچ بولا اور دوسری شخص نے اس سی اور کچھ سمجھا اور
 اگر ایسے جگہ ہے جہاں سچ کھانا مناسب مصلحت نہ ہو مثلاً جنگ ہی یا جوڑا اور خصم
 میں اور مسلمانوں میں صلح مقصود ہو تو دروغ کہنی کے رخصت ہے لیکن کمال
 یہ ہی کہ ایسے محل میں یہیہ حتی الامکان کنایہ کے بات بولے اور صاف جھوٹ
 لکھی پھر اگر کہیں گاجب سچا ہووے اور اسکی نیت حقتالی کے واسطی ہی اور مصلحت
 کی خاطر کھتا ہی درجہ صدق سے نہ ٹکلیگا دوسرا کمال یہ ہی کہ حق تعالیٰ سے مناجات
 جو کرتا ہے اس میں صادق رہی مثلاً جب بولا وجہ تہ و تہی للذی فطر
 السموات و الارض یعنی اپنا موندہ کیا اوسکی طرف جن نے بنائے آسمان
 اور اوسکی دل کی توجہ دنیا کی طرف ہی تو اس قول میں کاذب ہوگا اور
 خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوا اور جب بولا ایاک نعبد و ایاک نستعین
 یعنی میں تیرے بندہ ہوں اور تیری ہی بندگی کرتا ہوں اور باوجود اسکی
 دنیا پرستی شہوت پرستی کرتا ہی اور شہوات اسکی مغلوب نہیں ہوئیں بلکہ خود اربکا
 زیر دست بنا ہی تو اس صورت میں جھوٹا ہوگا کیونکہ خود اس چیز کا غلام ہے
 جسکی قید میں پڑا ہے ایسا واسطی حضرت علیہ السلام فرماتی ہیں تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينِ
 وَعَبْدُ الدُّنْيَا دینی بندہ درہم و دینار کا ذلیل و خواہی یہاں اسکو زور و سیم کا بندہ
 ٹھہرایا ہے بلکہ آدمی جب تک ساری دنیا سی آزاد نہ ہوگا خدا کا بندہ نہ ہوگا اور دنیا
 سی آزاد ہونے کا کمال یہ ہے کہ اپنی سے بھی آزاد ہو جاوی جیسا حقائق سے
 آزاد ہو گیا تا حق تعالیٰ کے سوا ہی کچھ دوسری شئی اسکے محبوب و مطلوب نہوا اور
 قصاصی آہی پر راضی رہی بندگی کا کمال صدق یہیہ جیہ کہ حاصل نہوا اسکو
 صدیق کہیں بلکہ وہ صادق بھی ہو نہیں سکتا دوسرا صدق نیت کی باب میں ہوگا
 کہ ہر ایک تقرب کی کام میں حق تعالیٰ کی سوا ہی اور کچھ اسکا مقصد نہوا اور شرکت

مگر یہ اسیہ اخلاص ہی اخلاص کہ یہی صدق کہتی ہیں کیونکہ جب آدمی کی دل میں تقرب و گنا
 انہی کی سوائے اور کچھ مقصد بھی ہو تو اس عبادت میں جو کرتا ہی وہ کاذب ہوگا
 تیسرا صدق غم میں ہو اگر تاسے مثلاً کسی امیر نے غم کیا کہ اگر ملک ملی تو عدل کروں گا
 اور مال حاصل ہو تو سب خیرات کروں گا اور اگر کوئی دوسرا شخص پیدا ہو جو سہرا داری
 یا مجلس حدیث اور مسند درسی کے باب میں مجہسی بخت ہو تو اسکے حوالی کروں گا اور یا
 غم کہ یہی استوار رہتا ہی اور کہ یہی ضعیف شک کی ساتھ رہتا ہی جو قوی بلا تو ہوگا
 اسکو صدق غم کہتے ہیں چنانچہ کہتی ہیں کہ یہ اشتہا کاذب ہی یعنی حقیقت میں بخیر یا
 صادق ہے یعنی قوی ہے اور صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ اپنی دلیلین خیرات کی
 غم کو مضبوط اور محکم پاوے چنانچہ عرضی اللہ عنہ فی کہا ہے کہ اگر مجھے قتل کریں اور
 میری گردن ماریں تو میں اس شخص پر حسین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں
 امیر ہوں گا اور یہ بات اس واسطی کہی کہ مار جانے کی صبر پر اپنی غم کو قوی پایا اور کو پہلے
 آدمی ایسا ہوگا اگر اسکو اختیار دیں کہ اپنی تین ہلاک کریں یا ابو بکر کو ماری تو وہ اپنی جان
 و دست کرے گا اس شخص میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جو اپنی ماری جان کو ابو بکر
 حاکم ہونی سے بہتر سمجھتے تھے بڑا فرق ہے چوتھا صدق غم کو پورا کرنا ہو کیونکہ ہر سنگت
 کہ غم قوی ہو کہ جنگ میں جان فدا کری اور جب کوئی پیشوا پیدا ہو سوار یا اسی دیوی
 لیکن جب جنگ کی نوبت پہنچی تو اسکا نفس اس بات پر راضی نہ ہو اور اس واسطی
 حق تعالیٰ فی فرمایا رَجُلٌ صَدَقْنَا لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمٌ مِّنْ لِّمَن لَّمْ يَأْتِ الْغُرُوبَ وَلَا يَأْتِ الْغُرُوبَ وَلَا يَأْتِ الْغُرُوبَ
 فَاذْكُوا زَيْتًا وَمِنْهُمْ مِّنْ عَاهِدَ اللَّهُ لَنُؤْتِيَنَّهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ لَنُصَلِّتَنَّهُمْ وَلَنُكَلِّمَنَّهُنَّ
 مِّنَ الصَّالِحِينَ فَلَا أَشْهُمَ مِنْ فَضْلِهِ مَجْلُوبٌ إِلَيْهِ وَتَوَلَّوْا هُمْ مَقْرُضُونَ
 فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوْهُ
 وَمَا كَانُوا يَكْنِزُونَ ترجمہ اور بعضی اون میں وہ ہیں کہ عہد کیا تھا اللہ سی کہ اگر کوئی

ہنگو اپنی منزل سے تو ہم خیرات کریں اور پورہین نیکی والوں میں پہر جب او کو دیا اپنی
 منزل سے اوسین منزل کیا اور پھر گئی ٹھاکر پہر اوسکا اثر رکھا اتفاق اونکی دلمین جس
 تک اوس سی ملین گے اسپر کہ خلاف کیا اللہ سی جو وعدہ دیا تھا اور اسپر کہ بولتی تھی
 جھوٹ یہ ایسوں کی شان میں ہی کہ مال خرچ کرنے کا غم کر کے اسکو پورا نہیں کیا او
 او کو اسس وجہ عین کاذب کہا یا پچوان صدق یہ کہ کوئی عمل نہ کری جس تک اسکا باطن
 اس صفت سی موصوف نہو مثلاً آہستہ پلتا ہی اور او کی باطن میں ویسا وقار
 نہیں تو صادق نہو گا کیونکہ ایسا صدق اسوقت پیدا ہوگا کہ آدمی ظاہر و باطن کو برابر
 رکھی اور اس صدق والیا باطن اسکی ظاہر سی بہتر ہوگا یا ظاہر کے ساتھ برابر ہوگا
 اور اسیمو اسطی حضرت علیہ السلام فی خدا سی عرض کی ابھی میری باطن کو ظاہر سی
 بہتر کر اور میرا ظاہر اچھا کر اور جسکی یہ صفت نہو وہ اگر کہی کہ میرا ظاہر باطن دلالت کرتا
 تو جھوٹا ہی اور صدق سے دور ہی اگرچہ اسکا مقصود ریا نہو چہرہ صادق یہ ہی کہ مقامات
 دین کی حقیقت کی اپنے دل سی طلب کری اور اونکی اوائل اور ظواہر پر قناعت
 نہ کری جیسی کہہ محبت توکل خوف رجا یقین شوق کیونکہ ہر ایک ٹوسن کو ان سی
 کچھ ایک بہرہ ہی لیکن ضعف کی ساتھ اور جوان باتوں پر مضبوط ہوگا وہ صادق
 جیسا خدا سی تعالیٰ فی زبانا ایما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یزکو
 وجاہدا وایموا لہم وانیسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصادقون
 ترجمہ ایمان والی وہ ہیں یقین لائی اللہ پر اور او کی رسول پر پہر شبہ نہ لائی اور کی
 اللہ کی راہ میں اپنی مال اور جانسی وہ جو ہیں وہی ہیں سچے تو خدائی او سیکو جسکا
 ایمان کامل ہو صادق کہا اور اسیکے مثال یہ کہ جب کوئی شخص ایک خیر سی ڈرتا ہی
 اسکی علامت یہ ہی کہ کاپنی اور اسکا چہرہ رز دہو او کہانی میں سے باز رہی اور بغیر
 ہووی اگر کوئی شخص خدا سی ایسا ڈرگا تو کہیں گی کہ یہ خوف سچا ہی لیکن اگر

اگر کوئی کہے کہ میں گناہ سی ورتا ہوں اور اسی ترک مکاری تو وہ کاذب ہی اور ساری
 مقامات میں ایسا بڑا تفاوت ہی پس جو کوئی ان چہرہ و جہ سے سب مقاموں میں صفا
 رہیگا تب سمجھیے کہ اس کا صدق کمال کو پہنچا اور اس کو صدیق کہیںگی اور جو کوئی ایک
 کام میں صادق ہی اور دوسری میں نہیں تو اس کو صدیق نہیں لیکن اس کا حربہ
 اسکی صدق کے موافق ہوگا اور نافع المسلمین میں لگا ہا ہی اخوند شاہ گدا صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ نے کہ جو کوئی کیسے ظالم کی ظلم شیئی گ کر کسی جگہ بیٹھی اور اس کو معلوم ہو وہ نہیں
 بتلائی کوئی پوچھی وہ کہان ہی تو کہی بجو معلوم نہیں ظالم کے ظلم سے مظلوم کو پناہ دست
 ہی اسکے صادق ہونی میں نقصان نہیں آتا کیما می سعادت کی عنوان
 اول میں لگا ہا ہی اسی غریب جو اپنا پچھتا پچھتا ہی معلوم کر کہتھی دو چیر سی بنا یا ہی
 ایک تو یہ قالب ظاہری جس کو تن کہتی ہیں اس کو ظاہر کے آنکھ سے دیکھ سکتی ہیں دوسرے
 چیر معنی باطن ہی جس کو نفس اور جان اور دل کہتی ہیں اس کو باطن کی نظر سے پہچان
 سکتی ہیں چشم ظاہری دیکھ نہیں سکتے اور تیری حقیقت وہ معنی باطن ہی اور چیر
 اسکی بغیر ہی سب اسکی تابع اور سپاہ اور خدمت گزار ہیں ہم اس حقیقت کا نام
 دل رکھیں گی اور جب دلا احوال کہیںگی تو معلوم کر کہ وہی حقیقت ہمارا مقصود ہی کہی
 اس کو روح کہتی ہیں اور کہیں نفس اور ہمارا ارادہ اس دل سے وہ گوشت کا لکڑا نہیں
 کہ سینہ میں بائیں طرف رکھا ہی کہ اس کو کچھ مرتبہ نہیں جانور اور مردی کو بھی حاصل
 ہی اور ظاہر کے آنکھ سے اس کو دیکھ سکتی ہیں اور چیر اس آنکھ کو نظر آتی ہی اس عالم کی ہی جس کو
 شہادت کہتی ہیں اور دلی حقیقت اس عالم سے علاقہ نہیں رکھتی بلکہ اس عالم میں
 سافرا آتی ہی اور وہ گوشت ظاہر اس کا مرکب ہی اور بدن کی اعصاب سب اسکی خادم
 ہیں اور وہ ساری بدن کی بادشاہی خدا کی معرفت اور اسکی جلال کا شاہدہ اسکی صفت
 ہی تکلیف شرعی اس پر اور خطاب اسکی ساتھ اور عذاب اسنی پر ہی سعادت و شقاوت

اصلی اسی سے علاقہ رکھتی ہی اور بدن ان سب چیزوں اسکا تاج ہی اسکی حقیقت
اور صفات کی معرفت حق کی کچھ ہی ایسی کوشش کر کہ تو اسکو پہچانی کہ وہ ایک گو
میش قیمت ہی اور وہ گوہر ملائک کی جس سی ہی اور اسکا سعدن اصلی درگاہ الہیت
ہی وہن سے آئی ہے اور پھر وہن جاوی کے اور یہاں مسافرت میں تجارت اور
زراعت کی خاطر آئی ہے دل کی حقیقت اور اسکی صفت خاص کی تحقیق کے باب میں
شرعیات فی رخصت نہیں دی ہے اسی واسطی جب لوگوں فی حضرت سول صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم پوچھا آپ فی شرح نہیں کی چنانچہ حق تعالیٰ فی ذمہ لایکشفونک
عن الروح قل الروح من امر ربی اور تمہی پوچھتی ہین روح کو تو کہ روح ہی میری
رب کی حکم سی اس سی زیادہ کہنی کی رخصت نہ ملی کہ روح از جملہ کارہای الہی ہے
اور عالم امر سی ہی وَلِلّٰهِ الْخَلْقُ وَالْاَمْنُ یعنی اللہ کی واسطی ہی انشیں اور امر عالم خلق
جدا ہی اور عالم امر جدا ہے وہ چیز جنہیں پیمائش اور مقدار کویت کو دخل ہو اسکو
عالم خلق کہتی ہین کیونکہ لغت میں خلق کے معنی تقدیر ہین اور آدمی کے دل کو مقدار
اور کویت نہیں اسواسطی قابل تقسیم نہیں اور اگر قسمت پذیر ہوتا جائز تھا کہ اسکی ایک
جانب میں ایک چیز کا جمل ہو اور دوسری جانب میں اس چیز کا علم بھی ہو تو ایک
ہی حال میں عالم ہی ہوتا اور جاہل ہی اور یہ بات محال ہے اور باوجود اسکی کہ یہ
روح قسمت پذیر نہیں اور مقدار کو اس میں دخل نہیں مخلوق ہے اور خلق پیدا
کر نیکیو یہ کہتی ہین جیسا تقدیر کو کہتی ہین پس اس لحاظ سی از جملہ عالم خلق ہی
اور اس دوسری معنی کے لحاظ سی عالم امر سی ہی عالم خلق سی نہیں کیونکہ عالم
امر ان اشیا کو کہتی ہین جنہیں پیمائش اور مقدار کو دخل نہ ہو پھر جو لوگ کہتی ہین کہ
روح قدیم ہی غلط ہی اور جو لوگ کہتی ہین عمر ص ہی یہ بھی غلط ہی کیونکہ عمر ص
بالذات قائم نہیں بلکہ تابع ہے اور آدمی کے جان اصل ہی اور سارا بدن اسکا تاج

ہی اس صورت میں جان غرض کیونکر ہوگی اور جو لوگ کہتے ہیں کہ روح جسم ہی
 غلط ہے کیونکہ جسم قسمت پذیر ہوتا ہے اور جان قسمت پذیر نہیں لیکن دوسری ایک
 چیز ہے اور کو بھی روح کہتے ہیں وہ قسمت پذیر ہی پر وہ روح جانوروں کی ہی روح
 جسکو ہم دل کہتے ہیں خدا کی معرفت کا مقام ہے اور جانور کو یہ حاصل نہیں ہے روح
 یہ جسم ہی غرض بلکہ ایک جوہر ہے گوہر فرشتوں کی مانند اسکی حقیقت کا جانا دشوار ہے
 اور اسکی شرح کر نیکی رخصت نہیں اور ابتدائی سلوک میں اس معرفت کی حاجت نہیں
 کہ راہ دین میں پہلے مجاہد اور ریاضت درکار ہے جب کسی فی مجاہدہ اسکی شرط کی مثال کیا
 خود معرفت کسی سی سی کی بغیر اسکو حاصل ہوگی اور یہ معرفت اس بات میں داخل
 ہی جو حق تعالیٰ فی سفر مایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَكْفِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
 یعنی جو لوگ ہمارے لیے مجاہدہ کر نیکی البتہ تبارک و تعالیٰ ہم انکو اپنی راہ میں اور جس
 شخص فی ابھی مجاہدہ تمام کیا ہو اس سے روح کی حقیقت بیان کرینے درست نہیں
 اب اسجگہ جانا چاہی کہ یہ جو کیمیائی سعادت میں لکھا ہے امام محمد غزالی صاحب حقاۃ علیہ السلام
 کہ جس شخص فی ابھی مجاہدہ تمام کیا ہو اس سے روح کی حقیقت بیان کر نی درست
 نہیں اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ یہ روح جسم ہی نہ عرض بلکہ ایک جوہر ہے گوہر فرشتوں
 کی مانند اسکی حقیقت کا جانا دشوار ہے اور اسکی شرح کر نیکی رخصت نہیں اور تیسری جگہ فرمایا
 کہ وہ ایک گوہر بیش قیمت ہے اور گوہر لاکھ کی جنس سے ہے اور اسکا معدن اصلی درگاہ
 الوہیت ہے وہیں سے آئی ہے اور پھر وہیں جاوے گی تو اب جو کوئی ان عبادتوں کتاب
 کیمیائی سعادت کی کو سنتا ہے کہ اسکی شرح کر نیکی رخصت نہیں تو آدمی مشتبہ بین
 ہو جاتا ہے اور خیر ان ہوتا ہے پھر اس شبہ کا جواب امام محمد غزالی صاحب فی آپ ہی کتاب
 کیمیائی سعادت میں دیا ہے وہ جواب یہ ہے باوجود اسکی کہ یہ روح قسمت پذیر نہیں
 اور مقدار کو اس میں دخل نہیں ہے مخلوق ہی یعنی پیدا کی گئی یعنی قدیم نہیں ہی یعنی اول

ہستی پر پیدا کرے اور دوسری بات یہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فی کیمیای سادک
 عنوان اول میں لکھا ہے کہ ہم اسکی حقیقت کا نام دل کہہ سکیں اور جب دل کا احوال
 کہہ سکیں تو معلوم کر سکیں کہ وہی حقیقت ہمارا مقصود ہی کہیے اسکو روح کہتی ہیں اور کہی
 اسکو نفس اب یہاں جانتا چاہیے کہ امام محمد غزالی صاحب فی دلیکی اور روح کی اور نفس
 کی حقیقت ایک کر کے بیان کی ہے اور خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تحقیقات اپنی کے
 نفس کو علیہ کر کے لکھا ہے اور نفس کا فرزند اور روح کا فرزند کو لکھا ہے وہ عبارت
 تحقیقات خواجہ محمد یار علیہ الرحمۃ کی یہ ہے خواجہ محمد یار سا علیہ الرحمۃ اپنی کتاب
 تحقیقات میں لکھتی ہیں اللہ نام خاص ہی واسطی ذات باری تعالیٰ کی نہیں صفت
 کیا جاتا ہے ساتھ اس نام کی غیر اوسکا وہی ہے ستم عبادت کا مطلقاً یعنی بہر حال
 میں کسی قسم کی عبادت ہو خواہ غلی ہو خواہ اعتقادی اوسکی سوا کو پوجنا چاہیے نفس
 اور ہوا کی پرستش کو چھوڑ دینا چاہیے اور اوس کی فرمان کی خلاف نہ کیا چاہیے درست
 نہیں یہ کہ اوسکی ارادہ میں خلاف ہو جو وہ ارادہ کرتا ہے وہی ہوتا ہے اور پیدا کرنی
 کی صفت اوسکو لائق ہی نہ ہو چاہیے کہ اپنے دل کو مکان اوسکا بنا دے مٹی اور شیفہ
 اور فرنیہ اوسکا ہو وی تو اور اوسکو اوپر پکڑنی اور بوندہ اپنی کے فت اور جانی توجہ
 یہ صفت تجہ میں حاصل ہوگی تو اوسکی غیر مرضی کے کام کا چھوڑنا تجہ پر آسان ہو جائیگا
 اور نفس کا سر ساتھ اس صفت کی کچلے گا اور توجہ ان کہہ کہ جو حال تجہ پر گزرے
 سب اوسکی ارادہ کی موافق ہے تو اپنی جانشی بار دوست کا کہنچی اور دوست
 کی طرف کی تحلیف کو دوست کہے کیونکہ دوست اپنی دوست ہی کو یکام کے
 تحلیف دیتا ہے اور کسی سی سرکار نہیں رکھتا اگر موافق فرمان دوست کی تو کام
 نہ کرے دعویٰ محبت کا درست نہ ہو گا اور ایک صفت نفس کی بُری صفتوں میں سے
 دعویٰ اکہیت کا ہی اسواسطی کہ نفس یہ بات چاہتا ہے کہ خلق اسکی ہمیشہ شناختی کرے

اور حکم اور منہا ہی میں اوس کا کہنا مائین اور اوس کی محبت سب چیزوں پر اختیار کرین
 اور اوس سے ڈرتی رہن اور تمام احوال میں اوس کے حکم کو سب کی حکم پر اختیار کرین اور
 حال میں اوس کی مہربانی کی دہن کی پکڑین جیسی کہ حق سبحانہ تعالیٰ ابن الاحکام کا قتل اضافہ
 اپنی بندوں سے رکھتا ہی اور یہ عین دعویٰ اکہست کا ہی اور جگر نار بویت میں اند
 تعالیٰ کی اور یہ فرعون صفت ہی اور اسکے تین کوئی شکست نہیں دی سکتا سوا
 ظہور سلطان شریعت کی تب خود پرستی ہی خدا پرستی کی طرف آئین اور روح موسیٰ دا
 دل کو متوجہ شکر نفس کا کری اور عیشہ کو تار پود جاو کر ان ہوا کیسی پھیر لیوے اور
 خواہشوں نفس کی کو مستقام شریعت کا کری نفس بیچ کا فری کی نہ ہی اور ایک بڑی جھل
 نفس کی میں سے غلام بن جانا ہوا اور خواہشوں کا ہی نفس ہمیشہ چاہتا ہی کہ مرغوب چیز
 اور لذات محسوسہ پر دوڑا دینے طبیعت کی مرادوں کو بیچ بغل اپنے کی رکھی اور شکار خواہش
 کی فرمان برداری کا اپنی کھڑکائی ہی اور حق سبحانہ کی ساتھ ہوا کو معبود ہونی میں شریک
 کری جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوَاۥَٰٓءَٰٓ يٰۤاٰتُوْنِیْ دِکْہَا
 اوس شخص کو جس نے بنایا معبود اپنا اپنی خواہش نفسانی کو اور اوس سرکش صفت
 نہ دباوی مگر ایک پہلوان کہ وہ صفت ولی کے ہی جسکو معرفت اور مذہب ہستی میں جب توئی
 حق سبحانہ کو معبود کر پھانا اور دل کو غیر کے رغبت اور محبت ہی پھیر لیا تب تو عیابہ
 باخلاص ہوا اور ایک مفتون ذمیر اور لشکرون سینہ نفس کیسے تفاق ہی اکثر حال میں ظاہر
 نفس کا ساتھ باطن کے موافق نہیں ہوتا اور غائب ہوتا اور حاضر ہونا کو گھٹا اور
 آگے پکھان نہیں ہوتا ساسنی لوگوں کی اوس کے تعریف اور اظہار دوستی کا کرگا اور
 پیشہ چھٹی جنسلاف اوس کی کرگا خالق کے ساتھ اور حبلق کی ساتھ بیچ مقام نمون یعنی رنگ
 رنگ ہونے کی ہوتا ہی یعنی کیسے رنگ ہی پیش آتا ہی اور کہی کس رنگ ہی
 اور مٹانا اس صفت کا سچائی اور صدق کی صفت سے اور صدق پر مضبوط ہونی

می میسر ہوتا ہی اور ایک صفات ذمیتہ نفس کے سی ریای ہی اور دکھلا نا ہمیشہ نفس
 در پی اس بات کا ہوتا ہی کہ آپکو لوگوں کی نظر میں تعریف کی چیزوں کے ساتھ آراستہ
 رکھی اگرچہ وہ بات اللہ کی نزدیک مذموم اور بُری ہو جیسی اپنے مال کی کثرت بنانا
 کرنا اور اوپر فخر اور بڑائی کرنا اور تکبر کرنا اور لوگوں کو دباننا اور بنی پر دھا ہونا اور جو چیز خالق
 کی مدد و برتری ہو اس سے پیچی اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک پسندیدہ ہو جیسی محتاجی
 اور بنی مقصد و ری اس کی پی اور اس بُری صفت نفس کی کو مغلوب اور خراب نگرہی مگر
 معرفت دلی اور خیر اور خیر مخلوقات کی تین کہ اسکی تین بیچ غالب ہونی سلطان کسبت
 کی سکھئے دیکھا اور نفس ریاکار کا مانند آگ کی ہی کہ اپنی اچھی صفت کو جو ذریعہ ہوتا
 کرتا ہی اور صفت بد کو کہ جو جلانا ہی چھپاتا ہی اور یہ دو صفت مذموم یعنی نفاق اور
 ریا ہی ساتھ ان دو صفت محمود کی کہ صدق و اخلاص ہی ولسی دور ہو جاتی ہیں جبکہ
 جاننا توئی کہ دل بسبب مجسم ہونی نفس کی چاہر ایمان و توحید و اخلاص اور ثمرات
 اوئی سی کہ بیان اوئی قاصر ہی اور یہ حدیث قدسی وَاَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
 مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا حَظَرَ عَلَى قَلْبٍ يَشْعُرُ ترجمہ اور تیار کی
 میتی اپنی بندوں کی واسطی کہ جب تکست ہیں وہ نعمتیں کہ نہ دیکھی کسی آنکھ نہ سنی
 کسی کان فی اور نہ آئیناں اوکا اوپر دل کسی بشر کی انتہی ان ثمرات بیغایات پر ناطق
 ہی باز رہتا ہی پس دل کا پہچاننا اور واسطی مدد او سکے کی اوپر نفس کے بیچ
 ملازمت اسل ریاضت اور آداب وصول کی دوڑنا اور اوئی تسلیم لینا تاکہ او
 سب سی دلپس اسرار و حقائق اسمای الہی مکشوف ہو جاوین اور کہل بجائیں او
 تعلیم ذکر پر مدامت کرنیکی اوئی لینا تا غایتن دل کی کچھ ظاہر ہو جاوین او
 او سکو جواری بندگی نفس کی سی چہر او می سب مہیون اور مقصد و نسی اہم اور مقدم
 ہی اور معرفت دلی کا حقہ دشوار ہی اور عبارت او کی بیان سی تنگ ہی اور بسبب

ہر شے کی یعنی بہت سی ایک کی بیچ بطور اور حوال کی اور ترقی پانی او کی کے مزاج کمال میں
 اس جہت سے اس کو قلب کہتی ہیں اور چونکہ کہ احوال ہوا ہب الہی ہیں اور شیشین او کی
 بی انتہا ہیں قلب اور ترقی دل کی بیچ مزاج کمال اور معارج جلال و جلال ازلی بی نہایت
 ہو وی اس واسطی کہ اوصاف اور احوال او کی بیچ حد اور شمار کی ہر مساویگی جو کوئی او کی
 گئی اور حد مقرر کرنی میں کام کری اگر بیچ حقیقت کی خور کری یقین کر جانی کہ سوا معین کرنی حد
 اور اک اور نصیب استوار اپنی کس سی کہ پہر نہیں کیا ہی کتنی ہی غوطہ ماری والوں کیا
 معارف کی بی بیچ دریا معرفت دل کی غوطہ زنی کی لیکن کوئی او کی گہرائی اور تہ کو نہیں
 پہنچا اور احاطہ کہہ عجائب اور غرائب او کی کا نکلیا اور نہیں ہی یہ بات کہ جس شخص نے او کا
 اثر پایا خبر اس اثر سے دی ہو یا جس کی کو یہ گوہر بی بہا ہاتھ میں آیا او سکھ طاق اطہار میں کہا
 ہو دل انسان کی وجود میں مانند عرش برحق کی ہی عرش قلب اکبر ہی عالم کبیر میں اور
 قلب عرش منہر ہی عالم صغیر میں اور واسطی دل کی ایک صورت ہی اور ایک حقیقت ہی
 جیسی واسطی عرش کی صورت او کی مضاعف منور ہی ہی کہ بائیں جانب میں بدن کی
 رکھا ہی اور حقیقت او کی لطیفہ ربانی ہی اور دل منہر مذروح کا ہی اور نفس کا اور نفس اور
 روح کی درمیان میں کشاکشی رہتی ہی روح چاہتی ہی کہ نفس کو اپنی عالم میں کہنچ لاوی
 اور نفس چاہتا ہی کہ روح کو مطیع کر لیوی اور دونوں ہمیشہ اسی کشاکشی اور تنازع میں
 رہتی ہیں کہ یہی تو روح غالب ہوتی ہی اور نفس کو مرکز غفلت سے مقام علوی میں کہنچتی ہی اور
 کہ یہی نفس غالب ہو جاتا ہی روح کو اوج کمال سے شیب نقصان میں کہنچ لاتا ہے اور
 دل دونوں میں سے تابع غالب کا ہوتا ہے جب تک کہ ولایت کلی وجود کے ایک
 پر مست رہو وی اور دل او کی متابعت پر قرار گیری اور سعادت اور تفاوت تربیت
 ہی ان دونوں کشش پر اگر سعادت ابدی اور عنایت ازلی چہچہ روح کو مدد توفیق کی ازلی
 کہ میں تب روح قوت پوری اور نفس کو مغلوب کری اور پریشانی نزاع او کی سے رہائی

پاوی اور بالکل نفس سی اسرار سن کر کی اور خلاصی پا کر کے بیچ مشاہد حضرت الہی کی جوتو
 اور اقبال کری اور دل بھی سبب بتا بت روح کی مقام قلبی سی کہ قلب او سکولام ہی
 مقام روحی میں ترقی پاتی والا اور چھپڑہنی والا ہو جاوی اور جانی قرار روح میں قرار پکری
 و سوقت نفس بھی پیچیدگی اپنی محل و مقام سی کہ عالم طبیعت ہی نکل آویگا اور پیچھے
 ولکی کہ فرزند او کما ہی جاویگا اور بیچ مقام ولکی پیچیدگی ایسا دل دل مؤمن کا ہی کہ او سمین ذرہ بہر
 کفر و شرک نہیں ہوتا ہی اگر غور باللہ معاملہ بالکس اس مذکور کی ہو جاوی آثار شقاوت
 اور غضب ازلی پہنچے اور روح مخدول یعنی خوار اور شکست خوردہ اور نفس منصور اور لہذا
 ہو جاوی اور قلب اور روح کو اپنی عالم میں کہنچ لاوی روح اپنی مقام سی محل قلب میں جاوے
 اور قلب اپنی محل سی مقام نفس میں دل کری اور نفس بیچ زمین طبیعت کی اور شریعت سی اعراض
 کرنی میں مضبوط ہو جاوی ایسا دل دل کا فرما ہوئی کہ سنگون ہوتا ہی اور تاریکی اور سیاہی
 کفر کی او سکولام گہریتی ہی اور اگر تصرف کی اور ولایت کامل سیطرت سی نہوا اور فقط کشائی
 اور تنانج واقع ہو لیکن جانب نفس کی قوت رکھی دل در میان میں متردد رہتا ہی اور سیل
 اور رغبت او سکی نفس کی طرف بہت ہوتی ہی ایسا دل دل منافق کا ہی اور چسکا ران
 او حالون ہی بہت ذکر کرنی سی ہوتا ہی اور اسی جہت سی کہتی ہیں کہ جو کوئی ہر روز بار بار کہی
 اللہ صاحب یقین ہو دلی طوعی انواع از منتخب اور شیخ محمد عاشق پہلے ہی رحمۃ اللہ
 علیہ کہ خلیفہ حضرت شاد ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اپنی رسالہ
 سبیل الرشاد میں لکھتی ہیں وہ عبارت رسالہ مذکور کی یہ ہی جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ
 یا اللہ زبان اپنی سی پڑھنا کری اور ملاحظہ کری بیچ وقت پڑھنی کی ایک نور مونہہ او سکی
 سی بابر آتا ہی جب قریب تین لاکھ کی پورا کری او س شخص کتین ایک مناسبت تہا
 حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہ پکڑنوالی ہی ظاہر ہوتی ہی یہ عبارت جوتو
 محمد پارسا رحمۃ اللہ فی لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی دل انسانی وجود میں مانند عرش رحمن کی ہی

خوش قلب اکبر ہی عالم گیر میں اور قلب عیشیں اصغر ہی عالم صغیر میں یہ عبارت جو خواجہ
 محمد پار ساعلیہ الرحمۃ فی کلہی عیشیں قلب اکبر ہے عالم گیر میں اور قلب عیشیں اصغر
 عالم صغیر میں اس عبارت کو محل لکھا ہی خواجہ محمد پار ساعلیہ الرحمۃ فی اور کتاب حیات علی
 کی مصنف فی مفصل لکھا ہی وہ عبارت ہدایت الاعلیٰ کی ہے جیسے کہ حضرات بزرگوں
 فی فرمایا ہی کہ عالم کبیر ہی اور عالم صغیر عالم کبیر سوا ہی عرش اور کرسی اور لوح
 اور قلم اور اسمائون اور زمینون سی ہی اور بیچ او کی علم اللہ اور توحید حقیقی اور
 تجلیات اور مشاہدہ اور قریب لاکا ہی اور رضا او کی اور عالم صغیر عیشیں سی تحت اکثر
 تک ہی اور یہ عبارت جو امام محمد غزالی صاحب فی کیمیای سعادت میں نیت کی حقیقت کے
 بیان میں لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی اور بندی کی ماخوذ ہونی کی معنی یہ نہیں کہ کسیکو
 اس پر غصہ آوی اور آپ اسکا بدلہ لیتا ہی کیونکہ جناب کبریا غصی اور بدلہ لینے سی پاک
 ہی پر اسکی معنی یہ ہیں کہ اس قصد سی جو کیا ہی اسکی دل فی ایسی صفت پکڑی کہ درگاہ
 الہی سی دور ہو گیا یہ اسکی بد بختی ہے یہ عبارت امام محمد غزالی صاحب فی کیمیای سعادت
 میں محل لکھی ہی اور صاحب ہدایت الاعلیٰ کی فی مفصل وہ عبارت ہدایت الاعلیٰ
 کی یہ ہی کتاب ہدایت الاعلیٰ میں لکھا ہی کہ ایک دن صوفی ناقص الحال فی اوپر بیٹھ
 حضرت امام اعظم صاحب کی ملاخچہ مارا اور امام صاحب فی ظرف او کی دیکھا صوفی فی
 کہا کیا دیکھتا ہی تو کہ فاضل حقیقی خدا ہی توجہ دائی رکھتا ہی تو یا جمیع امام صاحب
 فرمایا کہ جمیع رکھتا ہوں میں امی پر دیکھتا ہوں میں کہ کس طرح لعنت او پر ہے
 برسی صوفی فی کہا کسو اعلیٰ امام صاحب فی کہا اوسن سبب سی کہ ارادہ تیرا بیچ رضا
 تیرے کی تھا اور بیچ استحان تیری صوفی فی کہا بیچ اسکا کام کی ارادہ حق تعالیٰ کا نہ تھا
 امام صاحب فی فرمایا کہ تہا پس امی پر اول کہدورت دل تیرے کی سی نیت پیدا ہوئی
 ہی اوپر او کی غم درست کر کے اور اس نیت اور غم کیتین کو کشن ہی تو فی

کی اگر ارادہ رضاق تعالیٰ کا موافق نیت اور عزم اور کوشش تیری کی ہو تو بیچ عمل
 کی آدمی اور اگر نہیں نہ آدمی پس بندہ کتین مواخذہ اوس سے ہے کہ بندہ ہی
 کو اول نیت اور عزم اور کوشش اوس سے ہی بلکہ ساتھ دعا کی خدا سے چاہتا ہی
 کہ یہ کام ہو جاوی جیسا کہ بیچ خبر کے ہی کہ بیچ خلافت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ایک چور کتین پکڑا حضرت عمر نے فرمایا کہ ہاتھ اسکا کاٹو چورنی کہا کہ یا
 رضی اللہ عنہ چوری میری ارادہ خدا سے تھی یا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 زبان ہی اسکی کاٹو کہ بیچ الحاد کے ہی الحاد بمعنی دین سے پہرنا اور شرح اسکی
 طویل ہی بیچ کتاب مفتح القلوب کی جہاں قصا و قدر کا بیان بھی لکھا ہی بیچ
 اوسکی مطالعہ چاہی کیا انتہی اگر کوئی سوال کری کہ یہ عبارت جو کتاب ہدایت الاعمی
 میں لکھی ہے کہ چورنی کہا کہ یا عمر رضی اللہ عنہ چوری میری ارادہ خدا سے تھی یا نہیں حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زبان ہی اسکی کاٹو کہ بیچ الحاد کی ہی یہ تو ہدایت الاعمی
 کی مصنف نے نہیں لکھا کہ چور کی زبان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاٹ لی اگر کوئی
 چور اس وقت میں یہ الفاظ کہی کہ چور ہے میری ارادہ خدا سے تھی یا نہیں اس بات
 کہنی سے زبان اوسکی شریعت میں کاٹی جائیگی یا نہیں جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زبان اسکی کاٹو تو خدا جانی کہ زبان اوسکے کاٹی جائے گی
 اور اس وقت میں امام اعظم صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب
 اور امام مالک صاحب راضی ہو اللہ اولیٰ ان چاروں میں سے کسی کی مذہب
 کا آدمی ہووے وہ تحقیق کر لے جسکی مذہب میں یہ ہی اوس مذہب میں اس
 چور کی زبان کشتی تھی یا نہیں جیسی اوسکی مذہب میں ہو اور پھر عمل کی اور امام محمد غزالی صاحب
 نے کیسی ہی سعادت میں یہ عبارت لکھی ہے یہ جو کہتی ہیں کہ فلاں مواخذہ میں ماخوذ اور
 ملعون ہوا اسکی معنی یہ ہیں کہ دنیا کا گرفتار ہوا اور خدا سے دور پڑا اس دوری کا سبب

اسی سی اور اسکے ساتھ اور آسمین ہی پر کیونکہ اسکی طاعت کی خوشی ہی نہ اس کی
 معصیت سے غصہ تا اس سے انتقام لی لیکن جنات کی عقل کی سوائے ایسا کہا کرتے
 ہیں جس نے ان اسرار کو سمجھا اسی کچھ شک نہ رہی کہ ان احوال میں دل مانو وہی یہ عبارت
 امام محمد غزالی صاحب فی بیان محل لکھی ہی اور تن کا حال نہ لکھا کہ یہ مانو وہی یا نہیں تو اسکی
 تفصیل امام محمد غزالی صاحب فی عنوان اول میں لکھی ہی وہ عبارت عنوان اول کی یہ ہی اور دل
 کی حقیقت اس عالم سے علاوہ نہیں رکھتی بلکہ اس عالم میں مساواتی ہی اور وہ گوشت ظاہر کا
 مرکب ہی اور بدن کی اعضا سب اسکی خادم ہیں اور وہ ساری بدن کی بادشاہی خدا کی برکت
 اور اسکی جلال کا مشاہدہ اسکی صفت ہی تکلیف شرعی ایسا پر خطاب اسکی سنائے اور عذاب
 ایسا بچر سعادۃ اور شقاوت اصلی اسی سے علاوہ کرتی ہی اور بدن ان سب چیزوں میں اسکا
 تابع ہی تو یہاں اب جانتا چاہی کہ بدن کو بھی شامل لکھا ہی یعنی بدن پر ہی عذاب ہوگا
 میان عبد اللہ صاحب کی تالیف کتاب انواع کہ پنجابی زبان میں ہی بڑی مشہور
 و معروف اور مقبرہ ہی اوسمیں لکھا ہی کہ روح اور بدن دونوں پر عذاب ہوتا ہی اور یہ آئینہ
 مثال لکھی ہی کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگر اتہا یہ دونوں ایک باغ میں سیوہ چورائے
 اور توڑیکو گئی تھی اندھی فی لنگر ہی کو اپنی کندھی پر چڑھایا اوسنی سیوہ توڑا تو باغ کا مالک
 ان دونوں کو پکڑ لیا اندھا تو آدمی کا بدن ہی اور لنگر روح تو اندھی کو تو سوچتا ہی تھا اور لنگر
 پٹیر پر چڑھ نہیں سکتا تھا جب دونوں شریک ہوئی تب سیوہ توڑا اسی طرح روح اور بدن دونوں
 ملکر عذاب اور ثواب کا کام کرتی ہیں تو ان دونوں کو خدا عذاب دیگا یا ثواب دیگا یعنی شکی کا بل
 تیک ہی اور بدی کا بلہ بھی اور یہ جو کیمیا سعادۃ میں لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی مثلاً جب
 ایک شخص سجاد میں مبتکف ہوا اسکی ایک نیت یہ ہی کہ مسجد خانہ خدا ہی اور شخص وہاں
 جا و گیا گویا خدا سی ملنی کو گیا ہی اب ابجگہ جانتا چاہی کہ امام محمد غزالی صاحب فی مسجد کی
 خانہ خدا ہونکی تفسیر نہیں کی محل لکھا ہی اور شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی فی اپنی تفسیر

فتح الغزیرین سورہ بقرہ کی اس آیت کی تفسیر میں وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ إِلَىٰ آخِرِ
الْآيَةِ سَجْدَةٍ تَأْتِي تَحْتَ الْفُرْقَانِ تَفْصِيلُ لکھی ہے وہ عبارت تفسیر فتح الغزیر کی یہی ہے کہ نسبت سجدہ
کی طرف خدا کی واسطی بزرگی اور تعظیم کی ہے والا سید بن بنائی ہوئیں آدمیوں کی اور جگہ ہنری
سورہ نون اور مانون کی ہیں اور اگرچہ حقیقت کی ملک الہی کی نظر کی جادی تو تمام عالم
ملک اور خلق اوکی ہی جیسی کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ لَيْسَ
لِشَيْءٍ مِّمَّنْ هِيَ مِثْلُ نِسْبَةِ بزرگی اور تعظیم کی جیسا کہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ اور اونٹنی حضرت
صالح علیہ السلام کی کو ناقة اللہ کہتی ہیں اور پھیداوس کا یہی ہے کہ ملک اللہ تعالیٰ کی بیچ تمام
جہان کی یکساں ہے اسی پر بیچ اس قطع متبرکہ کی کہ اوس ملک ابتدائی فی ساتھ ملک دوسری
کی انضمام پیدا کر کے کہ اول ان بقعون کی تین بیچ ملک آدمیوں کی دہل کیا اور آدمی ستہا
حکم اللہ تعالیٰ کی مالک اوکی ہو کر کی ساتھ رضا اور رغبت اپنی کی واسطی تقرب الی اللہ کی
اوکی تین ملک اپنی سی نکال کی واسطی عبادت اور یاد کرنی نام اوکی کی وقت کیا جیسا کہ
جانور قربانی کی جانوروں میں سی پس اس قطع مشیر کہ فی تمام چیزوں جہان کی سی ساتھ اس
وجہ کی امتیاز تمام پیدا کیا اور نسبت انکی طرف اللہ تعالیٰ کی ہوئی اور اقوی ہوئی دوسری جگہ
اور مکانات سی اور سیواسطی اون مکانات کی تین واسطی تشبیہ کی بیوت اللہ خارجی
خدا نام کہی گئی تمام ہوئی شرح اس حدیث کی الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یہ جو رسالہ بسطیل الشیخ
میں لکھا ہے کہ جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ یا اللہ زبان اپنی سی پٹھان کری اور ملاحظہ کرے
بیچ وقت پڑھنی کی ایک نور موہنہ پڑھنی والی کی سی باہر آتا ہے جب قریب تین لاکھ کی پڑا
کری اوس شخص کی تین ایک مناسبت ساتھ حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت
کی جگہ پکڑنی والی ہی نام ہے ہوتی ہے اور اب یہاں عالم ملکوت کی معنی لکھی جاتی ہیں
ملکوت پادشاہی و تصرف و چیزی و عالم ملکوت عالم اروج و عالم ملک اجسام از
منتخب امام احمد بن حنبل یعنی حنبل جدا امام احمد بود و نہ نقل از منتخب

اور شروع ہوئی شرح اس حدیث کی میں حُسْنِ اِسْلَامِ اَلْمَرْکُزِ اَلْمَکَلِ اَلْبَعِیْثِ یعنی خونی
اسلام مرد کی سی چھوڑنا اوس کا ہی چیز لا یعنی کو خواہ کا حبث ہو یا کلام بیگمہ ہو حاصل
کلام کا یہ ہی کہ لا یعنی اوس ہانگو کہتی ہیں جس بات کی کرنی سی کچھ دین کا فائدہ نہ ہو نہ کسی
دنیا کا فائدہ کہ جس دنیا کو موافق شریعت کی کاتی ہیں جبکہ آدمی نے ایسی باتیں کرین
کہ یا تو فائدہ اوسکو دین کا ہو یا ایسی دنیا اوسکو حاصل ہو کہ حسین اوسکو غیر شرع
ہونا نہ پڑی تو ایسی باتیں کرنی اوسکی واسطی دین کی باتیں ہوئیں اور لا یعنی باتوں سی
بجائے ہوئی شرح اس حدیث کی میں حُسْنِ اِسْلَامِ اَلْمَرْکُزِ اَلْمَکَلِ اَلْبَعِیْثِ اور شروع ہوئی
شرح اس حدیث کی اَلْیَوْمُ اَلْمَوْفِقُ مَوْفِقًا حَتّٰی یَفْضَلَ اِلَیْهِ مَایُفِیْ لِنَفْسِهِ یعنی ہون
ہنیں ہوتا ہی مؤمن جینگ کہ پسند کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کی وہی جو پسند
کرتا ہی واسطی ذات اپنی کی اب جانتا چاہی کہ صلوٰۃ مسعودی امام عظیم صاحب کی مذہب
کی معتبر کتاب ہی اور اوس کتاب کی سند بڑی بڑی محققوں نے اپنی کتابوں میں دی
ہی چنانچہ شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح جو فارسی
کی ہی اوسمیں لکھا ہی مصافحہ کی باب میں مصافحہ گفت در گفت کیا چاہی اور لکھا ہی
کہ اس طرح صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہی اور میان عبد اللہ صاحب نے کتاب انواع پنجابی
زبان میں تصنیف کی ہی اور وہ بڑی کامل تہی ظاہر اور باطن کی علم کی اوسمیں جا بجا یوں
لکھا ہی کہ صلوٰۃ مسعودی میں یوں فرماتی ہیں اور بہت کتابوں میں صلوٰۃ مسعودی کی سند لکھی
ہی اب اس حدیث شریف کا مطلب سنت و جماعت کا جو مذہب ہی صلوٰۃ مسعودی
عبارت سی اور شیخ عبدالحی محدث دہلوی نے جو مشکوٰۃ شریف کی شرح کی ہی اوس
اس حدیث کا مطلب خوب ظاہر ہو جائیگا اور وہ عبارت صلوٰۃ مسعودی کی یہی مذہب
سنت و جماعت کا وہ ہی کہ بندہ ساتھ گناہ کی کافر نہیں ہوتا ای پر ساتھ خوار رکھنی
گناہ کی کافر ہوتا ہی اور خوار رکھنا گناہ کا وہ ہی کہ جھوٹ کہوی اور لغو کہوی اور غیبت کری

اور حرام کہاوی اور مومن کتین آزاد دیوی اور بیچ دل اپنی کی کچھ ڈھڈاسی اور پشیمان
 اور طلب نبی الاستغفر کا اور افسوس کرنا لاگنا ہونسی نہودی اور بہت آدمیوں نے کہ ایمان
 اپنی کتین برباد کیا اور انکی تین کچھ خبر نہیں اور اسی جگہ سی ہی کہ امام عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ نے فرمایا ہے کہ **اَلْاِيْمَانُ عِنْدَ التَّوْبَةِ** یعنی اکثر کہ ایمان اونکا حال لیا جا
 اور بیچ وقت نزع کی ظاہر آویگانہ ایسا ہوی کہ اوسوقت کوئی ایمان ساتھ بربادی کی
 دیوی کہ اوسوقت سب کافر ایمان لاتی ہن اسی پر وہ ایمان لانا اونکا فائل نہیں کرتا
 اور اسی پر ساتھ شومی بہت گناہ کرنیکی اور خوار کہنیں گناہوں کی ایمان کو برباد کیا اور انکی
 تین اوسوقت خبر ہوئی کہ علم الیقین اور عین الیقین ہودی تو اس عبارت صلوٰۃ مسجودے
 سی صاف معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی واسطی کوئی خیر پسند کرے اور فقی شریعت کی ہودی اور وہ خیر دوسرے
 بہائی مسلمان کیواسطی پسند کرے تو یہ گناہ گار ہی کامل مسلمان نہیں جیسی کہ اس حدیث
 شریف میں آیا ہے **لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَرْضَىٰ لِخَاضِعِهِ مَا يَرْضَىٰ لِنَفْسِهِ** یعنی مومن
 نہیں ہوتا ہی مومن جب تک کہ پسند کرے واسطی بہائی مسلمان اپنی کی وہی جو پسند کرے
 واسطی ذات اپنی کی تاویل اس حدیث کی اسطرح پر ہوئی کہ کامل مسلمان نہیں ہوتا ہی
 اور اسطرح کی مضمون کی حدیث کی تاویل شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مشکوٰۃ تشریف
 کی شرح میں باب الکبائر وعلامات النفاق کی فصل اول میں اس حدیث کی شرح
 میں لکھی ہے وہ حدیث شریف یہی **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الرَّائِي حَتَّى يَزْنِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ إِلَىٰ مَا تَرَجِمَهُ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا نہیں کرنا
 کوئی زنا کرنا الا بیچ اوس وقت کی کہ زنا کرتا ہی اور حالانکہ وہ مومن ہی یعنی زنا کرنا الا
 بیچ وقت زنا کرنیکی مومن نہیں ہی مراد اس نفی ایمان کامل کی ہی اور منع کرنا اور سختی کرنا پوک
 ارکاب ناکی اور مبالغہ ہی بیچ منع کرنیکی اس سب سے تمام ہر مطلب شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 کی شرح کا جو شرکی ہی اس حدیث کی لفظوں کی **لَا يُزْنِي الرَّائِي حَتَّى يَزْنِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ**

یعنی نہیں زندا کرتا ہی کوئی زندا کرنی والا بیچ اوس وقت کی کہ زندا کر ہی اور حالانکہ وہ مؤمن ہی
اور جو فرمایا جب تک کہ پسند نہ کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کے وہی جو پسند کرتا ہی واسطی
ذات اپنی کے اس میں حدیث شریف کی لفظوں کا مطلب ذرا غور کرنی سی مسلمان کو صاف
معلوم ہو جائیگا حاصل کلام کا یہ ہی کہ جو چیز کہ واسطی اپنی پسند کرتا ہی سی چیز اپنی بہائی مسلمان
کی واسطی پسند نہ کری اب جاننا چاہی کہ آدمی علم دین کا پسند کرتا ہی اور اسکو پسند نہ کرتا ہی
تو جسے واسطی پڑھا تو اور مسلمانوں کو پڑھاوی اور جو کوئی اس پر ظلم کری تو یہ پسند نہ کریں
کرتا ہی اپنی جان پر تو یہ اور مسلمانوں پر ظلم نہ کری اور اسکی مان بھن اور قبیلہ پر اور اسکی
اور عورتیں جو رشتی دار اسکی ہن انکو کوئی خبر لگاہ سے دیکھی تو اسکو برا معلوم نہ کری
تو یہ اور کسی مسلمان کی مان بھن اور قبیلہ اور جو اسکی اور رشتی دار عورتیں ہن اوئی
طرف یہ بھی برے لگاہ سے نہ دیکھی اور جو کوئی مسلمان اسکی ساتھ حدیث کہیں کہیں نہ ہو
بہتان وغیرہ کری تو اسکو بہت برا معلوم ہوتا ہی تو اس مسلمان کو چاہی کہ اور
مسلمان کی ساتھ یہ کام نہ کری اور جو کوئی مسلمان اسکا مال اور متاع اور جو ملی اور
زمین اور بلع اور ملک اور میراث جو کوئی اس سی چینی تو اسکو نہایت برا معلوم نہ کری
تو اسکو چاہی کہ یہ کام نہ کری گئی اور مسلمان سی نہ کرے یعنی اور کیا یہ بھی بال اور ملک
وغیرہ چینی و علیٰ ہذا القیاس مگر جو کوئی غیر شرع باتیں اپنی واسطی پسند نہ کری تو اسکی
واسطی چاہی کہ اور مسلمانوں کی واسطی غیر شرع باتیں پسند نہ کری اور اسکو غیب
دلاوی کہ تم نیچے ایسے غیر شرع باتیں کرو اب یہاں ایک اور مطلب ہی اسکو سمجھ
لینا چاہی وہ مطلب یہ ہی کہ جو شخص اپنی ذات کی واسطی بہائی پسند کرتا ہی اور
دوسری بہائی مسلمان کی واسطی بہائی نہیں پسند کرتا اور حالانکہ یہ گناہ کا کام ہی
اور دوسری بہائی مسلمان کی مجبلائی نہ پسند کرتا لیکن بعد خدا کا خوف بھی نہیں کرتا
خدا کے رو برو نام اور شرمندہ بھی گناہوں سی نہیں ہوتا ہی اور گناہ کو خوار جاتا ہی

یعنی ہلکا جاتا ہی تو ایسا آدمی جان کنشنی کے وقت اپنا ایمان برباد کرتا ہے تمام
 ہوئی شرح اس حدیث کی لایکون المؤمن مؤمننا حتی یرضی لآخرہ
 صائر رضی لنفسہ اور شروع ہوئی جو تہی حدیث کی
 شرح الحلال بین والحرام بین و بینہما مشبہات آخر حدیث تک حلال
 روشن ہے اور حرام بھی روشن ہی اور درمیان ان دونوں کی شبہات ہی یعنی شبہ
 چیزیں اب جانا چاہی کہ تحفہ الاخیر تجربہ شارق الانوار میں یہ حدیث لکھی ہی وہ حدیث یہ
 ق الثعمان بن بشیر ان الحلال بین وان الحرام بین و بینہما مشبہات لا
 یعلمن کثیر من الناس فمن اتقى الشبهات استبرا لدينه وعرضه ومن وقع
 في الشبهات وقع في الحرام كالزاعج يذرى حول الحصى يوشك ان يرتفع فيه
 الاوان لئلا يركل ذلك حصى الاوان حصى الله فحارمه الاوان في الجسد مضعة
 اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب
 بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ مقرر حلال کہلا ہی اور حرام بھی کہلا ہی لیکن حلال اور حرام کی درمیان دو طرفہ فاصلہ ہی
 شبہ کی چیزیں ہیں اونکو بہت لوگ نہیں جانتی سو جو شبہ ہونے پر وہ اپنی دین اور آبرو کو
 سلامت لیگا اور جو شبہ ہون میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسی وہ چرائی والا کہ سنی
 یعنی روکی ہوئی زمین کی آس پاس چرتا ہی قریب ہی کہ کہی رسی کو بھیچہ پین گی جانو
 کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک منہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا منہ اوسکی حرام کی ہونیں چیزیں دین
 جان رکھو کہ نبی شک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور
 جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی فاصلہ یہ حدیث بڑی کام کی ہی
 اس میں شریعت اور طہارت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہی کہ دنیا کی سب
 چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزیں حلال ہیں وہی مشرک ان مشرک

اور حدیث میں صاف کہی ہیں سب مسلمان مین مشہور ہیں جیسی کہ بتی سوداگری مزدوری
 گاسی بکری اونٹ دودہ شہد میوئی جو سہرام ہیں ہی بہی مشہور ہیں جیسی ناخنی قتل شیر
 شہر جو احرام کاری چوری دقا بازی چوٹ اسپر ح اور چیزیں او کو سب حرام جانتی
 ہیں جاہل تک بہی اوچو شہہ و چیزیں یعنی کچھ حلال نہی ہی میل رکھتی ہی اور حرام نہی
 بہی جیسی کوئی چیز تو اپنی گھر مین پاوی لیکن تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی
 اور کی او کو بہت لوگ نہیں جانتی سو او کا حضرت فی قاصن بتلایا کہ جس چیز مین شہہ
 پڑی کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا او سمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو
 اور کوئی حرام تو او کو چھوڑ دی ہرگز نہ کری اس مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطی کہ نہ شاید
 وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شہہ والی چیزوں مین آدمی پڑا تو ہوتی ہوتی حرام چیزوں مین
 بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقویٰ اور پرہیزگاری اسے کا نام ہی کہ آدمی شہہ ہونسی بھی بہر حشر
 فی فرمایا کہ تقویٰ فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہیں تقویٰ کا مقام دل ہی یعنی جب کسی
 ایمان رچا اور او کی نارضا مند کا خوف جی مین سمایا تو انکھہ کان ما تہہ پاؤں سب
 خود بخود منور جاتی ہیں سو اسکی کدل بادشاہ ہی تمام بد نگاہی اگر دل ہی بگڑا یعنی حسد حق
 منق و فخر اور سمین اجا تو سارا بدن بگڑا انکھہ رنڈیاں کھورتی ہی کان غیت اور راجو
 کی آواز پر غشس ہیں زبان لقمہ حرام چٹ کر ہی نہی موت کا کچھ غم ہی نہ قیاست نگاہی
 ذرا الہی اپنا خوف جاری دیون مین ڈال او زبان بلاؤنسی بکو کمال آمین او نہ باقی شہہ
 اس حدیث کی تیرہوں مقصد مین جہان حلال کہانی اور سہرام اور شہہ کی چیزوں
 بچتی اور تہو کار ہی اور شکم کی حفاظت کی بیان مین کتاب شہراج العابدین امام محمد غزالی صاحب
 کی سی اسٹن حاضر فی اس رسالہ مین لکھا ہی تفصیل وہاں معلوم ہو جائیگا جان حلال
 اور حرام اور شہہ کی چیزوں کا تمام ہو مطلب چاروں حدیثوں کا جو سنن ابو داؤد مین لکھیں
 ہیں و اللہ اعلم بالصواب اب یہاں ایک حدیث عطا ہر جی تھی لکھی جاتی ہی کہ شہہ

مشکوٰۃ شریف کی یہی وہ حدیث مشکوٰۃ شریف کی یہی جیسی کہ مسلمان کو بغیر عمل کری چھٹکارا
 نہین حدیث **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ خَصَلَتَانِ مِنْ كِتَابِيهِ كُتِبَ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ
فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كُتِبَ اللَّهُ
شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ
فَاسْتَفْتِ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكُتِبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا وَإِلَّا التَّوَمَدَ فِي
 اور روایت ہے عسبر بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی داوا
 سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتیں ہن کہ جہین ہون وہ
 کہتہا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھی بیچ امروین اپنی کی یعنی اچھی اعمال کے
 کرنی میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم میں اور عبادت میں اور رقاعت
 میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر
 کرنی میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنی برائیوں کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت
 ہوئی اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سی یعنی بہت
 محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سی مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینی
 خدای تعالیٰ کی اوسکو اوسپر کہتہا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنی
 یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین میں طرف اوس کے کہ وہ کم ہو
 اوس سی یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کری اپنی دنیا میں
 طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو اوس سی یعنی مال و جاہ میں اور پیدا ہو اوس
 حرص و آرزو پس عم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین کہتہا ہی
 اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی فی فائلم یعنی بسبب نہ صادر ہوئی ایک
 چیز کی یہی اوس سی دوسریون ذکر کے گئین میں سی بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفر

اور جرق قرق زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اس کو اللہ صابر بنا کر بیٹھے
کامل مومن کرتا ہی بوجہ قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّمَنْ صَبَرَ لَکَیْلَ صَبْرًا شَکُوکًا
ترجمہ تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں واسطی ہر صبر و شکر کرنی والی کی اور حدیث میں
آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اس کا صبر ہی اور ایک نصف شکر میں صبر
یعنی روکنا اپنی تین سیات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا احسان چھوڑنا
مقصود یہ کہ شاہ عبد الغفر صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح الغفر میں سورہ
مطففین کی تفسیر میں لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کی تلاوت کی
بعد ازینہ کی لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اس میں پانچ چیزیں بدلی ہیں پانچ چیزوں کی
ہوتی ہیں اور اس سے عاجز کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اون کا ظہور دنیا میں ہوتا ہی بعضی کا قیامت
میں کوئی قوم منب لکھ رہی نہ ہیں کرتی مگر دشمن اون کی اون پر مسلط کی جاتی ہیں اور
کوئی فرقہ خلاف شریعت کی حکم نہیں کرتا اور رشوتیں کہا کر حکم شریعت کا تبدیل نہیں کرتا
کہ قزو افلاس اور من سرایت کرتا ہی اب جانتا چاہی کہ یہ عبارت جو اب گاہ لکھی جاتی ہے
سوال وجواب کی یہ عبارت تفسیر فتح الغفر کی نہیں ہی تا آخر تک کہ اون میں قزو افلاس
نی سرایت کی اس واسطی اس عاجز نے یہ عبارت لکھی کہ تفسیر فتح الغفر کی عبارت
آدمی کی خوب خیال میں آجادی وہ عبارت یہ ہی یہ جو حدیث شریف میں آیا ہی جو فرقہ
خلاف شریعت کی حکم کرتا ہی اور رشوتیں کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرتا ہی تو قزو افلاس
اور من سرایت کرتا ہی اگر کوئی سوال کر کے خلاف شریعت کی حکم کرنی والی اور رشوتیں
کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرنی والی اکثر مال دار ہوتی ہیں جواب اس کا یہ ہی کہ اول تو
خاقیت میں خوار ہوگی آرام اور آسودگی کی سیرت خسی انکو نہ ہوگی اور جو لوگ موافق شریعت کی
حکم کرتی ہیں اور رشوتیں نہیں کہاتی ہیں اور خدا اکرم برقرار کرتی ہیں وہ لوگ وہاں پر خیر
ہوگی اور طرح طرح کی اون کی واسطی آسودگی ہوگی اور خوشی ہوگی اور دوسرا جواب یہ ہی

جیسی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فی فرمایا ہی تو نگری بل است نہ مال یعنی مالدار ہونا سہل
 دلکی ہی نہ سادہ مال کی یعنی یہ ارادہ ہی نگری کہ خدا کی راہ میں وہ مال صرف کرے یعنی الکی دل
 کمال اور خوار ہوتی ہیں کہ فقیرن سہی یہ یاد خوار ہوتی ہیں اور اگر کہہ خرچ کیا تو اپنی ٹائی اور نام کی واسطی جبکہ
 بڑائی اور نام کی واسطی خرچ کیا تو خود اونکی واسطی عاقبت میں فقر اور افلاس ہو اور آسودگی
 کی سیطرہ کی تہوی ذلت اور تکلیف میں رہی اگر وہ مال اللہ کی راہ میں صرف کرے تو بھی خدا کی
 درگاہ میں مقبول نہوگا اس واسطی کہ وہ مال حرام ہی اور بعضی لوگوں کو جو رشوت کہانی تھی اور خوراک
 حکم تبدیل کرتی تھی اونکو دنیا میں ہی آدمیوں نے دیکھا کہ اونکی پاس مال و اسباب کچھ نہ ہوا
 رشوت کہانے اور خدا کا حکم تبدیل کر کے آسودہ ہو گئی تھی پھر آخر کو اون میں فقر اور افلاس نے سرایت
 کی اور کسی فرقہ میں نہ تھا اور لو اٹھ رائج نہیں ہوتی مگر کہ موت اور نیرسلط ہوتی ہی اور کوئی فرقہ ماب
 اور قول میں نقصان نہیں کرتا مگر کہ زراعت اونکی برباد ہو جاتی ہی اور قحط میں مبتلا ہوتا ہی اور
 کوئی فرقہ زکوۃ کا مانع نہیں ہوتا مگر کہ بارش اور نیر بند کی جاتی ہی حاصل کلام یہ ہی کہ مقدمہ ماب
 اور قول کا نہایت عمدہ ہی کہ حضرت شعیبؑ کی قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا سو گناہ کی بخت
 سی تھا اور علما کو انکی کبیرہ ہونی میں اختلاف ہی بعضوں نے ازراہ سبالتہ کی کہا ہی کہ قصد اس فعل
 شعیب کا ہی گناہ کبیرہ ہی اور بعضوں نے فرق کیا ہی قلیل اور کثیر میں کہتی ہیں اگر نقصان ماب اور
 تول کا چوری نصاب کی حد کو پہنچی کہ اس ملک کی تین چوہرے لے جاتی ہیں تو کبیرہ ہو جاتا ہی اور اگر
 اس سی کم ہی تو ضعیفہ ہی تنبیہ اللعافین میں لکھا ہی کہ روایت معتبر میں ہی کہ وحی پہنچی اللہ تعالیٰ
 نے حضرت یونس بن نونؑ کی پاس کہ ہلاک کرتا ہوں تیری قوم سی چالیس ہزار نیکاروں کو اور ستر
 ہزار بدکاروں کو عرض کیا یونسؑ نے خداوند پاکار کو یہ سزا ہوئی لیکن نیکاروں کا کیا قصور ہی فرمایا ہجاری
 نافرمانی پردی اونی ناخوش ہوتی اور اونکی سات کہانی پیتی رہی الہی ہکو اور جمیع مسلمانوں کو
 ایسی علم اور ایسی نیت اور ایسی افعال سی جس میں اللہ و رسول کی ناخوشی ہو محض ظہر کہہ
 اور وہ علم اور وہی افعال آوروہ نیت جس سی تیری اور تیری رسول کی رضا مندی حاصل ہو

ہماری نصیب کروں کو غنائت فرما آئین یارب العالمین بفضلہ و کرمہ و بختہ محمد و آلہ
تنبیہ النافلین کی عبارت اس عاجز فی واسطی بیان کہی ہی کہ اگر کوئی سوال کری کہ زنا
اور لوہٹ اور کم تولنا اور زکوۃ ندینا اور عہد شکنی کرنا اور خلاف شریعت کی حکم کرنا اور
رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرنا جس کی ہر ایک اور نہیں کرتی اور وبال سنت پڑتا ہی
اپنی مشبہ کا حواب تنبیہ النافلین کی عبارت سی معلوم کر لین اور تفسیر فتح الغریزین
تنبیہ النافلین کی عبارت نہیں کہی اور اس عاجز فی واسطی وضاحت کی کہہ دی ہی تاکہ
فتح الغریز کی عبارت کا مطلب خوب سمجھ میں آجا وہی یعنی تنبیہ النافلین میں کہا ہی کہ
اللہ تعالیٰ فی حضرت یوشع پیغمبر سی فرمایا کہ چاری نافرمانی سی یہ اچھی آدمی بُری آدمی
ناخوش نہوئی اور او کی ساتھ کہانی مٹی سی تو بروں کے ساتھ اچوں پرچی وبال پڑا تو
اسی طرح سی کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہیں کرتی مگر کہ دشمن او کی اوپر مسلط کئی جاتی
ہیں اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کی حکم نہیں کرتا اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل
نہیں کرتا مگر قرآ اور افلاس اُن میں سرایت کرتا ہی اور کسی فرقہ میں زنا اور لوہٹ
راج نہیں ہوتی مگر کہ موت اوپر مسلط ہوتی ہی اور کوئی فرقہ ماپ اور تول میں نقصان
نہیں کرتا مگر کہ زراعت او کی برباد ہو جاتی ہی اور قحط میں بستلا ہوتا ہی اور کوئی فرقہ
زکوۃ کا مانع نہیں مگر کہ بارش اوپر بند کی جاتی ہی اُن لوگوں کی ساتھ ہی اچھی
ہیں اور یہ بری کام نہیں کرتے مگر ان کی ساتھ کہانی مٹی رہتی ہیں اور حسد ان کی نافرمانی
جو بُری لوگ کرتی ہیں اُن سی یہ اچھی لوگ ناخوش نہیں ہوتی ہیں اور ان کی ساتھ
کہانی مٹی رہتی ہیں اسی واسطی اوپر ہی وبال پڑتا ہی اسی مسلمانوں فرما کر کے
اس بات کو سمجھا چاہی کہ معتبر مردون جناب احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی فی
اور سو اسی مردون جناب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور شیخ سنت لوگوں فی اس
خیر خواہ سی یہ درخواست کی کہ تم جناب احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلفاء و نمین

سی ہوا اور اسوقت میں جو کوئی سید احمد صاحب کا مرید یا سوامی مرید و ن جانب
 صاحب کی اور متبع سنت آدمی جو مکتوبات مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 کی سی یا تفسیر فتح الغریز مولانا شاہ عبدالغیر صاحب کی سی یا رسالہ التماس مولانا محمد
 اہق صاحب کی کہ ایک سو بائیس کتابوں مقبر اہل سنت و جماعت کی سی بنا ہی اگر کوئی ان
 کتابوں مذکور کی یا انکی مشل اور کتابوں کی سند دیکر شرک و بدعت سی منع کرتا ہے تو
 ہین کہ یہ وہابی ہی چنانچہ دہلی کی علمای مقبرین کو اور محمد آباد عرف ٹونک کی علمای مقبرین
 کو مع رئیس کی وہابی کہتی ہین اور ٹیس ٹونک پر اس واسطی بدگمانی کرتی ہین کہ بڑی نواب
 یعنی امیر الدولہ نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم اور خلف الرشید اونکی
 وزیر الدولہ نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ مغوریہ دونوں مرید جناب سید صاحب
 موصوف کی تھی اور یمن الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ خلف
 ارشد و امجد نواب وزیر الدولہ مرحوم سید صاحب مدوح کی خلیفہ کی مرید ہین اور صاحبزادہ
 محمد ابرہیم خان ولی عہد بھی سید صاحب موصوف کی خلیفہ کی مرید ہین اور
 نواب وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ فی ایک وصیت نامہ لکھا کہ
 جیسا نام وصایا الودیر علی طریقۃ التبشیر والذکی ہی جو لوگ سنت و جماعت کی جانب
 سی مخالفت ہین اوںکار دوسمین ساتہ بہت خوبیوں کی لکھا ہی اور مسائل بہت عمدہ
 عمدہ دوسمین ایسی لکھی ہین کہ جو کوئی اسکو دیکھتا ہی اور مطالعہ کرتا ہی تو چاہتا ہی اسکو
 دیکھتا ہی رہوں غرض کہ اسکی دیکھنی سی سیری نہیں ہوتی اور ایک کتاب یمن الدولہ
 وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ فی ایسی لکھی اور تالیف کی ہی
 کہ تمام حالات پیغمبر صلعم کی اوسمین مندرج ہین اور وہ تفسیر و لسانی اور حدیثوں سی اور
 فقہ کی کتابوں سی اور کتابوں متبر سیر کی سی لکھی گئی ہی اور متفرق حالات حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اور کتابوں میں ہی لکھی ہیں مگر وہ سب مع مسائل اور فوائد عجیبہ

نامہ کی ایک جگہ جس کسی اور کتاب میں دیکھتی ہیں کہ میں نے اپنی کتاب کی اور نام
 اور کاقرۃ العیون فی شرح سرور الخیرون رکھائی اور مسائل اور میں عمدہ عمدہ سنت
 جماعت کی کتابوں سے لکھی ہیں تو ایسی ایسی شخصوں پر بھی بدگمانی کرتی ہیں اور یہ لوگ وہاں پر
 اپنی نزدیک کا فحاشی ہیں یا فاسق اور سید احمد صاحب کی مرید یا سوانی سید احمد صاحب کے مرید
 کی اور متبع سنت نہ وہاں پر بھی مذہب کی حقیقت سے خبردار ہیں نہ ان کی حد اور انصاف سے اور
 نہ ان کی کتابوں کی سند دیتی ہیں عقیدہ سید احمد صاحب کی مرید و تلامذہ ہی جو عقیدہ سنت جماعت
 کا ہیں اور خدا کی عبادت کرتی ہیں اور فرض واجب اور سنت ادا کرتی ہیں اور قرآن شریف
 اور درود شریف پڑھتی ہیں اور اور اشاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت اور انبیاء
 اور اولیاء اور اہل بیت اور شہداء کا کرتی ہیں ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کی اور عجزات انبیاء اور کرامات
 اولیاء کی کو برحق سمجھتی ہیں اور اور اپنے نبیؐ تو اصحابت بی بی اور علی کا مرد و نکو کرتی ہیں یعنی اللہ
 کی واسطی کرتی ہیں اور ان کی روکو تو اب بخشی ہیں اور جو ضروریات دین کی ہیں ان
 سب کا اتوار کرتی ہیں اور چاروں مذہبوں میں حق دائر جانتی ہیں اور آپ امام عظیم صاحب
 مذہب میں ہیں اور کہہ لالہ الا للہ محمد و آلہ اور امتہ اللہ الی آخرہ باذانہ
 پڑھتی ہیں اس پر بھی بعضی لوگ بدگمانی ہی کہتی ہیں کہ یہ وہابی ہیں اب جو کوئی مسلمان
 ایسی اعتقاد رکھتا ہے جیسی کہ مذکور ہو چکی ایسی شخص کو تو سنت جماعت کی مذہب میں
 وہابی کہتی ہی نہیں بلکہ سچا مسلمان اور سنت جماعت کہتی ہیں مگر وہی شخص وہابی ہوا
 جو ایسی اعتقاد رکھتی والوں کو وہابی کہی موافق حکم اس حدیث شریف کی عن
 اَبی ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 لَا یَرِیَ رَجُلًا رَجُلًا بِالسُّوْرِ لَا یَرِیَہُ بِالْکُفْرِ لَا اَرَدْتُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَاحِبُہُ کَذٰلِکَ رَوٰہُ الْبُخَارِیُّ مُرَوَّاتٌ
 کی گئی ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہیں گالی دیتا ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہی اور نہیں گالی دیتا ہی سیکو کا فر کہی
 مگر رجوع کرتی ہی گالی دینی والی پر جب کہ نہ وہی صاحب اسکا قابل اسکی روایت کی
 بخاری فی تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ بھی لوگ انکو وہابی کہی والی وہابی ہوئی نہ
 سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید نہ اور متبع سنت نہ اور علمای معتبرین معصوم
 اور نہ رئیس محمد آغا و تواب تکو چاہی کہ ایک رسالہ لکھو کہ اس رسالہ کو لوگ سمجھ کی چند
 قہر و عذاب سنی چین اسو اسطی اس خیر خواہ فی پانچواں مقصد اس رسالہ میں لکھا اور جو اب
 سوالات تھی ان سب سوالوں کی جواب بخونی لکھی اسو اسطی کہ جن لوگوں کی اعتقاد غیر
 ہیں اور وہ اپنی بڑائی چاہتی ہیں امیر دن اور غریبوں سے اور انہوں نے عوام لوگوں کو ہکا
 اور مسلمانو کو وہابی کہلا کر سنت جماعت کی فساد سی نکال کر سیکو فاسق سیکو کا فر بنوایا
 اسو اسطی کہ بعضی پڑھی ہوئی غیر شرع اعتقاد کہی والی وہابیوں کو کافر جانتے تھیں
 یا فاسق پہر وہی نسبت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی طرف یا
 اور متبع سنت لوگوں پر کرتی ہیں اور عوام لوگ انکی تابعداری کرتی ہیں وہ بھی انہی کی
 طرح یہ بری نسبت کرتی ہیں اور انکی وہابی کہی کا حال حدیث شریف صحیح بخاری
 صحیح مسلم ہو گیا اب ای مسلمانوں ذرا غور کر کی سونجیکہ سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں نے یا سوای سید احمد صاحب غازی کی مریدوں کی اور متبع سنت
 لوگوں نے اپنا عقیدہ وہی لکھا جو سنت و جماعت کا عقیدہ ہی جیسا کہ سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کا اور سوای سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں
 اور متبع سنت لوگوں کی عقیدہ کا بیان اوپر ہو چکا اور تم سن چکی تو انصاف کرو کہ یہ وہابی
 کہی والی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کو یا سوای سید احمد صاحب
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں کو وہابی کہی آپ وہابی
 ہوئی حد ان لوگوں کو تو نہیں دیوی اور پڑے اعتقاد دون سے بچا دے

اب شروع ہوا پانچواں مقصد اور یہ مقصد ملا ہوا اور کئی بیان کی
 ہی اچاننا ان بیتوں کا کہ جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی
 اعتقاد کی اور ان کی مریدوں کی اعتقاد کی اور سوا سید صاحب کی مریدوں کی اور
 متبع سنت لوگوں کی اعتقاد کی ہیں اور جو ہر ایک تمہیں دکا اور
 سمجھنا ایک مقدمہ کا بہت ضروری تحقیق خال کی بخوبی تمام

دلنشین ہوئی اور وہ بیتیں یہ ہیں کہ

شروع ہوئی حمد اللہ جل و علاہ شانہ کی

بول تو آلات حمد ایزدی	جسنی بجو سوط علی عقل دی	علم مخلوق موجودات تمام
اپنی درج بنائی خاص عالم	کر دیا انسان پر انعام کثیر	جو ہر عرفان و یاکیا فی ظہیر
جانی کو دل ویا ہر بات کے	نیک و بد وازین کی حرکات	دو عدم رہ کر کلاؤ کی پیش پس
ناکہ خافل ہو نہ پہولی بکلوں	زندگی دی او کو چند ایام کے	آزمائش عالم مادام کی

نعت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہادی کاسل امام انبیا	سرور دین شافع روز جزا	رہنما پیجا کہ ظلمات سی
رہ نہ پہولی کوئی موجودات کے	جنا تصدیق رسالت ہی قرن	بعد او کی نور سی ہی جان
وہ تو ہیں دونوں چاکلی مقدا	متبع او کا ہی مقبول خدا	نعت او کی ہی کس ہو تمام
ہو وی او پر صد درود او صد سلام	کہہ سنا یا کر دکھایا خوب سنا	لطف امت پر کیا محبوب سنا
بال تک چہو را فیق اسلام	سب کلام اللہ کی احکام ہیں	بلکہ فرمایا کہ جو از خود ہے

سیری منت ہی ہی مردودی اور مسیح مسلم میں یہ حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و غم فی فرمایا من۔ احدث فی امرنا هذا ما لیس منہ فمورد یعنی جو کوئی نئی بات نکالے
 جاری اس دین میں جو او سمین سے نہ ہو سو وہ مردود ہی ہے اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ جو شخص غیر کی دین کی کاموں میں کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہی او سمین اپنی طرف سے
 کوئی نئی بات مقرر کری اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام میں ٹھہراوی وہ مردود
 ہی اگر ایسا کسی کو یہ وہم گہیری کہ ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بہت باتیں
 اپنی طرف سے نکالیں ہیں سو یہ اس کی کج فہمی ہی اس واسطی کہ انہوں نے جو احکام نکالی ہیں
 نبو استناد کر کے آیات اور احادیث سے نہ کہ اپنی طرف سے نعوذ باللہ من ذلک یا جو کوئی
 یہ کہی کہ بہت مسائل اجماع است سے ثابت ہیں سو اس کا جواب یہی ہے کہ اجماع است
 قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہی فقط تو اجماع است نکالی احکام ہی شرع میں درست ہو

منقبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آونکی اصحاب و پیرو جو جان نثار آل و اہل بیت اور سارے صحابہ حضرت بوکر لغت آونکی عمر آب رحمت اونپہ برسا و خیر شان میں چمکی ہی فرمون ل سنت نبوی پہ تہی ثابت قدر	دین حق میں ہیں تمامی نام خاص اونہیں جو خلیفہ چارین بعد عثمان عسکی ہیں اب اونکا دشمن دشمن حق جانو پیروی آونکی بھی ہی ہو قبول تابعین کی بعد تبع تابعین	ہو جو اونپہ سرد رو و جیسا سب صحابہ بیچ وہ سردارن سب کے راضی ہوئی حق جل و بات یون ہی اسکو پیشان رحمت حق اونپہ ہو جو دمنہا خوب ہی ساعی ہی راہن
---	---	---

جانبنا چاہی کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تابعینوں میں ہیں اور امام مالک صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ تبع تابعینوں میں ہیں رحمۃ اللہ کی اوپر آونکی امام احمد بن حنبل صاحب اوپر امام شافعی صاحب
 یہی یہ دونوں صاحب تبع تابعینوں میں ہیں رحمۃ اللہ کی اوپر آون کے

تہا اونہوں دین حق و شکر کیا آخرش خوف و رجا میں مری	فی نبیل اللہ جانین میں گنوا وی خدا خوش ہوئی اونسی خدا	عبدیت کی حق کو پورا کر گئی مستحق تہی سنت خیر الہی
---	--	--

سرخ و راحت مین کپور مارانم	صاحب و شاکر تھی در اکام و غم	ما قیامت مہر ایت چہا
	پیر وی سی او کی جو کہ کتابی کا	
مدح پیر و مرشد میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ		
دین مین جو ہی طریق مصطفیٰ	تھی اوی پر سید احمد صہنا	صاحب ارشاد ہادی زبان
قرانی ہند و سنا زانو منان	حاجی حرمین خالیش لقب	میری سنت تھی وہ عالی
کیا کروں او کی شجاعت گایاں	شکل مہر و ماہ ہی سب پر حیاں	خز کر تا ہوں جو ہوں اونکا اثر
	اونپر رحمت کر خدا یا بر مزیہ	
یہا نشی اون لوگون کا بیان چلا جو اللہ کی ساتھ ہو کر کو شریک کرتی ہیں		
اون بلا مارو نکا کی نگراری	جنگا اولٹا سب چلن اور کاری	عقل کی گئی گنگی او کی چرائی
کر لیں ماتھو نہ کم جیتی کی دماغ	ناس ہوا نکا کہ تعظیم خدا	چہوڑا و سکو سیکر و نی دی لگا
آنا پیش کی لینی بھیجی تھی سب	ایک کی ٹھہرا دی بہتی سی سب	پاک ہی ہے ذات انکی نفسی
اس شراکت اور طاقت بیک	نار و دوزخ کو ارادی ٹھہن لگی	جو کوئی بندو کی بندی بن
اولیا اللہ جو ہیں مقبول رب	انکی منہ پر سی ہیں وہ پاک بن	رحمت حق سی وہ سب معقول
اپنی مولا سی بہت سرو وین	روڑ و مشرین تھا ہوں اونسی وک	یہاں گویا دین کو بھی لیے
یعنی اولیا اللہ خدا ہو گی اون لوگوں جیہوں نی اللہ کی ساتھ شریک ٹھہرا یا اوکو		
سامنی حق کی کرنیکی یہ ندا	اور کہیں پوکر کہ قوم ہی حیا	چہوڑ کر سب و ملحق ذوالجلال
ہم کو کیوں پوچھتی انی تھن خیال	ابنہ او گھا سنا اس کار کی	جو کہ شرکت تھی وہاں اظہار
کام ہو گا اپنی اعمالو کی ستار	جیسے مٹی پیوگی دونوں تہا	مومنو ڈیر و ذرا میر خندا
کیونکہ وہ در پیش ہی روز جزا	مونہہ دکھانا ہو گا اوس اللہ	خالق المخلوق شاہد شاہد
وعدہ و قول و قسم آئی ہو کر	بندگی کا نقش پیشانی پہ دہر	آہ کیا شرم و حیا جاتی رہے
اپنی وعدہ کی وفا جاتی رہی	کس بلانی مار ڈالا اپنی اخ	ہوش کنکہ ہوش کا وقت نہیں

شب گئی سوئی و زابیدار ہو

دن لگا چڑھتی میان ہوشیار ہو

آغا مہدی پیر و ان سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اویزیہ احوال ظاہر اور روشن ہو کر
 کہ جب جناب مرشد امجد سید احمد صاحب غازی فی ارادہ جہاد کا کیا ہر شہر اور دیار بلکہ ہر کوچہ و بازار
 میں ذکر خیر اور شہرہ جہاد کا مذکور ہوا پس جبکہ خبر نصرت اثر عشر دینی اہل ولایت کی اور فتح ال
 اسلام کی اوپر کفار بدسرخجام کی ہر خاص و عام کی کان میں پہنچی تب ہر شہر و دیار ہندوستان کی
 گردہ گردہ اور قافلہ قافلہ مروجہ فی ارادہ جان نثاری اور سر باز کھارہ خدا میں کیا تو بعضی دنیا طلبوں
 فی سبب محبت و الفت فرزند و اور برادری کی کہ ہر ایک کو ناگزیر ہی واسطی مانعت بہائی
 پیش کی اس ارادہ فی سبیل اللہ کی انواع و اقسام کی اور بہائی تراشی جو فقط مانعت کار گرنہ ہوئی
 تب دوسری تمہیدیں مکر بہائی کی اوٹھائیں کہ شاید اس ارادہ سے پہر جاوین اور وہان کی جانی
 سی باز آوین کسی بد دین فی اپنی دلمیں مضروبہ باندہ کر یون کہا کہ ای بہائیو ہمیں سنائی کہ وہی کو
 کسی مذہب کی تقلید نہیں بلکہ مذہب اربعہ پر طعن کرتی ہیں پس ٹھوک چاہی کہ ان کو گوسنی بچو
 نہ اونکی ساتھ ہو کر مرنے والے **يَا لَلَّهِ مِنْ بَهْتَا نَفْسٍ تَرْجُمُ بِنَاهُ مَا كُنْتُمْ فِيْهِمْ سَاهِتَةً** اللہ کی بہتان
 اونکی سی اچھی بالفتح بمعنی بزرگ تراغیث ناگزیر ناچار لاعلاج یعنی بالضرر و انغیث اللغات
 اوسید احمد صاحب غازی اور اونکی مرید ایسی نہ تھی جیسی یہ کہتی ہیں اور کسی فی یون کہا کہ انی دوستو
 ہم سنتی ہیں کہ وہ لوگ وہابی ہیں انبیا اولیا کی شفاعت اور کرامت کی قائل نہیں اور جہاد ہی
 کہان تم ہرگز ارادہ وہان کی جانی کا کرو کہیں دین سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو **سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ**
 عظیم ترجمہ پاک ہی تو اٹھی اور یہ بہتان بڑا ہی اور ایسی ہی کسی فی اپنی باراشنا یا کسی طلب
 سی لالچ دنیا کا دیکر کہو ادیا کہ ہم اونہیں کی پاس سے آئی ہیں اور ہم اونسی خوب واقف ہیں
 وہ تو زیارت قبروں کی سی ہی منہ کرتی ہیں اور مردوں کو تو اپنے چینی کی قائل نہیں **يَا لَلَّهِ مِنْ شَرِّ مَوْحٍ اَنْفُسِهِمْ تَرْجُمُ بِنَاهُ مَا كُنْتُمْ فِيْهِمْ سَاهِتَةً** اللہ کی بدی منشون اونکی سی علی ہذا
 العیاس اسطر حکایت بہت بہتان باندہ کر اور طوفان اوٹھا کر لوگوں کو گمراہ حق سے پھیر رکھا لیکن جبکہ

بادی سلطان فی ہدایت کی اور توفیق دی اوسکی روبرو کسی کا کید اور پرہیز پیش نہ چلا چنانچہ شہر
 و معروف ہی کہ اکثر علما اور فاضل اور شہر بانہ اور ہزاروں مسلمان فی خدمت ہدایت درجستہ
 احمد صاحب غازی کی مین پہنچ کر تہ شہادت کا حاصل کیا اور بلی اس زندگی کا پیدار کی حیات
 ابوی پائی اور بعضی مسلمان خون شمشیر و خنجر سے نکلنے سے سعادت کا چہری پر مکر جان بر جوی اور
 غازی کہ مائی چنانچہ اب تک بعضی شخص موجود ہیں اور جبکہ سید صاحب فی ہندوستان کو خط
 لکھی اور اہل خطونین جہاد کی شوق دلائی کی آیتیں اور حدیثیں چوتھین اور جو سستی کرنی میں
 نہیں اور گو کہ اور دعوۃ عام کی کیا علما اور کیا فقر اور علما و فقاہ اہل حق تہی اور چار دین و کاما پڑھنا
 اپنی تقصیر پر نادم اور شرمندہ ہوی اور اللہ سی توبہ کی اور دعا مانگی کہ یا اللہ ہمارے تقصیر معاف کر اور
 جو علما اور فقر کہ اہل دنیا تھی اور دنیا کی لوگوں میں اپنی بڑائی چاہتی تھی وہ زبان سخن کی دراز کرنی
 لگی اس واسطے کہ اونکا جہاد میں پہنچنا نہ ہوں فی چاہا کہ آؤ ہم ہی پہلی طعن کریں ایسا نہ ہو کہ
 ہر پہلو کی طعن کر بیچی کہ یہی علما اور فقر ہیں جہاد میں اہل نہ ہوں پھر انکی طعن و تباہی کیا ذکر کری کہ
 کہ جو انکی دل میں آیا سو کہا اور جو زبان پر آتا ہی کہتی ہیں شل ہی کہ تہار وی پیش قاضی آئی رہا
 مترجمہ جو اکیلا جادی تو انکی قاضی کی قوی نوراضی یعنی جو کوئی اکیلا انکی قاضی کی جاتا ہی تو پتا
 ہی مدعا بیان کرتا ہی قاضی جانتا ہی کہ یہی حق پیری جب طرف ثنائی انکی اپنا مدعا بیان کرتا ہی تب
 قاضی کو کچھ اور سی بات کہلاتی ہی تو گو گیلی شبی سب کچھ کہتی ہیں اور جب کوئی جواب دیتا ہی تو
 چپ رہتی ہیں اب جانتا چاہی کہ مولوی خرم علی صاحب اور مولوی حمید علی صاحب
 دونوں مرید سید احمد صاحب غازی کی تھی اگر کوئی جہاد کا معاملہ چا تو مولوی خرم علی صاحب
 کی رسالہ کو دیکھ لی اور جو کوئی جہاد کا حال منجس چا تو مولوی حمید علی صاحب کی رسالہ کو تلاش
 کری کہ او میں طعن کرنیوالو کی اعتراض کا اور جواب خوب بیان کیا ہی اب اسکا جہاد چاہی کہ
 اسٹی پنچمین مقصد میں اس خیر خواہ سید صاحب کی جہاد کی جائیکا حال اوپر کفار کہہ کی واسطی چا
 کی لکھا ہی جب کہ سید صاحب پشاور کی ولایت میں داخل ہوئی وہاں سکھوں پر جہاد شروع کیا

اور وہ ان کی مسلمانوں فی سید صاحب کو عشر دینا قبول کیا اور اس خیر خواہ فی توزمان
 گزری ہو لکا حال لکھا ہی اس بات کو چالیس برس گزری اگر کوئی اس خیر خواہ مسلمانوں
 کی سی سوال کری کہ اور مقصد تو مٹی مفصل لکھی ہیں اور جہاد کا حال مٹی اس مقصد میں
 مفصل کیوں نہ لکھا جواب اسکا یہی کہ اس خیر خواہ فی تو اس رسالہ میں فقہ کی مسائل
 لکھی ہیں اس واسطی کہ فقہ کی کتابوں کی دو جلدیں ہوتی ہیں ایک جلد میں عبادات
 دوسری میں معاملات ہوتی ہیں تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی
 اردو میں ہو گئی ہیں اور مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر حق اردو زبان میں چھپ گئی ہیں
 اور مشارق الانوار جو حدیث شریف کی کتاب ہے وہ بھی اردو زبان میں چھپ گئی ہیں
 اور کتر الدقائق بہت مقبر فقہ حنفی مذہب کی کتاب ہے یہ بھی اردو زبان میں ہو گئی ہے
 اور ان میں عبادات اور معاملات کا بیان بخوبی لکھا ہے اب ان کتابوں مذکور کے
 مسائل خواہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ نکاح طلاق عناق جہاد و قتل کی ہوں یا خرید و فروخت وغیرہ
 کی انکا لکھنا اس رسالہ میں کچھ ضرور نہیں کیونکہ یہ کتابیں ہندوستان میں اکثر چھپ چکی ہیں
 اور شہرہ ہیں جو کوئی چاہی سوتا لاش کر کے پڑھ لی اور اس خیر خواہ فی ثنوت جاعت کی
 پچپن کتابوں مقبر سی اس سالہ میں چونتیس مقصد لکھی ہیں اس واسطی کہ پچپن کتابوں میں
 ترکیب دیگر ایک رسالہ بنانا اور اسکو مفصل کر کے لکھنا مشکل تھا سو یہ چونتیس مقصد خدا
 کی فضل سی اس سالہ میں مفصل کر کے لکھ دیئے اور جہاد کا حال کتر الدقائق اور کتر الدقائق
 کی شرح میں خوب مفصل لکھا ہے جو چاہی سودیکہ لی تو اب ہکو اس رسالہ میں جہاد کی مفصل
 حال لکھنی کی حاجت نہیں مہنی تو سید صاحب کی جہاد کی جانیکا حال اس واسطی لکھا ہے کہ
 جب جہاد کو سید صاحب تشریف لیکسی تو ان لوگوں کی اقرباؤں نے بھی جانیکا ارادہ کیا
 اور انہوں نے انکو منع کیا کسی نے کہا یہ وہابی ہیں انکی ساتھ ہست جاؤ اوکسیبتی کہا کہ یہ
 خیرات کر نیکو منع کرتی ہیں مردوں کی واسطی اور کسی نے کہا کہ یہ کسی مذہب کی مقصد ہیں

دہلی ہذا القیاس طرح کی بیتان بانہ کر یعنی لوگوں کی دہلی کی ہر شہر کیا اور سنی
 تہیہ کی جانیکا حال اسو علی کہا ہی کہ سید احمد صاحب غازی اور سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اور متبع سنت لوگ دہلی نہیں ہیں یہ جو دہلی کہتی ہیں مسلمانوں کو
 یہ آپ اور انکو کہہ دہانی ہوئی چنانچہ آپ کی تحصیل کچہرہ سالہ میں لکھی گئی ہی اور کچہرہ آگے لکھی گئی
 اسی مقصد میں آپ آدمی کو چاہی کہ انصاف اور غور کری اور ان طعن کرنی والوں کی بات کو
 ہرگز نہیں کہ یہ خوش مشہور ہی صاحب الغرض مجتہد ترجمہ صاحب طلب کا دیوانہ ہی وہ
 اسکی مصداق ہی ہے کہ یہ جو چھی کہ نام مجاہد کامل عالم بالاکوٹ کی لڑائی میں کفار سکھ کی
 ہاتھ سے شہید ہوئی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ عالی مقام کا کچہرہ احوال معلوم ہو
 شہید ہوئی یا اور کیسے طرف رونق افروز ہوئی یہ لوگ اس خبر کو اپنی اقوال بدکاتسک شہیر کر
 کہنی لگی کہ اگر یہ لوگ راہ حق پر ہوئی تو شکست کا ہی کو کہا ہی اور ماری کیوں جاتی جواب اسکا
 یہ ہی سبب ان کی انصاف اور اسلام ہی کہ جو کوئی راہ حق میں شہید ہوئی وہ حق پر نہ ہوئی
 اب جاننا چاہی کہ فتح اور شکست بند کی اختیار میں نہیں انکی اختیار میں ہی جیسی چاہی فتح
 دی اور جیسی چاہی شکست اور اللہ صاحب فی بہت اعلیٰ حق کو شہید کروایا اور رب تعالیٰ تعینا
 فرمایا چنانچہ مشہور معروف ہی کہ جناب سید الشہید انوارہ حضرت خیر الوری علیہ افضل الصلوٰۃ و
 التسلیمات یعنی قرہینین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے اس کو فوج وغیرہ
 فی خواہش تمام بلایا اور پھر آپ کا ساتھ کیا احمد الامام حضرت امام مسام ساتھ ہوئے
 اصل اسلام کی بستہ دعوت اور بددیون کی ساتھ ہی شہید ہوئی اور ہندوؤں کی
 عالی اؤں کی نصیب ہوئی پھر اگر کسی طریق سے میر پر یہ لوگ کہ سر اسے متبع سنت اور
 حضرت امام کی تہی دہلی دین محمدی علی اللہ علیہ وسلم کی جان نثار ہوئی تو کیا نقصان شہداء
 میں آیا بلکہ رتبہ اتباع کا کمال کو پہنچا کہ دم و پسین سب کو بچھوڑا اور اسی پر کام تمام ہوا
 آدمی کو چاہی کہ اپنی دل میں سوچی اور انصاف کری کہ جب امام صاحب کی ہاتھ میں فتح اور

شکت نہ تھی پیر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ تو انہیں کی اولاد میں سی تھی اور انکا
 مرتبہ امام صاحب کی مرتبہ سی بہت کم پیر انکی اختیار میں فتح اور شکت کیونکر ہوتی فتح اور شکت
 کا دینی والا اللہ ہی اپنی حکمت سی جسکو چاہی فتح دی اور جسکو چاہی شکت بد مذہب اور
 کفار کی اگر یہاں فتح ہوئی تو وہاں تو شکت ہی ان لوگوں کی کیا بڑا کام کیا کہ ترقی دین
 کی واسطی جان اور مال اللہ کی راہ میں نہا کیا ایسی لوگوں پر طعن کرنا سراسر خطا اور قہر
 کی خبر ابی ہی اسی بار خدایا پیر سلمان کو اس آفت سی بچا اور راہ ستقیم اور سنت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر پلا آمین ثم آمین تمام ہوئی تھیں اور شروع ہو م مقدمہ صدق تصدیق
 کنند چیزیں و نچہ موافق صدق چیزیں پاشد انتخاب متبرہ انہم و تشدید اور اہل علم و تحقیق
 و سردی اصلاح و کشف و مؤید بعضی بعضی راحت و روشنی نوشتہ اندر اول اصح و نچہ در
 عرف مردم متبرہ یعنی مردک چشم شہرت دارد غلط محض است و مردم ازین مناسبت غافل
 کہ چشم ابسردی خوشی موقت تمام است و در منتخب بعضی روشنی چشم و در لطائف بعضی روشنی
 چشم و خوشی از غیبات اللغات مقدمہ سنا چاہی کہ عجب طور گشتہ اور فساد
 وقت میں برپا ہی کہ شہر میں بعضی آدمی بتبع سنت و جماعت اور تارک بدعت و شرک
 اور مریدون میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی کو کہ وہ سب تابع محسین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور متابع سنت کو کہ بعضی لوگ وہابی تھی ہیں اور
 اپنی ذہن سی اور طبیعت سی ایسی کلام بد اونکی طرف نسبت کرتی ہیں کہ وہ کلام نہ کہی
 اون کی دل میں اور نہ کہی اون کی زبان پر گزری اور حال یہ ہی نہ کہی اصل کتا بون کو
 و کہتی ہیں اور نہ اون پیر و ان سنت سی دریافت کرتی ہیں اس واسطی خیر خواہ مسلمانوں کا
 بہنی والا مصطفیٰ آبا و عرف اہل و مرستی خادم الفقراء کی مرید سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کا ہی چاہا کہ اپنی کوشش کری کہ اپنی ملنی والی اور وہ لوگ کہ خدا پرست اور مومن
 دیوی اس فتنہ اور فساد میں چین اور راہ حق پر چلیں تب جتنی رسائی سید احمد صاحب مرید و تھی

اور از اون لوگوں کی رسالہ جو سید احمد صاحب غازی کی مریدوں سے برخلاف ہیں جمع کی ہیں اور
 طرف کی رسالوں کا مطالعہ کیا تو بعضی شخصوں نے ترجیح دی ہے اپنی رسالوں کو سید احمد صاحب
 مریدوں کی رسالوں پر اسطر حسی جیسی کہ سید احمد صاحب غازی کی مریدوں نے اپنی رسالوں میں
 یہ مسئلہ لکھا کہ خیرات کرنا خواہ مالی ہو خواہ بدنی ہو یہ خوب ہی اس کا ثواب مردوں کو پہنچا ہی
 مگر دن چہلم کا مقرر کرنا اسطورہ سی کہ اسیدن ثواب پہنچتا ہی اور دن نہین یا سیدن ثواب
 ہی یہ بات غیر جائز ہی تو بعض لوگ اپنی رسالوں میں منطق کی کتابوں سے حکماؤں کی تقریریں
 لکھتی ہیں اور تقریر اون کی دین محمدی میں دلیل نہیں ہو سکتی پہ منطق کی دلیل سے ایک
 چیز کو ثابت کیا پہ لکھ دیا کہ چہلم کا مسئلہ ہی اس طرح پر ہی اور پہرہ لکھ دیا کہ یہ لوگ خیرات
 کرنا کو منع کرتی ہیں اور یہ لوگ بھت بڑی ہیں پہر نہایت اکی دلمین آئی برائی کی دہائی
 طرف لگا دی اور بعض لوگ اپنی رسالوں میں کہ منطق کی تقریر نہیں لکھتی ہیں جو اپنی دلمین
 آیتوں لکھتی چلی گئی اپنی رسالہ کو ترجیح دی اور بعضی رسالوں میں بزرگوں کی طرف سے کہتے ہیں
 لکھتی ہیں کہ غلامی بزرگ نے یہ فرمایا ہی اور غلامی بزرگ نے یہ فرمایا اور از اون باتوں کی
 دیکھتی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ پہل نہیں پہنچا جو اولیا اللہ میں وہ غیر شرع بات کہ فرماتی ہیں مگر
 یہ لوگ اوپر پریشان کرتی ہیں بعد فریگی انکو اپنا حال معلوم ہوگا اور بعضی رسالوں میں لکھا
 کہ ان چاروں مذہبوں پر عمل کیا چاہی اور یہ نہ سمجھی کہ قیاس مجتہدہ کا آیت اور حدیث
 ہی ثابت ہی سبحان اللہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صراط المستقیم
 میں چاروں مذہبوں کی تعریف لکھی ہی اور مولوی غلام اسحاق صاحب محدث دہلوی
 کہ نواسہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی ہن اوہوں نے ہی اپنی کتاب میں
 میں چاروں مذہبوں کی تعریف لکھی ہی اور کوئی مسئلہ اپنی طرف سے نہیں لکھا اور جو کسی
 نے حوال کیا تو انہوں نے سنت جماعت کی متنبہ کتابوں کی عبارت سے جواب دیا ہی اور جن
 کتابوں سے انہوں نے جواب دیا ہی اون کتابوں کا نام اس مقصد کی اخیر میں لکھا گیا

سوال اور جواب کی گہنی کا طرہ و انکاسطرح پر ہی سوال ادا کہ شرعیہ چندان جواب ادا کہ
 شرعیہ کہ در اصول فقہ می نویسد چهار اندک کتاب و السنۃ و الاجماع و القیاس
 کذا فی التوضیح و المنار و الحسامی و الشاشی و المسک و البز و ی و غیرها
 من کتب اصول الفقہ لیکن قیاس آن قیاس حجت است کہ مقرون بشرط بہت رفیق
 شرط مذکورہ کہ در اصول فقہ مسطور اند و استحسان و استصحاب و غیرہ داخل در قیاس اند
 و اللہ اعلم اگر مسئلہ دلی باشد کہ یک حکمی را تقاضا می کند و مقابل آن دلیل دیگر باشد یا کمتر
 از آن و حکمی دیگر را تقاضا میکند دلیل اول را قیاس حلی میگوید و دلیل ثانی را قیاس حنفی و استحسان
 نامند و استصحاب حکم کردن بشرطی کہ اصل در آن شیء باشد چنانچہ کسی آبی را در میان بدو حال آن
 معلوم نیست کہ طاهر است نجس اما نظر بر آنکہ اصل در آب طاهر بودن است حکم کرد کہ این آب پاک است
 این را استصحاب میگویند و چنانکہ کسی شخص باشد کہ حال او معلوم نیست و زرد او چیز باشد استصحاب
 تقاضا میکند کہ این اشیا ملوک او باشند نقل از مائۃ المسائل کہ تالیف مولوی محمد اسحاق صاحب
 محدث دہلوی کی ہو اسطرح سی سوال اور جواب گہنی حلی کی اور حنفی سید احمد صاحب کی مرید کی
 بتقریر سالی ہین یہ مائۃ المسائل مولوی محمد اسحاق صاحب کی اون سب سالون کی شرح ہی پر
 جو حق پر تہی ہمینی اونکی رسالون اور کتابون کی سند اس سالی مین لکھی اور جن رسالون سی
 مسلمانون مین فساد پڑتا تھا اونکو جو پڑیا ساتھ اس قول مشہور کی خذ ما صفا و غ ماکدر
 اب کتاب صراط المستقیم جو میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور سالہ مائۃ المسائل
 مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کا دونوں طرف کی رسالی والون کو کافی ہی بدعت اور
 شرک کی مسائل مائۃ المسائل مین بفضل لکھی ہین اور اسطرح سی تصوف کی مسائل صراط المستقیم
 مین اگر کوئی انصاف سی دیکھی اور غور کرے اور جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید
 پر بہتان کرتی تہی وہ حسنی اس مین لکھدی ہین اگر کوئی نیا بہتان اپنی دلی بناوی تہی اس مین
 بہتانوں کی طرح او سکوبھی قیاس کر لینا چاہی اب جاننا چاہی کہ اون کتابکی سند کی کہ چوچا

میں کر لی گئی ہیں ساتھ توفیق اور مدد خدا کا رسا کی ایک سالہ جمع کروں کہ یہ فتنہ اور فساد بڑا
 اور سختین برپا کی سید احمد صاحب عازمی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی طرف سے اگر خدا چاہی
 تو دور ہو جاویں اور قیامت کو کہ اللہ عز و جل شانہ عادل اور خبیسی کا ویسا بدلاؤ دینی والا ہو گا وہ کھانا
 اور ربی نسبت کرنی والی عذاب اور تکلیف خدا کی سی محفوظ رہیں تو اسوۂ مطہی انس و جان
 تالین کیا اور نام اسکا وافع الفساد وافع الباطل وافع الشرک وافع البدعات
 افسوس کہ اپنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اپنی جاہلیت سی یہ لوگ نہ سمجھی اور
 طرح طرح کی دین میں فساد کرنی لگی اور شکوۃ شریف میں حدیث لکھی ہی وہ حدیث یہ ہی
 مَنْ قَسَمَ لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: أَجِدُ مِائَةَ شَهِيدٍ تَرْجُمُونِي بِمَا كُنْتُ أَهْلًا
 ماری اور اہل کری میری سنت پر وقت فساد است میری کی تو اسکو شو شہید و نکاح و ثواب ہی
 اور یہی حدیث آگے ساتھ شرح کی لکھی جا بیگی اچھ کوئی مسلمان اس سنا کہ کو خود کر مطہر
 کری یا کان لگا کر خوب سنی بدعت اور شرک اور بدگمانی سی نکل کر سیدی راہ پر آ جاویں
 تعالیٰ بہر پرگانی اور بدگمانی اور غلط سمجھانی کسی عالم فی عمل اور میر کرنی والی دنیا طلب اعتقاد
 کی سی ہرگز نہ پہنکی اور نہ پہنکی اور ہمیشہ دنیا میں متبع سنت اور تارک بدعت اور شرک کا اور
 چلنی والا راہ مرضی حق کا ہو اور خالص بندہ خدا کا بن جاویں اور صحتی امین کی منتہی اور پاک
 اپنی خدا بہت بخشش کرنی والی سی پاویں اسی بار خدا برکت اپنی خدائی کی سی ہو گا اور
 مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا کر کہ وہ سب راہ و رسم خلاف شرع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی چھوڑ کر اوپر راہ حکمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم اور مضبوط ہو جاویں اور او
 کتابوں قوی اور بہت شکم اولی سنت جماعت کی مذہب کی ہیں انہر ثابت رہویں اور ضعیف
 ضعیف مسنون اور محظون کو چھوڑ دیویں آمین یا آلہ العالمین لضعیف بمعنی افزون کروں
 ازینعت تمام ہو بہت مدد اور شروع ہو مطلب خاص یعنی بیان کرنا سوالوں کا اور جوابوں کا
 عجیب معاملہ ہی کہ جب جاہلوں کو بدعت اور شرک کی کاموشی منع کیا جاتا ہی تو عجب طے

و اہی تباہی اختراص اور سوال کرتی ہیں سب خرافات اور زطل اونکی کون بیان کریں گے
 چند سوالوں کا جواب یہاں لکھا جاتا ہے اگر خدا نے جو بھائی ہی تو اسی پر اونکی اور سوالوں کا
 بھی جواب قیاس کر لیتا چاہیے اول جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں
 کی خدمت میں عرض ہی اور سوالی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی
 جو لوگ کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قائم اور محبت کرہنی والی ہیں اور لوگوں کو
 اوسپر رغبت اور شوق دلانی والی ہیں تو تمکو چاہیے کہ بعضی آدمی تم لوگوں پر بہتان کرتی ہیں
 یعنی وہاں کی کہکڑ مشہور کرتی ہیں پہلی جو تم سمجھنا اور نکاح شروع کرو تو اونکی بہتانوں کا جواب دو
 اور اس رسائی کو بار بار اونکی روبرو پڑا کر سناؤ تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اونکی دلون سی
 بہتان اوٹھانی دور ہو جائیں گی اگر اونکی بہتانوں کا جواب سننے نہ دیا اور وفائی شرع کی انکو سمجھا نہ
 کیا تو وہ بہتان اونکی دلون میں پڑی رہیں گی اور اونکو سمجھنا فائدہ نہ کرے گا چنانچہ ایک حکایت کہی
 ہے کہ ایک شخص گئی تھی کسی شہر میں وہاں کتا کنوی میں گر پڑا تھا تو لوگ پانی کو نکالتی تھی او
 کتی کو نہیں نکالتی تھی تو انہوں نے کہا پہلی کتی کو نکالو تو یہی پانی نکالو جب کنوان پاک ہو گا پھر
 جب تک اونکی بہتانوں کا جواب نہ دیا تو اونکو سمجھنا کچھ کارگر نہ ہوگا اور حق بات تو یہی ہے کہ
 ہر آدمی اپنی مذہب کی عالم کی بات سنتا ہے اور اپنے اعتقاد کرتا ہے جب تمکو یہ لوگ سمجھی کہ ہمارا اونکا
 ایک مذہب ہے تب بہاری بات سنیں گی اور اعتقاد رکھیں گی اور جب یہ تمکو وہاں پہنچیں
 تو ہرگز ہرگز تمہاری سمجھانی پر کان نہ کریں گی پہلا بیان سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں پر اوستیج سنت لوگوں پر جو لوگ کہ طعن اور بہتان
 کرتی ہیں اور اونکی طرف وہابیوں کی نسبت کرتی ہیں اوسکی جواب
 میں سوال اول بعضی نادان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی
 کہتی ہیں کہ ایک فرقہ وہابی مکہ شریف میں گذرا ہے اوسکا حال حکموں کے معلوم نہیں تم بیان کرو

کیونکہ کتاب جواب اسکایہ ہی کہ جنسی تم میں مقدس ہی وقت نہیں اسطرح ہی ہم نہیں
 جانتی مگر اس زمانی میں یعنی نادان جسکو سنتی ہیں کہ بدعت اور شرک سی منع کرتا ہی تو کہتی
 ہیں کہ شیخ و نابائی ہی ایسی باتیں و نابائی کرتی ہیں اسکا جواب یہ ہی کہ جس بات ہی کہ ہم
 منع کرتی ہیں اسکی برائی قرآن اور حدیث اور فقہ کی معتبر کتابوں ہی بیان کرتی ہیں
 جو حنفی مذہب کی ہیں کہیں وہابیوں کی کتابوں کا نام نہیں اور نہ انکی سند پکڑتی ہیں اور
 باوجود اسکی تمہارا حکم وہابی کہنا جہالت ہی اگر قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر کی سند دینی ہی تم
 حکم وہابی کہتی ہو تو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کی سوا تمہاری کوئی اور
 کتاب میں ہیں کہ اونی تم حکم وہابی کہتی ہو اور حالانکہ تم یہی دعویٰ کرتی ہو کہ ہم حنفی مذہب ہیں
 پھر تم کو کیا ہوا جو تم اولیٰ باتیں کرتی ہو اور مسلمانوں کو بہرگاتی جواب یوں سمجھا چاہی کہ جو
 مسئلہ قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب کی سی کوئی متبع سنت تمہاری و در بیان کر کے
 تو ہم تم ہی پوچھتی ہیں کہ تم صرف نحو پڑھی ہو یا نہیں اگر صرف نحو پڑھی ہو تو باتہ اوٹھا کر دواؤ
 یوں کہو کہ یہ جو تم معنی کہتی ہو یہ ایسی نہیں ہیں جیسی ہم کہتی ہیں ایسی ہیں تو وہو کو جماعت کشمیر
 کی ساسنی جواب دینی تو لوگ آپ معلوم کر لیں گی کہ تم حق پر ہو یا وہ اور جو تم صرف نحو نہیں پڑھی ہو
 تو پھر تم کیونکہ ناہمی سی تقریر کرتی ہو اور خدا کی عذاب میں گرفتار ہوتی ہو اگر تم سچی ہو تو یہی
 بات پر ہمارا تمہارا فیصلہ ہی اور یہ جو یعنی لوگ سنت و جماعت ہو کر سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ اور انکی مرید و پیروں پر پستان کرتی ہیں تو ہم ان لوگوں کو رخصتی نہیں کہتی ہیں مگر
 افسوس وہ شخص مکر اور فریب راضیوں کی سی کرتی ہیں جسوقت راضی سنت و جماعت کی
 لوگوں کو بہرگاتی ہیں تو یوں کہتی ہیں کہ دیکھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضرت سیدہ زینب
 کا جلا یا اونچ پھلو مبارک اون سے وہ کی ساتھ شمشیر اپنی کی صدمہ پہنچا یا حالانکہ یہ ایسا بہتان
 ہی کہ مسکے کچھ سہل ہی نہیں خص راضی و کجاہوش اور افرامی تو یعنی نادان اہل سنت و جماعت
 کی اس بات کو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا جانتی ہیں یا شک میں پڑ جاتی ہیں نادان

راضیوں کی طرح کی کید اور یہ پستان جو ہم فی یہاں لکھی ہیں مولانا شاہ عبدالغفر صاحب
 محدث دہلوی نے اثنا عشریہ جو راضیوں کی رد میں تصنیف کی ہے اوس میں لکھی ہیں اب
 خیر خواہ مسلمانوں کا یوں عرض کرتا ہے کہ اصحابوں کی تعریف اللہ فی اور اللہ کی رسول فی قرآن
 اور حدیث میں فرمائی ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی قطعی جنتی ہیں اور ان چاروں
 کی آپس میں محبت دلی ہے اور یہی بعضی راضیوں کا کہہ رہی ہے کہ جب وقت کوئی تعریف حضرت ابو بکر حضرت
 عمر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی کرتا ہے تو کہتی ہیں یہ خارجی ہے اور جب ان تینوں یا دونوں کو
 برا کہوا لیتی ہیں تو اپنی گروہ میں اوسے داخل کرتی ہیں ان راضیوں کی سی مکر اور فریب ان
 لوگوں نے میکہ میں ہیں جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں سے ناحق برخلاف ہیں
 پہر جس آدمی کا اعتقاد سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ یا انکی مریدوں پر ہوتا ہے پہر یہ لو
 کس طرح کا مکر اور فریب دیکر اوسکو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سے بد اعتقاد کر دیتی ہیں
 تب اوسکو اپنی گروہ میں داخل کرتی ہیں پہر ان پر غضب خدا کا پڑتا ہے جسکے ایک ملک ہی
 افغانوں کا کہ سہ اوسکا نام ہے اوس ملک کی رہنی والو پر غضب پڑا اور انکا ملک پہلی سکھوں نے
 لیا پہر اوسنی سکھوں نے کہا تمہاری اپنی مسلمانوں کی ساتھ کیا کیا جو تم اب ہم سے عذر معذرت کرتی
 بعد سکھوں کی پہر انگریزوں نے لیا اب جو کوئی اس طرح کا کام کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اوس پر غضب کا
 پڑے گا لیکن سوائے سیمہ کی اور ملکوں کی پٹھانوں نے سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
 ساتھ نہ تو لڑائیوں میں شریک ہوئی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتھ اور نہ ہابوں
 کی نسبت کی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پر نہ انکی مریدوں پر مگر بعضی قوم پٹھانوں کی
 فی طبع زر کی سی اور سکھوں کی ڈری طرف داری سکھوں کی کی دوسرے اسیان شجرہ کی سی
 میں اب اسجہ یوں جانتا چاہی کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام عظیم
 صاحب کی مذہب میں تھے اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہی امام عظیم

صاحب کی مذہب میں ہیں مگر سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ حسین کو تشریف لیکھی تھی وہ ان
 اگر کوئی امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد صلی اللہ علیہم ان اناموں ذکر کریں گے
 ہو وہی کوئی انکی مذہب والا مرید ہوا ہو تو وہ اللہ علم اور یہ عاجز مرید سید احمد صاحب خاڑی
 اللہ علیہ کا ہی اور سید احمد صاحب خاڑی رحمۃ اللہ علیہ تقبند یہ طریق میں مرید مولوی شافعی
 عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ شبانہ ولی
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ شیخ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید سید عبداللہ اگر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید سید
 بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ
 کی تھی اور وہ مرید خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید
 مولانا زاہد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ عبداللہ صاحب اجڑا رحمۃ اللہ
 علیہ کی تھی اور وہ مرید مولانا یعقوب چرخي رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ
 بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید حضرت میر کلال علیہ الرحمۃ کی تھی
 اور وہ مرید خواجہ محمد بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ ابو علی رام تہی رحمۃ اللہ
 علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ محمود انیس غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ حارث
 ریوگری رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ جگن انیس رحمانی رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ
 مرید خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ ابو علی خاڑی رحمۃ اللہ کی تھی اور
 وہ مرید امام ابو القاسم شیری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ
 کی تھی اور وہ مرید امام ابو القاسم انصاری رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ مرید شیخ ابی نیکزاد رحمۃ اللہ
 کی تھی اور وہ مرید حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ مرید شیخ ابو الحسن بنری قسطنطنیہ
 کی تھی اور وہ مرید شیخ معروف کفری رحمۃ اللہ کی تھی اور وہ مرید امام علی موسیٰ رضی اللہ عنہ

تھی اور وہ مرید امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
 کی تھی اور مرید رئیس فقہائے تابعین قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور مرید صاحب سؤل اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی اور وہ مرید امیر المؤمنین
 فضل الخلفائے اشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی اور وہ مرید سید الانبیاء والمرسلین
 محبوب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور سبط حسنی و سائر
 چشتیہ طریق میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کو مولوی شاہ عبد الغیر صاحب
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پہنچا ہی اور ہم کیا جانیں کہ وہ پائی کہاں ہیں اور کون ہیں سوآل خود
 اور بعضی شخص یوں کہتی ہیں کہ تفسیر فتح الغیرا و تفسیر بندہ اور راہ نجات اور مائتہ المسائل
 کی اعتقاد رکھنی والوں اور عمل کرنے والوں سے کیوں تکرار کرتی ہیں اور سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی یہی سہی کتابیں عمل اور اعتقاد کی ہیں پھر ان لوگوں سے کیوں
 سؤل میں تکرار کرتی ہیں جواب اسکا یہ ہی کہ بعضی مسائل اون کتابوں کی کہ خلاف
 نفس اور عقیدوں ان لوگوں کی ہیں وہ ان سؤل کو عمل میں لاتی ہیں اور انکو یہی کہتی ہیں کہ ہم
 اپنے عمل کو تو وہ اونہی تکرار کرتی ہیں تو اس بات کو اب یوں سمجھا چاہی کہ ایک شخص ایسا
 ہو کہ اوس سے کوئی تکرار نہ کرتا ہو سؤل نہیں بلکہ ہر ایک اوسکی بزرگی کا قائل ہو اور وہ کسی مجمع
 کثیر میں یہ کسی سؤل ان کتابوں مذکور کی بیان کر دی ایک سؤل یہ کہ قبروں پر چراغ جلانا حرام
 ہی خواہ وہ قبروں کی ہو یا شہید کی چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب فی راہ نجات میں لکھا ہی
 اور مشکوٰۃ شریف میں قبروں پر چراغ جلانا حرام لکھا ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
 علیہ فی مشکوٰۃ شریف کی شرح میں لکھا ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ان لوگوں
 پر کہ جلاتی ہیں چراغوں کو اور قبروں کی ساتھ تصدیم کی اور نزدیک بعضوں کی حرام ہی اگر
 تصدیم کا نہ ہو بسبب سہا کی اور ضائع کرنی مال اور یعنی کہتی ہیں کہ اگر اوس جگہ راہ گذر
 آدمیوں کی ہو یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرتی ہوں جائز ہی اور بیچ اس صورت کی چراغ

جہانگیر کی سبب سے نہیں ہی بلکہ دوسری کام کی سبب سے ہی کہ بیچ او کی قبر متعین و نہین
 ہی انتہی اور ایک مسئلہ یہ کہی کہ جانور جو بیچ کرے اور زمین تقرب اور تعظیم اللہ کی چاہی اگر سزا
 خدا کی اور کسی تعظیم اور تقرب اوس جانور میں ہونی تو حرام ہی کہ جناب شاہ عبدالغیر صاحب
 محدث دہلوی فی استغاثی و حیحہ میں ساتھ مذکور ہے کہ بیچ کرے اور فیہ شہادہ پوری اور محکم
 اور قادی مسالک ائمہین اور کتب کتابی حرام لکھا ہے اور اگر اللہ کی نام کا شہادہ کر بیچ کرے
 اور ثواب اوس کا کسی اور وجہ کو بخشی تو روا ہی اور ایک مسئلہ یہ کہی کہ مصافحہ بعد از عصر کے
 خاص کر کے اور ایسی ہی معافۃ یعنی ملنا وں عید کی مکروہ ہی مگر جو سفری آدمی تو اس سے ملنا وں
 ہی مولانا محمد اسحاق صاحب فی کتاب مائۃ المسائل میں لکھا ہے اور ایسی ہی ایک مسئلہ یہ کہی
 کہ مائۃ المسائل میں یہ قول ڈالنا اور قبروں کی منہ لکھا ہے ساتھ مذکور ہے شیخ عبدالحق محدث
 دہلوی قدس سرہ کی کہ وہ بڑی حنفی مذہب تھی اور ایسی ہی ایک مسئلہ یہ کہی کہ مائۃ المسائل میں
 ملو انکو سوای خانہ کعبہ کی حرام لکھا ہے ساتھ مذکور ہے بھاراتی کی اور شرح مناسک بلا علی قاضی
 رحمۃ اللہ علیہ کی اور یہی کتابوں سے اور دف اور فرامیر کی ساتھ راگ تنگی حرام کہی چنانچہ مائۃ المسائل
 میں لکھا ہے جیسی یعنی لوگ عرس نہیں دف اور فرامیر سے راگ تنگی ہن تو یقین ہی کہ اکثر لوگ
 اوس وقت اوس شخص کی بزرگی سے انکار کریں اور اوسکی معتقد نہوں گی اور کہیں گی کہ یہ وہابی ہی
 اور یہ کہنا چار سبب بدگمانی کی نہیں جو چاہی سو آزمائی کیونکہ بدگمانی اوس کہتی ہیں کہ جو اس
 ظاہر ایک چیز نہ ہو اور دوسرا اوس چیز کا گمان اوس میں کرے اور یہاں یہ بات نہیں جو کوئی
 مسئلہ بیان کرے اوس آدھیکہ لوگ وہابی کہتی ہیں پھر اگر وہ شخص کسی ہی عبادت کرے تو
 اور نہ ادا کرے اور قرآن مجید اور دوز و شریف چڑھی اور اوقات شغافہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اور شغافہ آدرا نبیا اور اولیا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرے ساتھ اذن اللہ کی اور شغافہ انبیا اور کرام
 اولیا کا قائل ہو اور اور پہنچنی ثواب عبادت بنی اور مانی کا مردوں کو کرے یعنی اللہ کی ستمی
 کرے اور اوسکی روئے ثواب بخشی اور جو ضروریات دین کی ہوں اون سبکا اقرار کرے اور چاروں

مذہبون میں حق و اگر جانی اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہوئی اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
 اللہ اور آمنت باللہ الی آخر وہ باوجود بڑی اسپر بھی اکثر بدگانی سی کہیں گی یہ وہابی ہی اب جو کوئی
 اس سبھانی پر بھی بدگانی کری تو وہ جانی اللہ عادل ہی ہاں اگر کوئی شخص مخالفت کری جان
 مذہب سی اور طعن مجتہدون پر پیر اگر وہ شخص ہزار بار دعویٰ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
 علیہ کی مریدی کا کری تو وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی
 برخلاف اس سطلی کہ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی کتاب صراط المستقیم
 میں چاروں مذہبون کی تعریف لکھی ہی اور فرمایا ہی کہ رواج اور نکاح تمام اہل اسلام میں ہی بہتر
 اور اچھا ہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ آپ بھی حنفی مذہب ہی اور ہی عمل سید احمد
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کا اور پرماتہ مسائل کی ہی اور اوسمین سند کتب حنفیہ سی دی ہی
 اور حقیقت چاروں مذہبون کی بخوبی تحقیق کی ہی اور وہ عبارت مائہ مسائل کی یہی اتباع مذہب
 اربعہ بدعت نیست نہ سببہ حسنہ بلکہ اتباع انہا اتباع سنت است زیرا کہ اختلاف در مذہب العہد
 یا اختلاف صحابہ است و در افتاد اختلاف صحابہ حدیث اصحابی کا لفظ قرآن فیما یقتدیم اللہ
 و اردست یا اختلاف مذہب اربعہ اختلاف قیاس است و حقیقہ قیاس از خصوص ثابت است پس
 اتباع ایشان اتباع نص است و نیز اختلاف درین مذہب اربعہ اختلاف ظاہر حدیث و استنباط
 حدیث است بعضی ظاہر حدیث تسک می کنند بعضی عمل با استنباط حدیث چنانچہ حدیث صحیح بخاری
 و مسلم وغیرہ مذکور است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتیکہ مردمان اسوی بنی قریظہ فرستادن فرستاد
 کہ لا یصلین احد صلوٰۃ العصر الا فی بنی قریظہ بعضی مردمان و طریق نماز خواہند بخار
 آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را منظور بود کہ در رفتن تاخیر نکنند آنکہ نماز را فوت از وقت کنند
 و بعضی بموجب ظاہر لفظ حدیث و طریق خواهند تا آنکہ در بنی قریظہ رسیدند وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم شنیدند ہر احدی انکار فرمودند پس عمل بہر دو طور جائز شد ہمین طور است اختلاف در مذہب اربعہ
 پس چگونہ بدعت خواہند پس ہرگز تقلید ایشان را بدعتی نخواہند گفت زیرا کہ تقلید ایشان تقلید حدیث

لوگوں کی انکی پڑھتی ہیں اور سنی اور سنی غلط سمجھاتی ہیں لوگوں کو نوراہ حق سی پڑھتی ہیں تو پھر وہ لوگ
 سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلیفہ یا میری سوال کرتی ہیں کہ تقویۃ الایمان میں
 بعضی شخص انبیاء اولیاء کی حق میں نسبتیں بڑی بتلاتی ہیں پھر وہ لوگ کہتے ہیں آپ سی یا کسی کی
 سکھائی سی کہ مولوی محمد اہل صاحب اتنی بڑی عالم تھی کہ انکا علم لوگوں پر مشہور ہی اور انکی
 کتاب پڑھنی لوگ طعن کرتی ہیں کچھ سطر کی عبارت انہوں نے اپنی کتاب میں نہیں لکھی جس
 طعن کرتی والو کا طعن اوٹھ جاوی تو جواب اسکا یہی کہ ہم مرید خباب مرشد کامل خلافت
 سادات کرام میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں اور مذہب میں امام عظیم صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں ہاں مولوی محمد اہل صاحب ہماری پیروی میں ہیں اور انسی اکثر لوگ بسبب
 منع کرنی شرک و بدعت کی عداوت کہتی ہیں ہم واسطی دفع فساد کی عبارت کئی مقام تقویۃ
 الایمان کی لکھتی ہیں اسی ضیاف معلوم ہو جائیگا کہ تقویۃ الایمان میں لفظ بی تعظیمی کا نہیں اگر کوئی
 دشمن میں کا بسبب کچھ بھی اپنی اور اس کتاب میں الفاظ بی تعظیمی کی نکالی تو اسکی قول کا کیا اعتبار
 سی بد مذہبوں بی دینوں بی دین میں فساد ڈالنے کی واسطی دین کی کتابوں میں اپنے طرف
 سی کچھ ملا دیا ہی ایسی ہی اس کتاب میں کیشنی ملا دیا ہو جسکو خدا فی علم دیا ہی وہ پہچان لیتی
 ہیں کہ یہ بات کسی بد مذہب نے لگا دی ہی اس کتاب میں اور وہ عالم بچاتی ہیں کہ اس
 کتاب مصنف اہل سنت و جماعت ہی اور تقوی دار وہ ایسی بات اپنی کتاب میں کہی نہ
 لکھتی کہ مخالف تہذیب اور حدیث اور اجماع اور قیاس کی ہو وی مگر کسی بد مذہب نے
 اس کتاب میں اپنی طرف سے یہ بات لگا دی ہی تو پھر اسواسطی وہ عالم مشہور کر دیتی ہیں
 کہ فلاں کتاب میں فلاں بات کسی نے اپنی سطر لگا دی ہی اس بات سے تم خبردار ہو جاؤ کہیں غلطی میں
 آ جاؤ ایسی ہی ہم تک تقویۃ الایمان کی حال سے خبردار کری دیتی ہیں اگر کوئی انصاف کری اور غور
 سی دیکھی اور عداوت سی نہ دیکھی تو انبیاء اولیاء کی اس کتاب میں تعظیم ہی اور تحقیر تعظیمی نہیں
 ہاں البتہ خدا تعالیٰ کی تعظیم نہیں اور خدا تعالیٰ کی تعظیم کسی کی نہ کی جا ہی اسواسطی کہ شرع میں

دست نہیں اور جس عبارت سے کہ طعن کرنی والوں کا طعن اوٹھ جاویں وہ یہ عبارت ہی جو تقویۃ الایمان
 میں لکھی ہوئی ہے بلکہ آدمی کو یہی تعلیم کرنی جو اللہ تعالیٰ نے بتلائی ہے اور شرع میں جائز ہی انتہی اب
 کوئی ایسی تقویۃ الایمان لایمکا کہ جس میں اللہ کی بتلائی تعلیم نہ ہوگی اور شرع میں جائز ہی انتہی تو ہم اس
 تقویۃ الایمان کو کہیں گی کہ یہ مولوی محمد اسماعیل صاحب کی نہیں تم اپنی طرف سے بنا لائی ہو اور تقویۃ
 الایمان کا حال یوں جانا چاہیے کہ بعض لوگوں نے سبب عداوت صاحب تقویۃ الایمان کی کہ
 کم و بیش نہ کر دیا ہو اور جو تقویۃ الایمان مولوی محمد اسماعیل صاحب کی تصنیف ہے اور ہمیں کوئی مقام
 نہیں جیسا کہ یہ لوگ بہتان کرتی ہیں اس واسطے کہ تقویۃ الایمان میں یہ عبارت ہی سب سے بہتر
 یہی ہے کہ اللہ اور رسول ہی کی کلام کو اصل کہی اور اس کی سند پکڑی اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ
 انتہی سبب ان اللہ کیا خوب عبارت مولوی اسماعیل صاحب نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھی ہے
 کہ سب سے بہتر یہی ہے کہ اللہ اور رسول ہی کی کلام کو اصل کہی اور اس کی سند پکڑی اور اپنی عقل کو
 کچھ دخل نہ بھی اب جانا چاہیے کہ اللہ کا کلام قرآن ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام حدیث
 ہیں اور سب علماء میں پڑھا ہوا اور ہو چکی کہ اجماع است اور اجتہاد مجتہدوں کا یہ دونوں حدیث
 سے ثابت ہیں پس جو مسائل کہ اجماع اور اجتہاد سے ثابت ہوئی اور غیر حل کرنا بھی ثابت ہو جائے
 ہستی لکھا ہے کہ کوئی نادان چن بھیجی کہ دلیلین تو شریعت کے چار ہیں ایک تو قرآن شریف دوسری
 حدیث شریف تیسری اجماع چوتھی اجتہاد اور مولوی اسماعیل صاحب نے دوسری دلیل کو لکھا ہے قرآن
 اور حدیث اجماع است اور اجتہاد مجتہدوں کی واسطے کیوں نہ لکھا تو اس کا جواب ہے کہ یہ دونوں
 دلیلین ہی قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے ثابت ہیں اگر کسی کو شک باقی
 ہوئی تو مصنف تقویۃ الایمان یعنی مولوی محمد اسماعیل صاحب نے رسالہ فیصلح الحق جو مولوی محمد اسماعیل
 صاحب شہزادہ معروف ہی انجمن طائیر کر کے استنباط اور اجماع کو درست لکھا ہے اس عبارت
 سے صاف معلوم ہوا کہ یہ چاروں دلیلین شرعی ہیں ان سے جو مسئلہ ثابت ہو وہی تو وہی ہوگا
 اسماعیل صاحب کا مذہب ہی اگر کوئی عداوت سے ان چاروں دلیلوں کی برخلاف کوئی مسئلہ

مولوی محمد عیسیٰ صاحب کی کتاب تقویۃ الایمان میں داخل کری تو اسی وقت کلمائی گا کہ یہ مسئلہ
 مولوی صاحب کی مذہب سے برخلاف ہے کسی شخص نے اپنی طرف سے لکھا ہے اور مولوی صاحب پر
 لکائی ہے اور جو کون کسی مقام پر شبہ ہو تو کسی عالم متبرہ سے پوچھو اگر وہ تمہیں سمجھا دی تو بہتر ہے والا
 کی غلطی جانو یا یوں سمجھو کہ کسی نے عداوت سے داخل کیا ہے نہ مولوی محمد عیسیٰ صاحب لکھا ہے اس واسطے
 کہ وہ تو خود اپنی کتاب میں لکھ گئی کہ آدمی کو کسی تعظیم کری جو اللہ تعالیٰ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز
 نہیں بلکہ انہی چاہے کہ کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کریں خصوصاً ایسی عالم پر کہ حاجی غازی حافظ محدث
 مفسر شایع سنت قاسم بدعت تارک الدنیا راہنی برضای خدا ہو یہاں تک کہ راہ خدا میں کھائے
 کی ہاتھ لائی بالاکوٹ کی لڑائی میں سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتویں شہید ہو
 ایسی شخص پر بدگمانی کرنی نہایت بدیہی بلکہ عاقبت کی خرابی ہی ہمیں دفع فساد کرو یا اگلی تم جانو اب
 تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہر نسبت
 ہو یا اور پیغمبروں کی یا اصحابوں کی یا بزرگوں کے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبرکات کی تعظیم ہو
 چاہے کہ جو اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو اس عبارت تقویۃ الایمان کی سی طعن کرنے والوں
 کا طعن اوشہ گیا اور مولوی محمد عیسیٰ صاحب کی تقویۃ الایمان میں ایسی تعظیم کی لفظ لکھی ہیں کہ
 تم ہرگز اس سے زیادہ بڑا سکونگی وہ تعظیم کی لفظ یہ ہیں ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری جہان
 کی سردار ہیں کہ اللہ کی نزدیک و نامرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی احکام پر سب زیادہ
 قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سیکھنے میں سب ان کی محتاج ہیں ان معنوں کے ان کو ساری جہان کا
 سردار کہنا چاہیے بلکہ ضروریوں ہی جانتا چاہیے اہتی اور دوسری مقام میں یہ لکھا ہے یعنی
 سب اولیاء امیاء کی سردار پیغمبر خدا ہی اور لوگوں نے انہیں کی ٹری بڑی بھری دیکھی اور انہیں
 سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی بزرگی حاصل ہوئی اہتی اور
 مقام میں اسی کتاب میں لکھا ہے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اہتی اور اسی کتاب میں اور کئی جگہ تعظیم کی لفظ لکھی ہیں عبادت میں تقویۃ الایمان کی دیکھ کر

تقویۃ الایمان پر طعن کرتی تو مولوی محمد اسماعیل صاحب سی کمال عداوت رکھتا ہی خدا اور سکوہ است
 کری میں عبارتیں معلوم ہو کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ویسی ہی چاہی کہ آپ کی جہا
 اعلیٰ کی مناسبت ہو اور یہ طریقہ جسکی وہ پیروی اور اصحابوں اور بزرگوں کی درجہ درجہ کی چاہی
 جو ہم کی طرح کا طعن کرو گی تقویۃ الایمان پر تو ہم تمہاری طعن کا جواب تقویۃ الایمان ہی کی عبارت ہی
 دینگے اور ہم قسمی چھینکی کہ جس بات پر تم طعن کرتی ہو یہ بات موافق قرآن اور حدیث کی ہے نہیں
 اگر تم کہو گی کہ یہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہیں ہے تو اسوہ صلی ہم تقویۃ الایمان کی عبارت طعن
 کرتی ہیں تو اسکی جواب میں قسم قسمی کہتی ہیں صمد آفرین تمہاری اوپری بہت اچھا کہا کہ ہم اس
 بات پر طعن کرتی ہیں کہ یہ بات موافق قرآن شریف اور حدیث شریف کی نہیں ہے اس تمہاری کہنی ہی
 صاف معلوم ہو کہ تمہارا اور مولوی محمد اسماعیل صاحب کا ایک ہی مذہب ہی تو ہے تم تمہاری انکی عبارت
 پر زمین کی جو تقویۃ الایمان میں کہی ہی وہ عبارت یہ ہی سب ہی بہتر راہی ہی کہ اللہ اور رسول
 ہی کلام کو اصل کہہ دینی اور اسکی سند پر کڑی اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دینی آہی تو تمہارا یہ طعن لغوی اسطرح
 جو تقویۃ الایمان پر طعن کرو گی تو ہم کو ہی جواب دینگے تمہارا طعن کرنا لغو ہو تا چلا جا جائیگا انشاء اللہ
 اور سچ بات یہی کہ حیات قرآن اور حدیث اور جامع اور قیاس مجتہدوں کی سی برخلاف ہی او سپر
 کوئی ہٹ کر یعنی از جا وی کہ یہ بات ایسی ہی ہی یہ طریق سلمانوں کا نہیں ہی یا کوئی کہی کہ
 یہ بات قرآن اور حدیث اور جامع اور قیاس مجتہدوں کی سی درست ہی اور کوئی کہی کہ یہ بات نادر
 ہی یہ ہی طریقہ سلمانوں کا نہیں ہی اور یہ بات جو ہم نے لکھی تقویۃ الایمان میں کسی نے کوئی بات
 بلا دی ہو اسوہ صلی لکھا ہی کہ بعضی لوگ اونپر بہتان کرتی ہیں اور یہی قسمی نہیں لکھا کہ اس تقویۃ
 الایمان میں کسی نے کوئی بات بلا دی ہی اسوہ صلی کہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہی کہ سب ہی بہتر راہی
 ہی کہ اللہ اور رسول ہی کی کلام کو اصل کہی اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دینی اس عبارت تقویۃ الایمان
 کی سی صاف معلوم ہو کہ یہ جو لوگ بہتان کرتی ہیں مولوی محمد اسماعیل صاحب پر اسپر تو بہتان کوئی
 کرتا ہی نہیں کہ اللہ اور رسول کی کلام کو اصل کہی اور اسکی سند پر کڑی اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دینی گراوی

چیز پر ہتان کرتی ہیں کہ کینیسی اوسمین عداوت سی ملا دیان ہوگا سو اقرآن شریف اور حدیث شریف کے
حکم کی اور توفیق الایمان میں جا بجا سند قرآن اور حدیث سی دی ہی اگر کوئی انصاف کری تو پھر طعن
کرنیوالو کا طعن کیاں ہاگر ہتان کوئی مجاہل حساب جو کوئی کری تو وہ جانشین شانہ عادل ہی سلوک
اور بعضی جاہل یوں سوال کرتی ہیں کہ تم اور لوگوں کو شرک کیوں کہتی ہو جو اب اسکا یہی کہ ہم نہ
عالم کو شرک کہیں نہ جاہل کو مگر جن باتوں کی کرنی سی آدمی پر شرک ثابت ہوتا ہی موجب
قرآن اور حدیث کی اور تفسیر اور فقہ کی معتبر کتابوں کی تو البتہ ہم اوس آدمی کو منع کرتی ہیں کہ اسی
باتیں نہ کہ جن باتوں سی تمہیں شرک ثابت ہووی اور ہم تو سوا خدا کی اور کسی عبادت سی منع کرتی
ہیں جیسکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فی کافروں کو بتوں کی عبادت سی منع کیا ہی ویسا ہی یہود
نصاری کو اولیاء انبیاء کی پرستش سی منع کیا ہی چنانچہ سورہ براءت میں فرمایا اِئْتِذُوا وَآخِبَارَهُمْ
وَمُرَّ بِنَاهُمْ كَرَبًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أَهْرَقُوا إِلَّا لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ
الْهَامُ وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ ٹھیکہ ایہوں کی سولوں
کو اور درویشوں کو مالک اپناوری اللہ سی اویسح نبی مریم کو اور حالانکہ اوکو تو حکم ہی ہوا بندگی کرین
مالک ایک کی کہیں کوئی مالک سوا ہی اوسکی سبود نہ الہی اور کسی شرک بتانیسی انتہی سوال
اور بعضی ماسمجہ یوں کہتی ہیں کہ ظاہر ہم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں میں کوئی
برائی نہیں دیکھتی کیونکہ چاروں مذہبوں میں حق دائر جانتی ہیں اور ہر مسئلہ میں سند قرآن
اور حدیث اور کتابوں معتبر فقہ کی سی دیتی ہیں اور کسی مذہب رافضی خارجی یا اور بدوینوں
کی سند نہیں دیتی ہیں اور ظاہر لباس اور صورت میں مشروع دیکھتی ہیں اور نماز روزہ
اور دوطائف ذکر و دعا در دو قرآن مجید سب کچھ پڑھتی ہیں اور لوگوں کو بھی بتاتی ہیں اور انبیاء
اولیاء کی تعظیم ویسی کرتی ہیں جیسی شیعین جائز ہی بعضی لوگ پڑھی جوی انسی جگہ پر ہیں تو اسو اسطی
ہو شک ہوتا ہی کہ یہ حق پر ہیں یا وہ جواب اسکا یہی کہ تم آپ کہتی ہو کہ ظاہر ہم انہیں کوئی برائی
دیکھتی ہیں ہر کو کہا انسی شک آیا جیسی کہ مشہور ہی کل انباء یذکر شیخ و منافق و ترجمہ ہر باسن سکتا ہی

با تہا و سببہ فی جہان ہی قوتہ قول شاہ جمال ہما یکا بس ہی اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میری
 لوگ انہی جہان کی ہیں اس واسطی کہ جو شک ہوتا ہی اسکا جواب یہی کہ جن لوگوں فی خدا کی وہاں
 بنا ہی وہ سب کسی بیگزنی کی کہ جو عالم دین دار ہیں وہ یہی کہ انکی کہ اللہ جل شانہ کی یہی جنتیں
 اور کسی مخلوق میں نجا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ دیا وہ نہایت
 حاجت کی ہی موندہ نہ ہو اور یہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی کہتی ہیں
 جنہوں فی علم دنیا کی واسطی یزید ہی وہ اپنی نفس کی خواہش کی موافق ہر کسی ہی جہان کی ہیں
 نہ پائی دین کی لذت جس دنیا کی خواہش ہی | بعد اقل ہی لذت دنیا حقیقت کی حشر ہی
 یہ شک تہا محض غلطی ہی ایا تم جانتی ہو کہ یہی ہوی لوگ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
 کی مروت ہی اس واسطی کہ جہان کی ہیں سب جہان کی انکی کا ہی یہی کہ جنہوں سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی مروت ہی کہتی ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور
 شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ رفیع الدین صاحب
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہ سب بزرگوار علم تفسیر اور حدیث اور
 اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جانتی والی تھی اور یہی تقوی دار اور اپنی کتابوں میں سند معتبر
 سی دیتی تھی جیسی تھیں اثنا عشر مر یا فضیون کی رو میں مولوی شاہ عبدالغیر صاحب
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی گہی ہی کہ تمام ہندوستان اور ولایت اور عربستان اور روم و شام
 مسلمانوں میں مروج ہی اور ایسی ہی دوسری کتاب شیخ الغریز مولوی شاہ عبدالغیر
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اکثر شہروں میں مسلمانوں کی فروج ہی اور اسطی
 القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ عبدالقادر صاحب کی سب مسلمانوں میں فروج کہتی ہی
 اسطرخ سی شیخ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا
 حرم ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہی

اکثر علما اور فقہا کی پاس موجود اور ایسی ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کی قول جمیل اور موطن شریف کی شرح اور یہ کتابیں سب کتابوں میں اعتبار رکھتی ہیں اور مولوی
محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کا رسالہ مائتہ المسائل کہ ایک سو بیس کتابوں معتبر اہل سنت
جماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہرہ میں موجود اب تک چاہیے کہ ان کتابوں کی مسلمہ نام تو تو بہرہ بعضی
لوگ پڑھی ہوئی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید نوی کہتی ہیں کہ ہم آپ خوشگفتہ
ہیں کہ ان کتابوں کی مسئلہ کی کچھ حاجت نہیں اور جیسی ہم کہیں ویسی تم مانو بہلا اس ہجاری
وقت کی لوگ پڑھی ہوئی جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید نوی نامی جگہ کرتی ہیں
کون سی کتابیں انکی تالیف کی ہوئی معتبر کتابوں میں مرجع ہیں کہ ہم انکا اعتبار کریں ہاں
البتہ جو کوئی مسلمان کسی مستبر کتاب اہل سنت جاعت کی مذہب کی سی کوئی مسئلہ بیان کری تو ہم مستبر
مان لینگے اور بی سند بات کو کوئی نہیں مانتا اب لوگوں کو چاہیے کہ انصاف کریں اور غور فرماویں
کہ چہ بگڑتی والی حق پر ہیں یا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید اب حقیقت حال
کی سنا چاہیے کہ ایک روز اس عاجزنی بڑی مولوی پرہیزگار تقویٰ دار سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ کی مزید سی سوال کیا کہ یہ لوگ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کو دہا بنو کی نسبت
کرتی ہیں اور نامی تہمت لگاتی ہیں اور تم جیسی شخصوں سے یہ لوگ مسئلہ نہیں جگہ کرتی ہیں حال کتاب
ہی مولوی صاحب فی جواب بیا کہ ان لوگوں کی فتنہ اور فساد اوٹھانی کی چار سبب ہیں اول تو
یہ سبب ہی جگہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پر و مرشد ہجاری چہاد کو تشریف لینگے بعضی
لوگوں کی اقربا ہی چہاد کو لگی اور وہاں شہید ہوئی اور بعضی لوگوں کی اقرباؤں نے جانکا ارادہ
کیا تو یہ لوگ اپنی اقرباؤں کی جانی اور ارادہ کرتی سی ناخوش ہوئی اور وہاں کی جانی سی منع کرنی لگی اور
سید احمد صاحب پر اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں پر طعن اور بہتان کرنی لگی اور
عاقبت کا نقصان کرنی لگی دوسرے سبب یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو شرک و بدعت سے منع کرتی ہیں اور
تیسرے سبب یہ ہے کہ ہم قوی مسلمی بیان کرتی ہیں اور یہ لوگ ضعیف اور چوتھے سبب یہ ہے کہ جناب

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں یہودیوں اور نصاریوں اور فرقہ واریوں نے کہا اور مجوس اور بت پرست اور بت پرست
 وغیرہ ان کی آپس میں ایسی صداقت تھی کہ ایک دوسرے کی قتل تک نیت پہنچتی تھی اور جن وقت پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ ہوتا تھا ان کو کوٹھا تو یہ نسب فرقی آپس میں ایک ہوجاتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ہم سب جو کوئی کیوں اور لڑائی کیوں اسو سلی کہ پیغمبر خدا جیسی قرآن میں ہی ویسا فرماتی تھی اور
 مقابلہ میں اور جب آیات اور نری تو یہودیوں کی کہانی وہ آیت یہ تھی **هُوَ الَّذِي مَدَّ إِلَيْنَا الْقُرْآنَ**
بِالْهُدَىٰ وَذِينَ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا **وَلَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا** **بِآيَاتِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ**
وَلَقَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ **وَلَقَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** **وَلَقَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ**
 قابل اس دین کو ظاہر میں بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سنی غالب ہی ہمیشہ
 نقل از تفسیر موضح القرآن تفسیر ہندی شاہ عبدالقادر صاحب برادر شاہ عبدالغفر رحمہ اللہ
 دہلوی رحمہ اللہ کی تھی یہی سب تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن اور بہتان کرتی تھی کہ وہ
 سب دینوں کو اپنی دین ہی نہ کرتی تھی اور فرقی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر جگہ تھی تھی تو یہ ہر
 آپس میں ویسی ہی چند اور نفس اور مقابلہ کرتے تھے اسطرح جسی جو کوئی عالم دیندار یا مجدد و اپنی وقت
 کا دین پر قائم ہوتا ہی اور رحمت اور شکر کی سن کر تباہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین
 پر خوب قائم اور مستقیم ہوتا ہی جیسے کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی وقت کی مجدد ہی تھے
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں جو کوئی تھی اور اس وقت میں جو بہتر فرقی ہیں ان سب کے
 آپس میں ایسی صداقت ہی کہ ایک دوسرے کی دین و مذہب کو برا کہتی ہیں اور قتل تک نیت پہنچتی
 ہی جو وقت کہ اپنی وقت کی جبروی یا کسی عالم تقویٰ و ارتقا سنت ہی جملہ کرتی ہیں تو نسب یہ فرقی
 آپس میں ایک ہوجاتی ہیں اور ویسی ہی جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن اور بہتان کرتے
 تھے یہ فرقی ہی عالم دیندار پر اور اپنی وقت کی مجدد ہی سید صاحب پورہ انکی مرید و پیغمبر اور بہتان کرتے
 ہیں اسطرح جسی عالم دیندار ارتقا سنت اور سید صاحب کی مرید ہی اور متبع سنت کو کسی جہت فرقی
 جگہ کوئی ہیں آپس میں صداقت اور لڑائی کو نہ کرتی ہیں انہی خواہ مسلمانوں یا غیر مسلمانوں کی جیسی خدا

حال حدیث میں آیا ہی اس سال میں اکی لکھا جا گیا تھا ان شاء اللہ تعالیٰ خرقہ کوئی تفصیل تفسیر ارک میں خوش
 ہی کہ ایک فرقہ ان میں ہشتی ہی اور سب دو خجی ہیں پھر عرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
 صحابہ فی اور آپ فی فرمایا ہی کہ تہترتی سیری است کی ہو جانگی اور یعنی علما کی نزدیک تہتر نہیں ایک
 تہترتی اور باقی دو خجی پھر عرض کی صحابہ فی وہ ہشتی فرقہ کو نسائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
 فرمایا کہ جس پر میں ہوں اور میری اصحاب ہیں اور پانچواں سبب یہی کہ یہ لوگ غیر شرع محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی اپنی عادت اور رسوم کی کام کرتی ہیں کہ وہ باتیں کہیں ہال سنت اور جماعت کے
 کتابوں میں نہیں لکھیں اور مولوی صاحب مذکور فی فرمایا کہ ہم ان لوگوں سے متبر کتابوں کی یعنی متن کی
 مسئلہ اور شروع کی مسئلہ اور قوی سلی بیان کرتی ہیں اور یہ لوگ ضعیف ضعیف فتاویٰ بیان کرتی ہیں
 اگر کوئی سوال کری کہ جن میں کہا ہوا وہ جانتا ہی سید قوی ہی اور وہ ضعیف اور شخص پڑھا ہوا نہیں وہ کیا
 جانی اور دوسرا سوال کوئی یہ کری کہ جو بات فتاویٰ میں بھی نہیں لکھی اور یہ لوگ اپنی عادت کی
 کاموں میں اپنی طرفی برابر کام تہراتی ہیں اس بات کو ہی پڑھا ہوا آدمی کیا جانی کہ یہ بات فتاویٰ
 ہی اور وہ بات نہیں اول جواب ان دونوں سوالوں کا یہ بات علم پر موقوف ہی اور
 نادانی حد نہیں ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیک یعنی کوئی آدمی قیامت کی دن اللہ تعالیٰ سے عرض کری کہ
 آج ہی میں پڑھا نہیں تھا علم جناب میری واسطی ضرورت تھا اس واسطی مجھے تفصیل فرمائی تو مجھ کو مغفرت کر تو یہ عذر
 اللہ کی یہاں قبول نہیں مگر کہ تہتر اسمان دونوں سوالوں کا جواب ہم یہاں اس سال میں لکھ دی
 اول جواب میں فتاویٰ میں نہیں لکھیں اور باتوں کا جواب یہی کہ جو کام اپنی عادتوں اور رسوم کی
 غیر شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو یہ لوگ کرتی ہیں وہ کام یہ ہیں جو مولوی شاہ رفیع الدین
 محدث دہلوی فی راہ نجات میں لکھی ہیں قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرداؤ کی قربان ہونے
 اونکی برتی اور روشنی اونکی کرنا اور دعا و منی مانگنی بہت بے ہوشی بلکہ اونکی نام پر بیٹیاں بھی دوسرے
 ڈالنی بری بری ہی سب پر مال اور چوہے اونکی نام پر کہنی گلین منہ کی کان میں ڈر
 یا ناک میں بلاق دالنا بازو پر میسا خواہ روپیہ یا تہنا نہایت برہمی اس قسم کی رسمیں

جابلوئی بہن تنی تعالیٰ نبات دنی خلدی تعالیٰ نیک کی توفیق دی شہادت کی راہ کو مروئی گزرو
 چراغ جلانی بلکہ ہر وقت حرام میں خواہ اولیائی کی تہذیب کی یکسی اور کی قیر لال تالی باسنون پرانہ
 مردوئی فاقہ دینی پیوہ بات ہی جسی فاقہ دنی مستور ہو کہا پانی خدا کیو اسطی محتاجون کو دی شتاب کو
 بخشدی زیادہ کہ پیر پو تو فی ہی اور شب برات کو گھر زمین بہت ہی چراغ جلانی اور آتش بازی
 چوڑی حرام ہی کیونکہ یہ است بزرگ ہی اس بات میں عبادت کرنی بہتری اور بدعتی دور دنیا
 مناسب انتہی اور دوسری بات یہی جو کوئی کہی کہ قوی اور ضعیف مسئلہ کوئی طرح ہوا آدمی کیا
 جانی اس بات کا جواب یہی کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی فی مائتہ مسائل میں کیا
 قاص فقہا کا لکھا ہی اوس قاص سے معلوم ہوا بیگانہ انشاء اللہ تعالیٰ کہ پیسہ قوی ہی اور ضعیف نہ
 قاعدہ یہاں لکھا جاتا ہی تیسرے بیان فقہاؤن کی قاعدہ کی سیانہیں کہ جس سے
 اور ضعیف مسئلہ معلوم ہوا دین قاعدہ فقہات کہ روایات متون معتبرہ بہت در روایات
 شروح و روایات شروح معتبرہ باشند از روایات فتاویٰ انتہی اور معنی اس عبارت کی ہیں
 کہ قاعدہ فقہاؤن کا ہی کہ روایتیں متون کی معتبرہ ہی ہیں روایتیں شروح کی سی در روایتیں
 شروح کی معتبرہ ہی ہیں روایتیں فتاویٰ کی سی معنی متون کی کتابوں میں ایک بات روای
 ہوا در شروح میں ہوا فتوئیں کا مسئلہ قوی ہی یا شروح میں ایک بات نابہ لکھی ہوا در فتاویٰ
 میں ہوا شروح کا مسئلہ قوی ہی کہ فتاویٰ کا بین خان یا مثل اسکی اسو اسطی کہ فتاویٰ نہ کو کا ضعیف
 صاحب ترجیح ہی اب یوں جاتا چاہی کہ نہ ہر وقت روایتیں ضعیف اور نہ ہر وقت روایتیں معتبرہ
 ہر قوم میں اور ہر گروہ میں اور ہر زبان میں پہلی پہلی میں اور نمایان ٹیری ٹیری کتابوں میں ہے
 اگر تلاش کری تو پالیوی انشاء اللہ تعالیٰ اور اون سبب ان کتابوں کی خدمت میں ہر جن
 ہی کہ جو علم کہ بہتی ہیں کہ حسن کشتی شخص کی بیان شادی ہوا ہم ہونا چوبیس کی قوم میں ہیں
 علی ہر القیاس جو دین دنیا کی کام ہیں آدمی کیو اسطی چاہی اون کا یوں کی اسطی آپ پڑی پاکسی بل
 سنت و جماعت کی عالم معتبرہ معلوم کری جسی کوئی قصہ مخلص کا کری تو کسی عالم معتبرہ معلوم کری

یون پوچھی کہ نکاح کیواسطی میں کیا چیزیں شرع میں کرنا چاہی ہیں اور کیا چیزیں ناجائز ہیں اسطرحی
اپنی اور دین و دنیا کی کاموں کیواسطی اوس عالم سی تحقیق کری اور یون اون عالم سی عرض
کری کہ جو اہل سنت و جماعت کی مستحکم کتابوں میں لکھا ہے اون کتابوں کا مسئلہ بھی بتا دو کہ
فدا فی کتاب میں لکھا ہے تفسیر میں یا حدیث میں یا کسی متن کی کتابوں میں یا شہرہ جو نہیں یا فتاویٰ
میں پیر اگر اوس عالم فی کلام اللہ کی تفسیر معتبر سی مثل تفسیر کبیرہ تفسیر نیشاپوری و تفسیر مدارک یا انکی
مثل اور تفسیر و تفسیر سہلے یا اس قسم کی حدیث سی کہ اہل سنت و جماعت کی معتبر حدیث
محدثین فی اوس حدیث کی سند پر مبنی سی کہ حدیث صحیح سی جو غیر منسوخ تو بہتری اسواسطی کہ فتاویٰ
فتاویٰ کی کتابوں کی آیت اور حدیث بڑی پیر اگر اوس عالم فی متن کی کتابوں کی کتب مختصرات یا
قدیمی یا فقہ اکبر امام عظیم صاحب کی یا انکی مثل اور متنوں کی کتابوں سی مسئلے یا متنوں کا مسئلہ
قوی ہی شرحوں کی مسئلہ سی اگر اوس عالم فی جیسی شرح و قایہ یا کنز فی شرح بحر الرائق یا قدوری کی
شرح ہایہ یا فقہ اکبر کی شرح ملا علی قاری کی یا انکی مثل اور شرحوں سی مسئلے یا متنوں کا مسئلہ قوی او
معتبر ہی فتاویٰ مسئلہ سی پیر اگر اوس عالم فی فتاویٰ سی مسئلے یا متنوں سی جو چینی والا جان لی کہ فتاویٰ کی
مسئلہ کا بیان اوپر ہو چکا ہی قاعدہ فقہان کی سی کہ فتاویٰ کا مسئلہ ضعیف ہی اب بیان لکھی جاتی ہے
راہ نجات کی عبارت قبرستان میں زیارت کیواسطی جانا تو اب ہی پر قبر و مکتوبہ لکھی اپنی مکتوبہ یاد کر
او خدا سی اپنی واسطی اور مردوں کیواسطی و حاجت اور شپش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور
اللہ اکبر لکھنا اور کچھ سنون کلمہ پڑھ کی ثواب اور کو بخشی اول قبرستان میں جا کی یہ دعا پڑھی السلام
علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لكم تبع وانا ان
شاء اللہ بکرم لا حقون یرحم اللہ النقادین منا وابلنا یرحمین نسأل اللہ لنا ولکم
العافیه یرحم اللہ لنا ولکم ویرحمنا اللہ وانا کرم یرحم اللہ ہر دووی تیسری قبر و
والو مسلمان اور مسنون سی تم ہر ایک اپنی ہو اور تم ہر ایک اپنی ہوتی ہیں اور تم اگر چاہی خدا سی مٹی
والی ہن رحم کری اللہ لگوں ہماری پراور پھلون ہماری پراور مکتی ہن ہم اللہ سی اپنی واسطی اور

تہا رہی واسطی حاجت بخشی اللہ کو اور کچھ اور کچھ کری اللہ ہم پر اور تیرے عبادت خدا کی واسطی کری
 نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیر و نکو کہلانا یا پانی پلانا اور کس عبادت کا ثواب مروی ہے روح کو بخشے
 اسی ثواب پہنچتا ہے پر جو نیت اور کس عبادت میں خدا کی واسطی کی جیسا یعنی جاہل پیر و کئی نام
 پر بکرا یا مرغ یا لکڑیاں کرتی ہیں ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں ایسی باتوں سے پیر یا خوش ہوتی ہیں
 اور یہ لوگ بڑی گنہگار ہوتی ہیں بلکہ ایسی کبریٰ مری کا گوشت کھانا یعنی طمانی حرام کھانا ہی خدا
 مسلمانوں کو ان بلاؤں سے بچا دی قبر و نکو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرد او کی قربان ہونا سنت اون کی
 مان نی اور روشنی اون کی کرنی اور دعا و منی مانگی بہت زبون ہی بلکہ اون کی نام پر بیہوشی ہوتی
 ڈوری ڈالتی ہے ہر اسی اور سر پر مال چوٹی اون کی نام پر کہنی ہے نہایت بڑی یہ سیدین جاہلون کی
 ہیں حق تعالیٰ نجات دی جسے دعا و لیا کی وسیلی سے منظور ہو یوں کہی یا اللہ میری مراد قلاتی
 دینی کی نفیس سی بڑا اور یوں کہی یا پیر سیری مراد لاؤ اور نیاز یوں کری یا اللہ سیری بیٹا چوتیری
 نام کا فقیر و نکو کہلانا بلاؤں اور ثواب اور سب کا خالی ولی کی روح کو بخشوں یوں کہی یا پیر توحی
 بیٹا چوتیری نیاز کرونگا ایسی باتیں بہت بڑی ہیں خدا نیک عمل کی توفیق دی شب بڑا کو مردون
 کی گور پر چراغ جلانی بلکہ ہر وقت حرام ہین اولیا کی گور ہوتا شہید کی یا کسی اور کی اور لالگی بہن
 پر بانڈی مرد و کئی فاتحہ دینی جو دو بات ہی جیسی فاتحہ دینی منظور ہو کہلانا یا پانی خدا کی رضا مندی واسطی
 محتاج کو دی ثواب مروی بخشدی زیادہ کہ پیر پوتی ہی اور شب برات کو گھر و کئی اندر بہت سی چراغ
 جلانا اور آتش بازی چوڑیاں حرام ہی کیونکہ تیرہ رات بزرگ ہی اس رات میں عبادت کری غنیمت
 سنی دوسری تمام ہوتی عبادت راہ نجات کی اب جو کوئی سنید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
 مرویوں سے یا سواد کی جو اور متبع سنت ہیں اون سے جیگر کری تو اس کا جگر اظہار ہی اس واسطی کہ
 مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نواسہ مولوی شاہ عبدالغیر صاحب رحمۃ
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی میان سنید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مروی ہی اونہوں نے
 اس واسطی سنت جماعت کی مذہب کی کتابوں سے کتاب مائتہ المسائل میں جواب دیا ہے اون کو

کہ جو لوگ ہندوستان وغیرہ کی جن مسلمانوں میں سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے
 مرید و نسی جیگر تھے ان میں سے جو کچھ خدا کی توفیق دی ہی وہ مائتہ المسائل کی مسلمانوں کو انصاف سے دیکھتا ہی
 تو وہ نہ ان کو بُری نسبت کرتا ہی اور نہ یہ ان کو اللہ تعالیٰ سبب سلسلہ ان کو توفیق دی کہ حضرت
 کی سنت کی سیدھی راہ پر چلی جاویں اور شرک و بدعت ہی اپنی جان بچا دیں آمین یا رب العالمین
 اب اسی سلسلہ ان تہا ہی خدمت میں عیسٰی جن ہی پہلا جبکہ خدا اور رسول جلالت کی طعن اور
 بہتان سے نہ بچی تو اور مسلمان خلق کی زبان سے کس طرح سلامت رہیں خدا اور رسول کو رضا
 کیا چاہی اور ان لوگوں کی ناخوش ہونی سے خوف نہ کہا یا چاہی کہ آخر دنیا سے جانا ہی اور خدا کو نہ
 دکھانا ہی اور واسطی رغبت دلائلی اور پرست کی اور بدعت سے باز رہنے کی اس مقام میں یہ حد
 مشکوٰۃ شریف کی کہی جاتی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا ہی مَنْ قَسَسَكَ بِسُنَّتِي
 عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ ترجمہ یعنی جو کوئی اچھل ماری اور عمل کری سیر
 سنت پر وقت فساد است میر کی تو اس کو سو شہید و نجات ثواب ہی فائدہ یعنی شہید اس کو کہتی ہیں
 جو اللہ کی مدد میں جسم او شہاد ہی اور جانشی جاوی اور ایسی نامہ میں کہ ایک جہان بدعت ہی
 محبت رکھتا ہو اور سنت کی بجا لانی میں عازا الاماشارہ اللہ پھر اس وقت میں سنت پر عمل کرنا گویا
 جیتی جی فرما ہی کہ اس میں ایک عالم سے گزرا ہی اور نہ ساحت تیز اور تلوار طعن اور ملاشت کی
 ہی آپ کو دل افکار گزرا ہی اس واسطی اللہ تعالیٰ ایسی عباد کو ثواب سو شہید و نجات عطا کرتا ہی اب
 یہ سمجھو کہ جب ایک شہید کا عظیم ثواب ہی تو سو شہید و نجات کیا حساب ہی ایسی بات پر اہل ایمان کو
 جان دینا چاہی چہ جای طعن کی اور لوگ دنیا کی واسطی کیا کچھ محنت اور ملاشت او شہادتی ہیں اور
 ہم تم کو خدا کی واسطی بتاتی ہیں اور اس پر بھی نہ سمجھو تو تم جانو موت قریب ہی منکر کبیر قبر میں سمجھاؤ گی
 اور بموجب انکی کہ اَتَقْوَعَنْ مَوَاضِعِ التَّهْمَةِ ترجمہ تم جگہ تہمت کی سے اور اس واسطی اس
 عاجز فی اس سائلہ واقع الفساد و نافع العباد قاطع الشک والبدعات کی
 بنانی میں کوشش کی کہ میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پر اور انکی مرید و نیر اور

سوی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور سب سے بہت لوگوں پر کہ بعضی لوگ تاج
اور سلیمان میں فساد التی ہیں اور اس سال میں بہتان اور شہابی اور جو

بجائی تمام گھڑی ہی اب جو کوئی اس سال کوئی تہمت لگاوی یا تہمت لگاویوں یہ

یقین لاوی تو وہ یقین کرنی والا نہایت نادان ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی والذین یؤذون المؤمنین
والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد اخطأوا بھما کافرا واما مؤمنینا ترجمہ اور جو لوگ تہمت لگائی

ہیں سب ان مردوں کو اور سب ان عورتوں کو بن کی کام کی تو اوٹھایا اور نہوں نے بوجہ چو کا اور صریح
گناہ کا اگر کسی بد مذہب کی ہکانی ہی کسی کی دل میں شبہ چلایا ہو تو اب اس سال و افح

لفساد و افح اعبا و قاطع اشرك البعدات سی صاحب علی چلایا اور نہ کا فساد اگر وہ بیوں کو
کا فرمایا ہی اور پھر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید و تہمت کرتا ہی کہ چھٹی

و سبھی کا فرہین یا وہاں ہو کو فاسق چاہتا ہی اور پھر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید
یا وہ تہمت کو نہ تہمت کرتا ہی کہ یہ سبھی و سبھی فاسق ہیں اب یہاں جانتا چاہی کہ اس طرح کی

پر ہی نسبت کرنی والا آدمی اگر اللہ پر اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہی تو ان
دونوں حدیثوں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہی اپنا مال معلوم کر لی وہ حدیثیں ہیں عن ابی ذر قال قال

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْفُرُ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْفَعُ رَجُلٌ رَجُلًا
أَزْدًا عَلَى رَجُلٍ وَلَا يَكْفُرُ رَجُلٌ رَجُلًا بِمَا كَفَرَ بِهِ وَلَا يَكْفُرُ رَجُلٌ رَجُلًا بِمَا كَفَرَ بِهِ

کئی ہی ابی ذر ہی کہ کہا اور نہوں نے کہ فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں گالی دیتا ہی کوئی آدمی
کسی آدمی کو فاسق کہی اور نہیں گالی دیتا ہی کسی کو کافر کہی مگر جو کہ گالی دیتی والی پر

جبکہ نہ جو ہی صاحب اور سکا قابل اسکی روایت کی بخاری ہی و عن ابن عمر قال قال رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُلُّ كَلِّ الْخَبِيَةِ كَأَفْرِ فَقَدْ بَاءَ بِمَا أَحَدُهُمَا مَثَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ اور زور دیا کہ گئی ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہ کہا اور نہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب میں جو شخص کہ کہی یہاں کو اپنی جو سبب ان ہی کا فرسین مقرر جو کہ چلایا کہ ایک پران

دو نوئی روایت کی اسکی بخاری اور سلم فی اب میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
 کی مزید و نکو اور جو شخص میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید و نسی سئلون میں
 جگر کرتی ہیں انکو چاہی کہ ایک دوسری پر بری بستین اور بدگانی نکرین کیونکہ یہ بھی کہتی ہیں
 کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں اور وہ بھی کہتی ہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں بری بستین اور
 بدگانی یعنی کوئی شخص یہ بھی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید و نسی کہ میں اہل
 سنت و جماعت ہوں اور شرک بدعت سی نیز اہل میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
 علیہ کی مزید بات کہیں کہ ظاہر میں یہ ایسی ہی کہتا ہی اور دل میں اسکی شرک اور بدعت ہی میان
 سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید یا اور متبع سنت لوگ اقرار کریں ان لوگوں کی
 رو برو کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں اور شرک اور بدعت سی نیز یہ اقرار سید احمد صاحب
 کی مزید و نسی یا اور متبع سنت لوگوں کی شکر پر یہ بات کہیں کہ یہ ایسی ہی ظاہر میں اقرار کرتی ہیں
 اور دلیں انکی وہی اعتقاد ہی جو اعتقاد وہابی رکھتی ہیں باوجود انکی کہ جناب سید احمد
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مزید یہ اقرار کرتی ہیں کہ ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی اور
 پہر لوگ یہ کہتی ہیں کہ یہ وہابی ہیں تو پہر الحاقیامت کی دن کہ خدا جل شانہ عادل ہی کیا حال
 کرے گا اور قسوس کڑی تو کیا ہوگا ہنی انکو سمجھا دیا اگی یہ جانیں اور ایسی بدگانی کرنی بہت
 جبری ہی اب جو کوئی ایسی بدگانی کرنی کسی مسلمان کو سکھاوی تو وہ شخص سب ان میں فساد
 و التباہی مسلمان بہائیو نکو چاہی کہ اوس قسم کی صحبت سنی بچیں اور فرما مال اللہ صاحب فی
 قرآن مجید میں لَوْ لَا اِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِآفَاتِهِمْ خِمْ اَجْرَب
 کیونکہ جب سنی اسکو سنا تھا خیال کیا ہونا ایمان والی مردوں فی اور عورتوں فی اپنی لوگوں پر بدلا
 خیال فائن چاہی مسلمان جب سنی کہ لوگ ایک ٹپک شخص کو بری تھیں لگات ہیں انکو
 جھٹلاوی پھر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کوئی پیسہ ہی بہائی مسلمان کی مدد کرے اللہ پیسہ
 پیسہ کی مدد کرے اور بی تحقیق تھیں کرنی ایمان سی بعید ہیں نقل از فیروز شاہ عبد القادر

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برادرشاه عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ترجمہ اشعار و
مضمون تفسیر مینی میں ہی بگائی کرنی والی ضمن فائدہ اب جسکی نگاہ سے یہ بیان ہی روشن
ہی تو ان دونوں آیتوں کو ادب ان دونوں حدیثوں کو دیکھ کر اور سنا کر گوشت لگائی اور پھر
اوشہائی سی باز رکھنا اور جی ان آیتوں اور حدیثوں کی مضمون کو سمجھ کر اپنی تین تہمت لکھ کر
نکاد کر کہا یہ بیا تو پھر اور کیا سہانا اوکی کیا کام آوچکا اب یہ لوگ سید احمد غازی رحمۃ اللہ
کی مرید و پیروں کی محنت کا دین یا بہتان اوٹھاویں تو ان لوگوں کی باتو کا جواب یہی ہی جو
شیخ سعدی صاحب فی گلستان میں لکھا ہی ہلکتا ہے کہس کہ تیرا آن و خبر نہ پڑی
ایست جوابش کہ جویش نہی ترجمہ وہ آدمی کہ عاتق قرآن و حدیث کی اوس سنی چھوٹی تو
یہی جو آدمی قرآن اور حدیث کی بیان کرنی اور سہا می نہ بھی اوچکر اگر تاجیلا دی تو یہی
ہی جواب اوکا کہ جواب اوکو مذہبی تو اتھی اوچر کتابو کی سند مولوی محمد اسحاق
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی ماتہ المسائل میں دی ہی اون کتابو کا نام یہاں
لکھا جاتا ہی ہے کہ سید امام محمد فخر الدین صاحب رافعی تفسیر مدارک تفسیر حمانی
تفسیر مضی و تفسیر فتح العزیز تفسیر میندی شاہ عبدالقادر صاحب کی
ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب کالج صحیح مسلم صحیح بخاری صحیح سنن ابن ماجہ
صحیح ترمذی مشکوٰۃ شرح عربی بر مشکوٰۃ سنن صلیف شیخ عبدالحق صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فارسی بر مشکوٰۃ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کتاب نہی
لنت حدیث تفسیر معالم التنزیل ابنی توضیح منار حسامی شامی
تفسیر و منشور جامع الاصول ابن عساکر موطا مسنی طبری شرح مشکوٰۃ
ابن حبان طبرانی حاکم ابن ابی شیبہ جمع الجامع السیوطی حاکم
کنز الدقائق زکریا شرح کنز عینی شرح کنز کافی شرح وافی شتعلی شریعہ
کفایہ حاشیہ ہدایہ فتاوی قاضی خان بکیرہ میں مواہب الرحمن

فی ذیل النعمان انصاف الاحسان روضۃ العلماء مدارج النبوة شرح
 البیہین نہایہ خبری خلاصہ سنن ابی داؤد دارمی فتاویٰ علما
 برہان شرح مواہب الرحمن رسالہ محمد عابد الاسدی شرح مہذب
 النہج فی شریعت الروایات شرح وقایہ فوائد الفوائد قول جمیل رسالہ مولوی
 عصمتہ الدین عظم سہارنپوری حاشیہ سید برشوہ غنیۃ الطالبین شیخ
 عبدالقادر صاحب بیداری رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ عالمگیری شرح عین العلم ملا علی قاری
 جامع الصغیر للسیوطی شرح مختصر للمناوی کتاب شجرۃ الایمان سراجیہ فتاویٰ غنیۃ
 من حقائق السلفی فتاویٰ صوفیہ مضمونہ تنقیح فتاویٰ حامدہ شرح مناسک
 ملا علی قاری حاشیہ البیان معراج بہیقی اشباہ النظائر شرح منار سنن
 نسائی مجمع البحار جلال الدین سیوطی سندنام فقہ طبری شرح صحیح بخاری موطا
 امام مالک حاشیہ البالغہ رسالہ مالک تصنیف قاضی شمس الدینی تہ کتاب شرح لصدو
 فی احوال الموتی والقبور برارنیہ رسالہ شیخ فخر الدین صاحب ابو سعید عثمان الجانی بن سلیمان
 الحنفی مواہب الدینیہ غایۃ المیر شرح السنۃ فتاویٰ مجتبیٰ
 شرح بخاری تفسیر الدرر روضۃ العلماء فقہیہ ابو جعفر فتاویٰ مطالب
 المؤمنین شریعت الاسلام شرح لمبیین شرح اربعین للنووی شرح التحف
 وحیہ فتاویٰ للنسفی سیر فیہ نوادر البیان مبسوط شرح عقائد النسفی حاشیہ
 خیالی شرح عقائد کتاب وجوہ القرآن تصنیف فقہ محمد اسماعیل صاحب بن احمد الضریری
 کتاب تحفہ الملوک در مختار مسلم زبدوی مستزاد الموقف عقائد النسفی رسالہ الفاظ
 کفر ملا علی قاری شرح العقائد امام طحاوی شرح فقہ اکبر ملا علی قاری قواعد الائمین
 ملا علی قاری بحر الرائق نہد الفائق فتح القدر کتاب کشف الغطاء شیخ الاسلام
 احیاء العلوم کبیری توضیح شرح المنطوقہ جہان مقصد اب بہائی مسلمانوں کی خدمت میں

عبرت من کرتا ہوں اگر شایر کوئی کہ میں نے اس پر صبر المستقیم جو کتاب ہے جس پر
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی اور پھر کوئی کہ سیطرہ کا طعن کرتے تو ہم اس کو
جواب صبر المستقیم کی عبارت سے دینگے اور ہم اس سے کوئی بات پر طعن کرتے تو بات
سوائے قرآن اور حدیث کی ہی یا نہیں اگر وہ کہیں کہ یہ بات سوائے قرآن اور حدیث کی نہیں ہی
وہ کہیں کہ شایر تہا ہری اور کہ تہا لا اور صبر المستقیم کہ تصنیف حضرت سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ ہی جو کوئی اور پھر کہ تہا لا اور کا ایک ہی نہیں ہی اور ہم ان کی لگی یہی
عبارت پہنچی جو صبر المستقیم میں لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے لہذا ہوں مرشد راوی
مادرت پس ہی باید کہ ہر شد کسی را گیرد کہ وہی مخالفت شرع نبود و بطریق مستقیم کہ اتباع
قرآن و حدیث است نہایت راسخ القدم باشد اور مرشد ہادی خود مقرر نماید لیکن نہ باین طور کہ
بہر حال اتباع وی منظور داید بلکہ مقتدا ہی مطلق شرع شریف را داند و بالاضافہ متابع حکم خدا و رسول
بودانچہ مرشد از روی شرح شریف فرماید از اہل وجہان بآورد و متابع شرع را از امر وی لازم شمارد و
انچہ خلاف شرع گوید ہر کہ متابع آن نکند بلکہ رو نماید حدیث شریف است لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ
الخالق یعنی اطاعت مخلوق نہی بامردن از فرمانی خالق ترجمہ ہندی عبارت صراط
مستقیم کا یہی اسوای کہ بغیر راہ ہادی والی کی راہ پائمانا نہی پس چاہی کہ ہر مرشد اس
شخص کی تین بکری کہ وہ شخص کسی وجہ سے مخالفت شرع کی نہ ہو وی اور او پر راہ سید ہی
کہ تا بعد از قرآن اور حدیث کی ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہو وی ایسی شخص کی تین بکری
و مرشد اور راہ بنیوالا پنا مقبر کرے لیکن نہ ساسیہ پس بطور کی کہ بیچ ہر حال کی تا بعد از وی بھی
منظور رکھے بلکہ بشیطان شرع شریف کی تین بکری اور بیچ حقیقت کی تا بعد از حکم خدا و رسول اس کی
کا ہو وی جو کہ ہر مرشد از روی شرح شریف فرمادی او کی تین ساتھ دل او جان کی بجا لاوی اور
متابع شرع کی تین حکم او کی سے لگنمی او جو کہ خلاف شریعت کی ہو وی ہرگز تا بعد از وی او کی بکری
بلکہ رد کرے بوجہ حدیث شریف کی کہ تا بعد از وی مخلوق کی بچا ہی بیچ تا فرمانی خالق کی و اگر بعد

عقد بامرشدی طالب حق را امر می شکردان مرشد و صلح گرد پس او را ناصح شود و دعا بر او
 بجناب ایزدی کند و اگر باز نیاید و آن شک را نگذارد پس اگر آن منکر از قبل فساد عقیده است
 و جماعت است بعیت را از وی منع کرده او را مرشد و پیرو خود نداند و اگر فساد عقیده نبود
 گویند که بیزه باشد پس خلع مرشدی دی نکند لیکن بتلا به بلاد آنته تابش او را نکار حرام
 انکاشه سعی ظاهری و باطنی در ریاضات وی از ان بلیه کاینی بجاء تمام ہوئی عبارت صراط
 المستقیم کی او معنی عبارت مذکورہ کی یہ ہیں بعد عقد بعیت کی یعنی بعد مرید ہوئی کی طالب
 حق تین کوئی کام نہ آید اس مرشد کی ظاہر ہو پس اسکی تین نصیحت کری یعنی مرید پس کو
 نصیحت کری اگر باز نہی اور اس کام کو چھوڑی پس اگر وہ گناہ بُرائی تم فساد عقیدہ
 سنت و جماعت کی سی ہی تو عقد بعیت کی اس سی توری اور پیرو مرشد اپنا نجائی اور اگر فساد عقیدہ
 کا ہو وی اگر چہ گناہ کبیرہ ہو پس مریدی اسکی سی نہ کی لیکن بلا میں گرفتار جان کر تا بعد ازیں
 اسکی کی تین بیچ احکام کی حرام جانی اور سعی ظاہر و باطن کی بیچ چھوڑانی اسکی کی اسطی
 جیسی کہ چاہی ویسی ہی بجالا وی یعنی اللہ جل شانہ سی اسکی لپی دعا کری اور موافق شریعت
 کی اسکی حق میں کوشش کری تاکہ وہ اس گناہ سی باز نہی تو بس عبارت صراط المستقیم
 کی اس طعن کرنیوالی کی بات کو چھوڑا کر دیگے اسو اسطی کہ وہ کہتا تاکہ بات موافق قرآن اور
 حدیث کی نہیں ہی اور اس کترین نی یہ بات ثابت کر دی کہ صراط المستقیم میں کہا ہی کہ جو
 کوئی قرآن اور حدیث کی موافق ہو وی اسکی تین پیرو مرشد اپنا مقرر کری اور اسطی طرح سی
 جو کوئی صراط المستقیم بطعن کر چکا بطرحا تو ہم اسکو بھی جواب دیگی تو اسکا طعن کرنا چھوڑا
 ہو تا چلا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اب آدمی کو چاہی کہ اضافت کریں اور سوچیں کہ جب سید
 احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ صراط المستقیم میں یہ عبارت لکھی کہ مرید کو پیری بہا تہہ اعتقاد
 اسطرحا کرنا چاہی کہ مخالف قرآن اور حدیث کی نہو اور خود آپ سید احمد صاحب غازی
 رحمۃ اللہ علیہ کی لاکھوں مریدی ہی اور یہ کتاب صراط المستقیم سب مریدوں کی اعتقاد کی ہی اور

سب مسلمان جانتی ہیں کہ خلافت قرآن اور حدیث کی کیا چاہی بات جو کسی فی خلاف قرآن
 اور حدیث کی اس کتاب میں لکھ دیا ہو مسلمانوں کی پہچان ہو کہ وہ اس کو ہنیکا کیا اعتبار ہی نہ ہو
 اللہ تعالیٰ نے شرک اور بدعت سی پاک کیا ہے وہ ایسی باتوں سے کاہیکو بہکتی ہیں اور وہ جانتی
 ہیں کہ بدگانی اور بہتان قدیم سی اچھی لوگوں پر کرتی چلی آئی ہیں اگر ذرا کسی کو عقل ہو تو
 وہ جان لیگا جبکہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عبارت اپنی کتاب میں لکھی
 تو پھر وہ خلافت قرآن اور حدیث کی اور غیر شرح بات اپنی کتاب میں کیونکر لکھتی اگر کسی بد دین نے
 اس کتاب میں اپنی طرف سی مخالف شرح کی کچھ لادیا ہو تو وہ بات نہ الی ہی خدا ہی
 تعالیٰ طعن اور بہتان کرنی والوں کو ہدایت کری تا وہ حق سے میل و کسر و گاہی معنی معذور
 می آید از غیبات اللغات مسا تو ان مقصد یہ کہ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
 علیہ کی کلمات اور حالات باہر کلمات میں شروع کرتا ہوں مرقعی خادم الفقہ کبیرین مریدون حضرت
 سراج المہدی تاج المجاہدین الامام الاول سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا کہتا ہی کہ حق
 جل و علی شانہ فی موافق حکمت کامل اپنی کی بہرنت کی تین ایک وقت معین کیا چنانچہ بیچ
 اس زمانہ پر آفات کی بندہ نوازی فرما کی مرشد کمال جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ
 اللہ علیہ کی تین ایسی عنایت فرمائی کہ آثار مجددیت کی شان او نہو کی سی ہویدا اور تمام مراتب
 ولایت کی حال اونکی ہی پیدا کر اوپر صدیقی تیرہ دین کی تجدید دین کی کی اکثر آدمیوں کی تین جان
 جنالوت اوگر اہی کی سی باہر لا کر اوپر راہ راست محمدی کی راہ بتانا کیا چنانچہ مضمون اس
 حدیث شریف کا مصداق حال اون ہادی دین کی ہی مصداق تصدیق کنندہ و جزو انجوت
 صدق خیری باشد انی تخت حدیث عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما اُخبر
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یبعث لہذا الامۃ علی
 راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا مر و اہ ابن ماجہ ترجمہ ابی ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہ کہتی ہیں وہ کہ روایت کرتا ہوں میں بیچ اون چیزوں کی کہ جانتا ہوں

محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت علیہ السلام فی کہ تحقیق اللہ عزوجل
اوشہا وچا اس است کی لپی ہر سو برکی سری پرایا شخص کہ تازہ کردیا کرگا اس است کی لپی
دین اسکا اب جانتا چاہی کہ یہ جابر زکیت سی وارا لاسلام محمد آباد عرف ٹونک ہن
بسبب مہربانی اور شفقت نواب صاحب عالی مرتبت والا شان فیض بخش فیض سان بسبب ابو
والاحسان ملاذ القربا محب الفقرا طبا و ما وانی فی کسان والی ٹونک نواب صاحب وزیر الدہ ولہ
امیر المملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کی سکونت کہاتہا شہر صہ بین
کتاب بہ طب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی احوال میں نواب صاحب مد فرج فی
نہر کثیر خرچ کرکی جو لوگ کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی حال جلیلہ و افعال جمیلہ
سی واقف ہی اونکو ہر طرف سی بلوایا اور کتاب لکھوانا شروع کروایا اور سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سی نواب صاحب سی کیا بڑی بڑی کام دین کی ہوئی ہین کہ ایک ویت
سی اکثر اوروں سی ہرگز نہ ہو سکی اول کام یہ کہ اپنی ملک سی یک بخت تغیر داری کا موقوف
کر دینا اور جو جو کام کہ او میں شرک اور بدعت کی ہوتی ہین او کو عالم دنیا ر جانتی ہین دوسری
یہ کہ ایک قلم شراب اور پہنگ اور چرس وغیرہ اپنی ریاست سی دور کین تیسری یہ کہ جو عورتیں
فاحشہ کہ وہ گاتی اور بجائی تھین اور ناچتی تھین اونکو اپنی شہر اور پرگنوں سی نکال دیا اور بعضی
بعضیوں کی اونہیں سی نکاح بھی کروادی اور فتنہ خشیہ اور خشیہ کو بالکل نکال دیا اور سنت نکاح
ثانی کا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عنایت سی بخوبی جاری کیا چنانچہ نواب صاحب موصوف کی
ایک بلور داوی کہ پہلی اونکی بڑی بیٹی کی نکاح میں تھین بعد فوت ہونی اونکی کے اللہ
تعالیٰ کی حکم سی نکاح ثانی اون صاحبزادیکا دوسری بیٹی کی ساتھ کروادیا بیٹھے اون
بیٹی کی ساتھ وہ جواب اپنی والد کی قائم مقام سند نشین اور نواب ہین اور یہ تو بھی خاص
و عام جانتی ہین کہ نارسون دین کا ہی اور روزہ کہ عمدہ دین کی کاموں میں سی ہی
جیسی کہ لوگ ہندوستان میں اس ریاست میں کثرت سی ادا کرتی ہین اور یاسنوں

کہ وہی ہذا القیاس نواب صاحب بہادر فی ایک روز اس وقت کو گشتی فرمایا کہ سید
 احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا حال جو کچھ معلوم ہی ہو سکا لکھنؤ میں عرض کی کہ
 اتنی ایک مدت سی سیری دل میں بی خیال تھا کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
 کی کرامات اور حالات بابرکات میں کچھ لکھو مگر اتفاق نہ ہوا اب اس میں کمی مطلب کہ ہوا نیک خدا کی
 فضل ہی آپ ہی آپ ہی سبب ہوا پتہ نہ فرمایا اس دعا کو کہ سید احمد صاحب کی حالات
 کچھ معلوم ہوں وہ لکھو تو کچھ حالات بابرکات اور کرامات سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
 علیہ کی نواب ممدوح کی وقت میں مینہ لکھی تھیں ہوا اب میں وہ حالات اور کرامات بیان
 یہاں میں لکھتا ہوں اب شروع کرتا ہوں میں جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حالات
 اللہ علیہ حالات اور کرامات کی بیان میں اول حال یہ کہ جو وقت سید احمد صاحب
 غازی رحمۃ اللہ علیہ رامپور میں تشریف لائی اور لوگ کثرت سی مرید ہوتی گئی اور حضرت علیہ التوفیق
 فی تاوازل بندہ لوگوں سے بہت لینا شروع کیا بعد چند روز کی حکیم عطاء اللہ فی کہ حکیم غلام حسین
 کی بڑی بہائی تھی اور حکیم غلام حسین نواب احمد علی خان والی ریم پور کی حکیم
 بھی تھی اور نائب اور مامون میان محمد تقسیم کی تھی جو حضرت جناب سید احمد صاحب
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتھ سفر بہادر میں ہوا وہی حکیم مذکور فی باب حضرت امیر المؤمنین امام
 المسلمین سی عرض کی کہ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ میں آپ بہت
 کرتی ہیں اور ہر آپ طریقہ محمدیہ میں بھی بہت کرتی ہیں انکی پیروی میں تھت نہیں اگر طریقہ
 محمدیہ میں تو ہر طریقہ محمدیہ میں بہت کرتی کیا سبب جناب سید احمد صاحب فی حکیم مذکور
 اس طرح فرمایا کہ اول تو ہم کچھ جواب دیتی ہیں اب یوں سمجھا جا ہی کہ چشتیہ اور
 قادریہ طریق کی شغل و اشتغال اس طرح سی بتایا کرتی ہیں کہ ذکر کہہ کر اور یہ ضرب اس طرح لگاؤ
 اور وہ ضرب اس طرح لگاؤ اور نقشبندیہ اور مجددیہ کی شغل و اشتغال اس طرح بتاتی ہیں کہ ذکر خفی کرو اور پھر یوں
 سمجھاتی ہیں کہ یہ لطیفہ طلب ہی اور یہ لطیفہ شوح ہی اور یہ لطیفہ نفس ہی اور یہ لطیفہ سہری ہو

یہ لطیفہ فنی ہی اور یہ لطیفہ فنی ہی اور کیا حقہ جوان طریقوں کی لوازمات ہیں وہ سب پیرتایا کرتی
 ہیں اپنی مرید و نکو اور ان طریقوں کی ہی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
 بطور باطن طریق کی اور طریقت احمدیہ کی شغل اشغال اس طرح ہم بتایا کرتی ہیں کہ کہانا اس طرح کی
 نیت کر کی کہنا یا کرو اور کپڑا اس نیت سی پہنا کرو اور جو نکاح کرو تو اس نیت کی ساتھ کیا
 کرو اور جب تکونید آوی تو اس طرح نیت کر کی سویا کرو اور کپڑا اس نیت سی کیا کرو اور تجارت
 اس نیت سی کیا کرو اور نوکری اس نیت سی کیا کرو بطور ظاہر شریعت کی پیرتایا کرو
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ
 کی ہی شغل اشغال کا حقہ بتا دیا کرتی ہیں مگر آدمیکو بغیر سیکھی سکھائی نہیں آتی نہ طریقت
 چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ کی بعضی شغل اشغال اور یہ طریقہ محمدیہ
 کی شغل اشغال اور ہم اب تفصیل جواب دیتی ہیں تم کو طریقہ محمدیہ کی بعضی شغل
 اشغالوں کی اور بعض شغل اشغال طریقہ محمدیہ کی یہ ہیں جسکے ایک شخص ہی کہ
 اوسنی نکاح کیا اور کوئی بات اوسنی ایسی نہیں کی کہ جس میں فسق و فجور پایا جاو
 اس نیت کی ساتھ کہ کوئی فرزند میرا صلح پیدا ہو وی خدا کی راہ سیکھی اور لوگوں کو سکھاو فی مجاہد
 بڑا درجہ خدا کی درگاہ سی حاصل ہو اور یہ ارادہ کیا کہ اس عورت کا نام اور نفقہ میری اور چڑا
 ہو گیا پھر اوسنی اوکی نان اور نفقہ کی واسطی کوشش کی موافق شریعت کی حلال وجہ سی
 خواہ اوسنی کپڑی کی یا تجارت کی یا نوکری یا اور کوئی پیشہ کیا موافق شریعت کی حلال کی
 وجہ کا پھر اوس شخص فی سوداگری کی پھر وہ تجارت کی واسطی اپنی شہر میں یعنی جس شہر
 میں رہتا ہی اور شہر کو تجارت کی واسطی کیا اوسنی تو یہ ارادہ اور نیت خدا کی واسطی کی ہی توبہ
 جانا اور آنا اس کا سب خدا کی واسطی عبادت میں داخل ہی تمام ہو اس شغل طریقہ محمدیہ کا دوسرا
 شخص ایسا ہی کہ اوسنی نکاح کیا اور اوس میں فسق و فجور یعنی ناج و زنا وغیرہ کیا اور کپڑ
 نیت نیک کام کی نہ کی جیسی اوپر مذکور ہو چکا ہی اور نفقہ دیتا ہی تو اس نیت سی دیتا ہی

تاکہ لوگوں میں شرمندہ نہ ہوں اور لوگ بھی برا نہ کہیں اور حجاب کی خوف سی اور ڈر سی
 نان و نفقہ نہیں دیتا ہی فوکری یا کیتی یا تجارت جو کرتا ہی اوہیں شہریت کی حکم پر دیا
 نہیں کرتا ایسی شخص سی خدا نا خوش ہوتا ہی او کی یہ کام عبادت میں دخل نہیں اور
 کام خلاف طریقہ محمدی کی ہین اور بعضی لوگ ایسی بدیتی کی کام کیا کرتی ہین و علیٰ ہذا القیاس اور
 دوسرا مثل طریقہ محمدیہ کا یہی کہ ایک شخص ہی کہ عشا کی نماز کی بعد جو کام ضروریات دین
 و دنیا کی ہین اونکو ادا کر کے اس نیک نیت سی سو جاتا ہی تاکہ بھت رات بجاوی ایسی ہی
 نہ ہو کہ میری صبح کی نماز قضا ہو جاوی تو اس شخص سی خدا راضی ہوتا ہی اور گویا او کا سنا
 عبادت میں دخل ہی تمام ہٹا لیا طریقہ محمدیہ کا اور دوسرا شخص ایسا ہی کہ غیر شیعہ کا سنا
 مشغول ہی کو کتی ہی رات جانی اور صبح کی نماز کا خیال نہیں کرتا کہ قضا ہو جاوی یا نہ قضا
 ہو پھر وہ آپ سی سو جاتا ہی یا او سپرینڈ غلبہ کری اس سبب سی سو جاتا ہی تو اس سی خدا نا
 ہوتا ہی و علیٰ ہذا القیاس اور یہ طریقہ کی کام خلاف طریقہ محمدیہ کی ہین اور بعضی لوگ ایسی ہی
 بدیتی کی کام کیا کرتی ہین اسوقت میں مگر انکو اس بدیتی سی ثواب نہیں حاصل ہوتا پھر ہم
 مذکور فی جناب حضرت امیر المؤمنین سی عرض کی کہ بی شک طریقہ محمدیہ ہی ہی اور جو آپ فی
 فرمایا ہے ہی اور آپ کا طریقہ محمدیہ میں بیعت کرنا بجا ہی اور حق ہی اور نبی جو آپ کی جناب میں عرض
 کیا وہ میری فہم کی نا بھی تھی دوسرا حال یہ کہ راسپور کی بیچ میں بڑی ایک کراست سید
 احمد صاحب سنی ظاہر ہوئی تھی او سکو یہاں بھلا لکھتا ہوں کہ ایک شخص چپہ مہیسی سی
 دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنی بیگانوں کو نہیں پہچانتا تھا نام او کا کشتی باجران تھا اور ہر طرحی
 او کی علاج کسی تھی مگر کہ فائن نہیں ہوا تھا ایک دن سید احمد صاحب قازی رحمۃ اللہ علیہ کی
 پاس چارپائی پر باندھ کر او کو لائی تھی وہ تمام رستی میں چارپائی پر کوٹا او چلایا اور گا لیا
 لکھا آتا تھا پھر وہ او سکو او پٹر حسی حضرت کی سامنی لائی آپ فی پانی منگو اکرا وہیں سی تھوڑا
 سا پیکر او سکو پلا یا وہ او سوقت اچھا ہو گیا اور اپنی بیگانوں کو پہچانی لگا اور کہنی لگا کہ میری ہاتھ

پاؤن کیون باندھی تھی اور کسواطی باندھی تھی اور اس ماجری کو اس عاجز نے بچشم خود دیکھا
وہ جو کتاب نواب صاحب نے لکھوائی ہے اوس میں یہ حال مفصل لکھا گیا ہے مگر اوسکی تقریر بھی
سہین معلوم کہ اسے بطریق کبھی لکھی ہے یا کچھ کم و بیش کر کے لکھی گئی ہے مجھسی سنکی لکھوائی
ہے یا شاید کسی اور سی سنکی تفسیر حال یہ ہے اس میں بہی سید احمد صاحب بڑی ایک
کرامت ظاہر ہوئی کہ ایک شخص نے سید احمد صاحب کی دعوت کی تھی مع مریدوں یہ عاجز بھی
سید احمد صاحب کے ساتھ کہاں کہاں تھا اور میری دل میں یہ خیالات آتی تھی کہ ہمارے والد اور
نواب صاحب کی پاس جاتی تھی جنکا میں نوکر تھا تو کس طرح سی او کی قدر اور تعظیم و تکریم کرتی
تھی چنان کہ میں انکو سانس دیکھتا تو پشتوں کی لفظ کی ساتھ فرماتی تھی راشا قیمت خانہ راشا
قیمت خانہ یعنی آو قیمت خان آو قیمت خان ای اسکی اور باتیں محبت آنیہ کیا کرتی تھی والد موصوف
سی اور پھر میری دل میں یہ خیال آیا تو جو جاتا ہی نواب مدوح کی پاس نہ وہ کبھی کہتی ہں کہ
تم آؤ اور نہ کچھ کلام کرتی ہں اس عرصہ میں سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے
مجھسی فرمایا پیٹھنی کیواسطی کلام اللہ شریف کی ایک سورت اور دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حبر
امیر کی پاس جایا کری تو اسکو پڑھ لیا کہ تو میں بہت رویا اور میننی عرض کی کہ مجھکو دنیا کی
کاموشتی کچھ مطلب نہیں ہے میں تو آپ سی خدا ہی کیواسطی ملا ہوں اور یہ جو میری دل میں
خیالات آتی تھی یہ میری اختیار میں تھی اور میری دلکا حال سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیا بغیر میری کہی پہر مجھکو ارشاد فرمایا کہ پڑھ لیا کہ سورت شریف
کو اسطور سی حسب طور سی بہنی تھکوتا یا ہی سچ فرمایا شیخ سعدی صاحب نے ثنوی

کرو بہت بڑا اعتبار کرنی لگی میری اوپر ہر طرح کا ہر طرح کی کا سو فی مین میان تک کہ جب میں تک
 مین آیا د و خط ہم کو لکھی کہ ہماری پاس آؤ وہاں کیون چلی گئی مبینی اور خطوں کے
 جواب میں اس طرحی لکھ بھیجا کہ بیان میں آپ سی نہیں آیا ہوں بھگوا اشارت غیبی ہوئی تھی
 اشارت غیبی یہ ہیں جس وقت ارادہ دینی تو تک کی آئیگا کیا تو مبینی ایک چپ کہ کیا منولا آجی
 صاحب کی مسجد میں چرام پور میں ہی تو میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہیں بہت متبرک خدمت
 وہ بھی مسجد میں بیٹھی ہیں مجھ سے کہنے حاصلہ سی تو او کی پاس ایک کاغذ ہی کہلا ہوا تو میں نے
 جانتا ہوں اپنی دل میں کہ یہ کاغذ نوالہ صاحب والی ٹونک کی بھگوا بھیجا ہی مگر میں نہ کہتا ہوں
 کہ پہلی جو نواب صاحب ممدوح فی بھگوا کاغذ بھیجا تھا او شہر سے تھی اور اسپر مہر نہیں ہی اس
 عرصہ میں اور شخص فی مجھ سے فرمایا کہ تیری چہرہ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دستخط کر دینی ہیں پھر جب میں ٹونک کو آیا چند روز میان سکونت پذیر ہوا پھر میرا ارادہ تھا
 ہوا رام پور کو تو نواب صاحب ممدوح والی ٹونک فی اسس خانہ سی فرمایا کہ ہم تم کو کھٹ کر
 جانی نزدیکی اور چند کلمات مہربانی اور شفقت کی فرمائی اور جیسا وہ کاغذ مبینی دیکھا تھا ویسی ہی
 کاغذ کی اوپر نوالہ صاحب ممدوح فی دستخط کر دینی مگر سطح پر اور لوگوں کی چہرہ پر دستخط کرتی
 ہیں او طو پر نہیں وہ دستخط کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی میری چہرہ پر کی تھی اور خطوں
 کی منظر نواب ممدوح ہوتی اور دوسرا اشارہ یہی کہ مبینی جواب میں دیکھا کہ ٹونک میں
 آتا ہوں تین کونسل کی فاصلہ سی ٹونک مجھ سے ہی ہی تو ایک جگہ پر توچہ میں اور زندہ قہن
 اور توارین اور طرح کی تہیار اور بازوٹ اور گولی اور گولی وہاں کثرت سی موجود ہیں اور وہاں
 کوئی آدمی نہیں کہ اس شے میں چونکہ کیا مکان ہی اور یہ کیا واردات ہی اس دریا
 میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب ستید احمد صاحب فاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور اوچی چہرا و نوالہ
 محمد اسماعیل صاحب تن تہا ہیں اور کوئی شخص نہیں تو سید احمد صاحب فاری رحمۃ اللہ علیہ
 فی اس عرصہ میں مجھ سے فرمایا کہ کو اس جگہ رہو اور ہم ٹونک کا تہہ دست کر لیکو جانی ہیں

اس عرصہ میں جب مینی جاناکہ ٹونک کا بند و بست ہو گیا موجب فرمان سید احمد صاحب کی
 پیر میں رائی پور سی ٹونک میں حاضر ہوا اس سبب سی مین یہاں پر حاضر ہوا ہون والا مین
 تہا ری پاس حاضر ہوتا چوتھا حال یہی کہ اسمین ہی ایک کراست سید احمد صاحب کی
 ظاہر ہوئی تھی جبکہ سید احمد صاحب کو پہلا جمعہ شہر میں ہوا یعنی رائی پور میں نماز جمعہ کی جا کے
 پڑھی جامع مسجد میں بڑا ازدحام تھا جب نماز پڑھ چکی تو مولوی عبدالحی صاحب نے وعظ
 شروع کیا آیت پڑھتی تھی یا حدیث اور اسکا ترجمہ کرتی تھی پھر اسکی تفسیر کرتی تھی تو لوگ
 اسکو بہت پسند کرتی تھی اور تعریف کرتی تھی کہ کیا اچھا بیان فرماتی ہیں اور لوگ ذوق
 شوق میں تھے پھر جب تمام وعظ فرما چکی تو تین شخص مولوی عبدالحی صاحب کے
 ساسی اکیٹھی اونہیں سی ایک تو مولوی عبد الرحیم صاحب کی شاگرد تھی اور دوسری
 شرف الدین صاحب کی اور بڑی طبع اور قریب فیضیت کی تھی اونہوں نے مسابحہ
 شروع کیا اور مولوی صاحب سی یہ عرض کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہو تہا یا تہا
 یعنی بہو لنا تہا یا تہا مولوی صاحب مدوح نے اونکو جواب دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کونسیاں تہا اون باتوں اور چیزوں میں کہ جو علاقہ رکھتی ہیں ساتھ پہچان فی احکام اسلام
 کی اور امور دینی کی البتہ بعضی افعال جو عبادت میں داخل ہیں اونہیں کہہ ہی سہو واقع ہوا
 پھر مولوی صاحب کی اس تقریر پر اونہوں نے کچھ دلیل بیان کی پھر مولوی صاحب نے اونکی
 دلیل کو اوٹھایا پھر اونہوں نے دلیل بیان کی پھر انکی دلیل کو اوٹھایا تو پھر دین مسیحی کی مولانا محمد ایل
 میشی تھی اس تکرار کو سنکی وہ بھی قریب آگئی اس عرصہ میں مولوی عبدالحی صاحب نے فرمایا
 کہ یہاں تو اگر ہمارا سمجھنا ساتھ ہا ری سمجھ میں نہیں آتا تو تم وعظ کہو اور ہمیں جو کچھ کہنا تہا وہ ہم سہو کہو
 کہی چکی اس درمیان میں سید احمد صاحب نے فرمایا کہ ہاں یو میری طرف متوجہ ہو تو میں تمکو
 سمجھاؤں اونہوں نے عرض کی کہ آپ صاحبزادہ ہیں اور یہ علمی تفسیر ہی جبکہ سید احمد صاحب
 کو اون تینوں شخصوں نے اسطر کا جواب دیا تب اس عاجزی مولوی عبدالحی صاحب نے

پہر صبح کی کہ یہ ہماری شہزادہ سلطانہ مقبرہ میں سی نہیں اگر وہ عالم آجا وہیں جیسی ہوئی
 عبدالرحیم صاحب ہستی شرف الدین صاحب وغیرہم تو تم اوٹنی سباحہ کرنا اور
 انہی نگر و اس عرصہ میں تکبیر ہوئی عصر کی نماز گواہی سب لوگ کھڑی ہو گئی بعد نماز چڑھی
 کی نہ اون لوگوں نے مولوی عبدالرحیم صاحب سی مکرار کی اور نہ مولوی صاحب اوٹنی بعد
 سید احمد صاحب نے مجھ بلایا اور فرمایا کہ تم ہماری مقدمہ میں کیوں بولی ہماری مدد سنا
 خدا کی کوئی نہیں کر سکتا اور ہماری مقدمہ میں کہتی بولیو اور وہ بھی بولی جو نعمت ملکوتی
 پہنچی تھی چہن چاہی تو پھر میں حیران ہوا کہ ایسی بزرگ لوگوں کی مقدمہ میں کون گفتگو اور کرار کرے
 پھر جب سید احمد صاحب حج کو تشریف لے گئے ان کے جہر لوط المستقیم کی سسٹونین کہہ کر
 کرنی لگی تو میں نے سید احمد صاحب کے مقدمہ میں کسی سی مکرار نہیں کی یعنی جو حق بات میں
 کیسکو سنا تا ہوں وہ سنتا ہی تو اس سے میں کلام کرتا ہوں اور جو حق بات مجھ سے نہیں
 سنتا ہی اور مکرار کرتا ہی اس سے میں کلام نہیں کرتا ہوں جیسی فرمایا خواجہ حافظ علی شاعر

نہت غلطیہ یہ جہت تیر وقت ا کہ از صاحب تاجس اختر از کنید

اور ان طالب علموں کا میں کیا حال کہوں کہ جنہوں نے سباحہ کیا تھا تھوڑی دو تین
 کیسے کس طرح حال ہو گیا اور کیا کس طرح کا اور باوجود گئی انکی برباد ہوئی معلوم ہو گا انکی نیت پھر یہی
 اسو اسلی کہ ایک نوع کی سید احمد صاحب سی بی ادبی کی اور راقی سباحہ مولوی عبدالرحیم
 صاحب سی کیا یا نحو ان حال یہ کہ مولوی محمد جیلانی صاحب بعرف مولوی غلام جیلانی صاحب
 تھی علماؤں کی کہ ذات احمد علی خان والی راجپوت جیسی اونکی تعظیم و تکریم کرتی تھی ایسی کسی
 عالم کی نہیں کرتی تھی اور انکو سردار کیا تھا علماؤں کا اور حقیقت میں سردار تھی علماؤں کی اور
 مولوی حیدر علی صاحب کی خستہ تھی اور او سنا دہی اونکو باطن طریق کا بھی بہشت
 تھا جبکہ سید احمد صاحب راجپور میں تشریف لائے اور بہائی زمین العابدین خان صاحب کی
 مکان پر پھر ہی او مولوی صاحب نہ کورا اور کبیر خان صاحب اور ہاشم خان اور اونکی علی کی

بہت آدمی سید احمد صاحب کی مرید ہوئی اور کثیر خالص صاحب امپور میں بہت معتبر لوگوں میں
 سنی تھی اور جنگ سید احمد صاحب فارسی رحمتہ اللہ علیہ فی رامپور میں تشریف لائی جیسا
 ملک مولوی مذکور ہر روز چار گھنٹہ رات پہلی سہی سید احمد صاحب کی خدمت تشریف میں حاضر
 ہوتی تھی صبح کی نماز سید صاحب کی ساتھ پڑھتی تھی اور سید صاحب نے ان کو خلیفہ کیا تھا اس عاجز
 سید صاحب سے عرض کی کہ پہلی پہلی کسی شخص کی مرید تھی سید صاحب نے مجھے فرمایا کہ یہ تو درود
 ہی پڑھا کرتی تھی ہاشم خان مولوی مدوح کی سالی تھی مجھ سے یہ حال بیان کرتے تھے کہ جب
 مولوی صاحب بہت بیمار ہوئے اور قریب المارگ ہوئے فرمائی گئی کہ سید صاحب سے مرید بنو آج
 میری کام آتا ہو پوری دیر کی بعد اس جہان فانی سے طرف جہان جاودانی کی رحلت فرمائی چہاں
 حال یہ ہی کہ کبھی ولایتی آئی تھی اپنی ولایت سے اور قوم سے شہان تھی اونہوں نے سید صاحب
 سے جسکی رامپور میں کہ ہم اپنی ولایت سے آتی تھی اتنا ہی راہ میں ایک گوان ملا وہاں پر آٹھ ساتھ
 عورتیں پانی بہرتی تھیں تو ہم نے جانا کہ یہ کھنیاں ہیں انکی لباس میں کسیر حکافق نہ تھا انکا
 لباس سکھینہو نکاتھا ہم وہاں کٹری ہو گئی اور ہم نے کہا کہ یہ زبان تو ہماری سمجھیں گی نہیں سونگھی
 ہنسی تھ اونہاکی مونہ کسیر بطور پانی پنی کی کیا تو اونہوں نے ایدہر او دہر دیکھا عرض کیا
 یہ تھی کہ کوئی سکھ تو نہیں ہی پہر ہماری طرف متوجہ ہوئیں اور پشت تو زبان میں یہ بات ہم سے
 کہی کہ اٹو او سکوی بی غیر تو یعنی مطلب یہ تھا کہ لیو پانی پیو پیغیر تو ہو کو تو کہہ بند میں کپڑ لائی
 ہیں اور اپنی جو روپن کر لیں ہیں یعنی ہم کو سکھیناں کر لیا ہے مجھے بہت زہر ہوئیں اور ہم
 بہت زہر ہوئے اب ہم تمہاری پاس آئی ہیں کہ تم سید ہو اور اولیا ہو یہ حال ہم کو گنہ گزرا
 اسکا کہ تدارک کرو سید صاحب بہت زہر ہوئے اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سکھوں سے
 پرہیز کریں ساتواں حال یہ ہی کہ ایک دن تکیہ شریف کی مسجد میں صبح کی نماز کی بعد بہت مجمع
 کثیر تھا خاص و عام کا یعنی علما و طلباء و فقرا وغیرہ اسوقت موجود تھے سید صاحب نے فرمایا کہ بہاؤ
 انکو ایک مثال بتاؤ قرآن شریف کی ہندی زبان میں تاکہ خاص و عام سمجھیں اسکو کہ کسیر

قرآن شریف نازل ہوا ہی اور کس طرح سی لوگوں نے مانا اور کس طرح سی لوگوں نے نہیں مانا
 فرمایا کہ اس بات کو یوں سمجھا جاوے کہ جیسی ایک بادشاہ ہی اوسکی برابر کوئی بادشاہ نہیں وہ
 سب بادشاہوں کا بادشاہ ہی اوسنی اپنی خلاصہ کو ایک جگہ ہی دوسری جگہ پر بھیجتی ہے جو بادشاہ
 کی بیان سب ہی بڑا درجہ کہتی تھی اوسکی ہاتھ ایک فرمان پیدا دیکر اون خلاصہ کی طرف پس او
 اونہوں نے اون خلاصہ کو سنایا تو وہ خلاصہ میں فرق ہو گئی ایک فرقہ نے اوس فرمان کو سنا اور جو مقرر
 درگاہ تھی اونکو دیکھا اُس فرقہ نے صاف انکار کیا اور یہ کہا کہ نہ یہ فرمان بادشاہی ہی اور نہ تم بادشاہ
 کی طرف سی آئی ہو تم اپنی طرف سی بنالائی ہو یہ لوگ باغی اور سرکش ہوں ایسی آدمیے جو
 بادشاہ کی بیان پکڑی جاتی ہیں تو بڑی بڑی تکلیف ہر طرح کی اون پر ہوتی ہی اور اوس تکلیف
 میں وہ رہتی ہیں اور ہمیشہ کی قید شدہ ہیں گرفتار رہتی ہیں دوسرا فرقہ فرمان کو
 سنا کہ کہنی لگا کہ بیشک تم بادشاہ کی طرف سی آئی ہو اور فرمان ہی بادشاہی ہی فرمان کو سنا اور
 سر پر کہا اور جو حکم اوس میں گران گران تھی اوسنی جاگوں یا یا اور جو حکم کہ آسان آسان ہی
 اونکو کرنی لگی یہ فرقہ تک مرادو گاہی اب سمجھا چاہیے کہ وہ گران گران حکم کیا ہے
 اول تو جہاد کرنا کفار سی خدا کی واسطی یہ بڑا دھمک گیری اور دنیا کی واسطی دوسرے
 ہجرت کا کرنا کفار کی ملکون سی جو عربی ہیں یہ سری حج کرنا خدا کی ذریعہ سپر فرض ہی
 یہ عیش و آرام کا چھوڑنا اور خدا کی رضا مندی حاصل کرنا چوتھی زکوٰۃ دینا خدا کی حق
 یا پنجویں قرص منہ دینا خدا کی رضا مندی کی واسطی اور اوس قرص منہ کی خوشن
 شخص کو دینا ہی اوس شخص سی کہہ فائز دنیا چھٹی رسیدین چھوڑنا کہ بہت غیر شیع
 رسیدین ہر قوم نے اختیار کی ہیں شادی اور غنیمت میں اگر ایک شخص اون رسیدین کو خدا
 کی واسطی چھوڑتا ہی تو بعض لوگ اوسکو اپنی برادری سی نکالتی ہیں بیان تک جہالت پہنچا
 کہ اپنی بیٹی اوسکی بیٹی کی ساتھ نکاح نہیں کرتی اور اوسکی بیٹی کا اپنی بیٹی کی ساتھ نکاح نہیں
 کرتی سنا تو میں نماز کہ اول وقت نماز کی شرطوں کی ساتھ اور امام کی پیروی اکثر لوگ نہیں

کرتی آہوین روزہ موافق اوسکی شرطوں کی اکثر لوگ ادھنیں کرتی و علیٰ ہذا القیاس تو
 یہ فرقہ تک حراموں کا ہی اگر یہ فرقہ ان کاموں کی نہ کرے تو بلکہ نہیں جانتی ہیں اور اپنی
 گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہیں اور یہ تو بہ گھٹی ہیں تو آخر کو بند کی اور کٹکی اور طرح طرح کی
 تکلیف اور شاہاکی انچا پکارا پوجا کرنا فقط اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی شفاعت سے میسر نہ رہتا کہ وہ فرقہ کو سبکی کہنی لگا کہ بیشک تم بادشاہ کی طرف سے آئی ہو
 اور یہ فرمان بھی بادشاہی ہی اور چوہا اور سر پر کہا اور کہنی لگا کہ اس فرمان میں تو لکھا ہی
 کہ تمہیں پہر بلوادیگی تو ہم مسافر شیریں یہ فرقہ تک حالوں کا ہی پہر فرمایا سید صاحب نے کہ
 مسافر نہ کو اگر اپنا کہنا ہم پہنچ گیا یا اچھا مکان یا اچھا لباس موافق شریعت کی حلال
 کی وجہ سے یا اور کسی طرح کی راحت یا خوشی دنیا میں حاصل ہوئی تو اوسپر شکر ادا کرتی
 ہیں اور کپہ دل نہیں لگتی اور سپر یا غریبوں لاچاروں کا سا کہنا یا اچھا مکان یا اچھا لباس ہم
 پہنچا اور کسی طرح کی تکلیف دنیا میں پہنچی تو اوسپر صبر کرتی ہیں اور ناخوش نہیں ہوتی
 اس واسطی کہ جو حاجت کا فراہی دنیا کی فری سے اور اوس سے کیا نسبت اور یہ کہتی ہیں
 جیسا کہ ہم کو حکم ہوا ہی اوسکو ہم بجا لاؤنگی تو ہماری واسطی وہاں سب کچھ موجود ہی پہر فرمایا
 حضرت امیر المومنین نے کہ اسی بہاؤ جو جن شخصوں میں مسافرت کی خصلت نہ ہوگی نہ ہو
 اچھی طرح سے دین کی کام نہ بن آؤنگی مثلاً جیسی جہاد کا کام کہ جب تک اون لوگوں میں
 جنہیں کہ مسافرت کی خصلت نہیں ہی اونکو اچھا کہنا اور اچھا مکان اور اچھی شہر
 اور اچھا لباس ہم پہنچا تو خوش رہی اگر اپنی شی کی چیزیں ہم نہ پہنچیں تو ناخوش رہی
 اوسنی بھی اچھی طرح سے جہاد کا کام نہ بن آؤگا یا جیسی عالم میں یا قاضی یا مفتی ہیں جو کوئی
 انبی دین کی مسئلے پوچھا تو اچھی طرح سے صحیح مسئلے بتاؤنگی اور جب کسی غریب آؤنگا
 معاملہ انکی بہائی مٹی یا قرابتوں یا کسی امیر سے ہوئی گا اور مسافرت کی خصلت نہیں
 نہ ہوگی دنیا کی لالچ یا آدمی لحاظ سے غریب آدمی کی طرف نہ ہوگی اگر یہ غریب حق پر ہو اور حق

پر اسی طرح سی بادشاہ اور امیر و فقیر و مہاجر اور حاجی اور خازنی اور حسین مختص پر ہو کر
 فرض ہی اگر انہیں بھی مساوت کی خصلت نہ ہوگی تو انہی ہی اچھی طرحی دین کی کام
 نہ بن آویںگی و علیٰ ہذا القیاس آتھو ان خال یہی کہ ایک شخص سید صاحب کا
 مرید فرخ آبادی تکیہ شریف میں حاضر ہوا تھا سید صاحب یہ عرض کی کہ اول مرتبہ جو میں
 ہوا تھا خدمت شریف آپکی میں لوگ آپکی مرید تھی وہ ذکر اور فکر اور مراقبہ اور شغل اور تہن
 میں مشغول تھی اور اب کی مرتبہ جو آپکی خدمت شریف میں حاضر ہوا تو سوا تلوار اور ڈال
 اور ہرہ اور بکتر باروت اور گولی اور بندوق کی اور چرچا نہیں دیکھتا ہوں جناب سید صاحب
 حضرت امیر المؤمنین فی فرمایا کہ سچ کہتی ہو مگر اس مطلب کو اب یوں سمجھا جاہی کہ
 ایک شخص ہی کہ اسکی سود و سود مرید ہیں اور مرید نہیں سی دو چار یا کم و بیش اپنی اپنی
 طریق پر ہوتی ہیں اور باقی مرید جو اپنی خوشی کی کام ہیں وہی ہی کرتی ہیں یا ایک شخص
 ہی کہ اسکی ہزار ہوں مرید ہیں یا کم و زیادہ انہیں سی کمتر تو اپنی نیر کی طریق پر ہیں اور
 کثیر اپنی راہی کی کام کرتی ہیں و علیٰ ہذا القیاس اور اب اللہ تعالیٰ فی میری ولین
 سب آدمیوں کی خیر خواہی و اہلی ہی یعنی جسوقت ہم جہاد کو گئی اگر شہید ہوئی تو اللہ تعالیٰ
 بڑی بڑی برکتیں عطا کرے گا اور جو متبع ہوئی کفار پر تو دین و دنیا کی مطلب حاصل ہوتے جو
 علما و فضلا و طلباء دین و دیندار ہیں اور کما مطلب یہی کہ سب آدمی خاص و عام موافق
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو جاویں جسوقت مسلمان خالص ہوئی کفار پر جو مسلمانوں کا
 نام ہی اسوقت میں ہر شہر و قریہ میں محسوب ہو گا قائم کرے گا اور خود احتساب کرنا شروع کرے گی
 اور علما و دین دیدار و فکاہی ہی مطلب ہی کہ لوگ گناہوں سے بچیں اور ہم کہل کی و حفظ
 کہیں اور فقر و کما مطلب یہی کہ ہو خدا کی رضا مندی اور قرب حاصل ہوئی اور دل کے
 اور نور ظاہر ہوئی ایسا نور کہ جس سی خدا کی معرفت حاصل ہو سکی حاصل کر سکی و علیٰ قرآن و
 ذکر و فکر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر و حار و دہر پڑھتی ہیں تسبیح پر یعنی شمار کرتی ہیں تسبیح کی دانہ

اور ساتھ ساتھ اور ستر ستر برس ہو جاتی ہیں تسبیح کی دانوں پر پڑھتی ہوئی تسبیح کی دانوں
 کس جاتی ہیں اور اکثر لوگوں کی دل سبب نہ ملنی قوت حلال کی ویسے یہ رہتے
 ہیں جیسی کہ تہی اور حبوت کہ امام سلمان کا قائم ہوگا تو اونکو روزی حلال کی ملے گی تو چالیس
 دن کی بیچ میں انکی دلوں کو روشنی حاصل ہوگی تو انکا مطلب حاصل ہو جائیگا اور ہر سال
 کو روزی حلال کی ملے گی تو شریعت کی کاموں پر قائم ہو جائیگی اور جو کافر کہ امام کو جزیرہ دینا
 اختیار کرینگے تو ایک طرح کا فائدہ اونکو بھی ہو جائیگا جیسی انکی اولاد کو غلام باندی کرتی ہیں
 اور انکا مال ضیعت کر کے لاتی ہیں تو یہ موقوف ہو جائیگا پھر فرمایا حضرت اسیر المؤمنین نے
 کہ جو کوئی مرید ہوتا ہے وہ مبتدی ہوتا ہے پھر متوسط پھر متہی اور مبتدی اور متوسط جو زمانہ
 اور محنت ذکر فکر کرتا ہے طریقہ وقت شناسی اور چشتیہ اور قادریہ اور مجددیہ وغیرہ میں
 تو انکی دلوں پر طرح طرح کا حال آتا ہے اور ایسی ہی فرمایا شیخ سعدی صاحب

اگر بپشت پائی خود بینم
 اگر درویش بریک حال ماند

اگر درویش بریک حال ماند
 اگر بپشت پائی خود بینم

اگر اندون میں ہم ذکر اور فکر کی تعلیم لوگوں کو کریں تو انسی کہی اور چوتھی ہی نہ مریگی چہ جای قتل و قتل
 کرنا آویسنی اور تہی کو قتل و قتل کرنے کی نہایت بڑی بڑی درجی حاصل ہوتی ہیں اور اب ہم
 خاص طریقہ محمدی کی شغل اشغالوں کی تعلیم کرتی ہیں اور طریقوں ذکر کریں گویں تو اوس شخص نے یہ تقریب
 صاحب کی سنی جو کہ فرخ آباد سی آئی تہی عری کی کہ آپ بیچ فرماتی ہیں اور حق ہی اویوں
 ہی ہی جیسی کہ آپ فرماتی ہیں اور اوس شخص نے یہ عرض کی کہ آپ میری حال پر مہربانی
 کیجی اور توجہ مجھ کی پہنچاؤ اس شخص سے جو کہ فرخ آباد سی آئی تہی اور اس عاجزی
 سید صاحب فرمایا کہ سیکو خبر مت کرو پھر تمکین شریف میں جو مسجد ہے اوسکی چہرے کی اوپر چکواؤ
 اونکو توجہ دی کہ پشیمان لوگوں کی ولایت میں جو تشریف لے گی جیسی سمہ اور باجوڑ اور سوات
 وغیرہ میں البتہ سید صاحب نے توجہ دی بعضی بعضی لوگوں کو اور سید صاحب کی خلیفوں نے

بھی اکثر لوگوں کو توجہ دی اور توجہ لینی والوں کو اکثر و کثرت سے فائدہ ہوا اور جو وہاں سید احمد صاحب
 غازی رحمہ اللہ بنی اور اونکی خلیفوں نے توجہ دی تو سید احمد صاحب غازی رحمہ اللہ
 کو وہاں الحام ہوا ہوا کہ تم بھی توجہ دو اور اپنی خلیفوں سے بھی توجہ دلو اور اللہ علم نون
 حال یہی کہ سید صاحب غازی جنگل کو تشریف لے جاتی تھی اور گھوڑی پر سوار اور اونکی
 دیوان حافظ کا مصرع اچستہ آہستہ پڑھتی جاتی تھی وہ مصرع یہی مصرع غلام زکریا
 توتا جدار انداز جس عاجز نے عرض کی کہ شاہ زریں خان ایک شخص ہیں کہ اونکی بیانی ہی
 زین العابدین خان کو منسوب ہے وہ مجھ سے یوں کہتی تھی کہ سید صاحب بہاد کو تشریف
 لیا بیانی و ہانپر دو لڑائیں فتح کر لیں اور تیسری لڑائی میں اونکی ایک تلوار کی گینہ کی اور
 وہ زخم لہا ہوا جانیکا تو پھر آپ کی فتح ہوا کر لیں پہنچتی حضرت امیر المومنین سے گذارش کیا
 کہ شاہ زریں خان یوں کہتی تھی یہ سچ ہی آپنی یوں ہی فرمایا ہے آپنی اونکی جواب میں
 مجھ سے یہ فرمایا کہ ہم تو خدا کیو سہلی بہاد کو جاؤنگی ہمارا خاک میں اور خون میں ملا ہوگا اور یا اللہ
 فتح دیا آئی فرمائی سے معلوم ہوا کہ شاہ زریں خان کی بات کی کچھ اصل تھی و سنو ان
 حال یہی کہ ایک شخص نے سید صاحب سے عرض کی کہ امام مہدی کئی دن کی بعد ظاہر
 ہونگی سید صاحب نے اونکی جواب میں فرمایا کہ میں چلنی حالات میں دیکھتا ہوں چاہئے میں
 تک تو اونکا ظہور نہیں معلوم ہوتا آگے اللہ جیل علی شانہ جانتا ہے جب چاہیگا پھر کرے
 کیا رہو ان حال یہی کہ میرا سید علی صاحب سہنی والی گھنٹوں کی مہی فرماتی تھی
 کہ پچیس برس ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دلیرانہ الجام کیا تھا قبل سید صاحب کی ظاہر ہوئی کہ
 ہم تم کو گونا گونا ایک سردار پیدا کریں میرا سید علی صاحب کو اور لوگ بھی گھنٹوں کا قطب جانتی تھی
 اور سید صاحب بھی فرماتی تھی کہ یہ گھنٹوں کی قطب ہیں اور میرا سید علی صاحب نے سید صاحب
 غازی رحمہ اللہ سے جیت بھی کی تھی پھر گیم شریف کی سچ میں میرا سید علی صاحب سید صاحب
 کی پاس آئی تھی اور وقت کی سچ میں ایک گیم تھی مضبوط اوسمیں آدمی بڑی بہادری تھی

محمد خان سی اوس گزینیکا فتح کرنا نکل ہو گیا تھا اوس عرصہ میں فقیر محمد خان کی سید صاحب
 کو عرضی کہی کہ میرا سید علی صاحب کو آپ میری پاس بھیج دیں تو امید ہی انشاء اللہ تھا
 یہ گزینی فتح ہو جاوی آپ کی میرا سید صاحب کی واسطی کہاں تلاش کر کی میانہ میں سوار کر کے
 فقیر محمد خان کی پاس بھیجا بعد ازیں دن کی میرا سید علی صاحب پیرنگیہ شریف میں تشریف لائی
 لوگوں نے پوچھا انہی گزینیکا حال انہوں نے فرمایا کہ گزینی فتح ہو گئی بارہ ہوان حال
 یہ ہی کہ سید صاحب کو حکم تھا سبجان اللہ کہ ایک شخص آیا اچھی کٹری پھنی ہوے
 اوسنی یہ عرض کی کہ مجھے کچھ دلوائی آپ نے فرمایا کہ ان بہائی کو چار پیسی دو اوسنی یہ
 عرض کی کہ تنہی میری لیاقت کو دیکھا اور نہ اپنی لیاقت کو پھر تنہی فرمایا کہ بہانیکو چار پیسی
 دو آپ نے فرمایا کہ تمہاری لیاقت تو بہت بڑی ہی اب چار پیسی لیلو اور اپنی اوکھ پر
 فرمایا اوس شخص کو اور یہ فرمایا کہ میں اپنی لیاقت کی موافق نکو دیتا ہوں تیرے ہوان حال
 یہ ہی کہ جسوقت شیخ فرزند علی غازی پور بہت سیاسی سید صاحب کی خدمت شریف میں حاضر
 ہوئے چہاں گھوڑی چہاں چہاں ستور و سپہ کی لیکر اور چائیس کلام اللہ اسمین بیش قیمت اور کم
 قیمت کی اور بہت سی تہان نینو او جامہ انکی اور بہت سی تہان گاڑھی اور گزینی کی اور
 ایک بیٹا کہ نام اوسکا امی تھا یہ خدا کی واسطی جہاد کی کام میں صرف کر نیو لائی تھی نکیس
 شریف میں تو انکی واسطی چہاں سا ایک دیرہ میان محمد جامع صاحب کی باغیچی میں سید
 صاحب نے کھڑا کر دیا میان محمد جامع صاحب کی بیٹی جو آئی انہوں نے کہا اوکھا ڈیڑ
 کسنی کھڑا کیا ہی دور کرو اس دیرہ کو یہاں تو لوگوں نے ان کی سید صاحب سی عرض کی
 کہ میان محمد جامع صاحب کی بیٹی دیکھو اگر دولتی ہیں آپ نے فرمایا کہ ہماری طرفی السلام
 علیک کہو اور یہ کہو کہ بہائی جہان تمہاری خوشی ہو وہاں کھڑا کرو اس فرمانی سید
 صاحب کیسی اوکھا لفظ آیا انہوں نے اسکی جواب میں کہا کہ یہین کہہ رہی ہوں
 چودہ ہوان حال یہ ہی کہ سید صاحب کی شانی جواب دیتی تھی سبجان اللہ ایک شخص

آئی اور ہونے سے صاحب سی غرض کی کہ تم بھی سید ہو اور میں بھی سید ہوں وہ سید
 میری لائق بیاد کی ہو گئیں ہین بجو آپ کہنے دلوائی تو ان کا بیاد ہو جاوے آپ نے ان کی
 جواب میں فرمایا کہ سید بیانی تمہاری بیٹیاں ہین تم اتنا کام کرو جو بیانی
 طرف سے بیاد کیو اسطی اپنی دلیں تھر کیا ہی کہ چیز بھی ہو اور وہ چیز بھی ہو اسکو تم سو قوت کرو اور
 جسطح اللہ تعالیٰ فی حکم کیا ہی بیاد کی مقدمہ میں اونہی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسئلہ بیانی
 اور سطح تم کرو ہم اپنا آدمی تمہاری ساتھ کری دیتی ہین موافق قرآن اور حدیث کی جو
 بیاد کیو اسطی چاہیگا اور سکو ہم پہنچا دیگا پھر ہوا ان خال یہ ہی کہ اس میں سید صاحب
 کی بڑی ایک کراست ظاہر ہوئی تھی کہ یہ عاجز مراقبہ وحدانیت کا کیا کرتا تھا جسطح سید
 صاحب نے فرمایا تھا پھر ایک مدت کی بعد سید صاحب تشریف لیگی حج کو تو مراقبہ کرنی میں
 بجو بڑی بڑی خلجان پیدا ہوتی تھی اور بہت میں برویا کرتا تھا اور ان خلجان کو بیان کرنا
 اسوقت میں مناسب نہیں ہی اسوقت میں جو رام پور میں فقیر تھی اور مراد آباد میں اور
 امروہی میں اور بنخ آباد میں اور لکھنؤ میں تو مینی اونکی رو برو اور ان خلجان کو بیان کیا اور
 کہا مینی میری و مرشد بجو مراقبہ وحدانیت کا فرما گئی تھی تو انوسکی درمیان میں بجو یہ خلجان اور
 ہین تو وہ فقیر مجھسی کہتی تھی کہ تم چھوڑو اسکا کرنا میں انکی جواب میں یہ کہا تھا کہ میں تو
 بہتر چھوڑ دوں مگر مجھسی نہیں چھٹا آخر الام ایک درویش نے فرمایا کہ میان کسی کی کہنی سنی کی
 حاجت نہیں ہی اسوقت میں ہم لوگوں کا ایسا مقام ہی کہ جیسی آسمان کی تار سی اور سید صاحب
 کا مقام ایسا ہی جیسی سو بخ جھوٹ ہوئے تھکات ہی تھاری چھپ جاتا ہین اب بھکو مناسب کہ چھپا
 کہیں سید صاحب تشریف کہتی ہوں وہاں اونکی خدمت شریف میں حاضر ہو تو ان کی
 صحبت سی انشا اللہ تعالیٰ یہ خلجان جاتی رہیں گی تو مینی ارادہ سید صاحب کی زیارت کا کیا
 جان کہیں ہوں میں اونکی خدمت شریف میں حاضر ہو گا انشا اللہ تعالیٰ جبکہ میں لاکھنؤ
 پہنچا تو بھکو وہاں یعنی شخصوں نے کہا کہ سید صاحب حج سی تشریف لی آئی اور اس میں مکاتیب تشریف کہتی

ہر نئی تکیہ شریف پر میں حضرت امیر المومنین کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور دوسری محکو
 دیکھا اور آپ کہری ہوگی اور فرمایا آوٹپہان بہائی آوٹپہان بہائی اور سیدہ سی محکو لگا یا حبس
 کہ سیدہ سی محکو لگا یا اوس وقت وہ بچان جاتی رہی سبحان اللہ کیا بڑی کرامت سید صاحب طاہر
 ہوئی یہ بات کہ اوں خطا تو کھا ذکر تہی کیا ہی نہیں سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی اوٹپہان
 باتیں سننی سید صاحب سی تحقیق کین بعضی تفرقات اور بعضی مقامات نقشندہ یہ طریق کی یعنی
 اسی نقشندہ یہ طریق میں انتہا تک آدمی کی اوپر کیا مقامات کہ جاتی ہیں سو اہوں
 حال یہی کہ ایک شخص تھی پوچھ میں سید فریخ الدرجات اوکنا نام تھا فارسیں تو اوکو بہت دخل تھا
 اور غری میں بھی اور بہت بڑی شاعر تھی اونی ننکی کہ چار اشعرہ نظم میں کرو اہوں نی فرمایا کہ تم
 کسی اوٹپہان کی مرید ہوتی تو میں تمہاری کہنی سی تمہارا شجرہ نظم کرو دیتا او تم سید صاحب کی مرید
 تو تمہاری شجرہ کو میں نظم نہیں کر سکتا بغیر سید صاحب کی اجازت کی اس عاجزنی غم کی سید صاحب سی
 آپ اجازت دیکھی تو میں اونی شجرہ نظم کرواؤں کسی جواب میں مجھسی فرمایا کہ امی ٹپہان بہائی آوٹپہان
 چاہی یہ جان لی کہ میں آپکا مرید ہوں اور وہ انکی مرید ہیں اور وہ انکی مرید ہیں انتہا تک معلوم کر لی
 اور کچھ شجرہ کا وظیفہ کرنا ضرور نہیں جتنی دیر تم شجرہ کا وظیفہ کرو اتنی دیر تم اللہ ہی کو یاد کیا کرو اگر ایک ہر جانی
 کی نگاہ تم پر ہو جاوی تو نہ روں آدمی تمہاری جوتان اٹھائی پیریں تشریفواں حال ہی کہ ایک دن
 سید صاحب فرمائی تھی تکیہ شریف کی مسجد میں کہ اسی لوگو تم یہ جانتی ہوگی کہ کہانی اور پنی سی
 سید احمد کی زندگانیا سب ہی یوں نہیں ہی جو کہ تم جانتی ہو اگر ایک دم خدا کی یاد میں
 دل سی اور جاوی تو اوس وقت میرا دم نکل جادی انتہا رواں حال یہی کہ ایک دن
 سید صاحب تنہا تکیہ شریف کی مسجد کی چہرہ کی اوپر بیٹھی تھی میں آپکی خدمت شریف میں
 حاضر ہوا مجھسی فرمایا جو تہنی تنہائی میں ہمسی پوچھا وہ پوچھا اب ہماری دلیں یہ آتا ہی
 کہ صبح سی ہم کچھ بیان کیا کر نیکی انشاء اللہ تعالیٰ کہ سب لوگوں کو فائدہ ہو پھر آپنی صبح سی
 بیان کرنا شروع کیا پھر آپ نماز صبح کی پڑھ کی بیان فرمایا کرتی تھی تین گہری یا چار گہری

دن چربی تک یکم و بیش جب آپ بیان فرما چکی تو کتنی ایک آدمی کلاہریان لیکے جانے
 ہوا کرتی تھی اور یہ عرض کرتی تھی کہ ہم آج کو کسی طرف جاوین لکڑیاں چیرنے کو کسی دن آپ
 فرماتی تھی کہ ہم بھی تمہاری ساتھ چلتی ہیں اور جسوقت کہ آپ اونکی ساتھ لکڑیاں چیر کر
 تھی اور جو شخص وہاں حاضر ہوتی تھی وہ آپ سی کلاہری مانگا کرتی تھی کہ میں شریف
 ہم آپ چیرنے کی اونکی جواب میں آپ فرماتی تھی کہ ہم تمسی قوت میں زیادہ ہیں ہم کو چیر
 دو کی آدمیوں کی برابر چیرتی جب آپ چیرنا سو قوت کرتی تھی پھر تب آپ مگانگو شریف
 تھی اور لکڑیاں اسو اسلی چیر کرتی تھی کہ جو لوگ آپ کی خدمت میں تکیہ شریف میں
 تھی اونکی دہلی کہا نا چاکر تاتھا اونیسواں حال یہ ہی کہ سید صاحب فی حاجی عبدالرحیم
 صاحب کو بھیجا تھا کہ اتنی دنوں خلائی شہر میں اتنی دنوں خلائی شہر میں رہو علی ذالقیار
 جب تم لوٹ کی آؤ گی تو پہر ہم جہاد کو چلیں گی جسوقت کہ رام پور کی بیچ میں حاجی عبدالرحیم
 صاحب شریف لائی تو میں اونکی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا جبکہ میں جسری نماز پڑھا
 کرتا تھا تو بعد شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھا کرتا تھا ذکر فکر مراقبہ اسطرح منہ کر کے کیا
 کرتا تھا تو حاجی عبدالرحیم صاحب فی ہمیں فرمایا کہ قبلہ کی طرف کو بیٹھ کر ذکر یا فکر یا مراقبہ کیا
 کرو اونکی جواب میں میں نے عرض کی کہ اسطرح کی بیٹھنی سی مجھ کو حلاوت اور لذت حاصل
 ہوتی ہی حاصل کلام گایہی کہ مجھسی بعد شریف کی طرف کا بیٹھنا سو قوت نہ ہوا جبکہ میری
 شریف میں گیا اور سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حاجی صاحب نے سید صاحب سے عرض
 کی کہ میں نے انکو رام پور میں منع کیا تھا کہ بعد شریف کی طرف بیٹھ کر مراقبہ مت کیا کرو اور قبلہ
 شریف کی طرف بیٹھ کر کیا کرو تو انہوں نے ہمیں کہا کہ مجھ اسطرح کی بیٹھنی سی بہت حلاوت
 اور لذت حاصل ہوتی ہی تو اس سبب ہی میں اسطرح کو بیٹھتا ہوں سید صاحب نے
 مجھ اپنی زبان مبارک سی کہہ نہ فرمایا کہ او دہر منہ کر کی مست بیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ نہ کر کی
 بیٹھ مگر میری طرف کو بہت متوجہ ہوئی اور دیکھا پھر ہمیں او دہر کا بیٹھنا چھٹ گیا جب کہ

بیستاپن تو قبلہ کی طرف بیستاپن ہونے پر ان خال پیری کہ ایک دن اس عاجز فی سیدنا
 سی عمر کی کہ آپ کی برکت سی میں اپنا حال اعلیٰ جالسی ایجاد دیکھتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ
 اور جو میری اقربا اور رشتہ دار ہیں ان کا بھی ایسا ہی حال ہو جاوی آپ فی فرمایا کہ جس وقت ہم کو
 خلافت دینی پر تم مسلمانوں کی خیر خواہی کرو گی تو اس وقت اور لوگوں کا بھی حال ایسا ہی ہو گا
 انشا اللہ تعالیٰ پر جس وقت آپ فی معک خلافت عطا کی اس وقت بہت کچھ دعا میں کینے باؤ
 بلند طر حکمی اس وقت میں یہ جانتا تھا کہ یہ دعائیں سید صاحب کی میری حق میں قبول
 ہو گی انشا اللہ تعالیٰ اوس میں ایک یہ پیری دعا میری واسطی کی تھی کہ جو اس سی کوئی دین کی
 کاموں میں جھگڑا کری اور یہ حق پر ہو اس کو اسپر غالب ست کر لو اسی اللہ پاک پروردگار جب
 دعائیں میری واسطی کر چکی تو میں فی عرض کی کہ آپ فی فرمایا تھا کہ تو خیر خواہی کر گیا تو ان کا
 حال بھی ایسا ہی ہو جائیگا انشا اللہ تعالیٰ اب فہمی خیر خواہی کس طرحی کروں آپ فی
 فرمایا کہ اون کی خیر خواہی یوں کرو جیسی کہ ایک آدمی کہ وہ بہو کاہی تو اس کو تمہاری پاس کہانا
 ہوئی تو کہنا کہ کھاؤ اگر تمہاری پاس بہت ہی تو اس کو بہت سا کہناؤ تاکہ اس کا مطلب حاصل
 ہو وی اور اگر تھوڑا ہی تو اس کو کہناؤ اور اس سی عذر کرو کہ جو ہماری پاس تھا وہ ہمیں تیار
 ان کی حاضر کیا اور جو کچھ اس کی پس پی ہوں تو اس کی واسطی کی پیری بناؤ اپنی مقدور کی موافق
 او اس کو روپیہ اور پیسی کی حاجت ہو وی تو اس کو دیو اپنی مقدور کی موافق اگر نگو وہ کیسے کام
 کو پہنچی کیجئے اگر موافق شریعت کی ہو وی تو تم جاؤ اگر تیار ہو وی تو اس کی خدمت کر جب
 تم کو اپنا دوست جانیا تو تمہاری کہنی کو مانیکا اور نگو دوست نہ جانیکا تو تمہارا کہنا کہ ایکو مانیکا
 آدمی دوست کا کہنا مانا کرتا ہی اور جو کسی سی دوستی نہیں کرتا ہی اس کا کہنا وہ نہیں مانا
 کرتا ہی اور دشمنو کا کہنا کوئی نہیں مانتا ہی جب تم کو دوست کوئی آدمی اپنا سمجھ لے وی تب
 اس کو نصیحت کرو تو انشا اللہ تعالیٰ وہ مان لے گا پہلی جواہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں وہ اس کو
 بناؤ پھر ہر روزہ حج زکوٰۃ اس کی مسائل اس کو بتاؤ پھر اور نیک کاموں کی مسائل موافق

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو بتاؤ نیز ذکر کرد عا درود بتاؤ پیراوسکی درستی
 آخری دعا کر کہ اسی اللہ اوسکو خبر اداستقیم پر قائم رکھے پھر اوسکو اور سب سلیمن اور مسلمان
 یا الہ العالمین بحرمت بیلا دنیا والمسلمین واکہ واجحابہ امین حسنک یا احسنہ الزمین
 اکیسوا ان حال یہی کہ ایکدن سید صاحب کا قال مجبستی حافظ قطب الدین صاحب
 پہلوتی فرماتی تھی کہ میں اوسوقت کتاب جو حدیث شیرعلی شن سنائی ہی اوسکو میں مولانا
 عبد الغریض صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سی پڑھتا تھا یہی دیکھا کہ ایک جوان خوب
 پتی آتی ہیں انہوں نے اکی با آواز بلند سلام علیکم کی جو ہم لوگوں کتاب پڑھتی تھی حیران ہو گئی کہ ہم
 سب تو سلام علیکم باؤب کیا کرتی ہیں مولانا صاحب اور یہ سلام علیکم ہی دہرک لکھی کہ پڑھے
 ہو گئی اس عرصہ میں مولانا صاحب نے پوچھا کہ تم سید محمد عرفان صاحب کی سنی پڑھتے تھے
 نے فرمایا کہ میں انہوں کا بیٹا ہوں پھر مولانا صاحب نے فرمایا کہ شاہ عظیم اللہ صاحب کی لود
 میں ایک رت کی بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے کہ دوحصہ ولایت اوسکو اللہ کی فضل سے
 حاصل ہو جاتی ہی اپنی مکان پر اور ایک حصہ میں حاجت پرتی ہی پیر کی یہ اون شخصوں میں
 ہی یا اکیسوا ان حال یہی کہ ایکدن سید صاحب حضرت امیر المؤمنین فرماتی تھی کہ میں
 شاہ عبد الغریض صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریعت میں حاضر ہوا تو اوس
 آپ کی پائس مولوی رشید الدین صاحب بیٹھی تھی تو میں چاہتا تھا کہ یہ اوٹھیں تو میں
 مولانا صاحب ہی کہہ عرض کروں یہاں تک کہ اوٹھیں دیر ہو گئی اور میں دالان میں
 اوپر اوپر پڑھتا تھا ناگاہ میری دلین ابدخل وعلی ثناء کی طرف سی الہام ہوا کہ تو بندہ کی
 طرف التوا کرنا تو ہم ایسی ہی معاف کرے گی میری ساتھ باوجود اس بات کی کہ سید صاحب نے
 حضرت شاہ عبد الغریض صاحب سی بیٹھی تھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نزدیک سید صاحب
 مقام بہت بڑا تھا جو اس طرح الہام ہوا اکیسوا ان حال یہی کہ جب سید صاحب بیٹھے
 کو تشریف لے گئی تو اٹھا اڑا وہ میں شیخ سلطان کی پوتون اور اوکی اقرباؤ کی سید صاحب ملاقات

ہوئی تو وہ سید صاحب کی مرید ہوئی اور انہوں نے اقسام اقسام کی تحفہ تحائف بے دست
 فیض دے کر حضرت امیر المؤمنین کی گذرانی اور عین سی یہ بھی ایک تحفہ تھا چنانچہ بہت عمدہ و
 کپڑی سید صاحب کو دینی اون کپڑوں کو انکے شریف تک لائی پھر ایک دن آپنی سیان محمد
 یوسف جی سی فرمایا کہ ان کپڑوں کو لیاؤ اور لکھنؤ میں بیچ ڈالو یہ اسی کام کی ہیں اور بالعوض
 وہاں سے روٹی اور رضائیان اور گائیکے اور ریز کی تھان وغیرہ اور جو چیزیں کہ انسان کیوں
 ضروریات سی ہیں وہ سب لی آؤ پھر سیان محمد یوسف جی نے ویسی ہی کیا اور جواب کی تھان
 آدمی تھی اونکو وہ چیزیں تقسیم کیں جبکہ رضائیان تقسیم ہو چکے تھے تو ایک خالی شیخ غلام علی صاحب
 سید صاحب کی واسطی لائی تھی آپ نے اوسکو مسجد کی چہت کی اوپر چھوڑ دیا تھا پھر آپ کہیں بھی
 شیخ مذکور کی خوشی کیواسطی اوسکی اوپر بیٹھ جایا کرتی تھی ایک دن ایک شخص نے سید صاحب
 عرض کی کہ میں جاڑی مرتا ہوں اور میری پاس رضائی نہیں ہی آپ نے وہ خالیچہ اوسکو دی
 دیا پھر آپ اوس مسجد کی چہت کی اوپر بغیر خالیچہ وغیرہ کی بچھائی بیٹھ جایا کرتی تھی آپ کو
 اس بات کی پروا نہ تھی کہ ہم زمین پر نہیں بیٹھیں یا خالیچہ پر چوبیسو ان حال یہ ہی کہ ایک مرتبہ
 میں رامپور میں بہت بیمار ہوا تھا تب لرزہ آتا تھا اوس میں میں بیہوش ہو جایا کرتا تھا بروقت
 انکی تو اقربا ہماری یہ کہتی تھی کہ خدا جانی پھر انکو ہوش ہو گیا نہ ہوگا پھر ایک دن مینتی خواہیں
 سید صاحب نے میری رحمت اللہ علیہ کو دیکھا تو مجھسی فرمایا کہ تو اتنی ہی جلد میں گہرا گیا اب تجھی تب لرزہ
 آوے گا انشا اللہ تعالیٰ بموجب فرمانی سید صاحب رحمہ اللہ کی اوسیدن سی تب لرزہ ہووے
 ہو گیا پھر نہیں آیا پھر جب میں سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا
 مکان پر تو ایک دن سید صاحب کی خدمت شریف میں بہت آدمی حاضر تھے اور میں بھی حاضر
 تھا مینتی باور بلند عرض کی کہ مجھی تب لرزہ آتا تھا رامپور میں اور میں بیہوش ہو جاتا تھا اور
 اقربا میری زہیر ہوتی تھی وہ جواب نے فرمایا تھا کہ اب تجھی تب لرزہ نہیں آوے گا اوسیدن سی
 پھر مجھی تب لرزہ نہ آیا جواب نے فرمایا تھا اس بات کی آپکو خبر تھی یا نہ تھی اسکی جواب میں

آپ فی مجہسی فرمایا باوازند کہ اس بات کی جہن کہ خبر تھی پہر فرمایا مگر جان لو کہ جس کسی شخص
کا اعتقاد کامل ایک شخص کی طرف ہوتا ہی اوس شخص کی صورت کا اوسکو خوشخبری اللہ تعالیٰ دلا
دیتا ہی چھیسو ان حال یہ ہی کہ ایک دن سید صاحب رحمہ اللہ فی اس حاجر سی فرمایا کہ اہل
بات کو خوب سمجھ لی کہ گو کر نا خدا کا خدا ہی کی واسطی شریعت کا مدگار ہی اور شریعت کی کام
کرنی ذکر کی مددگار ہیں پہر فرمایا آدمی کو تین طرح کی بنیائی ہوتی ہی ان ظاہر کی آنکھوں سی
جو دیکھتا ہی دین محمدی ص کی کتابین یا اور دین کی یا اور جو کچھ ان ظاہر کی آنکھوں سی دیکھتا
دیتا ہی امین تو سب آدمی برابر ہیں اور ایک عقل کی آنکھیں کہلاتی ہیں وہ دین محمدی ص
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین کو دیکھتی ہیں پہر عقل کی آنکھیں کہلاتی ہی بعد دل کی آنکھیں
کہلاتی ہیں جو حالات برزگوں پر آتی ہیں خواہ نقشبندہ طریق کی خواہ چشتیہ طریق کی خواہ قاد
طریق کی خواہ مجددیہ وغیرہم کی یہ حالات دل کی آنکھیں دیکھتی ہیں حاصل کلام کا یہ ہی
یعنی باطن طریق کی حالات پہر سید صاحب فی بموجب فرمائی اس کلام ذکر کہ کسی کی
ایک مثال فرمائی کہ دیکھو جو کافر ہیں یا اون کافر و نہیں کوئی فرقہ ایسا ہی کہ اوسکو آدمی
جانتی ہیں اس فرقہ کی لوگ بڑی ہوشیار اور بڑی دانا ہیں پہر یہ کافر اور وہ فرقہ کہ جنکو
آدمی انا اور ہوشیار جانتی ہیں گریہ دانا اور ہوشیار ہوتی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور
کلام اللہ پر ضرور ایمان لاتی چھیسو ان حال یہ ہی کہ آکہ نور خان ایک شخص ہیں اپنا
میں دو مجہسی کہتی تھی کہ نواب امیر الدولہ محمد انیسر خان بہادر شیرجنگ
کی لشکر میں سید صاحب شریف رکھتی تھی جس دیر میں کہ سید صاحب رہتی تھی اویسے
دیر کی بیچ میں کہ بلی خدمت شریف میں ایک مدت رہا تھو کی کما قبل اور پہر تھو
کی ناز پرہ کی استقدر نقل پڑتی تھی کہ صبحکو جو میں دیکھتا تھا تو حضرت امیر المومنین کی پیر
درم ہوتا تھا اور ایک دن اس حاجر سی سید صاحب یون فرماتی تھی کہ ابتدا کی بیچ میں
جو میں ذکر کیا فکر کیا کرتا تھا تو وہ پیر گزرجاتی تھی اوس ذکر کی مشنوی میں میر دل اوتھی

کو نہیں چاہتا تھا بطرح سی جو ہم مراقبہ کیا کرتی تھی تو دو دو چھپ تک ویسی ہی تھی
 رہتی تھی مراقبہ کی بیچ میں دل اٹھنی کو نہیں چاہتا تھا پھر اس عاجزی فرمایا جناب سید
 صاحب نے کہ جو کوئی آدمیوں یا جنوں میں سے اللہ تعالیٰ کی ثنا اور صفت ذکر اور فکر کیا
 کرتا ہی تو ان آدمیوں اور جنوں کی دین و دنیا میں عزت بڑھ جاتی ہی جو کوئی اللہ تعالیٰ
 جل و جلی شانہ کی ثنا اور صفت کرتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی عزت نہیں بڑھتی اور
 جو نہیں کرتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی عزت نہیں کٹتی وہی سب کا عزت دین والا ہی اور اُنکی
 اختیار میں ہی چاہی کیسے عزت دیوی چاہی کیسے ذلت اور کئی ذات اور صفات کی ابتدا
 نہیں ہمیشہ سی ہیں اور ہمیشہ ہینگین اور کئی ذات اور صفات کی انتہا نہیں جیسی کہ ہر تہ
 ہی ہینگین یعنی ذات اور صفات اور مفصل حال حضرت سیدنا و مرشدنا جانا
 سید احمد صاحب قدس سرہ کا کتاب تاریخ آثار الصنادیدیسی جو تصنیف جواد
 الدولہ سید احمد خان بہادر دہلوی کی ہی معلوم ہوا چنانچہ وہ عبارت کتاب مذکور کی لفظ
 بلفظ یہی حضرت سید احمد قدس سرہ جناب ہدایت اقتساب زبیر
 واصلان درگاہ سید احمد صاحب طالب اللہ ترہاہ جبل محبت شواہد پاک
 کرمی اللہ خاک او تنگی اور کرمی حیات آرامگاہ او تنگی سادات کرام
 اور شاخ غلام سی تھی موطن اشتی آپ کا رای بریلی اوائل حالمین شوق طالب علمی
 میں وطن سی وارد شاہ جهان آباد ہو کر حضرت یاکرت مولانا شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ کی
 خدمت سے اپا افادت میں حاضر ہو کر مسجد الکبر آبادی میں فروش ہوئی اور صرف و مخیر
 فی الجملہ سوا اصل کیا کہ شوق درویشی کا اور سیکینی کا طنیت میں پڑا ہوا تھا اکثر خدمت بابر
 مسجد اور اوس مقام کی واردون خصوصاً درویشان پاک طنیت کے جو دور و دراز سی تحصیل علم
 باطنی کی شوق میں جناب مولانا عبدالقادر صاحب مغفور موصوف کی خدمت میں حاضر
 رہتی او کی حاضر داری اور سرانجام بہام میں ایسی بدل سرگرم ہوتی گویا اس انکو اہم بہام

سمجھی ہوئی تھی اور کوس زمانی میں بھی اپنی اوقات کو عبادات میں ایسا
 مصروف کیا تھا کہ جو لوگ صرف ایسی امر کی واسطی کچھ نشین اور گوشہ گزین تھی اوتنی بھی
 اس طرح خاطر مجموعہ اور جنس و قلب سے ظہور میں نہ آتی تھی اکثر نولانا مغفور رحمۃ اللہ فرماتی تھی
 کہ اس بزرگ کی احوال سے آثار کمال ظاہر ہوتی ہیں اور مادہ اس سعادت مستحسن کا ترقی و ترقی
 علیا کا قابل نظر تھا ایسی اثنا میں سرگروہ علمای انام اسودہ بلغای غلام جامع کمالات صوری و
 معنوی خادم حدیث نبوی مولانا و بافضل اولانا مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ سی بیعت کی بعد چند مدت کی سفر اختیار کیا اور اطراف و جوانب میں حج و آستانہ
 پاک باطن سے فیض حاصل کرنی میں سرگرم رہی از بسکہ مقامات عالی روز بروز کھلتی
 جاتی تھی اور مراتب علیا آنا تا ترقی میں تھی اس دولت ملی زوال سے اہل ظاہر کو آگاہ
 ہو چلی اور ہر طرف سے لوگوں کی ہجوم کیا اور سینی بیعت اور سینی بروای حاجات سے سول
 کرنا شروع کیا چونکہ انھای حال اور ستر احوال منظور تھا خیال میں یہ آیا کہ اگر اہل دنیا کی
 لباس سے طہس ہو کر ظلم باطنی کی تحصیل اور تکمیل کی جادی تو یہ ہجوم عوام کا جمعیت اوتنا
 میں خلل انداز نہ ہوگا اس خیال سے ٹونک کی طرف تشریف لگی اور نواب امیر خان
 بہادر کی رفاقت میں ایک مدت بسر کی اور از بسکہ شجاعت اور جوانمردی سادات صحیح رتبہ
 کا جو ہری اوس اثنا میں واردات غلیبہ آپ سے ظہور میں آئی اور بایں ہمہ تلاش اہل
 باطن کی روشنی پیش نہاد تھی اور اکثر و کونکو ہدایت کی راہ بھی آپ سے حاصل ہوئی جب
 اس عرصہ میں جمیع مراتب کی تکمیل ہو گئی آپ ترک دنیا کر کے پیر شاہ جهان آباد میں تشریف
 لائی اور مسجد اکبر آبادی میں وارد ہوئی اس اثنا میں مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال
 ہو چکا تھا اور مولوی محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ قائم مقام علوم ظاہری کی درس و تدریس میں
 مصروف تھے اور اہل باطن کی طرف چند ان مشقت نہ ہوتی تھی جب اس دفعہ آپ کی
 تشریف لانی سے مردم شہر میں ایک غلغلہ پڑ گیا تھا اور طالب فہم باطن کی کثرت سے

ہجوم کرنی لگی ایکیار مولوی صاحب موصوف نے اتفاق مولوی عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کی
 آپ کی خدمت شریف میں جا کر عرض کیا کہ ہم کو ناز حضور قلب سی کہی میسر نہیں ہوئی اگر
 آپ کی ہدایت سی یہ امر حاصل مجاہدی تو صین مدعا ہی حضرت نے کشف باطن سی معلوم
 کیا کہ یہ طریق امتحان اس طرح سی کہ تہی میں قسم کیا اور فرمایا کہ مولانا آج شب کو اس سحری میں
 تشریف لاؤں تا مدیر بات ظہور میں آجاوی انکو زیادہ استعجاب ہوا اور شب کو دونوں صاحب
 تشریف لیگی اور آپ نے اپنی ساتھ اونکو نادین کٹر کیا اور جب نماز پڑھوا چکی فرمایا کہ اب جدا
 نیت باندہ کر دو دو رکعت علیحدہ پڑھو یہ جب کٹری ہوئی تو اس طرح کا استغراق ہوا کہ ان دونوں
 صاحبوں کو اونہیں دور رکعت میں شب بسر ہو گئی جب یہ فیض باطن مشاہدہ کیا صبح کو دونوں
 صاحبوں نے بیعت کی اور یہاں تک آپ کی بخشش بردا میں حاضر رہی کہ آپ کی بخشش بردا کو فخر جہتی تھی
 روز کی بعد اپنی فرمایا کہ مولانا شریف کی بیعت ہی انشاء اللہ تعالیٰ کہ کو تکمیل اس علم کی اور تمہیں ان مرا
 کی سفر میں حاصل ہوا انکو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ کا سفر کیا اور راہ میں قریب ہزار آدمی اپنی ہمراہ لیکر
 اور انکی مایحتاج کی تکفل ہو کر حج کا ارادہ کیا اور وہاں سی پھر ہندوستان میں صرف تشریف
 لائی اور آپ جو ترویج رسوم شرعیہ اور امر بالمعروف بہت کرتی تہنیاں کارباج اونکی
 قدم کی برکت سی اکثر اطراف سی اٹھ گیا طرفہ یہی کہ شہر کلکتہ میں جب تک آپ نے تشریف
 رکھی شراب طلق نہ کہنی پائی اور گلال خانہ بند رہا یعنی مسلمان خرید و فروخت شراب کی نہیں
 کرتی تھی اور اس فوج میں آپ کی مریدوں کی کثرت لکھوک سی گزری اور آپ کی اکثر خلفاء
 کو قطب اور اتاد کا مرتبہ حاصل ہوا اور جو کہ از روی کشف باطن کی معلوم ہو گیا تھا آپ
 مع اکثر مومنین پاک اعتقاد کی سعادت شہادت حاصل ہوئی والی ہی لانا اسمعیل مولانا عبدالحی
 کو اجازت ہوئی کہ اطراف ہندوستان میں وعظ کہو اور شیعہ جہاد اور فضیلت شہادت بیان
 کرو ہر چند یہ اسکا منشا نہ تھی اور پی نہ لیگی کہ اس ارشاد کا سبب کیا ہی لیکن جو مریدانہاں
 تھی سرسوتجا ورنہ کیا اور فرمان بچالائی انکی وعظ سی لکھوک مردم شامراہ ہدایت پر آئی اور سوسو

ہوا الحق دلیلیں ہم کیا اور جہاد کی عقلیت و ہنرمندی نہایت گہنی اور خود بخود چاہتی تھی کہ اگر جان
 و مال یاہ الہی صریح ہو تو حین مساوت ہی بعد مدت کی ان بزرگوں کو حضرت فی کلبا کہ
 ہر شیخ میں علی آویز تو جان شہادتی ہو جو حکم کی شہادتیں و خط کو میان چہرہ زکریا حضرت باکر
 میں پہنچی ہوئی اور حضرت انکو ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کی اور یہ ہنوز آگے فٹا سنی دقت میں
 جب پیغمبر میں وارد ہوئی قوم افغان با آنکہ و عوش سی کم نہیں حضرت کی ایسی متعجب ہوئی
 کہ آپ کی اہمیت پر حیرت امانت کی اور حید کیا کہ اگر حضرت جہاد کرین تو ہم سرفروشی کا جہاد
 آپ کی سکھوں کی قوم پر جہاد قائم کیا فردم ہندوستان اسن خبر کی سستی ہی اطراف ہند
 سنی تباہی ہوئی اور ہوا ہی قوم افغانہ کی فردم ہندوستانی لاکھ آدمی قرینہ ہندی اور غلبہ
 آپ کی نام کا پڑھا گیا دور اور امام ہو گیا چند منزل تک شہر طریقہ اسلام میں ایک سو چھ
 کی ہی آپ کی پاس آئی لاکھ پشاور اور بعض اور مکان سکھوں کی حلقہ رسی نکلے خان یان اسلام
 کی تقریب میں آگے سکھوں کی باوجود اوس شوکت اور شان ظاہری کی اچھا ایسا حضرت
 پیشہ گیا کہ کچھ ملک دینی پر راضی ہوئی سچ ہی مضراع بیت حق است این از حق نیست
 لیکن حضرت کو جو کہ ترویج اسلام منظور تھی قبول کیا کسی سال تک یہی سلسلہ یون ہی چلا گیا
 اور مولانا عبدالحی رحمہ اللہ علیہ کو بیماری برپا کی سبب سی سفر آخرت کا ہوا بعد اوی کی جو قوم
 افغانہ نہایت طامع و زہین سکھوں کی اغوا سی ایسی سحر ہو گئی اور حین سفر کو جنگ میں
 آپ سنی دھاک اور ہر دیا از بسکہ مشیت الہی میں دولت شہادت آپ کی نسبت ہے آخر کو
 قرین بالاکوٹ کی حضرت فی مع مولوی محمد نبیل او اکثر سوسین صاف اعتقاد کی شہادت
 پائی انا لیتدوا انما الیہ راجعون حضرت کی شہادت کو جو وہ یا پندہ برس کا عمر
 گذرنا ہی یہاں تک تمام ہوئی عبارت کتاب مذکور کی طلیثت بالکس عرف ثالث نون
 انیس و سترشت و نواز متحت اہم قیمین و تشدیدیم سخت و نامزدہ و گناہ از شکل ہر جزو
 تر از غیاث اللغات مہام لیلیم اول و تشدیدیم آخر میں ہم و این دسل ہم ہم

در بیان ہم اندازند و ہم بالفتح و تشدید سیم معنی اندوه پس مجازاً از عظیم و کار دستوار را
 ہم گویند چنانکہ کار و شواطیبت برادر اندوه و شکر سے اندازد و گستاخ از خدمت
 اغنیات اللغات اتہوان مقصود یہ کہ اب او ن لوگون کا
 حال کہتا ہوں جو کوئی اللہ تعالیٰ جل و علی شانہ کا ذکر کرتا ہی اوسکو دنیا اور آخرت میں اللہ
 اپنی کرم سی بڑی بڑی درجی دیتا ہی شفا رحیل ترجمہ قول الجیل میں لکھا ہی کہ ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ کی روایت سی بخاری اور سلم میں ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتی پہر
 ہین پہر جب ذکرین کو پاتی ہین تو انکو اپنی پروں سی اول آسمان تک چپا لیتی ہین پہر
 جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کی فرما ہی کہ سینی او کو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ انہیں
 تو فلا ناندہ گنہگار ہی ہی جو انکی راہ پر نہیں کیس کام کو آیا ہا سو وہاں شبیہ گیا تو حق تعالیٰ فرمایا
 کہ سنی اوسکو بھی بخشا وہ ایسی لوگ ہین جنکی پاس کا شبیہ جانیا لا شقی یعنی بی نصیب نہیں رہتا
 کیسی ہی سعادت میں لکھا ہی اس آیت کی ترجمہ کی فائدہ میں فا ذکر کوئی اذ کنی کھتر ترجمہ تو تم
 یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو نقل از تفسیر سندی موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب محدث
 دہلوی اور یہ یاد کرنا ہمیشہ چاہی اور ہمیشہ نہووی تو اکثر و قوت میں ذکر کیا چاہی کہ بہلائی بیچ
 او کی بند ہی ہی اور اسی واسطی فرمایا ہی واذ کما و اللہ کثیر العالکون تفلیحون کہتا ہی اگر
 امید فلاح کی رکھو تم کبھی او کی ذکر بہت کرنا ہی نہ تھوڑا اور بیچ بہت حالتوں کی نہ مکر حال کو
 نقل از کیسی سعادت اور واسطی او کی کہتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً
 و علیٰ جھوہہ تعریف او پر اوس قوم کی کی وہ جو یاد کرتی ہین اللہ کو کھڑی اور بیٹھی اور
 کھڑے پر بیٹھی نقل از تفسیر سندی موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ فی واذ کما و اللہ کثیر العالکون تفلیحون کہتا ہی اگر
 من القول بالعدو والاصال ولا تنک من الغافلین ترجمہ اور یاد کر پروردگار اپنی
 تین بیچ دل اپنی کی ساتھ زاری اور خوف کی اور یاد کر پروردگار اپنی کی تین ساتھ کلام

کی جو پست ہو بلند آوازی سی صبح او شام اور شب روزه خافون سی نقل از ترجمہ شاد ولی
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 کانون سی کو سا کام بہتر ہی فرمایا وہ کہ مری تو از زبان تیری تر ہو ذکر خدا تعالیٰ کیسی اور فرمایا
 پیہر خد صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر واکر تا خون میں تمہاری تین بہتر لعل کانون تمہاری اور
 مقبول زیادہ نزدیک خدای تعالیٰ کی اور بہت بڑی درجہ تمہاری کیسی اور وہ جو
 بہتر ہی شود اور چاندی صدقہ دینی سی اور بہتر ہی جہاد کرنیسی بہتہ دشمنوں کی اسطرح کہ وہ
 گردن تمہاری مارین اور تم گردن او کی مار و عرض کیا صحابی نے کہ وہ کیا ہی امی رسول اللہ
 کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نقل کیسی سادہ و سادہ عمل آدمی کی جگہ لکھی لکھن
 حکایت اللہ میں ذکر اللہ ص من عن کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات
 دیتی الا ہوا و سکود اب اللہ کیسی ذکر اللہ کی سی نقل کی طبرانی احمد ابن ابی شیبہ بنی و
 یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی خد اب سی قیامت کو چہکارہ نہیں کر دانی کا یہ سن پر
 افضل ہی قالوا و الیہ ہادی فی سبیل اللہ کمال و الیہ ہادی فی سبیل اللہ الی انک
 یضرب بسیفہ حتی یقطع قالہ ذلالت کرات و صحن صحن صحن صحن
 صحابیوں نے اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں گزید کہ ماری
 تو اور اپنی کی یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے تو اور فرمایا اسکو یعنی و الیہ ہادی کو سبھی قطع
 تک تین بار نقل کی طبرانی ابن ابی شیبہ بنی و طبرانی فی اوسط اور سفیر میں و اور
 جہاد یعنی جو جہاد خالی ہو ذکر سی اور میں جہاد میں ذکر ہی ہو ذکر کسی افضل ہو گا حاصل
 یہ کہ نرا ذکر افضل ہی اور نری عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر لگا سنا تہ
 ایک عمل کی پس شک نہیں کہ وہ افضل ہو گا نری ذکر سی کذا ذکر اعلیٰ رحمۃ اللہ اور یہی فی
 عبد اسد بن عمر سی روایت کی یہی و ان یضرب بسیفہ حتی یقطع اور کہ ماری سنا تہ تو اور
 اپنی کی یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے تو اس سی معلوم ہو گا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کہ پہنچی

تو بھی ذکر پر فضل نہیں پس ان دونوں حدیثوں میں مخالفت ہوئی پس حنفی نے کہا ضرور یہ
 صحیح ایک حدیث کی دوسری پر یا کہیں کہ کسی راوی کو وہم ہوا تو ہستانی نے توجیہ سے نقل
 کی ہے وہ یہ کہ اگر ان مختصر کے مستنفہ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ الاکارانہ ہی پس صورت
 میں یہ حدیث مخالف نہیں ہوئی کی ساتھ حدیث ابن عمر کی کہ بیعتی نے روایت کی ہے اور یہ
 حدیث الا اخیر کھو خیر اعتماد کھ آخر تک کی اور ساتھ تمام حدیثوں کی کہ دلالت کرتی ہیں
 اور فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کہ ذکر الفرج نقل از طحطیل شرح حصن بن نون
 مقصد یہ کہ ابون کو کونما حال لکھتا ہوں میں جو کوئی اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر نہیں کرتا ہی
 اوسکو دنیا اور آخرت میں طرح طرح کی خرابی ہوتی ہے اور عذاب الہی میں گرفتار ہوتا ہے سید
 اللہ صاحب نے ومن یغش عن ذکر الرحمن یقیض کہ شیطانا فھو کہ قدرہ
 اور جو کوئی انہم میں جو راوی حسن کی یاد سی ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پہرہ رہی اوسکا
 ساتھی ولا یغشہ کصد و تھم عن السبیل و یحسبون انھم مھتدون اور وہ اکلورو
 ہیں راہی اور سچہ ہی ہیں کہ ہم راہ پرین حتی اذا جاءنا قال یکتبنا و یکتبک
 بعد المشرقین فینش القبرین میہان تک کہ جب آوی ہم پاس کہی کس طرح جہہ میں اور جہہ میں
 فرق ہو شرق مغرب کا سا کہ کیا ہے اساتھی ہی ف یمنی میں شیطان کی شورت چلتا ہی
 اور وہاں اوسکے چپا و گا ہر کا ساتھی شیطان کیوں ملتا کی سکیا آدمی نقل از تفسیر سیدی تصنیف
 عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور یہ کہ سورہ جن میں ہی ومن یغش عن ذکر ربہ
 یسئلہ عذابا کا معنی اہ اور جو کوئی منہ موڑی اپنی رب کی یاد سی وہ پھاروی اوسکو چو
 خدا میں نقل از تفسیر سیدی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہی کہ خدا کا ذکر نہی الا غافلونین زندگی کا ساتھی مردوں میں اور ہری درخت کا سا
 سو کہی کہ انس میں اور غازی کا ساتھی جو لڑائی میں ٹھیری بھگڑون کی درمیان
 و شلوان مقصد یہ کہ اب کتاب فتح العزیز میں سورہ فرمل

کی تفسیر میں جو ذکر الہی کا حال لکھا ہے یہی کہہ اوسے حال کی

بیان میں ہے اس سبب کہ میں لکھتا ہوں وہ حال یہ

جس سے کہ طالب کو رہائی اور چنگار اسیر گزشتہ میں واہ کد اسم ملک

اور یاد کر نام اپنی پروردگار کا ہمیشگی کی طور پر ہر وقت اور ہر محل میں اور ہر حال میں خواہ اول
خواہ آخر خواہ در میان میں اوس عبادت کی اور یاد خواہ زبانی ہو خواہ دل سے خواہ روح سے
خواہ بطور سر کی خواہ مخفی کی اور خواہ مخفی کی اور خواہ نفس سے دیکو ہو یا رات کو اور ذکر لسانی
بجہری ہو خواہ غیبی ہو اور پروردگار کا نام خواہ ہم ذات ہو خواہ اسم اشارہ ہو یا اسمی سنی میں
سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سے مناسبت کرے تا چنانچہ حضرت شیخ ابو اسحاق
سہروردی بقضادی قدس سرہ سے منقول ہے کہ مہوقت کوئی کس اہ طالب اون کی
پاس آتا تو پہلی او کو ایک چلبہ یاد دینی کر نکا حکم فرمائی بعد ازیں اپنی سامنی اسکو لی بیٹھی اور
دو تہ نام پاک کو اسکی سامنی آپ پڑھتی اور اپنی آنکھ اسکی آنکھ سے لڑائی کرتی اگر ان اسماء
الہیہ سے کسی نام پر اسکا چہرہ متغیر ہوتا اور کانپ اٹھتا یا پھل پڑتا تو آپ اسکو فرمائی کہ یہی
کام کی کتابت اسکی اسم سے ہوگی اور اوس نام کی ذکر کا طریقہ اسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی
اسم ان اسماء الہیہ سے اسکا چہرہ متغیر نہ ہوتا اور کسی طور پر اسکی مجلس اسکی بدین بیانی جاتی تو آپ
اوس کو کہتی کہ تمہیں قرب اور جذب کی راہ کی سلوک کی استعداد نہیں ہے مجھ کو میرا سلوک
کو اختیار کرنا چاہی اور تجارت یا زراعت یا کسبی اور پیشہ میں مشغول ہونا چاہی اور ہر اسم
پروردگار کا خواہ تمہارا خواہ تھلیل کی شمن میں یعنی لفظی اور اشارات میں خواہ سچ اور مجھد اور ہر
اور لا حول یا دوسری شون ذکر و شمن میں ہو اور ذکر کی کیفیت یہی خواہ ایک شری
خواہ دوسری خواہ اس سے زیادہ ہو اور میں دم کی طور پر ہو خواہ بی حسی ہو اور ہر شری

خواہ ہفت کرنی اور خواہ تیرا عشرہ کی ساتھ ہو خواہ بدون اوس شرائط کی اور خواہ عشرہ عبارت ہی شد اور مد اور تحت اور فوق اور خارجہ اور مراقبہ اور محاسبہ اور موعظہ اور تعظیم اور حرمت سی ہوتا اسکی دوسری خصوصیات یہی ہیں جنکو اس طریقہ کی ماہرون فی کمالا ہی اور معین کرنا ایک کا دوسری ان خصوصیات مذکورہ سی شیخ اور مرشد کی راہی پر غرض کہ جن چیز کو جس طالب کی حال کی موافق اور اصلاح جانی وہی چیز اسکو تلقین فرماوی اور پھر ایک خصوصیت سی دوسری خصوصیت کی طرف انتقال کری چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا

وَقَالُوا سَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ تَرَجَمَہُ سو پوچھو ذکر والوں سے یعنی

علماء سی اگر تمکو نہیں معلوم ہی اور بہت عمدہ چیز اس محققین یہی کہ کسی خطہ اور کسی دم غافل نہ رہی اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن اس یاد کو بچوڑی چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا

رَجُلًا لَا تَعْلَمُ مِنْهُمْ تَجَارَةً وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَرَجَمَہُ وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتی سودا کرنی میں نہ بچنی میں اللہ کی یاد سی اور اگر خوف اس بات کا ہو کہ غلانی عمل یا غلانی شغل کے سبب سی یاد الہی سی غفلت ہو جائیگی تو لازم ہی کہ اوس شغل اور اوس عمل کو چھوڑ دی

وَيَتَنَبَّلُ إِلَيْهِ اور کاٹ اور علم ہو ہر عمل سی جو تمکو یاد آہی سی مانع ہو اور اپنی پروہدگار کی طرف رجوع کرتے تبتلاہ کاٹا اور علم ہو ہونا ایک طریق سی یعنی اوس عمل اور اوس شغل کی علاقہ کو اپنی طرف اور اپنی اختیار سی کاٹ ڈالنا چاہی اس واسطی کہ بدون قطع کرنے اُس عمل اور اوس شغل کی علاقہ کی آپ سی علم ہو جانا کہ یہی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور خلاف شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گھر آپ سی بیٹھ رہی یا مرد بغیر قطع کرنی نکاح کی علاقہ کی جو دوسری علم ہو جادوی اور اداسکی صحبت اور اداسکی خاطر داری سی اور نان نفقہ کی خبر گیری سی علم ہو کر بیٹھ رہی تو یہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع کی اسطرح دوسری چیز کو تمکو مایوس کر لینا چاہی اور اسی قید کی طرف اشارہ کرنی کیواسطی

تبتلا فرمایا اسواسطی کہ اس قسم کی انتطاع کا بیا کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنی سی اسطرح کا

علاقہ حاصل نہوا انقطاع کی تاکید شد و نہیں ہی والا مبتلا فرماتی اور اس قطع اور متل کی بہت
 قائم رہی ہیں پہلا فاسد میں ذکر میں ہی یعنی ماسواہی اللہ کی خطری دلیلیں نہ آویں
 تاکہ جو ذکر سی غرض ہی وہ حاصل ہووی اور جب خطری دل میں مانی تو ذکر ذکر نہیں رہتا ہی
 اور مذکور کی طرف خالص توجہ کا سبب ہی نہیں پڑتا ہی تاکہ نزدیکی اور شش اوس ہی
 حاصل نہی و سرفا کدہ ذکر کی اثر باقی رہی میں ہی اسواسطی کہ کسی چیز کی طرف متوجہ
 نہوی نہی پہلی چیز کی طرف سی توجہ کا اثر مت جا تا ہی اور دوسری خطرون کی طرح یہ کام
 بھی بیخاندہ ہو جا تا ہی علیسر افائدہ یہ ہی کہ تمام عبادت و توحید فارغ البال ہونا شرط
 ہی اور مخلوق کی طرف علاقہ کہنا فارغ بالی کو مانع ہی چوتھا فائدہ یہ ہی کہ بہت گناہوں
 منفعی حاصل ہوتی ہی جیسی زنا اور شہیت اور بدعت اور خوشامد اور منہیات اور بدعات
 کا دیکھنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچواں فائدہ یہ ہی کہ ماسواہی اللہ کی محبت کو نفی
 کرتا ہی جس طرح ذکر الہی محبت الہی کو دلیں زیادہ کرتا ہی بس متل تنقیہ کی حکم میں ہی
 دوائی کی استعمال کرنی سی پہلی تو جس طرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی جس طرح
 قبل ذکر کی متل نہی شرط ہی یہاں پانچاں چاہی کہ دنیاوی علاقوں سی ملحدہ ہونا اور ان کی
 محبت کی رشتہ کو اپنی دلی کاٹنا ذکر الہی اور سلوک الی اللہ کی ابتدا میں شرط ہی یعنی
 ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچھ فائدہ نہیں ہوتا لیکن انتہا میں یعنی جب ہمت
 اور اختلاط کی جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط نہیں بلکہ اسوقت میں اختلاط قبل سی
 بہتر ہوتا ہی اسواسطی کہ اسکی سبب سی سکھانا اور سکھانا اور ادب دنیا اور ادب لینا اور
 ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور ان عبادتوں کی ثواب حاصل کرنا
 سبب پڑیگا جو اختلاط پر موقوف ہیں جنسی مرض کی عیادت کرنا اور جنازہ کی ساتھ جانا اور
 محتاجوں کی مدد کرنا اور اپنی خوشی اور قرباکی ساتھ سلوک اور عافری کرنا اور صبر کرنا اور
 خلق اللہ کی زیادتی کو نہ لینا اور سکینوں کی خدمت کرنا اور مہاندازی کرنا اور حلال طہارت

سی مال حاصل کرنا تاکہ او کو صدقون میں آورو واجب بقونین اور مسجدوں کی تعمیر میں
 اور مسافر خانوں کی بنانی میں صرف کری اور بعضی فقہانی واڈ کرا اسٹوڈنٹس کو تکبیر تحریر
 پر اور بتل کو رفع یدین پر عمل کیا ہی اس واسطی کہ دونوں ہاتھ ابتدائی نماز میں اٹھانا
 اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ میں دونوں جہانسی ہاتھ اٹھانے کی خدا کی یاد میں مشغول ہو
 ہوں اور بعضی صوفیہ فی تبتل کو ذکر کی وقت نفی اس واسطی اٹھ پر عمل کیا ہی اور طریقہ اس
 تبتل کا یہی کہ تاریک مکان میں بیٹھیں اور سرور کو پیرسی لپیٹ لی اور آنکھیں بند کری اور زبان کو
 اس واسطی ذکر کی نہ ہلا دی اور یہ اس وقت کری جب معبدہ خالی ہو اور ہونکہ ہو لیکن ہونکہ
 کا غلبہ ہو اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اس واسطی کہ ان دونوں چیزوں کو دل کی منور کرنے
 میں ہڑا دخل ہی اس وجہ سے کہ کم کہانا دل کی خوشنود کم کرتا ہی اور جاگنا دل کے
 چربی کو پکھلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبر گیری رکھی جیسی کہنا
 پینی کی اور کثیر کی اور کہانی میں بڑی احتیاط کری کہ حلال وہی ہو مجاریہ با کسی جنگ ماجر کردن منتخب
 مراقبہ برد و نوع است کی آنکہ در حرکات و سکنات ملاحظہ رضای حق تعالیٰ کند اگر رضا
 حق تعالیٰ دران باشد بکند و اگر نکند آنکہ ملاحظہ حق تعالیٰ در ہمہ وقت بر احوال خود دارد کہ وہی
 حاضرست و ناظرست و ثمرة این مراقبہ صفت حیات است و این را مراقبہ المراقبہ گویند نقل
 از کتاب ہدایت الاعمی احیاء سببہ با کسی شمار کردن از منتخب ابرار بفتح نیکو
 کاران جمع بار و پرہ شدید را از منتخب مفوض بفتح واو کار کسی واکنداشہ شدہ
 صلح بمعنی بہت خوب تلقین بمعنی فہمائیدن و تعلیم کردن از غیاث اللغات
 تبییناً برای سہ فائدہ اول برای قسم دوم برای عدد سیوم برای تاکید اینجا برای
 قسم است جو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے فرمایا کہ کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات
 کی خبر گیری رکھی جیسی کہانی پینی کی اور کثیر کی اور کہانی میں بڑی احتیاط کری کہ حلال وہی
 ہو تو اسکا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کا یہ مطلب ہی اگر کسی کی پاس حلال

وچہ سی مال و سبب ہو تو اس طرح کرے کہ اوس شخص کا ہر پہلو پر کرے کہ انا پیش
 کیا اور پھر اوس شخص سے کہدی کہ ہاری کہانی میں کچھ کی اس طرح خبر گیری کیا کرے کہ
 اوس شخص کو دیدی یا اوس شخص سے یوں کہدی کہ ہارا فلانی جگہ مال و سبب ہی اسکو
 بیچ کی ہاری کہانی میں کچھ کی خبر گیری کیا کرے اور پھر کو کس طرح کا کہنا سننا پڑی کہ ذکر الہی میں
 خلل آوی و اللہ اعلم بالصواب بحقیقت الحال اور جس کسی پاس مال و سبب نہ ہو تو تقویٰ
 کرے اور پھر خدا کا ذکر کرے تو کسی آدمی کی ستر کر نیکی حاجت نہیں ہی جیسے امام محمد غزالی
 صاحب رحمہ اللہ کی کتاب نہاج الداین میں لکھا ہی جو انکی تصنیف ہی اس آیت شریف
 کی سند ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و رزقہ من حیث لا یحتسب ترجمہ
 یعنی جو کوئی تقویٰ کرے اسکو خدا ہی تعالیٰ سب سے بڑی نجات دیتا ہی اور ایسی جگہ
 سے روزی دیتا ہی جسکا حال اسکو نہ معلوم ہو یہ جو اس مافرنی لکھا ہی کہ اسجگہ مولانا شاہ
 عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب ہی اس مطلب کی عبارت تمام
 ہوئی اور فرض اور نسبت کی ادا کرنی میں اور ذکر دائم میں مشغول رہی لیکن قلیلہ و کثیرہ
 طہارت سے اور حضور پس اول زبانسی ذکر کرے یہاں تک کہ زبان حرکت سے رو جائی او
 بی اختیار ساتھ ذکر کی بار نمی پیرا سکتی بعد ولین خیال کرنی ہی ذکر کرے یہاں تک کہ حرف
 ہی در میان میں نہ رہن نقطہ منی ذہن میں جم جاوین پیرا کی گنتی اور شمار نہیں رہتا ہی
 بلکہ ذکر ہی ایک حالت ہو جاتا ہی آکی دوسری حالت منی پیرا وقت اسکو شدت کے
 محبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو یعنی جسکو یاد کرتا ہی اسکو کسی وقت میں بھول نہیں سکتا
 پیرا اسکی بعد سب چیز منی ظاہری ہون یا باطنی غیب متاثر ہوتی ہی یہاں تک کہ انش
 سے اور نفس کی صفات سے بھی غائب ہو جاتا ہی اور ایسی مرتبہ کا نام قرب ہی پیرا سکتی
 بعد توبہ و توبہ پہنچتی ہی کہ ذکر سے ہی غیب ہو جاتی ہی نقطہ ذکر اور محراب کا شہود اور حضور
 باقی رہتا ہی اور یہ مرتبہ فنا کی سرحد ہی پیرا بعد اسکی اسکو ایسا اتصال اپنی محبوب کی ساتھ

حاصل ہوتا ہی جسکی نہ کیفیت بیان ہوگی اور نہ وہ قیاس میں آوی اور بقایہ ہی ہی اس سے
والیکو شاہ اور ولی اور وصل کہہ سکتی ہیں اور اسکی ماقبل کی رتبہ والو کو طالب اور مرید اور
شوقین اور جو با کہتی ہیں یہاں تک قبل کی طرف سے کا بیان ہو چکا ہے اب بالفتح صفت حضور
غیاث اللغات شہود و نصیبین حاضر شدن و معنی حاضر شدگان و گواہان جسے شاہد از
منتخب و در لطائف نوشتہ کہ شہود در اصطلاح سالکان رویت حق است کہ از مراتب کثرت
و مہو ہوا ت صوری عبور نمودہ مقام توحید حیاتی رسیدہ در صو جمیع موجودات مشاہدہ حق
ناید و غیرت دور شدہ ہرچہ بند حق پیشخل بالفتح و ضم مانع شدن و بازداشتن از منتخب
گیا رہو ان مقصد یہ کہ ذکر کی حقیقت کا بیان جو امام محمد غزالی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ فی کیسای سعادۃ میں لکھا ہے وہ یہاں لکھا جاتا ہے سعادۃ ابن جبل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی کہ ہے کہ بہشتیوں کو کسی بات کی حسرت نہوگی مگر ایک ساعت پر جو دنیا میں
اوپر گزری ہو جس میں خدا کا ذکر نہ کیا ہو حقیقت ذکر کی معلوم کیجی کہ ذکر کی چار درجہ ہیں پہلا
درجہ یہ کہ ذکر زبان ہی ہو اور دل اس سے پیچھے ہو اگرچہ اس کا فائدہ کم ہی لیکن اثر سی خالی
نہیں کیونکہ جو زبان خدمت میں مشغول ہو بہتر ہی اس زبان سے جو بیہودہ گفتگو میں
سگرم ہو یا چپ رہی دوسرا درجہ یہ کہ ذکر دل میں نہ ہو الا نہو اور قرار پکڑا ہو اور ایسا ہو کہ
دل کو تکلف سے آسین رکھیں کہ اگر یہ کوشش اور تکلف نہو تو دل اپنی خواہش کی موافق
پہر خادی غفلت سے یا نفس کی خطروسی تیسرا درجہ یہ کہ ذکر فی دل میں قرار پکڑا ہو اور ایسا نہو
ہو کہ تکلف سے اسکو دوسری کام کی طرف لیجا سکیں یہ بڑا درجہ ہی ہے چوتھا درجہ یہ کہ مذکور
یعنی حق تعالیٰ دل پر غلبہ کر نیو الا نہو اسکا ذکر کیونکہ اس شخص میں جب کا دل مذکور ہو
رکھتا ہے اور آئین جو ذکر کو دوست رکھتا ہے بڑا فرق ہی بلکہ کمال یہ ہے کہ ذکر اور اسکا
خیال دلسی محو کی نقطہ مذکور ثابت ہووی کیونکہ ذکر خواہ عزلی ہو خواہ فارسی سخن نفس سے
خالی نہو گا بلکہ صین سخن ہی اور اصل یہ ہے کہ دل سخن عربی و فارسی سے اور جو کچھ ہو خالی

کرب و ہی ہو جاوی اور دوسری کسی چیز کی اس میں جگہ باقی نہ رہی بڑی محبت ہو تو ایسا
 ہوگا اسکو عشق کہتی ہیں اور عاشق ہمیشہ عشق کی طرف متوجہ رہتا ہے اور شاید اسکو
 خیال میں اسکا نام بھی بھول جاوے گا جب تک متعلقہ خواہ اور اپنی شہین اور ماسواہی اللہ کو پہنچا
 گیا اللہ کی رستی میں آیا اس حالت کو صوفیہ فنا اور نیستی کہتی ہیں جو کچھ وہی کی یاد دہی جاتا ہے
 اور آپ بھی نیست ہو گیا کیونکہ وہ اپنی شہین بھی بھولا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ کی بہت مخلوقات ہیں
 جنکی زمین کچھ خبر نہیں اور وہی ہماری حق میں نیست ہیں اور موجود ہماری حق میں وہی ہے
 جسکو ہم جانتی ہیں جب ان مخلوقات کی جو ہماری حق میں موجودات ہیں کسی فی ہوا لگا
 حق میں نابود ہو گئی اور جب اپنی خودی بھی فراموش کی وہ بھی اپنی حتمیت نیست ہو
 جب خدا کی سوا کی کوئی چیز اسکی ساتھ نہ رہی حق تعالیٰ اسکو موجود نظر آوی جب تو
 آسمان زمین کو دیکھی جو کچھ ان میں ہی اسکی سوا کچھ نہیں دیکھتا پھر کہتا ہے کہ سارا یہاں
 یہی ہی اسطرح اس شخص کو بھی خدا کی سوا کی کچھ نہیں لکھتا ہے کہ ہر جہت یعنی سبکی
 ہی اور اسکی سوا کی کوئی نہیں یہاں خدا اور بندہ میں جبرائی نہیں رہتی اور یہی گائی رہا
 ہوتی ہی توحید و وحدانیت کا یہ پہلا قدم ہی یعنی جبرائی کی بات اٹھ رہی ہے کیونکہ اسکو
 جبرائی اور دوسری آگاہی نہیں جبرائی وہ شخص معلوم کری جو وہ چیز کو یعنی اپنی تئیں اور
 حق تعالیٰ کو جانتا ہو شخص اس حال میں اپنی سی خیر ہی ایک کی سوا کی دوسری نہیں
 پہچانتا پھر جبرائی اسطرح ہمیں کجا جب آدمی اس درجہ کو پہنچی ملکوت کی صورت اسپر کشش
 ہوگی مالک اور انبیاء کی ارواح اپنی صورتوں سے اسکو نظر آنی لگیں گی اور وہی باقی
 جو خاص درگاہ الہی سے علاوہ کہتی ہیں اور نامور حالت میں جنگا بیان ہونہیں سکتا
 ہو گئی جب پھر پیش میں آیا اور دوسری کاموں کو پہنچتی لگا اس جویت کا اثر اسکی
 سر پہ اور شوق اس حالت کا اس پر غالب ہوگا دنیا و مافیہا اور لوگوں کی کام کا اس
 پسند نہیں آدمی تن سے لوگوں میں رہے گا اور وہی خائب اور تیر رہے گا کہ لوگ دنیا کی کام

کالج میں کس طرح مشغول ہیں اور محنت کی نظر سے انہیں دیکھ کر گھبراہٹ ہو رہی ہے۔
 کام سے محروم ہیں اور لوگ اسپرین کہہ کیوں یہ دنیا کی کام میں مشغول نہیں ہیں۔
 یہ دیوانہ ہو جاوے گا پس اگر کوئی شخص فنا کی درجہ کو پہنچے یہ احوال و مہکات نہ ہو۔
 ظاہر نہیں لیکن دل آہی اسپر غالب ہوتی ہے یہ بھی کیسائی سعادت ہے کیونکہ جب دل پر
 غلبہ ہوتا ہے تو محبت و انسیت غالب ہوتی ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ کو دنیا و فیروزہ
 زیادہ دوست رکھتا ہے اور اسل سعادت یہی ہے جب آخر خدا کی پاس جاتا ہے موت تو
 کمال لذت اسکی دیدار سے بقدر محبت حاصل ہو اور دنیا جسکی محبوب ہو دنیا کی جدائی کا غم نہ
 محبت کی برابر ہو گا چنانچہ عنوانیں اسکا بیان ہو اہی پس اگر کوئی شخص بہت ذکر کرے
 اور وہ احوال جو صوفیہ کو ہوتا ہے ظاہر نہیں تو چاہی کہ تیرا یعنی بہاگنی والا نہ ہو وی کیونکہ سعادت
 اسپر موقوف نہیں بسبب اسکا یہ کہ جب دل نور ذکر سے آراستہ ہو تو کمال سعادت کی قیامت
 پیدا کرتا ہے اور جو چیز اس جہان میں حاصل نہ ہو موت کی بعد اسکو حاصل ہوگی چاہی ہمیشہ
 دل خدا سے لگاوی اور بالکل غافل نہ رہی کہ ذکر دائمی عجائب ملکوت اور حضرت انسیت
 کی گنجی ہی اور وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں جو شخص چاہتا ہے کہ بہت
 کی باخون کی سیر کرے چاہی کہ خدا کا ذکر بہت کرے اس سے یہی مراد ہے اس بیان سے
 معلوم ہو گا کہ ساری عبادتوں کا خلاصہ ذکر ہے اور ذکر حقیقی وہ ہے کہ اوامر و نواہی میں خدا
 کو یاد کر کے محصیت سے باز رہی اور حکم بحال لاوی گزیرا اسکو اس بات پر نہ لاوی تو دلیل اس
 بات ہے کہ وہ ذکر کلام نفس اور ذلی حقیقت تھا واللہ اعلم تمام ہوئی عبارت کیسائی سعاد
 کی ذکر کی لپی چار چیزیں چاہیں تا قابل اعتبار کی ہووی پہلی اخلاص دوسری تعظیم تیسری
 حلاوت چوتھی حرمت اسوطلی کہ ذکر فی اخلاص کی منافقون کا ہے اور ذکر فی تعظیم کی
 ذکر بدعتی لوگوں کا ہے اور ذکر بحلاوت کی ذکر فاسقون کا ہے اور ذکر بحرمت کی ذکر ریاکار
 و نفاق کا ہے اور ذکر ساتھ اخلاص و تعظیم و حلاوت و حرمت کی ذکر خدا کی دوستوں کا ہے معنی

اختصاص کی بہترین کہ ذکر ہو یا کوئی دوسری عبادت جو پر خدا کی اور کرنی کی وہ اس کی بہترین اور
 تحقیقات خواجہ محمد نادر سارحتہ اللہ علیہ اور کتاب ہدایت الاعمال کی مصنف نقشبند
 طریق کی بڑی کاغذ بنین سی ہی اور انہوں نے بہت کتابیں تصنیف کی ہیں اور بہت کتابیں
 تصوف کی سوا او کی جو اوروں نے بنائی ہیں اور عبارت او کی شکل بھی جو لوگوں کی
 سمجھ میں نہیں آتی تھی ان کتابوں کی شرحیں اکثر ہدایت الاعمال کی مصنف نے بنائی ہیں
 اور نام ان کا حسین ہی اور کا شمیم اور کی زیارت ہی اور امام محمد غزالی صاحب رحمہ اللہ
 نے کیسی ہی سعادت میں عبادت کا ذکر کیا ہے اور حقیقت ہمدوست کی کتاب ہدایت
 الاعمال کی مصنف نے خوب لکھی ہے اور ب کاغذ بنین سی ہی وہ عبارت ہدایت
 الاعمال کی یہی اگر کوئی بیچ علم اور حالات باطنی کی کہ سلوک ہی بتدریج کی بیچ توحید کی
 آوی آجندہ کی گوید ہر نام متوسط گوید ہمدوست ۳۳ منتہی گوید ہمدوست اب جانتا ہے
 کہ مبتدی باطن طریق کا یہ کہتا ہے جب اس کی اوپر اول حال آتا ہے تو کہتا ہے ہر نام یعنی
 سب میں ہوں اور جب حال اوپر متوسط یعنی بیچ کا حال آتا ہے تو کہتا ہے سب ہی
 ہی اور منتہی اس بہتہ کا یہ کہتا ہے سب ہی یعنی سب مخلوق اور سنی پیدا کی ہی
 اور وہ اپنی ذات کا لازمی اور ہدایت الاعمال میں یہ بیت لکھی ہے

تو دانشی ارجمند کنی | جانی بری کر تو توئی بر خیرد

تو وہ نہیں ہو گا تو اگر بہت کوشش کرے گا تو تو ایسی جا پہنچے گا تو کہ تجھ ہی تیری توئی اور
 جا ہی یعنی تجھ ہی میں کہنا اور وہ جا ہی کہ میں ہوں اور منتہی کہ ساتھ کا لفظ کی اور
 پہنچتا ہے تو منظر کی تین اور اسٹاؤن کی تین اور فصاحتوں کی تین اور ذات کی تین فرق
 کرتا ہے اور موافق عقائد مجتہدوں کی ہوتا ہے باز لہذا ان مقصد و غلط کہتی والی اور غلط
 سنی والی بیان میں اور توجہ دینی والی اور توجہ لینی والی بیان میں اور اس کی
 بیان میں کہ عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ غائر کی بیچ اور سن خلوت کی

ساتھ کس قسم کی تہی بھون فی کہا ہی عبادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہکر
 کی تہی اور بھون فی کہا ہی ساتھ ذکر کی اور بھی قول صحیح زیادہ ہی اور بیان جتنا
 ذکر کا حال کہا جائیگا وہ نقش بندہ طریق کی ذکر کا حال کہا جائیگا مگر کچھ حال نفی کا اور مراقبہ
 وحدانیت کا اور مراقبہ صمدیت کا قادیان طریق سی کہا جائیگا جیسا کہ کتاب صراط المستقیم
 میں کہا ہی اس واسطی کہ نقش بندہ طریق میں نفی کا حال کتاب صراط المستقیم میں محل کہا ہی
 اور طریقہ قادریہ میں بعض اجاتا چاہی اصل مطلب نقش بندہ طریق اور قادیان طریق اور چشتیہ
 طریق اور مجددیہ طریق کا ایک ہی ہی مرقف ہی باعتبار فروع کی اب جانا چاہی کہ مرید
 کس طرح ذکر کری پھر ذکر کیسی بعد مرید پر کیا کیا حالات آتی ہیں قادیان طریق اور چشتیہ طریق کا
 ذکر بیان نہیں کہا جائیگا کہ ان دونوں طریقوں میں ذکر چہر کرتی ہیں یعنی نہ بہت زور
 سی کرتی ہیں نہ بہت ہلکی سی اور نقش بندہ طریق میں جو ذکر کرتی ہیں زبان سی تو اتنی آہستہ
 کرتی ہیں کہ جو دوسرا آدمی قریب ہو تو وہ سنی آہی سنی پھر پران تک ذکر کرتی ہیں کہ زبان
 تھک جائی زبان تھکنی کی بعد یا آپ سی چہر ان لطیفہ نیز ذکر مونی لگی یا یہ متوجہ ہو کے
 لطیفوں کی طرف ذکر کری اب شروع ہونی عبارت صراط المستقیم کی لطیفہ قلب زیر پرستان
 چپ یعنی دو انگلی کی نیچی بائیں پستان کی لطیفہ روح زیر پرستان است یعنی دو انگلی نیچی سبب
 پستان کی لطیفہ سر پرستان ہر دو کہ وسط سینہ است یعنی لطیفہ درمیان سینہ کی ہی لطیفہ رفس
 عین ناف پر لطیفہ اخفی بیچ پستانی کی کہ بیچ مقام نہایت بالون سر کی کہ شروع پستانی
 کا اوچکھہ سی ہی سبب سجن کی اوچکھہ نشان ہو جاتا ہی لطیفہ اخفی بمقام کام درمیان
 مقدم سر بجای کہ جنبش دران در سر کو دکان محسوس میگردد یعنی لطیفہ اخفی بیچ مقام بالو کی
 جس جگہ لڑکوں کا تالو کو دتا معلوم ہوتا ہی یہ چہ مقام لطیفوں کی ہیں تلقین کرنی والا کہ اونی
 بیچ لطیفہ اپنی کی ذکر جاری کیا ہی ساتھ بہت تمام کی القای اوس ذکر کا بیچ طالب کی
 قصد کری اور مد ساتھ واسطی دعا اور آرزو محض کی فضل اللہ کی سی ڈھونڈی ساتھ قوت

ہمت کی توجہ کری اور ادنیٰ نشانی توجہ کی ظاہر نہ دینا پس گاہی ان لطیفوں کی جنبش ایسی معلوم
 ہوتی ہے جیسی جنس کے حرکت کرنا کی حرکت ہاتھ کی سی معلوم ہوتی ہے بلکہ ان لطیفوں کی حرکت
 ساتھ لفظی معلوم ہوتی ہے بلکہ ترقی کر کے بیچ عین ذکر کرنا کی ساتھ کام دوسری آدمی کی جنبش
 اور طرف اللغات کرنی دے اور طرف اپنی خیال کرنا لاکرئی اور چوڑی کہ اصل اوستہ سی
 یعنی ذکر سی غفلت مشہور کر سی یعنی بیچوں لطیفہ توجہ چاہتی ہیں کہ ہم خدا کی جنبش مشغول
 زمین مگر تہ آدمی توجہ سی اور کام کی طرف رجوع کرنا ہی ساتھ اس حرکت کی نام یا کہ اللہ کا جاننا
 کہ ساتھ اس حرکت کی اللہ اللہ کہتا ہے یعنی ہر لطیفہ سی اللہ اللہ کہتا ہے ہر ذکر کی کثرت سی خدا کی جنبش
 اور دوسری پیدا ہوتی ہے اور لطیفہ تین نور جدا ہوتا ہے پس ہر لطیفہ کی اوپر ذکر کری جب احد اور
 اوکی خوب کثرت کری پھر ایک بار کی سب لطیفوں سی ذکر کری ذکر سب لطیفوں کا ایک بار کی
 معلوم ہوتی ہے ادنیٰ مرتبہ وسیع وہ کہ ہر وقت کہ چاہی مشغول ساتھ اسکی ہر دوسری جنبش
 کرنی والا اگر واسطی زیادتی اسکی فراوی یعنی ذکر کرنی کی توجہ نہ داری حکم اسکی کی کرے
 یعنی ان چوٹن لطیفوں کی پھر نفی و اثبات کری طریقہ کرنا اور اسکا بطور پیری کہ مودب و زانو
 قبلہ کی طرف پشی اور دم اپنی کی میں بد کر کی زبان کی میں ساتھ تانو کی چپٹا کر کی لاک
 تین لطیفہ جس سی کہی اور اوپر لطیفہ سر کی تہوڑا سا وقت کر کی ہر لطیفہ ضعی کی توقیت
 کر کی ساتھ لطیفہ ضعی کی پہنچا دنی حاصل کلام گاہی سی حرکت خیالی جنبش سی جنبش تک
 کرنی اور لاک تین لطیفہ ضعی سی کہی کی طرف لطیفہ روح کی مشوجہ کرنی اور اللہ
 کو بیچ لطیفہ قلب کی ضرب کرنی اور بیچ اس حرکت خیالیہ کی ہر لفظا ہر بیچ کہی ہر
 کی اختصاصی بیان تک کہ سر اور منہ اور لب اور زبان کو جنبش ہر دوسری ساتھ کثرتی طاق
 کی اسکی تین بیچ میں کی لہی ایک بار ذکر کر کی چوڑی پھر جب اسکا ساتھ بر لہی
 گی اور قرار کر کی پھر دوسری باز ذکر کری اور ادنیٰ مہربان ذکر کر کرنا و کثرت کرنا
 جی یعنی ایک دم کی بیچ میں کہیں ترشہ کرنی اور جب کثرت اسکی کرنا تو بیچ ایک مہربان

کی گنتی سیکڑوں مرتبہ کی پہنچ کے گرمی اور صفائی البتہ بیچ لطیفون او سکی کی پیدا ہوگی
اور اس ذکر سی ایسا معلوم ہوگا کہ ایک شعلہ جو الہی کہ تمام لطیفون او سکی کی تین اٹا
کر کی مثل خط آتشین کی دراز ہوا ملحقین کرنیو الا یعنی سمجھا یو الا از غیات سمیت
یعنی قصد دل از غیات اللغات القامی یعنی پہچانا اور ڈالنا استمداد و بالکسر
چاہنا محض بہرہ خالص فضل یعنی بخشش توجہ بمعنی نہ طرف کسی چیز کی یا طرف کسی
آدمی کی لانا از غیات اللغات اللغات بمعنی گوشت ہم گریستن و چپ و رست گزرتن
اور اس جگہ مراد خیال کرنی ہی از غیات اللغات رسوخ بمعنی استوار و پابجا
بودن از غیات اللغات شعلہ بوالہ بفتح جیم عربی و تشدید و تخفیف و او
یعنی شعلہ کہ در گرد بسیار گردہ ہند و آن چنان نیز باشد کہ بہر دوسری شعلہا بستہ گرد
سرو و ہوش خود میگردد و اندر سرعت تمام تربندی از ریاضی گویند از غیات اللغات افاد
بعد مراد لغت لغت و اثبات کی سلطان الذکر کری یعنی بطرح لغت اور اثبات کی کرنا کار
ساترہ حبس دم کی بیان او پر ہو چکا و وسطی مراد لغت لغت کی نگرانی پر سلطان الذکر
کری پس حقیقت سلطان الذکر کی وہ ہی جیسکہ چوون لطیفون ذکر ہوتا تھا ویسی ہی تمام
بدنین ذکر جانی ہاتھ پاؤں کان ناک سر انگلیں چہاتی و علی ہذا لیتاس اور بال ل میں سی
جانی کہ میری ذکر ہوتا ہی یا مرشد کی توجہ سی معلوم ہوئی یاد کر کی کثرت سی معلوم
ہونی لگی سلطان الذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی و ان من شیء الا یسبح بحمده و لکن
لَا تَفْقَهُونَ شَبَّاحَاتِہُمْ اِنَّہُمْ کَانَ حَمْدًا مَّا غَفَا لَہُ و کوئی خبر نہیں جو نہیں پہنچتی
غریبان او کی لیکن تم نہیں سمجھتی او کا پڑھنا بیشک وہ ہی تحمل والا بخشیا اور اثر اس کا
ہونا تمام بدن میں ہی کہی ہاتھ پاؤں دوسری اعضا او کی بغیر ارادہ او کی سی جگہ پہنچی
سی نقل کرین اور کہی جیسی رخشروالی کو حرکت ہوتی ہی یعنی مرض جی ہاتھ پاؤں
آپ ہی آپ ہی گنتی ہین اوس آدمی تمام بدن اپنا ایسا معلوم ہونی لگتا ہی جیسی

چنانچه والی آویسکو اور کبھی بطور قشریہ کی معلوم ہوتا ہے جیسی اویسی کی بدینہ سرور
 پھر سری آتی ہے اور بال اورونگیا و پچھا اسکا بدن پر کپڑا ہوتا ہے اور بال
 معلوم ہوتی گلیا ہی جیسکے چپستان اور پردن اوکی کی پہرہ ہین اور کبھی اویسی
 آویسکو ایسی سرور اویسی بیچ بدن ذکر کرنا اویسی کی معلوم ہوتی ہے کہ بیچ وقت
 کریمکی اوکی تین سرور معلوم ہوتی ہے اور اس طرح سی بدن اور سکا ہوتا ہے
 جیسی کوئی اوکی بدن کو جام میں مٹا ہے اور ہوتا ہے ظاہر کوئی اویسی بدن کو
 مٹا ہے تو اوکی چلنے پر پان معلوم ہوتا ہے اور بیچ سلطان الذکر کی اندر سی صفائی
 پاتا ہے اور ایک قسم فرقہ جاوتی ہے کہ شل پھر گنی بہت کی تمام بدن اور سکا
 کا بوی نہیں رہتا اور کراست جیسی کہ تمام بدن سی اندر و دیواری اور سس و عاری
 اور رنگ و خاشاک سی وہ ذکر بغیر شبکی بیچ کان صاحب سلطان الذکر کی پہنچا ہے اور
 شتا نزدیک کی مٹھنی والون کی تین زیادتی ہے بیچ کراست ذکر کی گلی کی اویسی
 سبزی صاحب فرماتی ہین میت بد کرشن ہر چینی درخوشیت بدلی دلدور
 مٹنی کہ گوش است بدیتی اس میت کی ہین بیچ ذکر اوکی کی جو کچھ دیکھی تو
 بیچ شور کی ہی دلکین خانی بیچ سبب مٹنی کی کہ کان ہی اور کبھی نور صاحب سلطان
 الذکر کی تین معلوم ہوتا ہے اسن نور کی مثال سپید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
 فی اس طرح فرماتی ہے کہ ہر ہر بالین ہی طرح نور معلوم ہوتا ہے جیسی کہ بال بالین سی نور
 نور کا کھتا ہے افاوہ طریق معلوم کرنی صاحب تلقین وار شاد کا افسر حاصل ہوتا ذکر
 لطیفون سلطان الذکر وغیرہ کی تین بیچ طالب کی وہ ہی کہ صاحب تلقین اپنی تین
 خالی کر کی متوجہ اوکی طرف ہوی یعنی طالب کی اوسوقت جو کچھ بیچ اپنی پائی جائے
 کہ وہ جو معلوم ہوتا ہے کس اثر طالب کا ہی پس وہ جو اوسوقت بیچ صاحب تلقین
 کی ظاہر ہوی مری ہی بیچ طالب کی کیت اور کیفیت تمام شمل شمل ہوگا انشاء اللہ

حکس بالفتح یا گونہ کردن و برگردانیدن سخن و آنچه در آب و آئینہ و امثال آئینہ دیدہ
 میشود کہ معنی کتاب ہونا کیفیت بمعنی کسطح ہونا و ان اور جبکہ
 سلطان النیر ساتھ قدر مذکور کی بیچ قابو کی آوی و بروقت ارادہ کی بلانج معلوم ہوی
 یعنی سلطان الذکر معلوم ہوی پھر شغل نفی کا کری اور پھر شغل نفی کی شغل یادداشت
 ہی یا ہی کرتی تھی اور شغل نفی اتنی گنج عمل کی لاوی پس ضرور اور پر سالک
 کی یا توحید صفائی کہنی والی ہوگی یا پڑی نورانیت کی ظاہر ہوگی اور مرد و سراطیقہ
 مطلبی کا ہی اور بیچ طی کرنی پر رونکی ساتھ مراقبہ صمدیت کی مرآت کرے تاکہ ساتھ
 آخر پر دن کی کہ نام رکھا گیا ساتھ نسبت سیرگی کی ہی پہنچی اگرچہ نسبت اس طریقہ کی
 ساتھ پانی دریا کی کہ صاف ہوی آلودگی خس و خاشاک اور ریت و خاک سی شبہ دیتی
 ہین آہ پڑی دیکھنی گہری نظر کی کوئی چیز قابل تعبیر کی معلوم نہیں ہوتی اور بعد تجاوز
 کرنی نسبت سیرگی کی معرفت ذات بحت کی ہاتھ دیتی ہی اور سلوک متعارف ساتھ
 اختتام کی پہنچا ہی اور سیر فی اللہ آگے آتی ہی اور بیچ شناسی ان حالات کی پس حجاب
 اور مقامات بس عجیبہ آگے آتی ہین اور وہ مرشد کہ ساتھ حضور او کی طالب بیچ سیر فی اللہ
 کی ترقی پاوی وہی مرشد او کی تئیں اور چھاق مقامات او س جگہ کی آگاہ کردگی
 اب حاسا جا ہی کہ طریقہ نقش بندہ میں بعضی لفظوں کو مجمل لکھا ہی صراط استقیم
 میں اور او کی تفصیل اور مقاموں میں لکھی ہی کتاب موصوف میں وہ جو مجمل لفظ کہین
 ہین وہ یہ ہین شغل نفی یادداشت شغل نفی اتنی توحید صفائی پردہ نورانیت اور
 بیچ طی کرنی پر رونکی مراقبہ صمدیت اور مراقبہ وحدانیت اب ان لفظوں کی تفصیل یہاں
 لکھی جاتی وہ جو لکھا ہی کہ شغل نفی کا کری او کی تفصیل یہ ہی بیان او کا وہ کہ
 ساتھ خواہش اشارہ اللہ نور السموات و الارض کی انوار الہی بیچ ہر جگہ کی موجود
 ہین مانند وجود ہستی کی ہر جگہ ثابت ہین جیسکہ بیچ مراقبہ وحدانیت کی واضح ہوا اور انوار

لوازم اوس وجود کی سبب جگہ کہ وجود ہی سبب جگہ انوار ثابت ہیں اور جو احاطہ موجود کا معلوم
 ہوا ساتھ انویسٹور کی احاطہ انواروں اوکی کا سمجھنا چاہی اور باوجود اسکی کہ انوار ہر جگہ
 موجود ہیں لیکن توت پانی والی انسان کی سبب اوکی کہ خیالات اشیا کو حقیقت ظاہری
 کہ جسم فلکی اور فیزیکی ہیں ان نوروں کی سی حجاب کی گئی اور محروم ہی سبب شہید کی
 اور دور کی فوج پہنچی ذات سبب کی لپٹا پر دو نما کہ عبارت انواری ہی واجب اندر لپٹنا
 بدون دریافت کرنی اوکی بیچ حق اکثر آدمیوں کی منع کر دیا ابی اور وہ جو خدا جیسا
 حال کیشین بغیر کلمتی انواروں کی پہنچا ساتھ ذات بخت کی حاصل ہو تابی تو خدا آباد ہی
 پس بیچ متوجہ ہوئی اکثر لوگوں کی بیچ کلمتی نوروں کی طعنہ نہیں کرتا ہی پس واسطی فیت
 کرنی اوکی کی توت اور کہ اپنی کو خیالات مذکورہ ہی پاک آوصاف چاہی کرنا تو کہ انوار الہی
 پای جاوین اسواسطی کہ انیہ توت ذکر اوکیا رنگ خیالات ذکر کرنی کیوں سی صاف ہو اس
 انوار ہر جگہ موجود ہیں بلا بیچ دریافت ہوگی اور طریق پاک کرنی اوکی کا یہی کہ شغل نفی
 کری اور خلاصہ شغل نفی کہ نیست کرنا اشیا کا ہی خیال اپنی سی آسان طریقہ نفی اپنی اور
 عالم کی کرنا یہی کہ سطح پر خیال کری کہ بیچ سمیٹ کی آپٹ اپنی کی خلا خیال کری ساتھ
 اوکی جیسی کہ ایک گو کہ تو کا ایک طرف نفی ساتھ دوسری طرف کی پہنچا مقام بدن کی تیرنالی
 کر دیا یعنی بیچ میں سوراخ ہو گیا اوکی بدین پر ادسی سوراخ کو آہستہ آہستہ فراج تراور کشادہ
 کری تاکہ ساتھ انجام کی پہنچی یعنی اوسن سوراخ کو اپنی خیال میں بڑا تا چلا جائی تہا رنگ
 کہ وہ سوراخ چور انہونی ہونی کہ سب اوس کا بدن خالی ہو جائی تاکہ نفی تمام بدن اوس
 کی ہو جائی جو اوس کو کوئی جگہ سخت معلوم ہو دی کہ اوکی نفی نہ ہو سکتی ہو تو ان دونوں
 کلموں کو پڑھی لا موجود الا اللہ لا فاعل الا اللہ نہیں اپنی کوئی موجود سوا خدا کی اور نہیں جو
 کوئی کام کر دیا سوا خدا کی معنی ان دونوں کلموں کی سبب کہ ساتھ توت خیال کی اور
 او جگہ کی ضرب کری انشاء اللہ تعالیٰ شغل واسطی نفی او جگہ کی کافی ہو گا اور خست نہ ہو

کر کے یعنی اپنی جان کی یہ صورت کہ ایک خیر غیبی معنوی کہ عبارت فنا سی ہی عالم عیبی
 متوجہ اور اوسکی ہوئی انکبار کی جسم اسکی کی تین لاشی اور نابود کر دیا مثل سنگ سخت
 کی کہ اوپر کڑی ٹھکری کی ست پچی پیش پیش کر کے لاشی اور نابود کر تا ہی آپ اس جگہ
 یوں سمجھا جا ہی کہ اس اوسکی کرنی سی اور جان فی نہی اس آدمی کی جان کی نفی اور
 عالم کی نفی نہیں ہوتی ہی مگر طرح یوں مرید خیال کیا کرتی ہیں اور پیر طرح مرید و نگو
 بتا یا کرتی ہیں کہ تم یوں کوشش کرو پھر مرید سین کوشش کیا کرتی ہیں پھر خدا کی طرف سی
 انکبار کی کشت ہوئی ہی وہ اسکی ہستی کو نیست و نابود کر دالتی ہی شغل نفی سی نور و نگو
 حاصل ہونا معلوم ہو گیا یہ جو لکھا ہی کہ ہمراہ شغل نفی کی شغل یادداشت ملانا کڑی تفصیل
 اوسکی ہر حقیقت اوسکی یعنی یادداشت کی التفات دائمی ہی طرف ذات بچون و بچون کے
 بیچ تمام وقوت کے بہت ہی اور انہی اور عرض اور کاسب اور مصائب کی
 اور وقوت کہانی اور عیبی کی ساتھ اس طرح کی کہ کوئی کام منع کرنی والا التفات کا
 نہ ہو وی یعنی جس قدر کہ خدا کسی اوسکو توفیق دیوی کہ شغل نفی میں مشغول ہو وی
 شغل نفی کر چکی جس قدر کہ خدائی توفیق دی ہو وی بعد اوسکی التفات دائمی میں مشغول
 رہی وہ جو لکھا ہی کہ بعد نفی نفی کی دو صورتیں آتی ہیں اوسکی تفصیل اب بیان کیجی
 جاتی ہی پہلی صورت کی تفصیل یہ ہے جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کی بیچ قابو طالب کی ہی
 بہر نفی نفی کری ایسی چیز کی نفی کہ ساتھ اوسکی لینے وجود اپنی کی اور تمام موجود
 کی کرتا تھا اوسکو بہر نفی اور نہ ہونا تصور چاہی کیا جبکہ نفی نفی یعنی نہ ہونا محض ہی اور
 علامت اوسکی غفلت محض ہی بیچ قرار کہ کی بیان تک کہ اگر بیچ اس شغل کی ملازمت
 کر گیا بدن اوسکا معدوم ہو جا گیا اور اثر اوس باقی نہ رہا اور محض وہ کہ صاحب اس شغل
 کا اپنی تین صدر ایسی کثرت کا کہ بیچ عالم کی ہی گمان لیجاتا ہی صورت اوسکی سطو
 پر نمودار ہوتی ہی کہ بدن اوسکی کی تین فراخی اور چوڑائی خیال کی گئی ہوتی ہی اور وہ

غنائی اور عورتانی ساتھ اس مرتبہ کو پہنچتی ہی کہ بیچ خیال او سکی کی عالم اجسام ہی کہ
 اور تمام او سکی خوشن مجیدی گذر نہوا الا تمام طرفوں سی ہوتا ہی اور تمام عالم کو بیچ اپنی
 کی دیکھتا ہی افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و آجھار و حیوان و انسان تمام کی تین
 جہنم اپنا جانتا ہی اور بیچ اس حالت کی نگہیں پہیرتا اور پرکانون افلاک کی اور تیر
 یعنی مقامات زمین کی دور و دراز جگہ او سکی سی ہودی بطور کشف کی حاصل آتا ہی
 اور وہ کشف او سکا اگر چاہتا ہی اللہ مطابق واقع کی ہوتا ہی لیکن اپنی تین عالم
 کل تمام عالم کا بخانی بلکہ یہ خیال مخالف واقع کی نشانیوں اس مرتبہ کی سی حقیقت
 کری اور بیچ اس حالت کی تیر ناگری کہ رستہ سید منزل مقصود کا نہیں ہی میر
 رستہ ہی ایسے دو بہت راہ خشکی ہی دوسری صورت میں طریقہ مطلب پاشیکا ہی وہ ہے
 کہ جو پردہ او سچہ کہلی اور جو کچھ اسی معلوم ہودی او سکو یہ کہی کہ یہ خدا نہیں ہی اور کہ
 نفی کری اور جو کچھ کہ او سکی با سنی آوی اور جو کچھ کہ سکی عقل میں اور قسم میں اور جو کچھ
 اور خیالات میں آوی وہ خدا نہیں ہی اور او سکی نفی کرتا چلا جا ہی اور نہ ماتی ہی تیر
 و مرشد میری جناب سید احمد صاحب خاوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ہزاروں توراتی پردہ
 بعد اسکو اپنی دلیں ایسا معلوم ہونی لگتا ہی کہ جیسی ایک شمع جلتی ہی پھر روشن
 کی روشنی کم ہوجاتی ہی پھر تیری او سکی روشنی کم ہوتی جاتی ہی و تا ہی یہ پرورش ہوتا جاتا
 جب او سکی سب روشنی جاتی ہی تیر ہی تو یہ بالکل فنا ہوتا ہی جیسی شمع سیدی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں بیت این در میان طلسم خیر اندہ کار کہ خبر شد خبر شن پڑنا
 معنی بیت کی یہ تین یہ دعویٰ کرنا آلی بیچ طلب او سکی کی خبر ہوا دس کسبکی تین کہ خبر
 ہوئی خبر دس پھر نہ آئی جب تک خدای تعالیٰ چاہتا ہی او سکو فنا ہی ہی پھر جب ہو میں
 ہوتا ہی تب نوافی اہل سنت و جماعت کی او سکا اعتقاد ہوتا ہی اور ساتھ کمال کی اور
 شریعت کی قائم ہوتا ہی اور اپنی حاجری اور لا چاری اظہار کرتا ہی اور خلق اللہ پر حرمانی

کرتا ہی اور ہر آدمی سی موافق شہرے کی مسالہ کرتا ہی اور قوت حلال کا کہتا ہی
 اور مگر اور غرور اور یا اور دنیا کی حرج و مرج غیر شرع باتیں ہیں اونی دور و تاہی یہ نشان
 ہیں فنا کی اور کہہ ہوں چوک کی چوٹا گناہ اوس ہو جاتا ہی اوس نہایت غلٹ اور شرمندگی
 خدا کی روبرو اوسکو ہوتی ہی اور روتا ہی اور خدا سی معاف کرتا ہی وہ جو لکھا ہی کہ مراقبہ
 صمدیت کا کری تفصیل اوسکی یہی مراقبہ صمدیت کی تین دوتی ہیں ایک اول کا درجہ ہی اور
 دوسرے نہایت کا درجہ ہی اسی پر اول درجہ اوسکا یہی ملاحظہ کری حاجت ہر چیز کی طرف اوس
 سبحانہ تعالیٰ کی سب کاموں کی اوزنی پروائی اوسکی تمام چیزوں سی پس جب یہ مراقبہ مضبوط
 اور مستحکم ہو جاوی طلب حاصل کرنی اٹھا اوسکی کا کری وہ یہی ملاحظہ احتیاج اپنی کچھ کاموں
 اسباب زندگی اور آخرت کی ساتھ نہایت محبت اور الفت اور نہایت تصنع اور عجز کی ایسا
 ملاحظہ کری کہ ہر چیز کی احتیاج طرف اوس سبحانہ تعالیٰ کی ہی اور کوئی کام بدون عبادت
 اوسکی کی سر انجام نہیں ہوتا کام عمدہ ہوئی یا آسان معاش کا ہو یا سعاد کا اور ساتھ اس
 مراقبہ کی اوسکی تین الفت اور محبت اور راہ کبریائی کی مستحق ہووی کہ اوپر اوسکی قربان جا
 اور مال اور عزت اور آبرو اپنی کی تین بیچ مرضی اوسکی کی یعنی اللہ تعالیٰ کی بلکہ اوپر نام اوسکی
 کی ہل اور آسان دکھائی دی بلکہ اوس مراقبہ کرنیوالی کی تین موجب افتخار اور اعتبار
 زیادہ ہونا عزت اور جاہ اپنی کا ہووی اور یہ کام بیچ اعتقاد اوسکی کی تمام قرار پکڑنی والا اور
 مستحکم ہووی اور مثال اس مراقبہ کی یہی کہ ایک شخص ہی کہ بادشاہ کی طرف
 انعام اور اکرام ہمیشہ سی وہ اور اوسکی باب دآوی پاتی چلی ہی ہوں اور تمام کاروبار رعایت
 اور عزت اور اعتبار کی ساتھ وسیلہ بادشاہ کی حاصل ہووی ہوں اگر اوس شخص کو وسطی کسی
 کام کی بادشاہ کی طرف سی حکم ہوا ہو تو سر انجام اوسکی کی تین ساتھ جانبازی کی بھی خیر اپنا
 جانتا ہی اور اس مراقبہ سی معنی ایا کہ نَعْبُدُ وَاِياكَ نَسْتَعِيْنُ کی بخوبی ثابت ہوئی ہیں
 اور ثمرات اس مراقبہ کی کہلنا توحید اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باوجود کثرت افعال اور فاعل صاحب

اس مرتبہ کی تین ایک فاضل اور ایک مؤثر کہ ذات فاضل حقیقی کی ہی بیخبر ہوں
 ہوش اور ہر رنگ کی ظاہر ہوتی ہی وہ جو لکھا ہی کہ مرتبہ وحدانیت کا کری آگے
 تفصیل اسی قصد کی اخیر میں بیان توجہ دینا لکھایاں لکھا ہی بخوبی معلوم ہو جائیگی
 کتاب صراط المستقیم کا حال اب یوں جانتا چاہی کہ حضرت سید
 احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ اولاد سید شاہ علم اللہ صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور شاہ علم اللہ صاحب کا لکھیہ قریب
 راسی بریلی کی ہی اور اسی لکھیہ میں آپ کا فرامی اب یوں سمجھا چاہی کہ حضرت سید احمد صاحب
 تقریر ہندی زبان میں فرمایا کرتی تھی خواہ شریعت کا مسئلہ ہو خواہ طریقت کا یعنی خواہ راہ
 نبوت کی خواہ راہ ولایت کی توجہ کہ تقریر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی سنکے
 مولانا عبدالحی صاحب فی فارسی زبان میں لکھی ہی اور کہ تقریر مولانا محمد اسماعیل صاحب
 فی لکھی ہی اس طرح یہ کتاب جمع ہوئی اور نام اس کا صراط المستقیم رکھا گیا اور
 بعضی جگہ مولانا عبدالحی صاحب فی یا مولانا محمد اسماعیل صاحب فی شاہ ولی اللہ
 صاحب محدث دہلوی کی تصنیفات سی یا مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی
 کی تصنیفات سی جو کہ صراط المستقیم میں لکھا ہی تو اس واسطی لکھا ہی تاکہ لوگ معلوم
 کہ اگلی پیشوا ہی اس طرح لکھی ہیں یا مولانا عبدالحی صاحب فی یا مولانا محمد اسماعیل
 صاحب فی جو کوئی مثال لکھی ہی صراط المستقیم میں تو اس واسطی کہ سید احمد صاحب
 تقریر کا طلب بفضل معلوم ہو جاویں مگر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ فی نقطہ شریعت
 یا طریقت کا مطلب بیان کیا ہی اور مثالیں زمین دی ہیں اب جانتا چاہی کہ کتاب
 صراط المستقیم میں مجددی طریق کا حال اس طرح لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی تھیں اب
 جانتا چاہی کہ بقامات لطیفوں کی نزدیک اگر طریق مجددیہ کی مثل شیخ عبدالاحد صاحب

اور اشغال اونکی کی مجلس اللہ اسرار میں ساتھ اسطور کی ہیں کہ مقام لطیفہ قلب کا پہنچ
 بائیں پستان کی اور لطیفہ روح کا مقابل لطیفہ قلب کی پہنچ سیدی پستان کی اور لطیفہ
 اوپر بائیں پستان کی بقدر دو انگ کی مائل ساتھ وسط سینہ کی اور مقام لطیفہ رخصی کا اوپر سید
 پستان کی بقدر مذکور کی مائل ساتھ وسط سینہ کی اور لطیفہ رخصی در میان سینہ کی اور
 لطیفہ نفس کا پنج معبر پیشانی کی ہی اوس جگہ کہ لطیفہ رخصی کا نزدیک غیر اونکی کے
 ہی تو اول چاہی کہ لطیفون ذکر کبی گیون کی تین جاری کریں اور ان لطیفون کی تین
 ذکر کریں اور طریقہ اوسکایہ ہی کہ طالب مودب با وضو ساتھ خضوع اور خشوع اور التماس
 تمام کی روبرو مرشد کی بیٹھی اور خاموش ہوئی اور دل اپنی کی تین یک طرف کر کی او
 خیالات دور کری اور بالکل زبان اور تمام اعضا کی تین جنبش سی باز رکھہ کی
 دل سی اسم مبارک یعنی لفظ الیکتین کہلو اوی اور مرشد کی تین چاہی کہ ساتھ خشوع
 تمام کی متوجہ تلقین طالب کا ہو وی اور پنج لطیفون اپنی کی ذکر کری ساتھ نعت دست
 کے اقا اوسکایہ لطیفون طالب کی کری اور جبکہ ذکر چہون لطیفون کا معلوم ہو جاو
 تو وسطی حاصل کرنی سلطان الذکر کی اور لطیفہ نفس کی توجہ بہت کری اسو اسطی کہ بہت
 توجہ سی اور لطیفہ نفس کی سلطان الذکر حاصل ہوتا ہی اور بعد ذکر ہونی لطیفون کے
 اور حاصل ہونی سلطان الذکر کی ساتھ اوس حد کی غفلت نہ آوی ذکر لا الہ الا اللہ کا
 کہ نفی اور اثبات ہی ساتھ عمل کی لاوی اور مقصود اس ذکر سی نفی بدن اپنی کے
 ہی لیکن چونکہ نفی تمام جہان کی اس آسان زیادہ ہی اور صحیح نفی بدن کی دخل ہی کہتی ہی
 توجہ رہی کہ اول نفی تمام جہان کی تین پنج خیال اپنی ثابت کری اور بعد اسکی طرف
 نفی بدن کی ساتھ ذکر لا الہ الا اللہ کی متوجہ ہو وی اور طریقہ اوسکایہ ہی کہ لفظ لا اسکے
 تین ناف سی کہ پنج کی ساتھ دماغ کی پہنچا وی اور نفی اپنی اون جگہوں سی کہ لاوی
 اونکی گذر تا ہی خیال کری اور لفظ الہ کے تین پنج لطیفہ روح کے پہنچا کے

الاشد کی تین بیچ قلب کی ضرب کری اور مقام لطیفہ روح اور تمام اسکی کو طرف بدن کی
 ہمراہ لفظ الا کی نفی کری اور ساتھ لفظ الا اشد کی مقام لطیفہ قلب اور تمام بدن باقی کی تین
 نفی کری اثبات ذات حضرت حق کا ملاحظہ کری اور ذکر اور نفی دونوں ساتھ قوت خیالیہ
 کی بیچ عمل کی لاوی اور اصل زبان سی لفظ نگری اور ساتھ فراوت اور ذکر اس کو کری
 اور خیال کرنی نفی کی بیچ قوت خیالیہ کی نفی بدن اسکی کی انشاء اللہ تعالیٰ مسلح اور مستحکم
 ہو جاوی گی ساتھ اوس حیثیت کی کہ نفی تمام وجود اپنی کی بلکہ نفی تمام جہان کی بیچ قوت
 خیالیہ اپنی کی ہمیشہ شدہ پکڑنی والی ہوگی اور صوف کہ شغل نفی کا بیچ کاشنی خیال لکھا
 کی مضبوط ہوتا ہی معاملات درویشی کی بیچ ظہور کی آتی ہیں خاص کر کی انکشاف دوا
 کا کہ بدو شغل نفی کی انکشاف اور نکاح کا حد متصور نہیں ہی اور جبکہ کہ نفی کامل ہوگی
 انکشاف ہی بڑھتا جاوے گا پس چاہی کہ آگی مراقبات دوا اسی سی بیچ تکمیل اور ترقی
 نفی کرنا ہی اویست جانتا ہر نام مطلقا کمال نفی کا ہی اور بیچ کمال نفی کو سوا اوس چیز کی
 کہ درک انوار دوا کر کا ہی باقی نہیں رہتا ہی اور بعد اسکی نفی البقی اور قرار القاتل کی
 آتی ہی اور وہ چیز درک ہی باقی نہیں رہتی اور غفلت محض ظاہر ہونی والی ہو دیکھے
 اور اس عاجز فی اس سالہ میں جو ضروریات مجددیہ طریقی کی تھی وہ کلمہ ذی جبکہ
 معاملات درویشی کی کسی طالب پر کھلی لکین کی تو کتاب صراط المستقیم کو آپ تلاش کر لگا
 اور صراط المستقیم میں اون دوا کر کا حال خوب تفصیل لکھا ہی تمام جو طلب کتاب صراط
 کا عرض بمعنی عارض شدن مکانست بمعنی کسبہ مصائب بفتح میم و کسبہ
 کہ حرف چارم است و بار موحده مکروہات و شدائد و غیاث اللغات
 بالضم و ضمیتین و بالفتح و فتحین بہر چار و خبہ درست بمعنی کار بفرستی و باز داشتن از غیاث
 اللغات متعقبات بمعنی نیست شونده از غیاث قوا بضم اول جمع قوت در اصل قوا
 و او متحرک ما قبل او مقتوح آن و او را بالفت بدل کر دے و او شد و را یک بالفتح و ت

رانیک دور یا بندہ از منتخب کثرت بمعنی بسیار شدن از غیاث اللغات احما
 بالفتح جمع حجر بمعنی سنگ است از غیاث اللغات بحت بمعنی خالص حلا از
 بمعنی جابی خالی از غیاث اللغات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
 سفر السعادت کی شرح میں لکھا ہے کہ علما کی تین اس سلسلہ میں دو قول ہیں کہ عباد
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ خارج کی بیچ اس خلوت کی ساتھ کس طرح کی تھی
 بعضوں نے کہا ہے عبادت اون کی ساتھ فکر کی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ساتھ ذکر
 کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہے اور قول اول کی اتنی تصریح اور التفات نہیں ہے
 اس واسطی کہ مرتبہ کا بہت بڑا اور اصلی ہی فکر سی اس سبب سی کہ ذکر بندہ کا خاص ہوا
 کی طرف کھینچی والا اور پہنچانی والا ہوتا ہے خاص بندہ کی تئیں اور کوئی احوال بندہ
 سی نہیں ہوتا کہ صفت اللہ تعالیٰ کی برابر اوسکی پڑی مگر ذکر اور محبت جیسا کہ فرمایا
 فاذا کرونی اذکرکم پس یاد کرو تم میری تئیں تو یاد کروں میں تمہاری تئیں
 یحبہم و یحبون دوست رکھتا ہے وہ ان کی تئیں درود دوست رکھتی ہیں اوسکی
 تئیں اور محبت اور ذکر لازم ایک دوسری کی ہیں من احب شیئاً اکثر ذکرہ جو آدمی
 کہ دوست رکھتا ہے کسی چیز کی تئیں بہت کرتا ہے ذکر اوسکا اور یہی ذکر ساتھ ذات
 حق تعالیٰ کی متعلق ہوتا ہے اور فکر ساتھ نعمتوں اوسکی کی اور ذکر سبب پہولنی نفس اور
 فنا ذکر کرنا لگا ہوتا ہے بیچ مذکور کی اور فکر اور نفس اپنی کی اور احوال اوسکی کی
 کبر ارتہا ہی اور فکر بھی اگرچہ احوال شریفہ لاتی ہی جیسا کہ بیچ آیات اور آثار قدرت الہی
 غرضانہ کی کرتی ہیں معرفت پیدا ہوتی ہے اور اگر بیچ نعمتوں اوسکی کی کرین شکر لاتی
 ہی اور بیچ وعدہ کی امید اور غربت اور بیچ وعید کی ڈر اور ہیبت و کمین ذکر جب غلبہ
 اور استیلا پاوی فنا اور ہیبت اور پہولنا کل ما سوا اللہ اور صفائی سر اور اتصال ساتھ
 ذات اقدس کی بخشا ہے مصالح اتصالی بی تکلیف بی قیاس اور یہی حق تعالیٰ

کی تین اگر کہتی ہیں اور غریبوں کی تین ہر صفت حق تعالیٰ کی اور صفت بندہ کی ہی اور ناچار و چونکہ
 صفت حق تعالیٰ کی جو فضل اور کمال ہی اور حسن و خوبی کی صفت بندہ کی ہی اور یہی خلوت طلب کے بیواؤں
 رہتے حق تعالیٰ کی اور حلی و الوان طریقہ اور سبکی تعالیٰ و تقدس اور پکی قسم کی ہی قسم پکی بود کہ خلوت طلب
 طلب کے فی زیادتی علم کی ساتھ حق تعالیٰ کی ہوتی حق تعالیٰ ہی ساتھ ظاہر ہوتی نور ذات اقدس کی
 نہ بیچ باطن طالب کے اور روشن ہوتا لطیف و نازک کہ او سبکی کا ساتھ او س کے اور او سکی تین علم
 لذتی کہتی ہیں اور نہ فکر اور نظر ہی کہ رجوع ہی ساتھ نفس کی اور تلاش کرنے معلوم کا
 کہ کہی گئی ہیں بیچ خیرہ خیالی کی اور ترتیب اور تالیف اور کمی و کثرت ہی علم و دوسرے
 پیدا ہوئی کہ او سکی تین نتیجہ کہتی ہیں اور یہ لیا علم لذتی کا حق تعالیٰ ہی بیو سبکی فکر کے
 نہایت مقصود و ن اہل حق اور طالبان قرب و رجاہ کا ہی پس جو کوئی بیچ خلوت کے
 ساتھ کسی حالت کی حالتوں سے خواہ ذات اپنی او سکی ہو وی یا معلوم کی کہ رکھے گئے
 بیچ خیرہ خیالی او سکی کی بیچ سخن کے آوے اور یا بیچ او س کے فکر کرے اگر چہ ظاہر نہیں
 بیچ خلوت کی لوگوں کو دیکھتا ہی مگر حقیقت میں بیچ خلوت کی نہیں ہی ایک طالبو نبی
 کہ خلوت میں سوای گوشہ خالی کی چھٹنا اور ساتھ خدا ویز تعالیٰ کی ساتھ دلی یا ساتھ زبان
 کی ساجات کرنا اور حاجات اور مطالب کی چاہنے کے نہیں جانتا تھا ایک زیرک کی تین
 کہ صاحب خلوت حقیقی کا تھا کہا اذ کنت فی عند ربک فی خلوت قلبی محکوم یاد کر یا
 حق تعالیٰ کی جب ساتھ حق تعالیٰ کی بیچ خلوت کی ہو وی تو او اس بزرگ نے
 بیچ جواب او سکی کی کہا اذ اذ کنت ربک فلیست معہ فی خلوت یعنی جس وقت کہ
 یاد کروں میں پس ساتھ حق تعالیٰ کی بیچ خلوت کی کہ حقیقت او سکی بیوں جانا ماسوا
 حق تعالیٰ کا ہی نہیں ہو گا میں اور اس جگہ ہی حقیقت ذکر کی بیان کیے ہمیں ہریدہ
 قدسی انا جلیس من ذکرتی یعنی میں شہنشاہ والا او اس کی یاد کرنا ہی میرے
 تین معلوم ہوتا ہی یعنی مرا ساتھ ذکر کی اس جگہ حقیقت ذکر کی ہی کہ بیوں جانا

ماسوا کا ہی اور ہم نشین مراحققت خلوت کی سی گہرے بیچ اور گہرے کی غیر کی تین گنجائش ہو
 بہید معنی اس حدیث کا اور حقیقت اس کی یہی اور اگر نہیں تو جو کوئی حد کی تین
 یاد کرتا ہی ساتھ جطر حل کی ہو دی خواہ ساتھ زبان کی خواہ ساتھ دلی بیچ ہر حال کے
 رحمت حق تعالیٰ کی اور عنایت اس کی نزدیک حال اس کی کی ہوتی ہی اور شرط اس
 خلوت حقیقی کی کہ سات اس کی شان ہو اوہ ہی کہ ذکر بیچ اس کی ذکر نفسی اور جانی ہو
 یہ نفسی اور ربانی مراد نفس سی اس جگہ ذات سی اور ذکر نفسی سی ذکر قلبی کہ مراد توجہ
 اور حضور ساتھ حق تعالیٰ کی بغیر لفظ کر سکی ساتھ ذکر کی اور خیال کرنا اس کا ساتھ
 اور طرح کی کہ بہولنا ماسوا کا لاوی اور نقش غیر دلی صفحہ دل سی جیلی اور قبلہ باطن
 کا سو اسی حدیث حق تعالیٰ ہو دی ذکر حقیقی و ذکر صافی کہ کہا ہی یہی اور اس معنی
 کی تین بیچ طریقہ عالیہ نقش بندہ کی ذکر خفی اور وقوف قلبی و توجہ بوجہ خاص و شہود و حصول
 و وجود کہتی ہیں اور حقیقت وقوف قلبی جیسا کہ حضرت خواجہ احرارنی بیچ بعضی کلمات قدسیہ
 اپنی کی کہا ہی مراد آگاہی و حضور دلی ہی بیچ جناب حق سبحانہ تعالیٰ کی ساتھ اس
 وجہ کی کہ دل کی تین کچھ حاجت اور تعلق ساتھ غیر حق کی نہ ہو دی اور جس قدر نسبت
 ہاتھ دیوی اگرچہ ایک لمحہ و ساعت ہو دی جو بندہ غیر حق سی الگ ہو دی اور سو
 میں ساتھ حق تعالیٰ کی وصل ہو دی اور جو نسبت ملکہ ہو جاتی ہی ہمیشگی قبول
 کرنی ہی سالک بیچ مقام فنا کی پہنچی اور خواجہ محمد یار رحمتہ اللہ علیہ فی اپنی
 کتاب تحقیقات میں کہا ہی وہ عبارت یہی اختلاف قولوں مشائخ کا بیچ تعریف فنا
 و بقا کی منسوب ہی ساتھ اختلاف احوال سوال کرنی والوں کی ہر کسی کی تین لاؤ
 فہم و صلاح اس کی کی جواب کہا ہی بعضوں نے کہا ہی مراد فاسی فنا مخالف چیزوں کی
 ہی اور فاسی بقا موافق چیزوں کی اور یہ معنی لوازم توجہ یضوح سی ہی اور بعضوں نے
 کہا ہی فنا و رہونا حظوظ اور لذتوں دنیوی کا سی اور بقا باقی رہنا رغبت اس میں دیکھا

اور معنی لازم مقام زہد گاہی اور معنی کماہی فاؤ توڑ ہونا لذتوں و دنیاوی اور آخرت
کا اور بقا باقی رہنے کا طلب حق سبحانہ تعالیٰ کا اور یہ معنی لازم صدق و محبت
والی گاہی اور معنی کماہی قناعت ہو جانا ہی سب چیزوں سے اور بقا حاضر و ہا
ساتھ حق تعالیٰ اور یہ معنی توبہ سکر گاہی معنی سکر کی ہستی اور محبت ہونا پہلا بیت بارہ
و خط کہنی والی کی بیان میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
فی سورہ نون کی تفسیر میں لکھا ہے و خط شرعی کا بیان وہ و خط شرعی کی عبارت ہے
التدبیر و خلا شانہ فرمانا ہی سورہ نون میں و قد قالوا قد ہن فی الدنیا و ہن فی
ہن کہ کما شکی تو اپنی آئین اور وضع نہی سستی کرنی یہ پیغمبر خدا کو فرمایا پھر وحی توشت اولی
حمیت پہن غرض اس کلام سی یہی کہ حانی آدمی کو محالوں کی بات ہرگز ستانچا ہو
اور ان کی رضا مندی کو منظور نہ کرنا اسو سطلی کہ آخر کو یہ بات دین کی ہستی کا سبب ہے
یہ لیکن مدارات یعنی تواضع اور خلق نیک ہر شخص سے بہتری مگر اس قدر کہ اپنی تواضع اور
آئین میں فتور نہ پڑی اور دین میں سستی نہونی پاوی اور یہ مقام نہایت مشکل ہے اور
مدارات اور مدارات میں فرق کرنا بہت دشواری اکثر لوگ اس جگہ پر لغو ہوش کھانا خور
پہن جسبی خلق اور چاہی وشی اور خاطر دایمیں اس طرح ڈوب گئی ہیں کہ دین کی باتوں پر
صراحت سستی اور ڈوبیل کرنی لگی اور بعضی تعصب اور دین کی جانب دایمیں ہتھکڑ
پڑ چلی کہ سخت گوئی اور گالی اور بد خلقی کو حین عبادت سمجھی اور سستی راہ عبرت
کی پہچان نہ ہو تو یہی مدارات اور مدارات چھپی ہو اپنی حق کو چھوڑ دینا جیسی
اور بزرگی اور احسان کسی سے چاہنا اور جب قدر ہو سکتی ہا تہہ اور زبان سے عیب نہ کہے
چھپانا اور خلق اللہ کی نیر خواہی کرنا اسکو مدارات کہتی ہیں اور یہ بات بہتری اور دین
حق لہنی میں سستی کرنا جیسی اچھی بلکہ مکہنا اور بری بات ہی منع کرنا اور شرعی
کی حد جاری کرنی میں سستی کرنا اور حق بات کی بیان کر دینا میں اگر کہہ سکیں تو یہی

معلوم ہو وی غفلت کرنا اسکو مذہبت کہتی ہیں اور یہ بات بہت بری ہی حاصل کلام
 کا یہی کہ منکروں کی ساتھ موافقت رکھنا اگرچہ ظاہر میں ہو واپسیت عامہ کلیہ میں حائل
 و التاہی اور اگر غیر مقطوع کی سمتی ہونی سی باز رکھتا ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی
 كِرَادَةُ الْيَقِيَتِ الْفَاجِرَةِ فَالْقَدْرُ يُوَجِّهُ خَشِيَتٍ يَعْنِي جِبِ طَرَائِفَ كَرُوَ فَاجِرِي يَعْنِي مُشْرِكِيَا
 بعنی کی تو طرائف کبر شری و بی سی اور حقائق التبتیل میں مذکور ہی کہ سہل بن عبد اللہ
 تشری کہا کرتی تھی کہ مَنْ صَحَّ اِيْمَانُهُ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدُهُ فَانَّهُ لَا يَأْتِي اِلَى مُبْتَدِعٍ وَ
 لَا يَجَالِسُهُ وَلَا يُوَاكِلُهُ وَلَا يَسَارِبُهُ وَ يَظْهَرُ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةُ وَمَنْ
 دَا هُنَّ مُبْتَدِعٍ سَكَبَهُ اللهُ تَعَالَى حَذَقَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ يُحِبُّ اِلَى مُبْتَدِعٍ
 يَنْزِعْ نُورَ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهِ يَعْنِي مَرُوحِ الْاِيْمَانِ كُو چاہی کہ بعنی لوگوں سی محبت
 اور الفت نہ کی اور ان کی ساتھ بیٹھی اور کہانی اور بیانی کی حادثہ مذالی اور دل سے
 ان کی ساتھ عداوت رکھی اور جو شخص بعنی لوگوں سی ملتا ہی راہ کی خاطر سی دین کی بات
 میں سستی کرتا ہی تو اُس سی ایمان کی حلاوت اللہ تعالیٰ لی لیتا ہی اور جو بعنی
 لوگوں سی دل سی دوستی رکھتا ہی تو اوس کی دل سی ایمان کا نور محال لیا جاتا ہی علی
 الخصوص ایسی منکروں سی جن کی نفس رفیل ہیں یعنی شریر اور بد خلق ہیں اویسی مسکر
 موافقت نہ کی اگرچہ ظاہر ہی ہی موافقت ہو اوسو اسی کہ اویسی ظاہر ہی ہی موافقت کرنا
 نیک خلق کی محال کی نقصان کا سبب پڑتا ہی بس جس شخص کو اللہ تعالیٰ توفیق
 نیک عنایت کری اُس شخص کو ایسی لوگوں سی احتراز کرنا اور بچنا ضروری تاکہ بہت ہم نشینی
 اور صاحبیت پر بختوں اور ذیل نفسوں کی نیک اخلاق میں نقصان نہ ال دی چنانچہ حکم
 ہوتا ہی وَلَا تَلْعَا اَخْرَا لَآئِهٖ اَوْ رُكْبَانًا اَوْ تَابِعْدَارِي مَتَّ كِرَانِ سَبِّ مُنْكَرُونَ مِیْنِ سِی
 اَمْرٌ يُرِيدُوْنَ اَنْ يَسْتَلْزَمُوْا رَسُوْلًا لِّكُوْكَ كَمَا سَبَّلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْبُدْ لِّلْكَفْرِ
 يَأْتِ الْاِيْمَانَ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ ترجمہ آیت شریف کا یہی کہ کیا تم مسلمان چاہتی ہو

کہ سوال شروع کرو اپنی بیسول سی مہی سوال ہو چکی ہیں نویں سی پہلی اور چھٹی کی انکار ہو
 یہ لیعتیں کی کہ بلا سید ہی راہ اس آیت کی تفسیر میں ملا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
 نے اپنی تفسیر شرح الغررین لکھا ہے کہ ابو جعفر خامس نے حضرت امیر المومنین برحق علی
 اکرم اللہ وجہہ سی سوایت کی ہے کہ یہ ایک دن چھ مسجد کوفہ کی دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن
 کہتا ہے پوچھا کہ یہ کون ہے آدمیوں نے عرض کی کہ یہ خطا ہے کہ آدمیوں کی تین خدائی تعالیٰ
 نے ڈالتا ہے اور گناہوں سے کہتا ہے کہ تانہی فرمایا کہ غرض اس شخص کی وہی کہ اپنی تین گناہیں
 آدمیوں کا کرتی ہیں پوچھا کہ تانہی کی تین منسوختہ خدائیاں تانہی یا نہیں اوستی کہ کمالیہ پر
 ایک ہی نہیں بلکہ تانہی فرمایا کہ ایک تین منسوختہ تانہی یا نہیں تانہی یا نہیں تانہی یا نہیں
 تانہی اس کے کہ تانہی یا نہیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کسی عالم دین اور اہل سنت و جماعت
 سے پڑھی اور جو آیت پڑھی تحقیق کری کہ یہ آیت منسوخ ہے یا نہیں اگر وہ عالم
 متعبر کہہ دے کہ یہ منسوخ نہیں ہے تو پھر اس آیت شریف کا وعظ بھی ہو
 بدیعہ خانی صاحب منسوخ آیات کی ہرگز ہرگز اور اس آیت شریف کا وعظ بھی ہو
 یا شیخ طبرج سی حدیث شریف یہی پڑھی اور دین عالم بہت سی دریافت کری یہ حدیث
 منسوخ ہے نہیں کہ وہ کہ حدیث منسوخ نہیں ہے تو پھر اس حدیث کا وعظ بھی ہو اور پھر جان فر
 مانج و منسوخ حدیث کی وعظ بھی ہو یا شیخ طبرج سی حدیث کی کتاب میں اس عالم دین نے بہت سی پڑھی اور
 پوچھی کہ کسی اور جہاں اور نہایت کا مسئلہ تو کسی نے اس کتاب میں نہیں ملا دیا ہے تو پھر
 کری کہ تانہی اگر وہ عالم دین متعبر کہہ دے کہ یہ کتاب جو توئی مہی پڑھی ہے اس میں کسی مذہب
 مذہب کا مسئلہ نہیں مذہب پر اس کتاب میں جو مسئلہ لکھا ہے اس کا وعظ بھی کر کتاب کی حال
 و معتبر پڑھی اور توئی و ضعیف مسئلہ دریافت کری تو توئی مسئلہ کا وعظ بھی یہ بہت سی اگر کوئی
 ایسا سوال کری کہ تانہی اور منسوخ آیت شریف اور حدیث شریف کا توئی و ضعیف تانہی
 مسئلہ کا جاننا اور کسی کتاب میں کسی مذہب اور نہایت کی کہ ملا دیا ہو اپنی طرف سے اور کا

پہچاننا بہت مشکل ہی اسکا جو اچھی ہی کہ وعظ کہنی ہا ایک سو بہت بڑا تو اب ہماری خدا کی درگاہ ہی اسکا
کوشش کرنا بہت چاہی ہی اور وعظ کہنی والا ایسی علم ہی پڑی کہ اوستی تفسیر و حدیث اور اصول فقہ
اور عقائد کی کتابیں سب پڑی ہوں تو وہ عالم اسکو سمجھا دے گی یا ایسی عالم کی شاگردی پر جو اچھی ہی
کیا ہوئی اور سنا دے وہ اسکو پڑھا دے گا اب جاتا چاہی کہ نسخ اور منسوخ کی پہچان فی میں علماء و اہل
سنت و جماعت کی فی رسالی بنائی ہیں اور ان میں نسخ اور منسوخ نہیں لکھ دی ہیں اور جلال الدین سیوطی
رحمہ اللہ فی ایک چوٹیا سا لکھ فی زبان میں نظم کیا ہی اور اس سالہ کی اول کی دو شعر لکھی جاتی ہیں ہیں

قَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْمُنْسُوحِ مِنْ مَرْكُوحٍ
وَإِذَا خَلَوْا وَقَعَهُ يَا لَيْلَى لَنْ تَنْتَصِرَ

وہا کہ حُرّ کرے کہ لا حُرّ نہ لکھا
عشرین حُرّ لکھا الحمد للہ والکبر

ترجمہ تحقیق زیادتی کی کو کون فی بیچ آیات منسوخ کی شماری اور دخل کیں اس میں اتنی آیتیں کہ شمار
میں نہیں آتیں اور یہ جن لکھا دن آیتوں کا ہی کہ نہیں ہی زیادتی وسطی اور انکی وہ بیس آیتیں ہیں جن
لین ہیں انکو علماء حاذقین اور فضلاء کبار فی انتہی اور انکی ان بیس آیتوں کی انہوں فی تفسیر کی
ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اور انکی نسخ فلا فی آیت ہی اور فلا فی سورہ میں اس آیت کا نسخ ہی تمام مطلوب
ان دونوں شعروں کا اور جلال الدین سیوطی کا سالہ اس عاجز کی پاس موجود ہی اور جگہ ہی تلاش
کری تو لمبای انشاء اللہ تعالیٰ ایک اور رسالہ ہی وہ رسالہ اس عاجز کی پاس ہی اور مفتی شرف الدین
صاحب کی کتب خانہ میں ام پور میں ہی اور بہت حقیر ہی اور انکی تصنیفات میں ہی اور سب سورن کا
اول قرآن شریف ہی آخر تک لکھا یا ہی اس سورہ میں فلا فی آیت منسوخ ہی اور فلا فی سورہ میں اس
آیت کا نسخ ہی اس طرح ہی سب سورن کو جو لکھا یا ہی کہ ان سورن میں نسخ اور منسوخ نہیں
ہیں اور قرآن شریف کی نسخ اور منسوخ کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں اگر کوئی کوشش کری تو معلوم کرے
اور حدیث شریف کا نسخ اور منسوخ ہونی کی بیان میں ہی رسالہ میں اگر کوشش کرے تو معلوم
ہو جائیگا اور دوسری یہ بات ہی کہ جسکو ہدایہ کی پڑھانی میں یا مثل ہدایہ کی ملکا ہو گا وہ ہی
اکثر نسخ اور منسوخ حدیثوں کو معلوم کر لیا جیسی کہ ہدایہ نام اعظم صاحب کی مذہب کی کتاب ہے

اور اوہین اختلاف لکھا ہی امام شافعی صاحب کی مذہب کا اور امام مالک صاحب کی
 مذہب کا اور امام احمد و حنبل صاحب کی مذہب کا اور امام ابو یوسف صاحب کی
 کی مذہب کا اور امام محمد صاحب کے مذہب کا اور امام زفر صاحب کی مذہب کا
 رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اب جو کوئی حدیث کسی محدث سی پڑھ لیا تو یا عبادات کی حدیث
 ہوگی یا معاملات کی جب ایک یا دو حدیث یہ پڑھ چکا تو اوستاد سی پوچھ لیا کہ
 یہ حدیث منسوخ ہی یا نہیں اول تو اوستاد جواب دیا جیسی اوستاد سی
 تحقیق کری ہوگی اور سی طرح ہی جواب دیا شاگرد کو اور کہہ دیا کہ یہ حدیث منسوخ ہی
 یا نہیں یا یوں جواب دیا جسکو خوب ملکہ فقہ میں ہی اس حدیث کا مطلب غلطی مجتہد
 کی مذہب سی موافق ہی تو اوستاد کہہ لیا کہ یہ حدیث غلطی مجتہد کی مذہب سی
 منسوخ نہیں ہی اب سنا چاہی کہ آپس میں تو ان مجتہد و کما بعض بعض حکم اختلاف ہی
 اگر یہ مسئلہ اہل سنت و جماعت میں اور یہ ہی مسئلہ مشہور ہی کہ حق چاروں مذہب
 میں دائر ہی اور دوسرا یہ ہی مسئلہ مشہور ہی کہ جو کوئی مقلد ہی اوستاد کو دلیل کے حاجت
 نہیں اسطور سی جو کوئی کہی کہ میں غلطی مجتہد کا مقلد ہوں یہ مسئلہ اونہوں فی کس
 دلیل سی لکھا ہی اسطرح کہل پوچھ لیا کہی مقلد کو حاجت نہیں منسوخ آیت اور حدیث کا
 دخل کہتا ہر گز درست نہیں مسئلہ انکو چاہی کہ آپس میں بہت کوشش کریں اور جو عقائد کی مسئلہ
 کی تحقیق کریں تو سنت و جماعت کے عقائد کہل ہوئی ہیں وہ عالم کہہ لیا کہ انہیں مولانا صاحب کی مذہب
 مسئلہ کی اور کسی مذہب کا مسئلہ نہیں ہی اور ہم ہی تو قید لگا دی ہی کہ جامع عالم سی
 پڑھی یا جامع عالم کی شاگرد سی اور قوی اور ضعیف مسئلہ تو قاعدہ فقہاء میں
 کی سی معلوم ہو جائیگا جیسی مولوی اسحاق صاحب فی مائۃ المسائل میں لکھا ہی
 اور وہ قاعدہ اس عاجز فی اس سالہ کی پانچویں مقصد میں لکھ دیا ہے اور دوسرے
 یہ کہ قیاد ہی قاضی خان جسکی چار جلدیں بڑی بڑی ہیں اوہین لکھا ہی کہ اول

جو مسئلہ ہم بیان کرینگے تو قوی بیان کرینگے اور دوسرا ضعیف اکثر اوس کے معلوم ہو جائیگا
 اور وعظ کہنی والیکو چاہی کہ جن کو کوٹکو وعظ سناتا ہی اولیٰ دنیا کی طلب مکرری اور
 اولیٰ اپنی بڑائی نچاہی اور نرم زبانسی بیان کری اور سخت زبانسی بیان مکرری اور محبت
 اور شفقت سی سمجھاوی اور غصہ مکرری اور ایک کی طرف مخاطب ہو گئی جیسی ایک شخص کو
 کہی اسی مجلس میں کہ تو زمانت کر یا ایک چوری کہ اوسکو بعضی لوگ جانتی ہیں اور بعضی
 نہیں جانتی ہیں کہ یہ چوری کیا کرتا ہی اور اوسکو کہی اسی مجلس میں کہ تو چوری مت
 کیا کر یا ایک شخص شراب پیا کرتا ہی بعضی لوگ اوسکو جانتی ہیں اور بعضی نہیں جانتی ہیں
 کہ یہ شخص شراب پیا کرتا ہی تو اوس کے کہی کہ تو شراب مت پیا کرو علیٰ ہذا القیاس واعظ کو
 یوں چاہی کہنا کہ مسلمانوں شراب پینی کا بڑا گناہ ہی مسلمانوں کو چاہی نہ پیا کریں اور
 نہ کرنا بڑا گناہ ہی مسلمانوں کو چاہی کہ نہ کرنا کریں اور چوری کرنا بڑا گناہ ہی مسلمانوں کو
 چاہی کہ چوری نہ کریں اور خدا کو کسیکی ساتھ شریک کرنا کفر ہی مسلمانوں کو چاہی کہ خدا
 کی ساتھ کسیکو شریک نہ کریں علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص کسی عالم کو یا کسی واعظ کو اکیلا ملے
 اور وہ آدمی غیر شرع کام کرتا ہو تو اوسکو راستی سی اسی کی طرف مخاطب ہوگی
 سمجھاوی کہ تو ایسی غیر شرع کام مت کیا کر تو اس طرح کا سمجھانا بہتری اور ایک کی طرف
 مخاطب ہوگی کہی جیسی اوپر بیان ہو چکا اور پہلی جو وعظ شروع کری جو سنت
 جماعت کی عقائد ہیں اونکو بیان کری اذیون کی دیر و جب وہ سنت جماعت کے
 عقائدوں پر سچہ جاوین وضو اور تیمم اور پھر نماز کی مسائل بیان کری پہلی فرض
 پیچھی واجب پھر سنت موکدہ پھر مستحب پھر مباح پھر روزہ کی مسائل بیان کری
 پھر حج و زکوٰۃ کی مسائل بیان کری پھر حیض و نفاس کی پھر عبادات اور معاملات
 کی مسائل بیان کری پھر سب شریعت کی حکم بیان کری اور واعظ کو چاہی کہ وعظ
 سنتی والوق کو نہ تھکاوی کہ وہ تنگ ہو جاوین اور وعظ کہنی والا اخلاص سی وعظ

یعنی خدا ہی کی رضا مندی کی واسطی کہی اور مطلب اسکا یہ نہیں اور مولانا شاہ عبد الغفر صاحب
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح الغریز میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو کوئی
 آپ نیک کام پر عمل نہ کری اور دوسری کو کہی کہ تو نیک کام پر عمل کر تو رواہی وہ آیت یہی
 اَنَّا مَرْفُوعَاتُ النَّاسِ بِالْاِثْرِ ترجمہ کیا حکم کرتی ہو تم لوگو نیکوئی کا مانند پڑھنی نماز اور دینی نکتہ
 اور پورا کرنی وعدہ اور بیان کرنی حق بات کی وَتَنُشُونَ اَنْفُسَكُمْ ترجمہ اور فراموش
 کرتی ہو تم ذاتوں اپنی کو جو اپنی حین نیک پر برکتیجہ نہیں کرتی ہو اور اصلاح اپنی نفس کی نہیں کرتی
 ہو اور تلاش احوال اپنی نفسوں کی سی ایسی غافل ہوتی ہو تم جیسا کہ تیر فراموش کی ہوئی کسی غافل
 ہوتی ہو تم وَانْتُمْ تَسْتَلُونَ الْكِتَابَ ترجمہ حالانکہ تم ہمیشہ تلاوت کرتی ہو کتاب الہی کو اور اور لوگ تمہی
 وہ کتاب سیکھا دے کی مضمون پر عمل کرتی ہیں سو حق تمہارا یہی کہ تم سب سی پہلی اور سب سی نیا
 اوسکی مضمون پر عمل کرتی ہیں کوشش کر دو تم اور یہی ہی کہ کتاب الہی میں جا بھی تم پڑھتی ہو
 کہ جو کوئی برخلاف امر الہی کہ کام کر گیا اور قول اوسکا مخالف عمل کی ہو گا وہ مستحق وبال
 وحقا کا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اس مضمون کو تین مقام میں ابتدا فرمایا اول اس آیت مذکورہ میں
 دوسرا اس آیت میں لَمْ يَنْفَعُ لَوْ اَنَّ اَعْمَالَكُمْ اَوْ تَرْجُمَہُ یعنی کیوں کہ تم ہو جو عمل نہیں کرتی اور تیسرا
 اس آیت میں وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ترجمہ اور میں نہیں چاہتا
 کہ پیچھے آپ کروں جو کام تمہی چیزوں اور عاقل سی بہت بعید کی اصلاح عاقبت غیر اپنے
 کی میں کوشش کری اور اپنی نفس کی ہلاک سی چشم پوشی کری اور ہمیشہ تلاوت کلام الہی
 کرتا رہی اور کہی اوسکی حکم پر عمل نہ کری اَفَلَا تَعْقِلُونَ ترجمہ سو کیا تم سمجھتی نہیں کتاب
 معنی اور اپنی کام کی برائی کو حالانکہ صحیح عقل اس کام کی قیاحت پر دلالت کرتی ہی ہے کہ مقتضی
 امر معزوف اور نہی عن المنکر سی یہی کہ لوگ صلیت اپنی سمجھیں اور ضروری اجتناب کریں اور ظاہر
 یہ بات کہ صلیت نہی اپنی نفس کی اور دفع ضرورتی نفس سی اہم اور مقدم ہی صلیت نہی عن المنکر
 دفع ضرورتی کی سی جو جو کوئی یا وہ نہی نصیحت دیوی اور آپ نہ کری تو وہ شخص ایسا کام کرتا ہے

کہ جسکو عقل صحیح قبول نہ کری اور اس میں یہ بھی ہے کہ ایسی نصیحت لوگوں کی حق میں گناہ پر
 دلیہ کر نیکیا سبب ہوتی ہے وہ یوں خیال کرتی ہیں کہ ان باتوں کی وعظ کی نزدیک کچھ اصل
 نہیں اور ڈر اور تاکید اوسکی اگر سچ ہوتی تو آپ اوسکی برخلاف کیوں کام کرتا نہ معلوم
 ہوا کہ یہ سب بند اوسکی ہی اصل ہی اور یہ سبب سبب جانتی احکام دین کا اور گناہ
 پر حرات کرنی کا ہوتا ہی اور یہ سبب غرض وعظ و نصیحت کی ہی اور عاقل لوگ کام ایسا
 نہیں کرتی کہ عین کام کی اندر اوس کام کی غرض کو نقص کریں اور یہ بھی ہے کہ ایسا
 وعظ کہ جسکا قول اور عمل مخالف ہو اوسکی کلام میں کچھ تاثیر و اثر نہیں ہوتا اور بات
 اوسکی دلیہ نہیں لگتی اور لوگ اوسکی سخن کو قبول نہیں رکھتی سبب سبب محنت اوسکی
 سچ نصیحت دینی لوگوں کی ضائع جاتی ہے اور کیا نکلیا برابر ہو جاتا ہی اور اس جگہ جانتا چاہی
 کہ بعضی ظاہر میں اس آیت مذکورہ اور آیت سورہ صف کی لہ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
 برمتسک کرتی ہیں کہ عاصی کو جائز نہیں کہ امر بمعروف و نہی عن المنکر کری لیکن حق
 یہ بھی کہ آدمی مامور ہی ساتھ دو چیز کی کہ آپ ترک گناہ کری اور دوسروں کو گناہ سے منع
 کری سوا اگر آپ گناہ سے بچ نہ سکی تو دوسروں کو گناہ سے روکنی میں آپ باز نہ ہی اور سستی
 نہ کری کیونکہ ترک ایک حکم الہی کا سبب سقوط تکلیف کا ساتھ امر دوسری کی نہیں ہے اور
 جو عتاب اور مذمت کہ ان آیات میں وارد ہے واسطی منع واعظ بی عمل کے وعظ ہی
 نہیں ہے بلکہ واسطی تاکید کی اوپر اصلاح اور پاکیزہ کرنی نفس اپنی کی اور کامل کرنے
 اوسکی کی ہی اور قاعدہ مقررہ اصول کا ہی کہ جب انکار متوجہ طرف مجموعہ دو چیز کے
 ہو وی تو اوپر ہر ایک کی جدا جدا ون دو چیز ون سے انکار سمجھنا خطا ہی برابر اس
 قاعدہ کی اس آیت میں بھی انکار اوپر مجموعہ دو چیز کی یعنی امر کرنی دوسری کی انکار
 اپنی نفس کی وارد ہی گو یہ انکار سبب نسیان اپنی نفس کی وارد ہوا ہو آری اس قسم
 عالم بی عمل کو بروز قیامت بلکہ دنیا میں ہی فضیحت اور رسوائی بہت ہو وی گی چنانکہ

حدیث معراج میں کہ جو صحاح ستہ میں ہی النس بن مالک کی روایت
 سی وارد ہو اہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شب معراج میں ایک
 جماعت دیکھی کہ اوکی لبون کو آتھیں مقرر سی کرتی تھیں اور جب کتر فی سی مت ایخ
 ہوتی تھی لبین اوکی پہر درست ہو جاتی تھیں جبریل سی میں یو چہا کہ یہ کون لوگ ہیں
 نبوی یہ خطیب یعنی واعظ است تیری کی ہیں کہ لوگون کو نیکی کا حکم کرتی اور اپنی نفس کو
 بہول جاتی اور صحیحین میں اسامہ بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کرتی
 ہیں روز قیامت کی ایک مرد کو لاو نیکی اور آتش و جہنم کی نیکی اور او سکی آتھیاں باہر
 نکل پڑ نیکی اور اون انٹر یون کو کہنیکر یکہ ہر گجا جیسی گد جاگی کا جگی کو کہنچتا سی اور
 جگر پیرتا ہی اور دوزخی تر دیک او سکی آو نیکی اور کہنیکر اسی فلائی تھیکو کیا بلا ہوئی
 تو تو ہیکو کارنیک بتاتا تھا اور بڑی کامو لسی منع کرتا تھا وہ کہنیکانین شکو بتاتا اور فرماتا
 تھا اور آپ نہیں کرتا تھا اور شکو منع کرتا تھا اور آپ کیا کرتا تھا تمام ہوئی عبارت
 تفسیر فتح الغریر کی اب ایک حدیث باب الامر بالمعروف کی مشکوٰۃ شریف کی
 شرح مظاہر حق نواب قطب الدین خان کی سی کہ جو شاگوفاس مولوی سحاق صاحب
 محدث دہلوی کی ہیں اوس سی لکھی جاتی ہی باب الامر بالمعروف
 باب ہی بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی بمعنی پہچانتی
 کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شہر عین اور شرح ساتھ او سکی وارد ہوتی ہی شہر
 آشنا کی کہ سب او سکو پہچانتی ہیں اور مقابل او سکی منکر ہی ساتھ زبر کاف کے
 بمعنی نہ پہچانی گئی کی شرح میں کہ نہ وارد ہوئی ہو ساتھ او سکی شرح جیسکہ مرزا آشتا
 کہ کوئی او سکو نہ پہچانی اور عجب ہی مؤلف سی کہ شروع باب میں والہی عن المنکر
 نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابوں میں دونوں ایک ہی آتی
 ہیں اور بعضی حدیثوں میں ہی کہ انس باب میں مذکور عین صحیح بیان نہیں منکر کا ہی

اور شاید کہ ترک اسلمی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہیں ہو سکتا کہ یہی ح ع فصل
 الاول فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال من رآی منکم متکبرا فلیعیزہ بیدہ فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع
 فلیقلبہ فذلک اضعف الدنیا من اضعف الدنیا روایت ہی ابی
 سعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرمایا اضعف
 فی شخص کم و کچی یعنی جانی تم میں کوئی امر خلاف شرع پس چاہی کہ تغیر کری اوسکو
 ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی مثلاً باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزیں اونہ ہادی اور غضب کی چیزیں
 مالک کو دلا دی پس اگر طاقت نہ کھی ہاتھ سی تغیر کر سکی بسبب ہونی فاعل اوسکی تھی
 اوس ہی پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑی آیتیں و عید کی اوسکی آگے اور نصیحت کری
 اور ڈراوی اور سخت ست کھی اگر سید ہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر کر سکی زبان سی پس تغیر کر
 ساتھ دل کی یعنی کمرہ کھی دلسی اور سوزش دل اور اراد رکھی اوسکی تغیر کر لیا ہاتھ اور ساتھ
 پر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کمارہ کری اوسکی کر نیوالی سی نہ زنا کار اور بی رضا ہوو
 یہ تغیر کرنا ساتھ دلی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہ سلم فی ف یعنی سست ترین
 زمانہ ایمان کا ہی اسلمی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قوی اور فعلی کی
 اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار قلبی کی یا یہ یعنی ہین کہ یہ شخص فقط دل ہی سی
 انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اسلمی کہ اگر ہو تا وہ قوی دین میں تو نہ کتفا کرتا
 اوسپر اور مؤید ہی اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ یخرج عنک سلطان جابر
 ترجمہ بہترین جہاد کا کلمہ حق کا نزدیک بادشاہ ظالم کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ولائنا کون
 لکون لا یخیر ترجمہ اور نہیں ڈرتی وہ ملاست ملاست کرنی والی کی سی اور کہا ہی بعضی
 علما ہار سکی کہ امر اول واسطی امر اکی ہی یعنی تغیر کرنا ہاتھ سی اور دوسرا واسطی علما کی
 یعنی تغیر کرنا زبان سی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کی اور بعضوں نے کہا کہ مہنی اسکے

یہ ہیں کہ انکار کرنا کنا کا دل سے یعنی ضعیف ترین سہرا تب ایمان کا
 ہے اس لئے کہ جب وہ کسی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین میں بالجنبہ اور
 یعنی نفس قطعی سے ثابت ہو اور نہ کروہ رکھی اوسکو اور راضی ہو ساتھ اسکی اور پھر جانانی اوسکو
 تو جو گا کا فہرہ پھر جانا چاہی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہی منع کرنا اوس سے اور
 اگر کروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف ہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ستانہ
 اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہی تو امر معروف ہی واجب ہی اور اگر مستحب ہی تو امر بالمعروف
 ہی مستحب ہی اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہ ہی کہ نہ باعث ہوں فتنہ کی جیسے کہ
 جانا گیا اسی حدیث نبوی اور اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری کہ وہ ہیں
 قبول کر نیکا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعار اسلام کی اور لفظ من
 شامل ہی ہر ایک کی لمی یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا چاہی ہی خواہ
 مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق اگرچہ مستحب ہی یہ فاسق سی یعنی اگرچہ یہ امر بالمعروف قبیح
 معلوم ہو تا ہی فاسق سی سبب عمل کرنی اوسکی جانا چاہی کہ بیچ واجب ہونی امر معروف کے
 یہ شرط نہیں ہی کہ امر کرنا خود ہی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہ ہو اسلی ہی کہ امر کرنا نفس
 اپنی کا واجب ہی اور امر کرنا غیر کا واجب دو ہر ایس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا
 دو منسب واجب کا جائز نہیں ہو گا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہی لَمْ تَقُولُوا مَا لَا
 تَفْعَلُونَ ترجمہ کیوں کہتی ہو وہ چیز کہ نہیں کرتی تم یہ تقدیر تسلیم کی کہ وہ دو اسکا
 امر معروف اور نہی منکر میں ہی مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نکرتی سی ہی کہ نہیں سے
 یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتی اور یہ مراد نہیں ہی کہ کہیں نہیں لیکن اس میں
 شبہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتری اسلی ہی کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اور اسکا
 کہنا تاثر نہیں کرتا اور کہا تو ہی نہ کہ امر معروف اور نہی منکر تہر تب مذکور واجب ہے
 ساتھ کتاب وسنت اور اجماع امت کی اور نہیں مخالف ہیں اس میں مگر بعض روایات اسکا

کچھ اعتبار نہیں اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب فی قبول نکلیا واجب اوسکی
 ذمہ سی ساقط ہو گیا اور بعد اوسکی کچھ اوسپر لازم نہیں اور کہا ہی علمانی کہ فرصت
 اوسکی بطریق تغایر کی ہی یعنی بعضوں کی کرنی سی سبکی ذمہ سی فرض ساقط ہو جاتا ہی
 اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نگری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کہ ہی فرض حین ہی ہو جاتا
 جیسی کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہیں قادر ہی اوسکی ازالہ
 کوئی سوا اوسکی جیسے کہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا
 اور نہیں ساقط ہوتا ہی مکلف سی بکمان اوسکی کہ نہیں فائدہ کر سکا بلکہ واجب ہے اوسپر
 کرنا اوسکا فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ پس تحقیق نصیحت کرنا نفع دیتا ہے
 ایمان والوں کو وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ترجمہ اور نہیں لازم رسول پر
 مگر بھی دنیا صحیح اور کہا تھا کہ اس صورت میں واجب نہیں ہوتا اور تودی فی وجوب اسکا
 نقل کیا نہیں اختلاف روایت ہوا اور معروف اور نہی منکر نہیں مخصوص ہی حاکمون کے
 کی لی لی اور امر حاکم کا ہی اوسمیں شرط نہیں ہی بلکہ عوام الناس کو ہی پہنچتا ہی کہ امر
 معروف اور نہی منکر کریں لیکن ماریٹ کی لی امر حاکم کا شرط ہی اگلی بزرگ امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر کرتی ہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز کہتی ہی اور سرزنش
 نہیں کرتی ہی اوں کو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکھتا ہو اوس چیز کا کہ امر
 کرتا ہی اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سی اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اوس چیز
 کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سی مانند نماز اور روزہ اور زنا اور
 شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکھتی ہیں انکا کریں شوق سی اور اگر
 ہو دقالتی افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتھ اجتہاد کی نہیں ہی
 عوام کو دخل اوسمیں اسی کی کہ انکار اوسپر علمانی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ میں
 اور مختلف فیہ میں انکار نہیں چاہی خصوصاً بموجب مذہب اونکی کہ کہتی ہیں مجتہد

معیوب ہی یعنی حنفی کو شافعی پر احتساب نہیں پہنچتا سبب کرنی اوس چیز کی کہ یہاں
 یہاں درست ہی اور اوسکی یہاں نہیں اور نہ شافعی کو حنفی پر اسطرح اور یہاں نہیں ہی
 کہ شافعی کی یہاں ایک چیز خرام ہی اور شافعی کی یہاں نہیں اور حنفی وہ کرتا ہی نہیں
 کری سبب مختلف فیہ چونکی بلکہ کرمی اوس پر بات آداب الصالحین میں حضرت شیخ نے
 لکھی ہی اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری
 نہ واسطی نفس کی تا تاثیر کری اور ثواب پاوی اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرتی نہیں
 ہی ع ر ح اب جانتا چاہی کہ نواب قطب الدین خان جو شاگرد خاص مولوی
 احق صاحب شہرہ کی ہیں اور ہون فی اپنی کتاب ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین
 کی باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کی دوسری فصل میں لکھا ہی وہ عبارت کتاب
 مذکور کی یہ ہی **ف** حاصل حضرت شیخ کی کلام کا ہے کہ پہلی قسم تو یہ ہوتی کہ بکروہ یہی کہ وہ
 چیزیں حاصل ہیں اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کر دگا تو وہ چیزیں جانی ہوگی پس اس صورت میں
 ترک کرنا احتساب جائز ہی اور قسم اخیر یہ ہوتی کہ وہ چیزیں ہیں نہیں لیکن ممکن اور مستوع
 ہی حاصل ہونا اس صورت میں ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کی جائز ہی بیان
 مفصل اسکا یہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیو ایک شہر میں کوئی اور
 بو نہیں یا ہو لیکن سب طبع اور تابع اوکی ہوں ظن غالب سی معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب
 کر دگا تو راہ حاصل کرنی علم کی بند ہو جائیگی اگر اس صورت میں احتساب کی کسی توجا نہ ہی اور
 بغیر ضرورت کی جائز نہیں اور اگر بیمار ہو اور معایبہ میں انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ ایک بیمار
 میں شہد ہوگا اور کوئی طبیب بہتر اوس سی ہی نہیں اگر اس صورت میں بری بات سی منع
 مکر ہی توجا نہ ہی اور اگر ایک شخص ہو عاجز کسب اور سوال سی اور توکل میں تعین قوی ہووی
 نہیں اور سوانی ایک شخص کی کوئی ہی نہیں کہ اسکو کچھ دیوی اور جانتا ہی کہ اگر احتساب
 اسکو کر دگا تو راہ رزق کی بند ہو جاویگی اور ماضی بیوک کی ہلاک ہو جاوگا اور یا زنی

حرام میں پڑوگا تو اس میں بھی اگر بری بات سی منع مکرری تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر دینی
 اسکی ایذا کی ہوں اور اسکی دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہیں سوا اسکی کہ آنگی سلطان یا حاکم کو
 جاہ رکھتا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب ضو ثون میں
 اگر ظن غالب کہ قریب یقین کی ہو حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنی احتساب کی اجازت ہو لیکن
 چاہی کہ اپنی دلوں مفتی تھیراوی او دونوں ضررون میں سی ایک ضرر کو دوسری کی سہم
 وزن کری اور ایک ضرر تو ہی ان چیزوں کی ہونی کا اور ایک ضرر ہی ترک کرنی احتسا
 کا ان دونوں کو تونی جو نسا غالب ہو او اسکی رعایت کری اور مد نظر اسکو رکھی اور دین کو
 بہانہ حاصل کرنی دنیا کا مکر کی حق تک کو تطریت پر ہی اگرچہ نظر لوگوں کی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت
 کرنا اسکا سبب دین کی ہو او سکو مدارات کہینگی اور اگر سبب نفس کی ہو او سکو مدد است
 کہینگی وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَتَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْفُسُنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
 احتساب بالکسر ہی کردن از چیزها کہ در شرع ممنوع باشد از منتهی اب پہر ایک
 حدیث باب الامر بالمعروف کی شکوہ شریف کی شرح مظاہر حق سی لکھی جاتی ہی ہ
 حدیث یہی عَنْ حَدِیْقَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہٗ لَتَا مَرْنٌ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَمْنُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوَّلِیُّوْشَکْنِ اللّٰہُ
 اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ وَلَا یَسْتَجِابُ لَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
 ترجمہ روایت ہی حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری او سکی ہاتھ میں ہی البتہ امر کرو گی تم سہم
 نیکی کی اور البتہ منع کرو گی تم برائی سی یا قریب ہی بھیجا اللہ تعالیٰ تمپر عذاب اپنی پاس سی
 پھر البتہ دعا گو گی تم اور نہ قبول کیجاو گی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نے فی بعضی
 ہی اللہ تعالیٰ کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر
 تمسی یا عذاب بھیجنا تمپر خدا کی طرف سی یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نہ ہو گے

تو عذاب پہیچکا خدای تعالیٰ تیر پیر دعا کرو گی تم اللہ تعالیٰ سے اویسی دفع کی لی اور قبول
 نہیں کی جاو گی دعا تہاری یعنی اور عذاب اور بلائیں دعائی احوال دفع ہو چکا کہ نہیں
 ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہو جائی احوال دفع کا نہیں
 رکھتا اور دعا اوسین قبول نہیں ہوتی اور روایت کی یہی بڑا رنی اور طہرائی فی کتاب اوسط
 بین ابی ہریرہ سے کہ اللہ امر معروف کرو گی تم اور اللہ نہی منکر کرو گی تم منکر سے یا اللہ مسلط کرے گا
 اللہ تیر تہاری بدو ن کو پیر دعا کرے گی نیک تہاری اور نہیں قبول کیجا شکی و غش آو گی
 صحیح اب پیر عبارت کتاب ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین کی کہی جاتی ہے
 وہ عبارت یہی اور تحقیق یہی کہ احتساب کی لی کسی مرتبہ ہیں اول تعریف یعنی معلوم
 کرو دنیا اور دوسری وعظ یعنی نصیحت کرنی اور تیسری سب و تعذیب یعنی بڑا اور سخت
 کہنا بیسیکہ کہی اسی قابل اسی احمق اور ناسد انگیزی اور جو ہی منع کرنا زبردستی باند تو
 دانی کہیل کی چیزوں کی اور اوند باوینی شراب کی اور چہین لینی گہری غصہ کے اور
 پانچویں ڈرانا اور تہدید کرنا ساتھ ضرب و عذاب کی اور جو احتساب کہ موقوف ہی اور
 اذن امام کی یہ مرتبہ پانچواں ہی اسلی کہ اسدین احتیاج ہی مددگاروں کی اور لڑائی لڑائی
 کی اسی پر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہیں کہ موقوف ہونا اچھا اور اذن امام کی کی معنی
 نہیں رکھتا اور قابل کہنا اور احمق کہنا کلام تنجائی اور بیج سب جھگڑ مقبول ہی اسی پانچواں
 مگر یہ کہ یہ مراتب نہیں مرتبہ پانچویں کو یعنی مثلاً اول نصیحت کہتا اور چاکر بولت ہندیدہ
 پہنچی تو پیر اسدین ہی حاجت اذن امام کی ہو گی واللہ اعلم آب و غلطی والی سکے
 واسطی بعضی چیزیں ضرور ہیں اول یہ کہ ارادہ کری یہ وعظ جو میں سونچا اس میں
 عمل کرو چکا پیر خدا اسی توفیق جائی شیک عمل کے اور جیسی لوگ کہانی اور سلی کہی ہیں
 بادشاہوں اور امیروں کی قصی کہی ہیں تو کہی کہانی کہی والی جس دوس ہیں اور
 کہی وہ غشی والی آدمی غشی ہیں اور بعضی بات او نہیں سے پسند کرنی ہیں

اور بعضی بات پسند نہیں کرتی اور مسلمان کو چاہی کہ جو دین کی بات سنی اوسکو پسند کری
 اور نفس کی خوشی اور شیطان کا کہنا نمانی اور جو دین کی بات ہو اوسکو ہرگز ہرگز ناجانی
 وعظ کی مجلس میں مسلمان نہ ہنسی اور بالوہ سنی جیسی کہانی کہنی والی اور سنی والی
 ہنستی ہین جو کوئی وعظ کہی خدا کی رضا بندی کیو سٹی کہی اور لوگوں کو سمجھای دین کے
 مسائل وہ وعظ بھی وعظ کی مجلس میں نہ ہنسی اور وعظ کہنی والی کا ادب کری موافق شرع کر
 اور عورتوں کی واسطی شریعت میں یہ حکم ہی کہ عورت کا باپ یا بہائی یا خاوند یا سسر اوسکو
 دین کی مسئلے پڑاوی اور جو خود نیڑی ہوں تو اور کسی سی سیکہ کی اوس عورت کو مسئلے
 پڑاویں اور جوان چارون میں سی کوئی اوس عورت کو نہ پڑاویں تو یہ چارون گنہگار
 ہونگی اور وہ عورت اور عورت کو بلوا کی اپنی گہراوس سی مسئلے پڑی اور جو وہ نہ آئی آپ
 اوسکی گہر جاکی مسئلے پڑی جو مسئلے اوسپر فرض واجب سنت موکدہ ہین وہ سیکہی اور اگر
 عورت میسر نہ ہو تو کسی ضعیف آدمیکو کہ وہ لائق شہوت کی نہوئی اوسکو اپنی گہر بلا کر مسئلے
 سیکہی یا اوسکی گہر جاکی سیکہی اور جو جاوی تو اسطور پر جاوی کہ ایک رضائی اور وہی ہی
 پیرانی اور انکھین کہلی رہین رستہ تو دیکہی اور کسی غیر شرع چیز دن اور کامون کی طرف
 ندیکہی اور ماتہ ہین لٹھیالی لی اور کبری ہو کی جلی اگر خاوند اجازت دیوی تو بہتری وزنہ
 بغیر اجازت جاوی فرض واجب سنت موکدہ سیکہی کو اسطرح عورت کا جانا اور انا صلوٰۃ مسعود ہین کہہاے

اب شروع کرتا ہوں توجہ دینی والیکے بیان میں فرمایا شاہ
 ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فی بیج قول جمیل کی اور اس

مفسر کی تصرفات کا ملین نقشہ بند یون کی نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی لوگ
 میں تواضعی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کی سوا باقی متوسطین کی نزدیک طالب ہین
 تاثیر کر نیکا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کی نفس طاغیہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی

ہمت سی مگر ای پھر ڈوب جای اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سی اور یہ صرف اس کی بعد
 ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سی اور اس نسبت کا
 اوکو ملکہ اسخہ ہو کر ہر دم او کی قابو نہیں جو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل نہ ہو گے
 او کی لیاقت اور استعداد کی موافق اور بعضی تشبیہی اس توجہ کی ساتھ ذکر کو اور طالب
 کی دلچسپ لگائی کو یہی غایتی ہیں اور جبکہ طالب غائب ہو تو او کی صورت کو خیال
 کرتی ہیں اور او کی طرف متوجہ ہوتی ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتی ہیں او کی صورت کو
 خیال کر کے اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کی مضبوط ہو جانی سی بصورت آرزو
 طلب کی اس طرح پر کہ اولین کوئی خطرہ نہ سماوی سوا اس مراد کی جیسی پیاسی کو پانی کی طلب ہے
 ہی اور جبکہ خبر دی او سنی جس پر محکوم اعتماد ہی کہ بعضی شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے
 ہیں اور لا الہ الا اللہ سی یہ ارادہ کرتی ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالسی والا نہیں اور کوئی توحید
 دینی والا نہیں یا اس کی مناسب جو مذہب سوا پی اللہ کی تمام ہوئی عبارت قول جمیل کی
 اب جانتا چاہی کہ توجہ دینی واقعی کیو اسطی یہ بات بہت مشکل ہی کہ دل کی پیچ میں کوئی
 خطرہ نہ آوی اور اپنی خدا ہی کو او سوقت موجود جانی اور اسطی جس متوجہ ہو ہی خدا کی طرف
 اوں کام کیو اسطی جیسی کہ پیاسا پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہی توجہ خدا چاہتا ہی توجہ دینی
 والی کا مطلب حاصل ہوتا ہی اگر دل او طرف متوجہ ہو ہی اور خدا کی طرف متوجہ ہو ہی توجہ دینی
 دینی والا کا مطلب حاصل نہیں ہوتا ہی شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فی بعضی اپنی تصنیفات
 میں فرمایا ہی ایک کی شین شیخون سی پوچھا کہ اصل بات تصوف کی کیا ہی کہا اس سی
 اگلی ایک طائفہ تھا یعنی گرد و پیچ چاک کی پیچ ظاہر کی پریشان اور معنی میں جمعیت ایک
 خلق ہی پیچ ظاہر کی جمع اور ساتھ دلی پریشان قطعہ
 بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی اگر مال جہت نزع و جہا
 منتفی اسکی یہ ہیں جو ہر ساعت جہی پیچ ایک جگہ کی جاوی دلی پیچ تنہائی کی صفائی

نہ کی ہی تو اگر چہ کمال اور مرتبہ ہی او کہیت اور سوداگری جو دل ساتھ خدا کی ہی خلوت کا پیشہ ہی
 والا ہی تو مراد شیخ سعدی صاحب کی اس جگہ یہی اگر ایک شخص کی پاس مال ہی اور وقت
 شریعت کی او کو حاصل ہو اہی یا صاحب تہ کا ہی تو او کو چاہی کہ تکبر اور غرور نہ کری اور
 موافق شریعت کی کام کیا کری یا کہیتی کرتا ہی یا سوداگری کرتا ہی تو موافق شریعت کرتا ہی
 ایسی آدمی کا جو دل ساتھ خدا کی ہی تو وہ خلوت کا پیشہ ہی والا ہی اور غیر شرع کام کرنا والا ہی
 کہ میرا دل ساتھ خدا کی ہی اور خدا کی ساتھ میری محبت ہی تو وہ اس دعویٰ میں جہوٹا ہی
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِيْ يَحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ**
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ تو کہہ اگر تم محبت کہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو
 چاہی اور بخشتی گناہ تمہاری اور اللہ بخشتی والا مہربان ہی انشاء اللہ تعالیٰ خطری نہ ہیگی صورت
 بیان لکھی جاتی ہی اگر سطح حسنیٰ ذکر ساتھ فکر کی کری تو خدا چاہی آدمی کی دلیں خطرہ آکی حسل
 جاوی یعنی خطرہ تو آئیگا دلیں مگر حسل جا بجا سطح حسنیٰ کتاب یا فاعل المسلمین میں اخوند شاہ گد احصا
 فی لکھا ہی خدا کی ذکر کرنی نہی دلیں ایک گرمی پیدا ہوتی ہی اور دل مثال تنور کی ہو جاتا
 مثال او ہون فی دہی ہی جیسیکہ گھاس کوئی گرم تنور میں ڈالی تو او سوقت چل جاتی ہی
 اس سطح حسنیٰ جو دلیں خطری بد آتی ہن تو وہ خدا کی ذکر کی گرمی سی چل جاتی ہن جیسیکہ خطرہ چور کا
 یاز نا کا یا غیر شرع دنیا کا نیکا و علیٰ ہذا القیاس اب یوں سمجھا چاہی جیسیکہ ایک شخص کی دلیں
 خطرہ آیا کہ فلا نامر د لا کا یا عورت بہت خوب صورت ہی او کو دیکھنا چاہی یا فلا نی
 جگہ مال ہی او کو چورایا چاہی یہ خطری جو او کی دل میں آئی یہ معاف ہن اور اس کے
 تفصیل اٹھا نہیں سون مقصد میں دوسو نکا بیان جو اس سالہ میں لکھا گیا ہی اوس سی
 خوب معلوم ہو جائیگی اب جانتا چاہی جیسیکہ ایک شخص کی دل میں آیا کہ فلا نی عورت بہت
 خوب صورت ہی او کو دیکھا چاہی یہ تو شریعت میں معاف ہی مگر ذکر اور فکر کرنا لوں کی
 دلیں اس طرح کی باتیں نہیں آتی ہن کہ اب او کی دیکھنی کی تدبیر کری اور یہ دلیں خیال کر

کہ فلاں عورت یا فلاں مرد کی باتہ او سکویہ چیز پھولانی پیر او سکویہ لہو لہی اور پیر خیال کرے
 کہ کوئی جگہ او سکویہ اگر پھولانی اور اس سے بڑا کام کری اور ایک عزم ہی اور وہ قرار پانا
 نفس کا ہی اور گناہ کی اور جد و جزم اور او سکویہ جیسکے اسکی جانب سے کوئی بات مانع نہیں
 ہی اس واسطی کہ بیچ خارج کی اسباب او سکویہ نہیں ہی اور اگر تیار ہو وی تو یہ کری البتہ
 اور پیر بس قسم کی مواخذہ ہی یعنی حاصل کلام کا یہ ہی کہ حاکم کی ڈرسی یا اس عورت کی
 اقرباؤں کی ڈرسی نہیں کرتا ہی اگر انکا ڈر نہ ہو وی تو اسکی ساتھ بہ کاری کری ایسی ہی
 شکوہ کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہی اور یہ بات بھی لکھی ہی کہ
 بادشاہ کی ڈرسی یا عورت کی اقرباؤں کی ڈرسی زنا نہیں کرتا ہی اور اگر انکا ڈر نہیں ہوتا
 تو زنا کرتا مگر ابھی اس شخص نے زنا کیا نہیں جو کوئی کرتا ہی جیسا او سیر گناہ ہوتا ہی ایسا
 اس شخص پر گناہ نہیں ہی اس واسطی کہ اسنی ابھی زنا نہیں کیا ہی مگر مواخذہ ہوتا ہی طرح
 عزم اور جد و جزم ذکر اور فکر کرنیو ایکے دلین انشاء اللہ تعالیٰ نہیں ہوتا ہی جبکہ ذکر اور فکر ہی
 خافل ہو گا تو البتہ نفس اور شیطان اسکو فریب دیکر گناہ کر داؤنگی اور ذکر کی لپی کی پیچ رہیں
 کیا رہیں مقصد میں ذکر کی حقیقت کا حال جو امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی ہی
 سعادت میں لکھا ہی وہ اس عاجز نے اس رسالہ میں لکھ دیا ہی اس سے خوب معلوم
 ہو گیا حاصل کلام کا یہ ہی کہ جو غیر شیخ خطری او سکویہ دلین آتی ہیں تو وہ جل جاتی
 ہیں شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہی کہ اس
 قطع اور قتل کی بہت فائدہ ہیں پہلا فائدہ عین ذکر میں ہی یعنی ماسوی اللہ کی خطری
 دلین نہ آوین تاکہ جو ذکر سے غرض ہی وہ حاصل ہو وی اور جب خطری دلین آتی
 تو ذکر نہیں رہتا ہی اور مذکورہ کی طرف خالص توجہ کا سبب ہی نہیں پڑتا ہی تاکہ
 نزدیک اور کشش اس سے حاصل ہو وی یعنی جسوقت اللہ جل و علی شانہ کا نام پاک
 لیوی جیسی اسم ذات پڑ ہی اور جسوقت کہی اللہ اپنی جان کو اور سب عالم کو پہلا دے

اور اللہ کو موجود جانی اور فکر اسطر حسی کر می یعنی مراقبہ و خدا نیت کا کر می جس کے کتاب
 صراط المستقیم میں لکھا ہی ہے پیر و مرشد میری سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
 مگر تہد مراقبہ و خدا نیت کی یہ عاجز بیان کرتا ہی تاکہ مراقبہ و خدا نیت کی مطلب کو سمجھ
 جائیں اب جاننا چاہی کہ نظام الدین اولیا محبوب الہی قدس سرہ جو دہلی میں اونکی مزار
 اونکی ایک خلیفہ ہی کہ نام اونکا سید علاؤ الدین تھا اونکی ایک کتاب ہی اور اہم کام مقیم
 ہی اوسمین یہ بیت لکھی ہی بیت ای کہ در پیچ جان داری جامد بوجہ ماندہ ام کہ چرانی
 ایکہ بیچ کسی جگہ کی جگہ نہیں رکھتا ہی تو بڑی عجب میں رہا ہوں میں کہ ہر جگہ ہی تو کتاب
 ارشاد المسلمین شرح عقائد نسفی تصنیف برہان رحمۃ اللہ علیہ کی ہی عبارت عقائد
 نسفی کی یہ ہی و لا یتکلم فی مکان اور جگہ بکڑنی والا نہیں ہی بیچ کسی مکان کی ہوا سٹی
 کہ وہ پیدا کرنیو الاسکان اور جہت کا ہی اور پیدا کرنی والا کی پیدا کینی گئی سی ہوتا ہے
 و لا یخیر فی علیہ زمان اور جاری نہیں ہوتا اوپر ذات اوسکی کی کوئی زمانہ اسوا سٹی
 کہ ساتھ تمام زمانوں کی اور بیچ ہی تمام زمانوں سی موجود ہی اور بی پر وہی تمام زمانی
 سی اور کوئی زمانہ طرف اوسکی نہیں ہی بسبب اوسکی کہ زمانہ عبارت ہی نو پیدا چیز کی اندازہ
 کرتی ہیں ساتھ اوسکی دوسری نو پیدا چیز کو یعنی یون اندازہ کرین کہ حضرت آدم علیہ السلام
 ہی لیکر پیغمبر خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کام کا نام لیوی کہ حضرت آدم
 علیہ السلام سی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ کام روا ہی ایسی ہی ہوتا چلا آیا
 یا فلا نا کام حضرت آدم علیہ السلام کی وقت میں روا تھا اور ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی وقت میں ناروا ہو گیا و علی ہذا القیاس اور اللہ تعالیٰ نو پیدا نہیں ہے
 قدیم ہی یعنی ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا اور تکمیل الایمان میں لکھا ہی تصنیف شیخ
 عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بیچ جہت کی نہیں ہی یعنی اوپر اور
 نیچی اور اگی اور بیچ ہی اور اوٹھی اور سید ہی اور بیچ جگہ کی نہیں ہی اور بیچ زمانی کی

نہیں ہی اس واسطی کہ یہ صفات عالم کی ہیں اور پروردگار عالم کا اور صفات عالم کی
 نہیں ہی اور واسطہ اس کی یہ کہ بیچ زمانہ کی نہیں ہی وہ ہی کہ زمانہ شامل اور محیط اس کی
 نہیں ہی اور وجہ اس کا موقوف اور پر زمانہ کی نہیں ہی اس واسطی کہ بیچ اوس حالت کہ
 کہ زمانہ نہ تھا اور وہ تھا اور اب بھی کہ زمانہ ہی اور وہ موجود ہی پس وہ بیچ زمانہ کی نہیں
 ہی و لیکن ساتھ زمانہ کی ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فی اپنی کتاب
 قول جیل میں لکھا ہے کہ اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کری اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو
 نہ دیکھ سکی تو یہ دہیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے تو سالک اپنی زبان سے کہی کہ اللہ حاضر ہے
 اللہ ناضری اللہ می یا اس کو ہمیں خیال کرتی ہوں نقطہ کی پہر اللہ تعالیٰ کی حضور و نظر اور
 اس کی محبت یعنی ساتھ ہو مگر خوب مضبوط تصور کری باوجود پاک ہونی اوس ذات مقدس
 کی جہت اور مکانی بیان تک تصور کو جاوی کہ اوس میں ڈوب جاوی کتاب مالا تنصیف
 قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ کی ہی اوس کتاب کی یہ عبارت ہی تعریف اور تعریف
 خاص خدا کی تئیں ہی کہ ساتھ ذات اپنی کی موجود ہی اور سب چیزیں ساتھ پیدا کرتی
 حق تعالیٰ کی موجود ہیں جبکہ یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمان اور مکان سے پاک ہی اور
 زمان اور مکان نہ تھا اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود تھا اور موجود ہی یہ جو ان
 بزرگ فی فرمایا ۵ اسی کہ وہ بیچ جائز آری ۶ بولعجب ماندہ ام کہ مسہ جانی ۷
 مراد اس بیت کی یہ ہے کہ آدمی زمان اور مکان میں ہوتا ہے یہ ممکن نہیں کہ آدمی زمان میں
 اور مکان میں نہ ہو پہر جو یہ دہیان کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ اپنی ذات پاک سے
 موجود ہی جو عباد اہل سنت و جماعت کی سی معلوم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمان اور
 مکان سے پاک ہی اور جو اپنی دہیان کی طرف غور کرتا ہے تو اوس وقت جانتا ہے کہ
 اللہ اپنی ذات پاک سے موجود ہی اور یہ دہیان کرنے والا زمان اور مکان نہیں ہی اور

زبان اور مکانی نسبت ہندوں کی طرف سے نہ خدا کی طرف کہ خدا زمان اور مکان سے پاک ہے
 کھڑا بیٹھا یا لیٹا دہیان کر رہا ہے ازراہ شوق و محبت کی عقیدہ کی راہ سے تو یہ جانتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ زمان اور مکان سے پاک ہے اپنی دہیان اور شوق و محبت سے یہ جانتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور سوقت میں اس پر اللہ کی محبت ایسی غالب
 ہوتی ہے کہ سوا خدا کی ذات پاک کی اور کسی چیز کا دہیان نہیں رہتا مگر یہی جانتا ہے کہ
 خدا اپنی ذات پاک سے موجود ہے یعنی عقیدہ کی راہ سے جو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمان اور
 مکان سے پاک ہے اور اپنی دہیان اور شوق و محبت سے جس مکان اور زمان میں ہے
 تو اسی زمان اور مکان میں جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود ہے تو یہ ہر
 کہتا ہے کہ اے اے کہ درپہ جانتا ہے جاہلو العجب مادہ ام کہ ہر جانی اب یوں سمجھا جاتا
 کہ مراقبہ و وحدانیت میں یہ لکھا ہے ہر جگہ لحاظ کری کہ ہر زمان اور مکان کی وہ ذات
 پاک ایک ہے تو اس میں مراقبہ کی عبارت کو یہی سلیسے بیت کی تفسیر پر قیاس کر لینا
 چاہیے تو یہ دہیان بعض آدمی سجد میں کرتا ہے اور بعض آدمی گہر میں کرتا ہے بعض آدمی
 جنگل میں کرتا ہے اور بعض آدمی پہاڑوں پر کرتا ہے و علیٰ ہذا قیاس تو زمان اور مکان کے
 نسبت آدمیوں کی طرف ہوتی ہے نہ اللہ پاک پروردگار کے طرف جو کوئی زبان سے
 یا دل سے خدا کا ذکر کرتا ہے اور یہ دہیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود ہے
 اس طرح کا ذکر اس طرح کی فکر سے کری جیسا اس جگہ لکھا گیا ہے شیطان اور نفسانی
 خطروں سے انسان اللہ تعالیٰ سے باز رہے یہ ہر کسی پر اللہ تعالیٰ فضل کری ایک لمحہ دو لمحہ
 ایک گہری دو گہری جاگرتی یہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ چاہی اپنی طرف آدمی کا
 دہیان رکھے اور نفسانی اور شیطان خطروں سے او سکو بچاوی مراقبہ پہلا مراقبہ
 وحدانیت کا ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ وحدانیت حق تعالیٰ کی تہن کہ لا شریک
 نہیں شریک واسطی اوسکی ہر جگہ لحاظ کری کہ ہر زمان اور مکان کی وہ ذات

پاک یک ہی اور اس ملاحدہ کی تین تین چیزیں پچ خیا لکی گذرتی ہیں پہلی وہ کہ ہر چیز کی تین
 نفی کر کی پچ جگہ اسکی وجود حق تعالیٰ کا سمجھنی اور دوسری وہ کہ وجود حق تعالیٰ کی تین
 تین ان چیزوں کا خیال کری یہ دونوں طریقے مراد نہیں بلکہ ان دونوں طریقوں ہی پر ہر چیز اور
 اجتناب لازم گئی صورت تیسری کہ مراد پچ اسی جگہ کی ہی یہی کہ وجود اسکی کی تین تین جگہ
 غیر تمام ہستیوں پر جگہ تصور کری ان چیزوں کی تین نفی کری اور نہ ضیق جانی مثال
 اسکی یہ کہ ہر شخص جانتا ہی کہ ہست پچ فارسی کی کہتی ہیں اور ہی پچ ہندی کی ہر جگہ وجود
 اور حین کسی چیز کا نہیں بلکہ غیر ہر چیز کا ہی باوجود اسکی کہ کوئی چیز اس سے خالی نہیں
 یعنی ہی ہی اور نہ ہی کسی چیز میں گہس جاتی اور نہ ہی میں کوئی چیز گہس تی ہی اب اس
 ہی کی تفصیل کی جاتی ہی اب یوں سمجھا جا ہی کہ شخص ہی یوں کہتا ہی کہ یہ میرا
 بیٹا ہی میرا قبیلہ ہی میرا مکان ہی میرا وہ یہ ہی میرا سیلاب ہی میرا باغ ہی میرا چراگاہ
 یہ آسمان ہی یہ زمین ہی ایک طرہی اور چیز و غیر قیاس کر لینا چاہی تو اس طرہی
 اور سب چیزیں ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک ہی موجود ہی اسی کا بیان کر
 کہ اللہ تعالیٰ سات ذات پاک اپنی کی موجود ہی اب یوں سمجھنا چاہی کہ اہل سنت و جماعت
 کی عقائد کی کتابوں میں لکھتی ہیں کہ خدا ہی تعالیٰ ایک ہی ہے یوں سمجھا دیتی ہیں
 عقاید کی کتابوں میں کہ یوں نہ سمجھی کہ فیسی گیتی کا ایک ہوتا ہی پہلی ایک ہے دو
 پہلے تین پہلے ہی گنتی چلی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ پاک یہ دو گار اپنی ذات اور ہی
 صفات میں انکلا ہی نہ کوئی اسکی ذات میں شریک ہو سکتا ہی نہ کوئی صفات میں
 جب اس کا کوئی شریک نہ ہو تو وہ ایک ہی رہا اور اس ہی کو جو بیان کیا ہی یہ تو
 مثال کیوٹی بیان کیا ہی جیسکہ آسمان ہی زمین ہی میرا قبیلہ ہی میرا بیٹا ہے
 علی نہ القیاس یہ تو فانی ہی جیت اسکی کہنی ذالی فانی ہوئی اور نہ ہی فانی ہوئی
 اور اللہ تو موجود ہی اللہ تعالیٰ جل و علی و شانہ فرما ہی کل شئی علیہ الا و جہ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ تمہارا اللہ اور اسکی ساتھ کچھ نہ تھا اور اللہ اپنی ذات پاک سے موجود ہی بنی مثل اور نیچوں و بنی چگون اور ہی کا لفظ تو اللہ تعالیٰ فی بندوں کی زبان سے بندوں کی سمجھانکی واسطی جاری کیا ہی تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا مکان ہے یہ آسمان ہے یہ زمین ہے و علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی یوں کہی کہ بیٹا بیٹا یا مال مال یا قبیلہ قبیلہ یا اسباب اسباب تو یہ اچھی طرحی آدمیوں کی سمجھ میں نہیں آتی تاکہ جب تک یوں نہ کہی میرا بیٹا میرا مال ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ بغیر ہی کی ملائی کوئی بات سمجھ میں اچھی طرح نہیں آتی ہی جیسے کہ یہ ہی سب چیزوں کی ساتھ ہی اور عین کسی چیز کی نہیں ہی سب چیزوں سے غیر ہی ایسی ہی اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے موجود ہی اور عین کسی چیز کا نہیں ہی سب چیزوں سے غیر ہی اور سب چیزیں اسکی پیدا کرنی سے پیدا ہوئی ہیں اس طرح سے ذکر کرنی جیسے کہ اس مقصد میں اوپر لکھ دیا ہی اور اس طرح کی فکر سے ذکر کرنی جیسی مراقبہ وحدانیت میں لکھا ہی خطری آئینگی تو اسکی دل میں گھر جل جائیگی جیسے کہ خطروں کی جل جائیگا بیان اوپر ہو چکا ہی اب ذکر اور فکر کرنی میں کوشش کری اور کثرت ہی اللہ تعالیٰ جل و علی شانہ کلام مجید میں فرماتا ہے
وَالَّذِينَ جَاءُوا فَاذِنَا كَذِبًا يَتَّبِعُهُمْ سُبُلًا مِّنْ جِهَتِنَا لِيُخْرِجُوهُمْ مِّنْ جِهَتِنَا
واسطی ہم سمجھا وینگی اوں کو اپنی راہیں اب باقی رہی بات کہ اس آدمی کو جو نفی ہوتی ہے خواہ اپنی خیال سے کرتا ہی خواہ اللہ کی طرف سے جذبہ آتا ہی کہ اسکی وجود کو نفی کر دینا آئیہ کل عالم ہی نفی ہو جاتا ہی یا نہیں اب جانتا چاہی کہ صراط المستقیم میں عبارت لکھی ہی کہ کل عالم کی نفی نہیں ہوتی اس عبارت سے معلوم ہو جائیگا وہ عبارت یہی کہ بیان اسکا وہ کہ مقتضای اشارہ اللہ نور السموات والارض انوار الہی بیچ بر مکان کی موجود ہیں مانند وجود اورستی کی کہ ہر جگہ ثابت ہی جیسے کہ بیچ مراقبہ وحدانیت کی واضح ہوا اور نور لازم ہیں اس وجود کو پس جس جگہ کہ وجود ہے

تمام جگہ اقرار ثابت ہیں باوجود اسکی اقرار ہر جگہ موجود ہیں لیکن قوت یا انوالی انسان کی
 بسبب اسکی کہ خیال کرنی خیزوں کیفہ ظلمات کی سی کہ جسم فکری اور عسری ہیں معلوم کرنی ان
 نور و نور کی سی پردہ کی گئی اور فی فیسیب یعنی وہ قوت انسانی بسبب پوشیدہ ہے
 اور دور ہونگی اور بچ پہنچنی ساتھ ذات محبت کی یعنی ساتھ ذات خالص کے واسطی کرنا محالوں کا
 عبارت نور و نور کی ہی یعنی ضرور او پیشا اور بجا بغیر معلوم کرنی ان نور و نور کی سچ حق اکثر
 آدمیوں کی منہ ہی منہ ذات محبت تک پہنچنا منع ہی وہ جو صاحبوں پیدا لیں اسی کی
 نہیں بغیر کہلنی نور و نور کی پہنچنا ساتھ ذات محبت کے دیتا ہی یہ برتر خاص الخلائق کو کو بجا ہی
 اور اکثر آدمیوں کو بغیر کہلنی نور و نور کی پہنچنا منع ہی بھی واسطی معلوم کرنی ان نور و نور
 قوت معلوم کرنی والی اپنی کی تین خیالوں مذکور سے پاک اور صاف چاہی کیا
 تاکہ انوالی معلوم ہو وین جبکہ آئینہ قوت یا انوالی اسکی کا رنگ خیالوں مذکور سے
 صاف ہوا پس انوار ہر جگہ موجود ہیں بغیر تکلیف کی دریافت کر لگا اور طریق پاک کرنی
 اسکی کا یہ ہی کہ شغل نفی کا کری اور غلام شغل نفی کا نفی کرنا اسکی کا ہی خیال اپنی ہی
 اگر یہ سچ حقیقت کی کو فی چیز نفی نہ ہوگی اور یہ سچ حقیقت کی اسکی تین نسبت جانتا خیال
 باطل اور وہیم کا دہ ہی جو کہ موجود ہی ساتھ پیدا کرتی نور و نور حقیقی کے موجود ہی
 نہیں نفی کرنا وجود چیز و بکافی الواقع ممکن نہیں ہی اور مقصد اس کام کا کرنا اگر قابل
 خالق کی ہونا ہی اور کہ عرض تہی ساتھ نفی واقعی کی متعلق نہیں اسواسطی کہ عرض
 صاف کرنا کہ اپنی کا ہی جو قوت مذکورہ صاف ہوئی مدعا اپنا آپ حاصل ہو جائیگا
 نفی و نفی ہی کہ کام نہیں ہی تمام ہوئی حبار صلی علیہ وسلم کی اور ان حق فی یہ چیز
 حقائق اکاشیہ ثابتہ حقیقتیں خیزوں کی ثابت ہیں مدار تمام عقائد اور احکام کا
 اور اسباب اعتقاد کی ہی کہ ہر چیز کی تین ایک حقیقت ہی سچ نفس الامر کی کہ ساتھ
 قطع نظر کی علم اور اعتقاد اور وہیم ہی ثابت اور واقع ہی اور مجرور وہیم اور خیال

نہیں ہیں اور تابع علم اور اعتقاد کی نہیں ہیں یعنی پانی پانی ہی اور آگ آگ ہی ہے
 بچ نفس الامر اور حقیقت کی نہ وہ کہ اگر آگ کی تین مثل پانی کی اعتقاد کریں ہم پانی ہووی
 پانی کی تین اگر آگ کہیں ہم آگ ہووی اور گرم کی تین اگر سرد کہیں ہم سرد ہی اور سرد
 کی تین اگر گرم اعتقاد کریں ہم گرم ہی اس فرقہ کی تین کہ اس طرح کی اعتقاد کرتی ہیں
 اس فرقہ کو سوسنطائیہ کہتی ہیں اور یہ بات ساتھ حکم عقل اور شرع کی یا وہ اور باطل ہے
 کوئی حائل نہیں کہتا ہی کہ حقیقت پانی اور آگ کی کجروہم اور خیال ہی نقل از تکمیل
 الایمان تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سوسنطائیہ کی تین
 فرقہ ہیں ایک انہیں سی منکر حقیقت چیزوں کی ہیں اور گمان لیجاتی ہیں کہ جنت ہیں
 وہم اور خیالات ہیں اور اس فرقہ کی تین عنادیہ کہتی ہیں اور دوسرا انہیں سی
 انکار ثبوت چیزوں کا کرتی ہیں اور ایسا گمان کرتی ہیں کہ چیزیں تابع اعتقاد کی
 ہیں اگر انکی تین جوہر اعتقاد کریں جوہر ہیں اگر عرض اعتقاد کریں عرض ہیں اور اس فرقہ
 کی تین عنادیہ کہتی ہیں اور تیسرا انہیں سی علم ثابت ہونی شے کی تین اور نہ ثابت ہونی
 شے کی تین منکر ہیں اور اس فرقہ کی تین لا اور یہ کہتی ہیں نقل از شاد المسندین
 شرح عقائد نسفی تصنیف برہان رحمۃ اللہ اب جانا چاہی کہ یہ تینوں فرقہ اہل
 سنت و جماعت کی مذہب سی خلاف ہیں یا وہ معنی کم و نا پذیر و بیہودہ
 از غیبات اللغات جوہر وہ چیز ہی کہ ساتھ ذات اپنی کی قائم ہو اور یہ جوہر
 ضد عرض کی ہی اور عرض اسکی تین کہتی ہیں کہ ساتھ ذات اپنی کی قائم نہو
 بلکہ قائم ہونا عرض کا ساتھ وسیلہ جوہر کی ہوتا ہی جیسا کہ کپڑا اور رنگ کہ کپڑا جوہر ہے
 اور رنگ عرض ہی نقل از غیبات اللغات شروع ہوئی عبارت کتاب حقیقات
 کی جو تصنیف ہی خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی وہ حوالہ دیتی ہیں ترجمہ حوارث کا حوارث کی
 ترجمہ میں ہی پہلی باب میں جو اعتقادات کی بیان میں ہی پانچویں فصل میں جو کلام لکھی

کی بیانیہ ہی کہ کچھ شک نہیں ہی کہ قدر اور مرتبہ کلام کا موافق قدر کلام کرنیوالی
 ہوتا ہی جس قدر کلام کے نزدیک ہے بڑی مٹی کا ہوتا ہی کلام اور سکاہت بلند ہوا ہی
 مرتبہ اس کلام کا حکم زائد ہوتا ہی اور جو ذات قدیم حق سبحانی کی ایکلی ہی ساتھ بڑی
 بڑائی کی کلام اور سکاہت اس طرح ایکلا ہی ساتھ بڑی اور بڑائی کی اگرچہ از روی فائدہ
 کی اور قطع دینی کی اور یہ کو بہت نزدیک ہی لیکن بلندی مرتبہ کی جہت سی اور بلندی
 کی جہت سی بہت دوری ساتھ شال سوچ کی کہ جسم کی ساتھ خلق سی دوری اور شال
 گری کی نزدیک اگر او کی اثر و نفوذ کو دیکھی تو بیچ نہایت قریب اور نہایت دور
 کی اور کو دیکھی تو اگر ساتھ کہ حقیقت او کی دیکھی تو بیچ نہایت دوری اور پوش
 کی اور کو پاوی تو یہی قریب ہی اور یہی بعد اور یہی ظاہری اور یہی باطن اور کلام
 حادون کی سی بھی رحم کری اور یہی خدای عزوجل بیچ تحقیق مکان اور زمان کی اور نہ
 فی یہ فرمایا ہی پر معرفت مکان کی جان تو کہ مکان ایک قسم مکان جسمانیات ہی اور ایک
 قسم مکان روحانیات ہی اور جسمانیات پاکشف ہی یا لطیف ہی یا اللطیف ہی مکان جسمانی
 کشف کا زمین ہی اور شکی او زمین ظاہری جب تک ایک نہ ہی دوسرا او کی جگہ نہیں
 بیٹھ سکتا ہی اور دوری اور نزدیکی او زمین ظاہری شتا پر شتا بہت نزدیک ہی بہت
 ہر گز اور بعد بہت دوری اور اس مکان میں ایک جگہ ہی دوسرے جگہ میں جانا ساتھ علنی قدر
 اور ساتھ طی کرنی مسافت کی ہوتا ہی ای پر مکان جسمانیات لطیف کا مکان ہوا کا ہی اور
 بیچ اس مکان کی ہی شکی ہی جتنک ہوا کہ بیچ گہری ہوی جو سوراخ سی باہر کا
 دوسری ہوا او زمین نہیں جا سکتی لیکن جس مسافت کو کہ بیچ مدت دراز کی بیچ مکان
 جسمانیات کشف کی جا سکیں شہوٹی مدت میں بیچ مکان جسمانیات لطیف کی جا سکیں
 جانور اور پرنی والا جو اس مکان میں اور ہی ایک ساعت میں استقدر جاوی کہ اگر
 دراز زمین اور پر زمین کی جاسکی اور اس مکان جسمانیات لطیف کی لی ہی بعد اور سا

ہی جیسی کہ اگر تیرے مکان ہوا کی چاہیں کہ جانور اور ٹنی والا مشرق سے مغرب کو جاوی ایک
 مدت چاہی کہ وہاں پہنچی مکان جسمانیات الطیف کا مکان نورون کسی صورت کا ہی جیسے
 نور سورج کا اور چاند کا اور تار و نکا اور آگ کا اور مانند اونکی اور جو کہ مکان جسمانیات لطیف
 میں دور ہی مکان جسمانیات الطیف میں نزدیک ہی اور دلیل اسکی یہی کہ جب سورج سر
 مشرق سے نکالتا ہی اوسوقت اوسکانو مغرب کو پہنچتا ہی بی توقف اور نور آگ کا اور چراغ
 کا ہی یہی حکم رکھتا ہی وہاں تک کہ منقطع ہو جاوی دلیل دوسری اسپر یہی کہ شمع اون
 گہر میں لیجاوی تو جبین ہوا بہر ہی نور شمع کا پھیل جاوے گا بی اسکی کہ ہوا باہر جاوی پس
 جانتی ہیں ہم کہ نور کیو سٹی در میان ہوا کی اور مکان ہی لطیف تہ ہوا کی مکانی کہ ہرگز
 ہوا اوس مکان میں نہیں جاسکتی ہی بسبب کثافت کی اور تو بہر ہی ہوا کی مکان میں نہیں
 جاسکتا بسبب لطافت کی بر تقدیر خالی ہونی مکان ہوا کی و لیکن ان دونوں مکانوں کے
 نہایت نزدیکی کی سبب ہی ساتھ ایک دوسرے کی تمیز ایک دوسری ہی نہیں کر سکتے اور
 پہر انکی پچانی کی سوا دلیلون عقلی کی اور کاشفون قلبی کی اور شاہدوں سیر کی اور معاینوں
 روحی کی صورت نہیں بندہ ہی اور دوسری مثال فہم ہی بہت نزدیک ہی کہ ہمیں ہم
 کہ آگ ضد پانی کی ہا تہ طبیعت کی اور جمع ہونا پانی کا ساتھ آگ کی ایک مکانیں اجتماع
 ضدین ہی اور یہ اجتماع واقع نہیں ہی جو یہ جانا تو بی جان تو کہ گرم پانی میں سورش
 آگ کی موجود ہی اور وہ آگ ہی جو ہا تہ جلائی ہی نہ پانی اور آگ کا در میان پانی کی اور
 مکان ہی سو اسی مکان پانی کی اور آگ کی مکان میں آگ نہیں ہی اور آگ کی مکان میں
 پانی نہیں ہی اس سبب ہی کہ پانی اور آگ ایک مکان میں جمع نہیں ہوتی ہیں کہ اجتماع
 ضدین ازم نہ آوی لیکن یہ دونوں مکان ساتھ ایک دوسرے کی نہایت نزدیک ہن کو بی
 مگر آگ پانی ہی نہیں کہہ سکیں کہ پانی ہی نی آگ کی اور یہ آگ ہی بی پانی کی ان دونوں
 مکانوں کی بہت نزدیک ہونی کی سبب ہی ساتھ ایک دوسرے کی تمیز ایک دوسری نہیں

اگر کسی پیشل کہ سکی یہ متعین اور جو یہ مکان جہانیاں الطیف معلوم کیا تو فی جان تو کہ اس
 مکان میں تنگی نہیں ہی بخلاف مکان جہانیاں کثیف اور لطیف کی جیسی کہ کہتا اور گذار
 اور دلیل اسکی یہی کہ اگر ایک شمع گہرین لاوی تو نور او شمع کا سب گہری کو نور میں اور
 گہر کی ہوا میں بھی گا اور شمعیں اور لاوی تو نور سب کا ایک کا نہیں جسے ہو جاوے گا جی اسکی
 کہ شمع اول باہر لیاوی اور جان تو کہ اس مکان کی لسی ہی بعد ہی اور مسافت لسی کہ نور
 آفتاب کا گہری پر نور سی نہیں گذر سکتا ہی اور جو بعد شرط ہو جاوے تو قطع ہو جاوے ہی پھر
 یہ کہ روحانیاں قسمیں او سکی بہت بہت جہت قدر روح بہت لطیف ہی مکان او سکا بہت لطیف
 ہی اور حاصل او سکا چار قسموں پہر تا ہی اول فرشتی جو سوک ہیں اس زمین پر اور اوپر
 اون زمینوں کی جو باہر ہی زمین کی بھی ہیں اور وہ فرشتی جو اوپر دنیاؤں اور جنگلوں اور پہاڑوں
 کی سوک ہیں واسطی پرورش اور بندوبست عالم سفلی کی اور روش او سکی بیچ چرخ
 کی آسمان اول تک زائد نہیں ہی او سب جگہ سی البتہ نہیں گذر فی ہیں اگرچہ قدرت
 گذر فی کی رکھتی ہیں ولیکن ہریت کی راہی او سکو کہانی ہرگز ایک پوزو ابراہیم
 سی اکی نہیں ہو سکتی جیسی فرمایا اللہ تعالیٰ فی مقامہ اللہ تعالیٰ عز و جل اور نہیں
 کوئی ہم زمین سی مگر او سکی لسی جگہ فرشتی راہی در چون میں اور مقاموں میں تفاوت
 ہی لیکن سب پہلی وجہ میں گئی گئی کہ بات نہ طر جاوے جو فرشتی درجی میں فرشتی آسمان
 کی ہیں اور درجی والی تہ آسمان کی اسی آسمان پر ہتی ہیں اور سیطرہ فرشتی عرش کے
 او ٹھکانی والی اور آسمان سے پہر والی عرش کی کیچھی عرش کی ہیں اور انکی مقاموں کی تفاوت
 کی ہی نہایت نہیں ہی اور انی پر روحانیاں اعلیٰ کہ تیسری درجی میں ہیں مقرب درگاہ
 اللہ تعالیٰ کی ہیں اور تفاوت کار کیوں کی راہی او ہونگی مرتبہ کی بنی نہایت نہیں ہی
 اور مقامات او سکی حالوں ضعیف میں ہیں اور بہت لطیف ہیں اور لطافت او کی اس حد
 ہی کہ اگر جاہن اکی فرشتہ کی گروہ سی جو انکی تھی ہیں جہاں لیں کہ کی طرح انکو وہ نہ دیکھ سکیں

بہت لطافت کی جہت سی گھس آجوبن دیواری سی جسطور سی دروازہ سی کھستی ہیں اور اوکے
مکانوں میں ہی ایک قسم کا بعد ہی ایسی کہ انہوں کی واسطی طرف حرکت کی حاجت ہی
اگرچہ ایک پلک مارتی میں بطلب کو پہنچ جاویں لیکن ای پر حاجت طرف حرکت کی انہوں کے
کمال کی مسافری نہیں ہی بیچ روحیت کی اور چوتھا درجہ درجہ ارواح کا ہی اور درجی ارواح کی
بھی متفاوت ہیں موافق تفاوت روحوں کی بیچ لطافت کی اور کمال بیچ لطافت کی
روح انسانی کی لمبی ہی اور یہ روح بہت لطیف ہی اور کوئی مخلوق ساتھ لطافت کے
اوسکی درجہ کو نہیں پہنچتی اور کوئی ذرہ عرش سی تحت الثری تک اوس سی دوسرے ہیں ہی
اور اوسکو طرف حرکت کی کچھ حاجت نہیں ہی جہاں ڈھونڈی تو پالیسی تو وہ متصل ہے
بہ منفصل نہ داخل ہی نہ خارج نہ متحرک ہی نہ ساکن اور یہ سب عقلی دلیلوں سی معلوم ہی اور عقلی
دلیلین اوس کسی کی کام آتی ہیں جو مکاشفات قلبی اور شہادت سری اور معانیات
روحی نہ کہتا اور جب سورج معرفت کا طلوع کرے والا ہو تو عقل کی چراغ کی طرف حاجت نہیں
پڑتی ہی روح انسانی جو کمال کو پہنچتی ہی قالب کو روحانیت کی مکانیں پہنچتی ہی بیچ
آگ کی جاتی ہیں اور نہیں جلتی بیچ دوزخ کی آتی ہیں واسطی سچ ہوئی وعدہ کی جیسے
فرمایا اللہ تعالیٰ فی ذلک منکلمہ وادراک منہ ہی تم میں کوئی آدمی مگر گزربو اللہ ہی اوسپر
اور باہر آتی ہیں اور دیواری سی اسطور گھس آتی ہیں جیسی دروازہ سی اور آپ کو جسکی آنکھ
سی چاہیں چہرہ پالین اور یہ سب ممکن ہی اور ہی اور ہو وچا ای پر نہیں ہو سکتا اور صورت
نہیں بندہ ہی اور رو انہیں ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ کسی چیز میں جسمانیات کی مکان سی اور
روحانیات کی مکان سی کہ بیان کیا ہمنی آوی یا ساتھ اوسکی طباوی یا برابر اوسکی ہودیا کوئی
مخلوق اوسکی مکان کی بلندی کو اور اوس جل وعلیٰ کی پاکی کی درجہ کو پہنچی وہ سبحانہ پاک
ہی سب اوس چیز سی جو لیاقت نہیں رکھتی ہی ساتھ بزرگی ذات پاک اوسکی کے
صفاتوں نقصان والیوں مخلوقات سی سب سی اور پاکت اور سب چیز وشی کہ گنا جاتا

کمال نسبت خیر او کی کی موجودات ہی مجرود چون یا غیر ذہن اور وہ سب ماحول و تعالیٰ
اور کمالات اور سبکی جو ذاتی ہیں بہت بڑھ کر ہیں اور سبکی بال ہی جسکو اور پاک کر سکتی
ہی عقل یا فہم یا خیال ذات پاک چون او سبکی نسبت نہان اور بے گمان کی ہی پاک ہی
اور بڑی ہی اور صفتیں پاک او سبکی تشبیہ اور تمثیل کی ابھیرش ہی خیالی ہیں مقبولی

ذات اور ذرات و عالم	برتر از او کیست و از بل لیم
پاک انا تھا کہ خالقان گفتند	پاک تر از تو خالقان گفتند

ترجمہ یعنی ذات پاک او سبکی نزدیک حارف کی اور عالم کی برتری مابھی او کیست ہی
اور بل ہی اور بل ہی یعنی او سبکی ذات پاک ان چاروں لفظوں ہی سوال کیا وہی پاک
ہی کیونکہ مائی معنی کیا چیز اور کیفیت کی معنی کیسا احوال کی معنی کیا اور بل کی معنی کسواطی اور اس
حقا کی ذات پاک ہی اس ہی کہ ان چیزوں ہی سوال کیا وہی اور وہ سہی شعر کی معنی یہ ہیں
پاک اون چیزوں ہی ہی جو خالقوں نے کہا پاک تر او سب چیزیں جو خالقوں نے کہا اور
وہ جو حدیث میں وارد ہی بیچ روایت انس رضی اللہ عنہ کی یَقُولُ اللَّهُ تَعَالٰی وَ عَزَّ وَ جَلَّ
وَجَلَّ كَلِّیْ وَ وَجَدَ اِنْ تَنِي وَ قَافَ جَلَّ كَلِّیْ لَکَ وَ اَسْمُوْا بِیْ عَلَی الْعَرْشِ وَ اَنْتُمْ قَافَ مَکَانِ
رَاقِیْ اَسْمُوْا بِیْ مَرْعَبَدِیْ وَ اَمْتِیْ لَیْسَ بَیْنَکُمْ وَ اَنَا فَبَکَرِ اَنْ اَعْلَمَ بِکُمْ اَرْجَمَہُ یعنی فرماتا ہی کہ
برتر کہ قسم ہی میری عزت کی اور میری بزرگی کی اور میری وحدانیت کی اور احتیاج خلق
کی جو میری طرف ہی اور میری پستی کی اور پر جوش کی اور بلندی مکان میری کی کہ البتہ
میں جیا کرتا ہوں اپنی بندہ اور بلندی ہی جو بڑی ہو جاوین بیچ اسلام کی یہ کہ عذاب دو
میں اونکو اور وہ جو دوسری حدیث میں وارد ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قول
سے یَقُولُ اللَّهُ وَ عَظَمَتِیْ وَ جَلَّ کَلِّیْ وَ اَنْتُمْ قَافَ مَکَانِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ وَّ قَلْبُهُ
مَنْظُمٌ بِرَحْمَتِیْ یعنی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ قسم ہی عظمت میری کی اور بڑائی میری کی اور بلندی
مکان میری کی کہ نہیں داخل ہو گا جنت میں کوئی اور حال یہی کہ ولین او سبکی تاریکی

لکھ کر ہی ہوا اور سوا اسکی اور حدیثین کہ عبارت از تعلق مکانی کی اوسمین کی ہی وہ مکان
 پانی مکانی ہی ہوا اور تعلق اشارہ طرف بلندی ذاتی کی ہی اور بلندی مکان کی اور پانی کی ذات
 کی اشارہ طرف اوس رفعت کی ہی قَالَ اللَّهُ تَعَالَى رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ
 ترجمہ یعنی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ وہ ہی بلند کر نوا لامرتبہ کا صاحب عرش کا معیت
 روح کی ساتھ بدن کی مثال معیت حق سبحانہ کی ہی ساتھ کل کائنات کی صورت
 عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ترجمہ یعنی جسنی پہچانا اپنی جان کو پس تحقیق پہچانا اپنے
 رب کو اور پر روح کی عرضون جسمونی جیسی دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال اور
 سوا اسکی جائز نہیں ہی پہر کسی اور حق سبحانہ کی جائز ہوا و بیچ کلام بعضی عارفوں کے رحم کری
 اوپر خدا ہی تعالیٰ کہا کہ آدمی مرکب ہی چار عنصر متضاد سی یعنی خاک اور ہوا اور پانی اور
 آگ اور یہ چاروں بیچ قالب کی ساتھ حقیقت کی جمع ہیں مکان خاک کا بیچ قالب کے ظاہر ہی
 اور ظاہر بیچ خاک کی پانی کا مکان اور سی لطیف لائق لطافت پانی کی اور بیچ اس پانی کی
 ہوا کا مکان اور سی لطیف تر پانی کی مکان سی اور بیچ ہوا کی آگ کا اور مکان ہی لطیف تر ہوا
 مکان سی اور روح ساتھ سب ذروں قالب کی ساتھ حقیقت کی موجود ہی فی حلول بیچ مکان
 حلول اور انتقال عوارض جسمونی سی ہی اور کوئی شئی عوارض جسمونی سی اور پر روح کی جیسا
 نہیں سی پس اس طرح جان تو کہ ذات پاک رب العالمین جل ذکرہ وللاذیہ کی ساتھ
 سب ذروں مخلوقات کی بیچ حقیقت کی موجود ہی فی حلول کی اور اتصال کی اوزنی تمامہ
 کی اوزنی مقابلہ کی ساتھ سبکی بی سب کی سب سی دور سب سی نزدیک سبکی سبکی کی ساتھ
 ہی نزدیک اور دوری بندگی کی خوب ہی حاضری اور غائبی بندہ کی کیا خوب ہی حال حال
 اور نایابی بندگی کی خوب ہی ناگزیران درمیان دل اور جان کی کیا خوب ہی حاصل دل
 اور دل اوس سی بی حاصل بیچ حدیث قدسی ہی لَا تَسْغِي اَرْضِي وَلَا سَمَاءِي وَلَا تَسْغِي قَلْبِي عَبْدِي
 الْمُؤْمِنِ اَنَا جَلِيسٌ مِّنْ دُونِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي وَعَنْ يَمِينِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اَللّٰهُ قَالَ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ اَللّٰهُ بَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَقَامَعَ عَبْدِيْ مُحَمَّدٌ كَرَامَةً
 وَكَرَمًا كَتَبْتُ فِيْ سَفَرِيْ اَتَرْجُمُهُ فِيْ شَرْحِ التَّسْبِيْحَةِ بِاسْتَاوِهِ عَنِ الْاَوْدَاعِيْ بِاسْتَاوِهِ عَنْ اَبِيْ
 اَبِيْ اَللّٰهُ كَعَالِ اَعْنِيْ تَرْجُمُهُ كُنْجَائِشْ نَبِيْنِ كَتَبْتِيْ هِيْ سِيْرِيْ زَمِيْنِ سِيْرِيْ اَوْ رَهْ اَسْمَانِ سِيْرِيْ
 كُنْجَائِشْ رَهْ كُنْجَائِشْ سِيْرِيْ دَلِ سِيْرِيْ بِنْدَهْ كَاوَرُ مَوْسُوْنِ هِيْ مِيْنِ هِمُ نَشِيْنِ اَوْشِ شَخْصِ كَاوَرُ
 يَادُ كَرِيْ مَجْكَوْ اَوَرِ مِيْنِ اَوْسْ كِيْ سَاثَهْ هُونِ جَبِ پَجَارِيْ مَجْكَوْ اَوَرِ زَوَايْتِ هِيْ اَوْ هَرِيْ دَرِيْ
 عَمِيْ سِيْ يَكُ اَلْبَتَهْ كِهْ اَوْسِ اَوْ هَرِيْ دَرِيْ اَلْبَتَهْ عِنْدِيْ كِهْ فَرْمَايِيْ جَعَلِيْ اَللّٰهُ وَسَلَمُ نِيْ كِهْ فَرْمَايِيْ
 اَللّٰهُ تَعَالٰی كِهْ مِيْنِ اِيْنِيْ بِنْدِيْ سَاثَهْ هُونِ جَبِ يَادُ كَرِيْ مَجْكَوْ اَوَرِ مِيْنِ سَاثَهْ يَادُ سِيْرِيْ دَوْنِ
 هُوْ مَثَبَهْ اَوْسْ كِيْ رَوَايْتِ كِيْ اِسْكَوْ چِ شَرْحِ اِسْمِنِ كِيْ سَاثَهْ اَسَادِ اَسْكَيْ كِيْ اَوْدَاعِيْ سِيْ شَسْ
 اِسْمَادِ اَسْكَيْ كِيْ اَبِيْ هَرِيْ دَرِيْ رَاغِيْ هُوْ دِيْ اَللّٰهُ تَعَالٰی اِيْنِيْ اِيْ پَرِ تَوْحِيْدِ طَلِيْ هُوْ قَرِ
 هِيْ زَمَانِ اَوَرِ رُكَّانِ كِيْ پُچَا نَجِيْ كُوْ كِهْ حَقِيْقِ هُوْ دِيْ كِهْ حَقِ سَجَانَهْ تَعَالٰی سَاثَهْ كِسِيْ جِيْنِيْ نَبِيْنِ
 رَهْتَا هِيْ اَوَرِ كُوْنِيْ چِيْزِ سَاثَهْ اَوْسْ كِيْ نَبِيْنِ شَرِيْ هِيْ جَانِ تُوْ كِهْ حَقِ تَعَالٰی نِهْ اَمْدَرِ عَالَمِ كِيْ هِيْ
 اَوَرِ نِهْ بَا هَرِ عَالَمِ كِيْ هِيْ نِهْ مَقْصَلِ هِيْ سَاثَهْ عَالَمِ كِيْ اَوَرِ نِهْ مَقْصَلِ هِيْ عَالَمِ سِيْ اَوَرِ اِيْكَ فَرِ
 اَمْلِ عَالَمِ سِيْ اَوْسِ سِيْ دَوْنِ نَبِيْنِ هِيْ اَوَرِ دَوْنِ سَجَانَهْ كَلَامِ كَرْنِيْ اَلَا هِيْ اَزِ اَلَا اِيْ اَلِيْ اَلْقَطَاعِ كِهْ
 اَوَرِ كَلَامِ اَوْسِ سَجَانَهْ كَا اِيْكَ هِيْ كِهْ بَرْنَا اَوَرِ گُفْتِيْ نَبِيْنِ قَبُوْلِ كَرْتَا سِيْ اَوَرِ جَانَا اَسْكَ اِيْكَ تُوْ
 اَوَرِ چَوْدَهْ كِتَابِيْنِ كِهْ حَقِ تَعَالٰی نِيْ طَرَفِ پَنِيْغِيْرُوْنِ كِيْ تَوْبِيْنِ هِيْنِ اِيْكَ كِسِيْ سُوْ كِسِيْ هِيْنِ اَوَرِ
 بَغِيْرِ هُوْنِيْ هُوْ سِيْ طَلِيْهِ اِسْلَامِ كِيْ اَوَرِ پَهْلِيْ كُوْ هِ طُوْرِ كِيْ مَوْسُوْ طَلِيْهِ اِسْلَامِ كُوْ كِسِيْ كِهْ اَوَرِ كُوْ
 مَوْسُوْ طَلِيْهِ اِسْلَامِ نِيْ عِبْرَانِيْ مِيْنِ سَا فَخْلُحْ تَعَالٰی اِنَّكَ بِالْوَاوِ الْمُقَدَّسِ طُوْ سِيْ
 پَسِنِ بَرِ كَرِ دَوْنِ تَوْبِيْنِ اِيْنِيْ اَلْبَتَهْ تَوْسِيْدَانِ پَاكِ مِيْنِ هِيْ كِهْ نَامِ اَوْسْكَ طُوْ سِيْ هِيْ
 حِيْسِيْ طَلِيْهِ اِسْلَامِ نِيْ سَرِيَانِيْ مِيْنِ سَا اَوَرِ مُحَمَّدِ طَلِيْهِ اِسْلَامِ نِيْ كَلَامِ كِيْ تَوْعَرِيْ مِيْنِ سَا بَا
 اَسْكَ كِهْ كَلَامِ اَسْكَ اِيْكَ هِيْ دَوْمِيْ شَرِيْ اَوَرِ اِنْ شَبْكِ پَاكِ اَوَرِ حَقِ تَعَالٰی سَاثَهْ اِيْكَ طَلِمِ كِهْ
 سَبْ حَلُوْمَاتِ نَامَتَا هِيْ كُوْ جَانَا هِيْ اَوَرِ سَاثَهْ اِيْكَ قَدِ رَتِ كِيْ سَبْ حَلُوْمَاتِ كُوْ

میں آتا ہے اور ساتھ ایک شنوائی کی سب سموات کو سناتا ہے اور ساتھ ایک نیا
 کی سب دیکھی گئی چیزوں کو دیکھتا ہے اور ساتھ ایک ارادہ کی سب مرادوں کو چاہتا ہے اور
 جاننا ان سب کا موقوف ساتھ جانتی زمان اور مکان کی ہے اور بیچ کلام یعنی عارفوں کی
 ہی رسم کری اور یہ خدای تعالیٰ بیچ معرفت زمان کی اور بیچ معرفت معنی قول اللہ
 تعالیٰ کی **إِنَّمَا أَكْمُرُ بِذَاكَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** یعنی تحقیق امر اس
 خدای تعالیٰ کا جس وقت ارادہ کرتا ہے کسی چیز کی تین یہ کہ کھی اس چیز کی تین ہو جا پس
 ہو جاتی ہے زمان ہی یا زمان جسمانیات ہی یا زمان روحانیات قسم پہلی کہ زمان
 جسمانیات ہی دو متری کہتی ہے پہلا مرتبہ زمان جسمانیات کثیف ہے اور یہ زمان حرکتوں
 آسمان سے اونٹنہاں جیسی سال گذشتہ اور یہ سال اور کلا کلا دن اور آج کا دن اور جو کل
 دن آویگا اور دریا اور کوتاہی اس زمانہ سی ظاہر ہی سال درازی اور مہینہ کوتاہ نسبت
 سال کی اور بیچ اس زمانہ کی ماضی اور حال اور استقبال ہوتا ہے اور بیچ اس
 زمانہ کی تنگی ہوتی ہے جب تک کل کار و زندگی گذر جاوی آج کا دن نہ آویگا اور جب تک آج
 کا دن نجاوی کل کار و زندگی آویگا اور دوسرے مرتبہ زمان جسمانیات لطیف ہے اور وہ زمانہ
 جنون کا ہے اور جو کہ زمان جسمانیات کثیف میں درازی اس زمانہ میں کوتاہ ہے اور جو کہ
 بیچ اس زمانہ کی کام کری ایک زمین اس قدر کام کری کہ ایک سال میں یا ایک
 مہینہ میں بیچ زمان جسمانیات کثیف کی نہیں کر سکیا جیسی کہ سناتا ہے تو فی جلدی کام
 جن اور شیطاں کی سی اور یہی اولاد جنوں کی ایک زمین اتنی بڑھتی ہیں کہ آدمی کی اولاد
 دس برس میں بسبب اس کی کہ بڑھنا اور کچھ زمانہ کی ہے کہ تھوڑا اور کچھ بہت ہے اور
 کوتاہ اور کساد اور اس زمانہ کی لمبی بھی ماضی اور حال اور استقبال ہی آج اور کل
 انہو کا پارساں اور مثال آدمیوں کا ہے اور یہی بطریق تقریب کی ہیں نہ بطریق تحدید
 اور اس پر دلیل نہیں لاسکتے ای پر صاحبان بیانی کو اس میں شک نہیں ہے ای پر قسم

دوسری زمانہ روحانیات اور ارواح کا ہی اور او سکی بھی تینیں بہت ہیں جو کہ بیچ
 زمانہ جوئی در انہی اور بہت بیچ زمانہ ملائکہ کی کوتاہی اور تھوڑی ہزار برس اس زمانہ کی ایک
 ہوتی ہیں اور جو کہ بیچ اس زمانہ کی کام کری ہزار برس کا کام ایک مہینہ کری اور اس زمانہ میں
 یہی تنگی ہی تھا کہ گذشتہ ساتھ ہزار برس آئندہ کی بیچ اس زمانہ کی تینیں
 ہیں اور یہ زمانہ اول اور بعد کو محیط تینیں ہی اور تینیں سکتا ہی جن سب ہی کہ یہ زمانہ نہایت
 ہی اور نہایت والا ساتھ نہایت والی کی محیط تینیں ہوتا ہی اور یہ زمانہ فرشتہ نگاہی اور
 اسکی اقتدار کیا اور تو کہ چھوٹا دار ہو اور تو جانی کہ جناب پاک جل ذکرہ کہ خود ہونا وجود کا
 تہمت ابتدائی اور نقصان انتہائی بہت پاک ہی اور ذات چھون او سکی نسبت برکات
 اور زمانہ سی بلند ہونوالی ہی یعنی پاک ہی تنگی زمانہ کی سی کہ آسمان کی گردش
 اوٹہا ہی پاک ہی اور پاک ہی سید عالم علی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں زمانہ
 اور مکان کی تنگی سی باہرائی اور ازل اور ابد کی تنگی سی کہ مفہوم خلق کا ہی برتر آئے
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اس کی ساتھ باتیں کیں بیچ حال جانی
 او سکی کی چہرہ شک کلام حقیقی نہ مجازی بیچ اس حالت کی کہ چالیس ہجرت تک بعد
 ہزار برس کی ہو سکتی تھی بیچ معراج کی قبضہ کی فرمایا کہ آیت عجب الذکر منہ فی حق
 یدخل الجنة حبوا یعنی دیکھا میں عبد الرحمن بن عوف کو کہ داخل ہوتا تھا جنت میں
 کہشتوں کی بل چکر پس فرمایا حضرت نبی کہ کہا میں نے او سکی تینیں کہ کس میں دیر میں آتا تو کہ
 یا رسول اللہ وہ سختیں کہ مجھ پر آئیں اور کو نکو پڑا کرین اور اون سختیوں میں جاتا تھا میں
 کہ آئی کہی ہو کہ یہو کا آخر حدیث تک حق تعالیٰ سبحانہ ساتھ ایک قدرت کی اور مقبوض
 لی انتہائی قاذری نسبت قدرت اوس سبحانہ ازل اور ابد کم ایک ناک نازی سے
 دیکھا ہی پاک ہے اور ماضی اور مستقبل اور گذشتہ اور آئی اور نقد و اور مجذوسی اور
 مزا عالم قدم کا ہی اہل چوت جو خدا کی نذرین کی جہی سی پر وہ میں رہی مگر قدم ہونی اور

کی ہوئی اور کہا جب موسیٰ علیہ السلام تہیٰ اور کوہ طور پہ تھا خداوند تعالیٰ فی اودن سی کیسی
 فرمایا کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَدِّيِّ لَقَدْ طَرَفْتَ اَوْ تَارِدُوْنُوْنَ جَوْتَانِ اِنِّیْ اَلْبَسْتُ
 ہی تو میدان پاک میں جب کا نام طوی ہی بیچارہ اگر زمانہ کی تنگی کچھ گزری ہوئی اور عالم
 صورت کی تنگی سی ایک دم پہر چوٹی ہوئی اور ساتھ زمانہ روحانیت کی بھی انکو سفر اور گزر
 ہوتا تو شبہ اور خیال ساتھ اس غلطی کی راہ ایمان کی اوپر انکی نار ناجان تو اگر روح ایسا
 قوت پکڑی اور ساتھ شمعون تصفیہ اور ترمیم کی اور ساتھ متابعت صاحب شریعت صلوات
 اللہ وسلامہ علیہ کی موصوف ہووی ہو سکتا ہی کہ جلدی قالب کثیف کو طرف زمانہ
 جنائیات لطیف کی پہنچی اور بیچ ایک دن کی اس قدر کام کری کہ دوسرا ایک برس میں
 نگر سکی اور بیچ قصہ حضرت خضر علیہ السلام کی رحمتہ اللہ کی ہماری بنی پر اور اوپر منقول ہی
 کہ بیچ اوس صورت بندہ ہوئی کی بیچ ایک روز کی اوس پہاڑ کے ٹکری کو اوپر اٹھایا
 اوسکی کو ساتھ زمین کی برابر اور سیدھا کر دیا اور وہاں کی خاک کو دوسری جگہ لگی اور
 یہ قصہ آخر میں نوادر الاصول کی ساتھ درازی نقل کیا گیا ہی اور شیخ ابو الحسن خرقانی
 سی پاک کری اللہ تعالیٰ روح اونکی منقول ہی کہ ایک رات مجسی مجبولی لیا اور بے ظیف
 میری اوپر میری گئی جو مجکو بھی پیر دیا مونہ میرا وضو کی پانی سی پیگا تھا صاحب ان مقبول
 اور حالو کا کہتا ہی کہ سار بار روشنی کوئی ہی کہ ایک ساعت سی کم میں تو بار سب قرآن
 ختم کیا ہی حرف حرف آیت پڑھی ہی اور یہ حالت اوسکو بہت پڑی ہی اور جو قوت روح
 کی کمال کو پہنچی ہو سکتا ہی کہ قالب کو طرف زمانہ روحانیت پہنچی اور ایک ساعت میں
 کام تو تیرا برس کا کری اور قصہ معراج سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی اسی مقام میں
 تھا کہ ایک ساعت میں تفصیلین ملکون کی ایک ایک اوپر ظاہر فرمائیں اور نوی ہزار کلمہ
 حق تعالیٰ سی سنی جو پھر آئی ابھی بستر گرم تھا اور دوسری برزگان طریقت فی پاک کرے
 اللہ تعالیٰ روحین اونکی فرمایا کہ ایک دم سالک کا عام کی ہزار برس کی طاعت کے

قیمت پانہی اور جو کہ کہا گیا زمان اور مکان کی اسرار سی ایک قطرہ ہی اون دریاؤں
 بیکرانی سنی اور بہت دشاہ واریج گھر اور دریا کی سی بہت بہن پوشیدہ گینن نامہ گینن
 جانتے تو کہ حق تعالیٰ و تقدیر سن ازل اور ازبدی ہی اور سخن اوسن سجاہ کا ایک ہی اور
 تقدیر اور تجد و اوس سی نہیں ملتا ہی ازل سی بی اول کے ایک تک ہی آخر کی ساتھ
 اوسن کلام کی کلام کرنیوالا ہی بی انقطاع کی سب مخلوقات کو ایک کن فیکون
 کی کلمہ سنی پیدا کیا اور یہ کلمہ ازل اور ابد کو محیط ہی اور ساتھ ایک ارادہ کی ارادہ کرنی والا
 ہی سب مرادوں کو ازل سی ایک تک اور اسی قیاس سے باقی صفتیں سب مرادوں میں
 ارادہ اوسن سجاہ کی بہن نہ کم نہ زائد نہ الکی پیچی شلاطینت آدم علیہ السلام کی تین
 فرمایا ہو فلانی وقت میں فلانی جگہ لاہرم درمیان مکہ اور طائف کی چالیس ہزار برس
 تک تھی جیسی کہ حق تعالیٰ نے چاہا اور اگر تقدیر ایک پلاک حکمتی میں بیچ وجود کے آگے
 تو خلاف ارادہ اور خلاف کن فیکون کی ہوتا اور محال جانتا ناشی حق سجاہ پر اور جانتا یہ کہ وہ اللہ
 کلام کرنیوالا اسی اند تک بی انقطاع باوجود اسکی کہ سخن اللہ تعالیٰ کا ایک ہی ہے
 تعدد اور تجد و کی اور بی بعض اور فکر کی اور جانتا ان قہمون معانی عالمی کا باحقیقہ موجود
 ہی اور مشاہدوں بصیرتوں کی اسی پرستوں کرنا ساتھ ایمان کی اول میں نہ حق ہی
 تو کہ آخر میں ساتھ قہمون تصدیق اور ترکیب کی اور طریق متابعت صاحب شریعت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی روشن اور ظاہر ہو جاوی اور گہراؤ میں آسین دریا کی بہت اثر ہی
 عرفان کی چینی بہن اور اللہ سبحانہ ہادی ہی واسطی صاحب کوشش کی طرف رہتہ
 مکاشفہ اور مشاہدہ کی اور واسطی ال شوق کی طرف رہتہ شوق کی اور ساتھ اللہ
 سبحانہ کی توصیف ہی اور وہ در دست اور صاحب ہدایت کا ہی اور تحقیق کا اب
 شروع کرتا ہوں میں تو خیر یعنی والی کی بیان میں اب سنا
 چاہی کہ پیرشتہ اس عاجزی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ

کامل اور مکمل نہیں سی تھی اور اپنی وقت کی مجد جبکہ سید احمد صاحب رام پور میں تشریف
 لائی تو آدمی کثرت سی مرید ہوئی سید صاحب فی اپنی مریدوں کو توجہ دینا شروع کیا اور
 معنی مرید کی یہ ہیں مریدانہ پیشہم کی ارادہ کرنی والا ساتھ ایک حسیں کی توجہ لوگوں کا
 ارادہ پکا اور مضبوط تھا خدا کی فضل سی اور سید صاحب کی توجہ سی اور کو فائدہ ہوا اور
 جن لوگوں کا ارادہ پکا تھا اور کو فائدہ ہوا اس طرح سی کوئی اور کسی کا مرشد ہوا ایسا مرشد کہ
 قائم ہوئی والا اور شرح کی اور ترک کرنی والا شرک اور بدعت کا کامل اور مکمل اور کسی مرید
 کا بھی ایسا ہی حال ہی جیسی کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اگر اس کا ارادہ پکا ہی تو فائدہ ہوگا
 اور جو چاہی تو کچھ فائدہ ہوگا جیسی سرمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں قطعاً

سرمد عظمیٰ عشق کا ہوس	سوز دل پر وہ کس زہینہ	عمری باید کہ یا آید کسار	این دولت سرمد کس زہینہ
-----------------------	-----------------------	--------------------------	------------------------

ترجمہ سرمد عظمیٰ عشق کا ہوس کی تین تین دیتی ہیں سوز دل پر وہ نہ کامی کی تین
 نہیں تھے وہیں عمر چاہی کہ یا آوی نہ بعین کی یہ دولت سرمد ب آدمیوں کی تین
 نہیں دیتی ہیں اور اگر کچھ ٹھہرا سا فائدہ ہوا تو وہ تزار نہیں پکڑتا ہی اسکا حال شاہ
 عبدالغریز صاحب محدث دہلوی فی اپنی کتاب فتح الغریز میں لکھا ہے وہ چار طرح
 پر ہی اور وہ چاروں طرح کی توجہ کی قسمیں جہتی اس رسالہ کی تیسویں مقصد میں لکھی
 ہیں اور انکی دیکھنی سی تزار پکڑنی اور نہ پکڑنا حال معلوم ہو جائیگا اور پکا ارادہ کرنے کا اور نہ
 کرنا حال شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی بخش انسان کی تکمیل کی واسطی ضرور
 ہیں چو اپنی تفسیر فتح الغریز میں لکھی ہیں اور اس عاجز فی اسکا بیان اور تیسویں مقصد میں
 لکھا ہے اور انکی دیکھنی سی خوب حال معلوم ہو جائیگا کیا ارادہ کرنی اور پکا ارادہ کرنے کا
 تیرہ سو ان مقصد یہ کہ اب یہ خیر خواہ فقار العلیل ترجمہ توحید جمیل کی عبارت لکھتا ہے کہ چہ
 نقشند یہ طریق کی بنا ہی وہ یہ ہی اور مشایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہیں جن پر انکی
 طریقہ کی بنا ہی بعضی اصطلاحات ہیں تو انہیں اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہی اور بعضی انکی

تاثیر کی شرط بر تو ہوگا اور خاک در گزنا چاہی ہو خوش در دم انتظار بر قدم یا سیر و در وطن ہم
 خلوت در انجمن ۵ یاد کرد و ہمار گشت نگہداشت ۸ یادداشت تویہ آئندہ کلیات خواہ
 عبدالحق شجرہ والی سی مقتول ہیں اور اونکی بعد میں اصطلاحین خواہیہ نقشبندی
 مزوی ہیں اور قوت زمانی ۲ و قوت قلبی ۳ و قوت عددی ۴ و ہوش در دم کہ
 معنی ہوشیاری اور بیداری ہر دم کی ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور بین رہی اپنی د
 سی ہر سانس میں کہ وہ غافل ہی یاد اگر اور جڑ لیتی ہی بتدریج دوام حضور کی صفا
 کر نیکا اور اسطرح کی ہوشیاری بتدریج کی واسطی مخصوص ہی بہر خب آگی طریقی اور س
 کی در میان میں اوی توجاہی کہ ہوش کر تار ہی اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت
 میں اسطرح کہ تال کر ہی ہر ساعت کی بعد کہ اس میں ساعت میں غفلت کی
 یا نہیں سوا اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کر ہی اور ازیدہ اسکی ہوش کر نیکا ارادہ کرتے
 اسطرح مدام تقصص کر تار ہی بیہوش کہ دوام حضور کو پہنچ جاوی اور پچھلی طریق
 کی ہوشیاری سی بو قوت زمانی ہی اسکو خواہ نقشبندی استخراج کیا اسواسطی کہ
 او ہون کی معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کر تا ہر دم میں کیا
 متوسط کی حال کو پریشان کر تار ہی اسکی مناسب تو استتراق ہی توجہ الی اللہ
 میں اس طرح پر کہ اسکو اپنی متوجہ ہوئی دانست ہی مرتسم حال تہوڑا بارہ
 مرتسم کہتا ہی ہر دم کامیابہ عنایت ہی ہوش در دم سی سوبیستدی کی سبب
 ہی نہ متوسط کی اور قدری مدت کامیابہ بکا نام و قوت زمانی ہی لائق مرتسم متوسط
 سی مولانا فرمایا کہ و قوت زمانی کو صوفیہ کامیابہ کہتی ہیں حدیث وارد ہے کہ ہوشیا
 وہ شخص جسکی اپنی نفس کو ذابا اور بالغ نہ دوت کی واسطی عمل کیا اور امیر المؤمنین
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خطبہ میں فرمایا کہ اپنی جانوں کامیابہ کر و قبل اسکی کہ
 شعی جناب لیا جاوی اور ادگو وزن کر و قبل اسکی کہ وزن کی جاوا اور مستعد جاوا

غرض اکبر کی واسطی یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اور سدن تم سامنی کیے
 جاؤ وگی تمہاری کوئی چیز چھپ سکی گی اور نظر بر وقت رحم کی توبہ مراد ہی کہ سالک
 پر واجب ہی کہ اپنی چلی پہرنی کی وقت کسی چیز پر نظر ڈالی سو اپنی تہم کی اور نہ
 اپنی تہی کی حالت میں دیکھی مگر اپنی آگے اس واسطی کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور جب
 انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سے روکتا ہی جیکے
 وہ طلب میں ہی اور در حکم نظر ہی لوگوں کی آوزین اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنی والد
 مرشد ہی میں سافر ہوتی ہی کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا نسبت بتدی ہی ہی اور تہی کی تہم کا حال
 اس رسالہ میں نہیں لکھا جائیگا اس واسطی کہ بنا اس رسالہ کی اوپر مختصر کی ہی اور شاہ
 ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ قول حبیبیل میں
 مفصل لکھا ہی جو چاہی وہاں دیکھ لی اور **عشر در وطن** کا تو طلب قتل
 کرنا ہی صفات شہرہ چہ بیستہ سی صفات ملکیت فاضلہ کی طرف تو سالک پر جواب
 ہی کہ اپنی نفس کا متفحص ہی کہ آیا اوس میں کچھ حب خلق باقی ہی یہ جب اوس کو جان
 جاوی تو سرنوسی توبہ کری اور جانی کہ یہ میرا بت ہی اس واسطی کہ جو تکو خدا سی باز
 رکھی وہ فی الواقع تیرا بت ہی پہر کی لا الہ الا اللہ لا الہ سی ارادہ کری کہ میںی فلا نی
 چیز کی محبت نفی کر دیا اور لا اللہ سی قصد کری کہ اللہ کی محبت میںی اوسکی مقام پر نہایت
 کر دی اور وہ اسکی یہی کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دل کی اندر بہت چھپی ہوئی
 ہیں او کا کمالا ممکن نہیں مگر کمال شخص اوز تلاش سی اور سالک پر واجب ہی
 کہ تلاش کری کہ آیا اوسکی دلیں کسی کا حد یک کا کہینہ یا اعتراض موجود ہی تو
 اوسکو توڑا کری اس کلمہ کی مداومت سی **فنا** مدہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 فی فرمایا جسینی اللہ کی محبت کا خالص فرہ چکنا تو اوسنی اوسکو طلب دنیا سی باز
 رکھا اور سب لوگوں سی اوسکو خوشی کر دیا **پہیت** از دوران شو آشنا و از برون

بیگانہ و جس پر پچھنیں زیبا روش کرمی بودند جهان اور جلوت و راجمین کا
 مطلب ہی کہ دل ہی خدا کی ساتھ مشغول نہی اپنی جمیع حالات میں پڑھانے
 میں اور کلام کرنی اور کہانی اور مینی اور عینی میں تو سالک کو واجب ہی کہ خدا
 کی طرف متوجہ رہی کا مکہ یعنی قوت رشتہ ہم پہنچاوی ان اشغال مذکورہ کے
 مشغولی کی وقت خواجہ نقشبندی فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالیٰ کی قول
 میں **وَرَبِّكَ جَاكِلًا تَلْعَنُ عَمَّا كَانَتْ تُحِبُّ** عَن ذِکْرِ اللّٰهِ کہ مراد ہی وہ لوگ ہیں جن کو
 سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ ہی خافل نہیں کرتی مترجم کہاسی دل پیار و
 بجاگو یا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ لباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ
 متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگوں پر مخفی نہی اس میں اکثر کہانی اور سنی کا
 مسئلہ ہی تو بہتر یہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات
 کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق تعالیٰ سبحانہ کی ساتھ رہی چنانچہ خواجہ عیسیٰ رانی
 فی بھی ضمنون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سی اشنار اور باہری بیگانہ
 کی مانند ایسی پیاری چال کتبی چنان میں **فانہ مترجم کہتا ہی صنف**
 حسانی فی حق فرمایا کہ اس مانہ میں دفع ریاکاری کی واسطی اس سے بہتر کو
 وضع نہیں باخدا کی واسطی کہ طلبا کی وضع اور لباس اختیار کری اور با حق رہی اکثر
 عوام کو اسکی ساتھ عقیدت نہو کی بھی گمان کرنیگی کہ یہ ملاہین کتاب کی کیڑے
 انکو درویشی اور ولایت سی کیا نسبت بخلاف لباس فقر کی یا مطلق ترک لباس
 کی حکایت ایک شخص فی خواجہ نقشبندی پوچھا کہ کاربازی حین مشغولی میں
 توجہ الی اللہ رکھنا اور خافل نہو نا کیوکر متصور ہو اور اسیر کیا دلیل ہی خواجہ طیار
 فی اس کیت سی استدلال کیا کہ **وَلَا تَلْعَنُ عَمَّا كَانَتْ تُحِبُّ** عَن ذِکْرِ اللّٰهِ
 و غیر ذلک نہیں خافل ہوتی سوداگری میں یہ عینی ہر کی یاد سی از تفسیر موضح القرآن

اور یاد کروسی مراد ذکر الہی یا نبوی اور اثبات یا اثبات مجرب یعنی یا قیظ زبان سی
 اللہ اللہ کہنا یا دل سی چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی فائدہ یاد کروسی مراد یہی کہ
 ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہی جبکو مرشد سی سیکھا ہی بیان تک کہ حق جل شنا
 کی حضوری حاصل ہو جاویں خواجہ نقشبند قدس سرہ فی فرمایا کہ مقصود ذکر سی یہی
 کہ دل ہمیشہ حضرت حق کی ساتھ حاضر رہی بوصف محبت اور عظیم کی اس واسطی کہ
 ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا فی السی شتہ الغریبہ اور بارگشت
 یعنی رجوع کرنا اور پھر نا اس سی عبارت ہی کہ قدری ذکر کی بعد تین بار یا پانچ بار
 سناجات کی طرف رجوع کری سو یوں دعا کری اللہ غر و جل سی بحضور دل کہ اے میرے
 رب تو ہی میرا مقصود ہی مینی دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیری ہی واسطی اپنی نعمت کو
 مجھ پر کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سی مینی سنا و نانی
 ہی کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سی خاقل ہو اس واسطی کہ
 جو ہستی پایا سکی برکت سی پایا فائدہ مولانا فی فرمایا کہ ذا کہ جب کلمہ کہ دسی
 کہی تو اسکی بعد واسطی کلمہ الہی تو ہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب
 ہی یعنی اس ذکر سی تو ہی مقصود ہی اس واسطی کہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد گمانی نہ
 ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کر کی ذکر کو خالص کرنا چاہی تاکہ باطن ماسوا می حق
 سی صاف ہو جاویں و اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاویں تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد
 کیا کری تو مرشد کی برکت سی اوسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاویگا اور
 بارگشت سی اخلاص حاصل کرنا اس واسطی ذکر میں شرط عظیم تھی کہ ذا کہ کی دل میں
 وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سی تو اوس پر مغرور ہو جاتا ہی اور اوسکو مقصود ذکر
 قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکی حق میں یہ زہری زیادہ تر مضر ہی اور نگاہ شست
 تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کی ہانکنی اور ذکر کرنی سی تو سالک کو

لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہی سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنی دل میں چھوڑی
 کہ خطورہ کر سکی خواہ نقشہ بند حمت اللہ علیہ فی فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطری کو اس کی
 بیداری طور میں روک دی اس واسطی کہ جب ظاہر ہو چکا تو نفس اور کی طرف بال ہوا چلا
 اور وہ نفس میں اثر کر چکا پھر اس کا دور کرنا مشکل ہو گا تو یہی چکا ہوا شہت طریقہ ہی حاصل
 کرنی ملکہ خطرتہ ذہن کا خطرات اور وسوسہ کی خطورہ کرنی ہی فائدہ مند نہ رہا
 فی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا چاہی ہی بزرگوں کی نزدیک
 یہ امر ہم ہی اور اولیای کا طین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہی اور یاد و
 تو عبارت ہی توجہ صرف سی جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود حقیقت
 کی طرف اور حق بات یہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر
 قنای تام اور بقای کامل کی بعد و اللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کی
 دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کی یہ دولت منتہیان ولایت کو الہیہ
 حاصل ہوتی ہی اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم ہی ہوش مردم کی تفسیر میں
 بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کی تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت
 استغفار کرنا اور آئندہ کو اس کی ترک پر بہت باندہ بنا اور وقوف عددی تو
 طاق کی محافظت کرنا کا نام ہی اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا
 اور وقوف قلبی عبارت ہی اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چہاتی کے
 نیچی سو صغیر ہی اور حکمت اس توجہ کی دل سی جیسی ضربات کی رعایت
 میں حکمت ہی مشائخ قادریہ کی نزدیک یعنی تا اپنی خیر کی سوا توجہ نہ باقی رہی
 اور خطرات بیرونی کا دلین دخل نہ ہوتا بتدریج جدا ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے
 فائدہ مولانا فی فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ ادب و اہت پر ہی ایشامی ذکر میں
 اور دل کو ذکر حق سی مشغول کر لی اندک ذکر اور ذکر کی مفہوم سی ہمیں اور نیکار نہ ہو

خواہے تشریف دینی جس شخص اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں منسرایا اور توقف
 قلبی تو اونکی نزدیک انشائی ذکر میں لازم ہی جیسے کہ مرقبی لازم ہیں اور مرقبی اس
 رسالہ میں لکھدی ہیں بلکہ مقصود ذکر سی دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہیں بدون
 توقف قلبی کی اور کیا خوب کسینی کہا ہی **عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ**
فَمِنْ ذَلِكَ الْكَخُولِ فَإِنَّكَ تَوَلَّى یعنی اپنی دل کی ایڑی پر پڑیا کی طرح ہوجا
 اسو اٹھلی کہ اس لزوم سی ہمیں حالات عجیبہ پیدا ہونگی **استغراق بالکسر** ہمہ
 راذا گرفتن و تمام توانائی خود کاری کردن و غرق شدن از منتخب غرق بفتح تین
 مصدر است بمعنی تمام فرو رفتن در آب و از سر گذشتن آب وغیرہ و متعل بسکون است
 و بفتح اول و کسر بمعنی غریق از غیثات اللغات **خساست**
 بالفتح ناکس و زبون شدن از منتخب موضوع نہادہ شدہ و ساختہ شدہ ۱۲ از
غیثات اللغات چو دیوان مقصود کہ کتاب سہاج العابدین جو امام
 محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اوسمین شیطان کی مکرون کا بیان
 لکھا ہی بیان یہ اب شیطان کی مکرون کو معلوم کرنا چاہی کہ شیطان آدمی سے
 سات طرح پر کر کرتا ہی پہلی کہ خود عبادت ہی سی روکتا ہی اوسوقت اگر خدای
 تعالیٰ توفیق دی تو دلو پر سبھا کر شیطان کو ہٹا دیوے کہ مجھ کو عبادت کرنا
 ضروری ہی اسواسطے کہ مجھ کو آخرت کی توشہ بغیر چارہ نہیں اور دنیا
 میں آخرت کا توشہ عبادت ہی سے ہو سکتا ہے اب دوسرا
 حال پہیلاتا ہی اور آخرت کی توشہ کی لپی ڈھیل کرنی کو کہتا ہی یعنی کہتا ہی کہ پہر
 کر لیجو اوسوقت ہی اگر خدای تعالیٰ توفیق دی تو کہدیوے کہ میری موت میری
 اختیار نہیں ہی نہیں معلوم اتنی دیر تک زندہ رہوں یا نہ رہوں اور اگر آجکی
 کام میں کل تک کا توقف کروں تو کل کا کام کب کر دنگا کیونکہ ہر روز کی لیے

ایک کام مقرر ہی تب تیسری طرحی مل کر تا ہی اور عبادت میں جلدی کرنا کہ
 کہتا ہی تاکہ صیاح عبادت کا ہی دنیا ادا نہ ہو اور سب جہاں تا ہی کہ جلدی فارغ
 ہو فلان فلان کام کرنا ہو ہی پر اگر خدا تعالیٰ توفیق دی تو یہ کہہ کر اوسکو رد کر دینی
 کہ تہوڑی عبادت احتیاط اور استہکی کی ساتھ ادا ہو تو بہتر ہی بہت سی کام بیکار
 ہونی سی پر چوتھی طرحی اگر کہتا ہی کہ لوگوں کی دکھلانی کو خوب عبادت کرے
 چاہی اور غرض اونکی یہ ہوتی ہی کہ ریا میں ڈال کر خراب کرے پس اگر اللہ تعالیٰ
 کا فضل شامل ہو تو کہہ دوی کہ لوگوں کا دیکھنا تا سیری کام آویجا خدا کا دیکھنا کافی ہی
 پانچویں طرح یوں سامنی آتا ہی اور عجب کی باتیں سکھاتا ہی کہتا ہی کہ آج تمہیں
 کو خدا دوستدار بندہ ہی تیری علم اور تیری شب بیداری کی کون برابری کر سکتا ہی
 اوسوقت خدا تعالیٰ اگر توفیق دیوی تو یہ کہہ دوی کہ خدا تعالیٰ کا شکر و احسان
 ہی جو مجھ کو ایسا پیدا کیا اگر اوکی توفیق شامل نہ ہوتی تو سیری اور سیری عبادت
 کیا قدر ہوتی چٹھی ایسی طرح ہی کہ اوکی کسی کو خبر نہیں ہوتی مگر جو عالم کہ دانا اور
 بیدار ہوں وہ یہ ہی کہ ہی عبادت کو خوب چہا کر ادا کر خدا تعالیٰ بندہ کو پیہر احوال
 آپ ظاہر کر دیا اور اوکی غرض اس سی زیا خفی میں ڈالتی کی ہوتی ہی اللہ تعالیٰ
 کی مدد سی اوسکو اس طرح ہما دیوی کہ امی طبعوں اوسوقت تک تو عبادت قاب
 کر نیکی لپی پیش آتا تھا اب درستی کی طور پر فاسد اور تباہ کر نیکی سامنی آتا ہی مجھ
 عبادت کی ظاہر ہونی سی کیا کام ہی میں قہ بندہ ہوں بندگی کرنا میرا کام ہی خدا
 تعالیٰ کو اختیار ہی خواہ ظاہر کر ہی یا پوشیدہ کہی اور خلقت کی اختیار میں کیا ہی
 جو اونکی آگی عبادت ظاہر کرنی سی کچھ مجھ کو حاصل ہوگا ساتوین طرح معہ دلیل
 کہتا ہی کہ تمہی عمل کی کیا ضرورت ہی اسو سطحی کہ اگر تجھ کو ازل ہی سعید اور نیک
 بنایا ہی تو عمل کی کچھ حاجت نہیں اور اگر بدبخت اور شقی پیدا کیا ہی تو عمل کرنی سی

پلہ فائدہ نہیں اگر خدا تعالیٰ بچاوی تو اوس وقت خدا کی توفیق سی اوس سی کہی کہ اسی ملعون
 میں بندہ ہوں نہیں پر فرمانبرداری پروردگار کی لازم ہی جو حکم کہ سعادت یا شقاؤ کا آہنی کیا کر
 وہ جانی مجھ کو اوس سی کچھ کام نہ پہنچ نظر اسکی میں ہر طرح سی عمل کا محتاج ہوں اگر نیک بخت ہوں
 تو ثواب کی زیادتی چاہتا ہوں و اگر نعوذ باشد بد بخت ہوں تو بھی محتاج ہوں
 کیونکہ اپنی نفس کو ملاست کرنی سی باز رہوں یعنی یہ نکہوں کہ یہ بد بختی تیرے
 سبب سی ہوتی ہی سو اسی اسکی آگ میں فرمانبردار ہو کر جانا فرمانی کر کے
 جانی سی بہتر ہی باوجودیکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی کو عبادت پر عذاب نہیں
 کرے بلکہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہی اور اوس کا وعدہ خلاف نہیں ہو گا پندرہوا
 مقصد روکنی والا نفس ہی طالب عبادت کو نفس سی بھی بچنا لازم ہی جو ہر
 وقت خرابی کی طرف بلاتا ہی اور نفس سب دشمنوں سی زیادہ ہی اور اوسکی
 بلا ہی تمام بلاؤں سی سخت ہی اور اوسکی دوا اور علاج بھی بہت مشکل ہی دو سبب
 سی اول یہ کہ یہ دشمن اپنی اندر کا ہی اور گہر کی چور کا دفع کرنا بہت دشوار ہی
 بعیت ہی پیغمبر سی روایت مجھوں * **بَيْنَ جَنْبِكَ حَكْمٌ اَعْدَاؤُ**
 معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ سب سے بڑا دشمن تمہارا تمہاری پسلیوں میں ہے
 یعنی نفس دوسرا سب سے ہی کہ یہ دشمن آدمی کا محبوب ہی اور محبوب کا عجیب معلوم
 نہیں ہوا کرتا ہی اپنی نفس کی سب خرابیاں بہتر معلوم ہوتی ہیں اسکی سو اس
 آدمی سی بہت نزدیک ہی اس لیے اوس کا عجیب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ سر
 کی سلائی جب تک دور ہوتی ہی تو نظر آتی ہی اور جب آنکھ میں ڈالتی ہیں تو دیکھ
 نہیں سکتی پس جبکہ نفس کا یہ حال ہو تو کیا عجب ہی کہ بہت جلد آدمی کو فضیحت
 اور ہلاکت میں ڈالی اور اوس کو خیر تک نہ ہو مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی فضل سی رحم فرماو
 یہاں اب ایک لطیف بات سنی چاہی کہ اگر خوب غور کیا جاوی تو سب قہوں کے

اصل بھی نفس نامہ معلوم ہوتا ہے نفس نامہ یعنی حکم کرنا والا برائی کا اور جتنی نعمتیں
خلقت کو پیش آئیں یا قیامت تک پیش آویں گی سب سب ہی نفس ہی جو کہ یا
کسی بلا میں گرفتار ہوا ہے یا تنہا نفس کی سبب ہوا ہے یا نفس اور شیطان کی
دونوں کی سبب ہی کیونکہ پہلی نافرمانی خدا تعالیٰ کی شیطان سے ہوئی ہے اور
سبب اسکا بعد تقدیر الہی کی جو سبب سے پہلی ہے ہوا ہے نفس تنہا بعد اسی ہزار
برس کی عبادت کی کبر و حسد فی او سکودریا صلاکت میں گرایا چنانچہ ہمیشہ
کو غرق ہوا وہاں پر شیطان تہا بہ خلق بلکہ نفس کی تکبر اور حسد فی او سکی ساتھ
یہ کچھ معاملہ کیا بعد اسکی گناہ حضرت آدم علیہ السلام سے سرزد ہوا ہے اور اسکا
سبب بھی شہوت اور نفس تھا کیونکہ نفس فی اپنی ہمیشگی زندگی کی لالچ سی اونکو
میں ڈالا یہاں تک کہ شیطان کی بہکانی سے اور نفس کی تحریش کی سبب
خدا تعالیٰ کی حسد یاہ اور پشیمانی سے منکر دنیا میں آئی اور حسد سی اونکی اولاد پر کیا
کیا خرابیاں گئی ہیں اور ہمیشہ گزشتگی بعد اسکی ہابیل قابیل کی حکایت کو دیکھنا
چاہی کہ حسد اور بغل کی سبب نافرمانی کی اور سکی بعد ہاروت اور ماروت کا حال
دیکھو کہ شہوت کی سبب سی گناہ ہوئی اسطرح سی قیامت تک خلقت میں
نفس کی سبب سے فتنہ اور فساد رہا اور اگر نفس کا سبب نہ ہو تو سب خلقت نیکی
کرنی میں مصروف رہی پس جب نفس ایسا دشمن ٹھہرا تو اسطرح کی دشمنی سے بھاؤ کرنا
عقلانہ ضروری ہے اور طریق اور حیلہ اسکی دفع کرنا بہت مشکل ہے اسواسطی کہ اور دشمنوں
کی طرح ایک دفعہ مغلوب کرنی سے اسکا ضرر دور ہونا ممکن نہیں کیونکہ یہ مرتب
اور آگہی اور اسکی برائی کی سبب سے دفعہ اسکو مطلق العنان بھی نہیں کر سکتے
پس ضروری ہے کہ ان دونوں طریقوں کی درمیان میں ایک طریقہ اختیار کرے
یعنی اسکی پرورش اور تقویت تو اتنی کری کہ نیک کام کی برداشت کر سکے

اور اوسکو اتنا ناتوان کری اور قید میں رکھی کہ وہ اپنی اختیار میں رہی غرض کہ نفس کی
 علاج میں آدمیکو بڑی باریک بات اور دشوار طریقہ کا محتاج ہونا پڑتا ہی اور وہ طریقہ
 یہ ہی کہ نفس کو روک کر تقویٰ کا لگام دی تاکہ دونوں فائدی گورہ حاصل ہوں اب اگر
 کوئی کہے کہ نفس تو جانور نافرمان اور سرکش ہی اسیکو کیونکر قابو میں لادیں اور کس
 جیلی سی ایسی سرکش کو لگام دیا جاوی تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بات بہت دست
 ہی نفس ایسا ہی بیجا بوی تاہم اسکا حیلہ یہ ہی کہ پہلی اوسکو نرم کر لینا چاہی
 تاکہ اوسکو لگام دی سکیں اسکا کم کی جانتی والوں نے بیان کیا ہی کہ نفس کا نرم کرنا
 تین چیزوں سے ہو سکتا ہی اول تو یہ کہ تمام شہوتوں اور لذتوں سے روک رکھی کیونکہ
 سرکش جانور کو جب گھاس دانہ نہ ملے تو تالچ ہو جاتا ہی دوسری یہ کہ اوسپر عبادت
 کا بہت سا بوجھ لاد دی اوسو سٹی کہ جب گدی بہت بوجھ لادتی ہیں تو نرم ہو جاتا
 خاص کر اسوقت میں کہ جب گھاس کم ملی تیسری یہ کہ خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور
 اوسکی سامنی روئی کیونکہ بغیر مدد خدا تعالیٰ کی اوس سے چٹکارہ نہیں ہو سکتا
 حضرت یوسف علیہ السلام نے باوجود پیغمبر ہونی کی کیا فرمایا تھا إِنَّ النَّفْسَ لَمَّا تَلُوْ
 بِاللَّسُوْغِ اَلَا مَآرَجُہُمْ ہِیَ جَرَحٌ اور میں پاک نہیں کہتا اپنی جیو کو کہ جیو تو
 سکھاتا ہی برائی کو جو رحم کیا میری رب تی بیشک میرا رب ہی بخشنی والا مہربان کہ
 کہ نفس ہر وقت بدیا حکم کرتا رہتا ہی مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرما وی جب ان
 آدمیوں نے چیزوں پر عمل کر لیا تو نفس نافرمان فرمانبردار ہو جاویگا اوسوقت جلدی سی
 تقویٰ کا لگام اوسکو دیکر اوسکی بدیسی بی کشکی ہو جانا چاہی مطلق العنان آزاد
 و بی تعرض و گذشتہ شدہ عنان ارجیات اللغات سولوان مقصد
 تقویٰ کی بیان میں اب تقویٰ کو جانا چاہی کہ وہ کیا چیز ہی تقویٰ ایک
 بہت نایاب خزانہ ہی اگر اوسکو قابو میں کر لیا تو تمام نیکی اور زرق سی مراد زرق

غیب کا کہ آدمی کو ایشید کی طرف سے تائید اور آسانی ہوتی ہی اور ثواب اور بڑی خوش
 حاصل ہوتی گویا تمام بہلا بیان دنیا و آخرت کی اپنی پسین ایک ہی کر لیں اس
 ایک خصلت میں جس کا نام تقویٰ ہی سبب یکساں جمع ہیں قرآن شریف میں فرما
 کرو توبت جگہ پر ہنسکا ذکر فرمایا ہی اور بہت ثواب اسکی ساتھ میں لایا ہی اور یہ
 بہلا بیان اسکی طرف نسبت کی ہیں اور میں ہی بازہ باتیں جو تقویٰ کی ساتھ
 بیان فرمائی ہیں گنوائی دنیا ہون ایک نو صرف طرح اور ثناء ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَلَئِنْ
 تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزَايَ لَكُمْ ترجمہ یعنی اگر تم صبر کرو اور تقویٰ کرو پس یقیناً
 وہ غم کی کاموں میں ہی یعنی ایسی کاموں میں ہی جسکا ارادہ کرنا ضروری ہی
 دوسری دشمنوں سے حفاظت حاصل ہوتی ہی تو کہ تعالیٰ وَلَئِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا
 لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُكُمْ شَيْئاً لَمْ تَرْجِعْهُ لَكُمْ ترجمہ کرو اور تقویٰ کرو تو تمکو اور تمکا کرم
 نقصان نہ کرے گا تیسری خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی ہی تو کہ تعالیٰ إِنْ أَلَّفَ مَعَكُمْ
 اتَّقُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُخْشَوْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ ایسی لوگوں کی ساتھ ہی
 تقویٰ کریں اور ان لوگوں کی ساتھ ہی جو نیک کام کریں چوتھی سختیوں سے نجات
 ملتی ہی اور بزرگ حلال حاصل ہوتا ہی اللہ تعالیٰ فرمایا ہی وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 مَخْرَجاً وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ترجمہ یعنی جو کوئی تقویٰ کری اسکا خدا
 تعالیٰ سبب سختیوں سے نجات دیتا ہی اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہی جسکا اسکی
 حال نہ معلوم ہو یا چون عمل کی درستی تو کہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 وَلَكُمْ سَبِيلٌ مُسْتَقِيمٌ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لَكَوْا لَكُمْ ترجمہ یعنی اے ایمان والو تقویٰ کرو اور سچی مار
 ہو تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری غلوں کی درستی کرے چشتی گناہ بخشی جاتی ہیں جیسا کہ
 اسی آیت کی بعد وَلْيَعْرِضْ لَكُمْ دُوبَكُمْ ترجمہ فرمایا ہی یعنی عطا وہ عطا
 عمل کی تقویٰ سے یہ فائدہ کہ تمہاری گناہ بخش دیا ساتوین خدا تعالیٰ کی محبت جانا

ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کو دوست
 رکھتا ہی آتھوین عبادت قبول ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا یَقْبَلُ اللہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
 ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کی سو اس کے عبادت قبول نہیں کرتا یہاں تقویٰ
 سی مراد تقویٰ کفری ہی کیونکہ بدون ایمان کی کوئی نیکی قبول نہیں نوین حالہ
 کی نزدیک برزگی حاصل ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰیْکُمْ ترجمہ
 یعنی خدا کی نزدیک تم میں سے بزرگ وہ ہی جو سقی زیادہ دشوین دونوں جہان
 کی خوشخبری قولہ تعالیٰ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمْ اَلْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوِۃِ الدُّنْیَا
 وَفِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ یعنی جو لوگ ایمان والی ہین اور تقویٰ والی اونکو دنیا و آخرت میں
 خوشخبری ہی گیارہوین دوزخ کی آگ سی نجات ملتی ہی قولہ تعالیٰ قَدْ یُخْرِجُ
 الَّذِیْنَ اٰتَقَوْا ترجمہ یعنی دوزخ پر کوب گدڑیگی پھر ہم متقیوں کو بچا لاوینگے بارہوین
 بہشت میں ہمیشہ رہنا خدا تعالیٰ فرماتا ہی اِلٰذْثَ لِلْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی بہشت
 متقیوں کی لپی بنائی گئی ہی غرض کہ دونوں جہان کی خویان تقویٰ میں کھی
 ہین پس اس تقویٰ سی پہلو لکھ ہی بی نصیب نہونا چاہی اور یہ ہی یاد رہی کہ
 عبادت میں تین چیزیں اصل ہین ایک توفیق اور تائید خدا تعالیٰ کی یہ خاص
 متقیوں کی لپی ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ اللہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی خدا تعالیٰ
 متقیوں کی ساتھ ہی دوسری عمل کی درستی اور نقصان کا نہ ہنا یہ ہی متقیوں کی
 لپی ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یُضِلْ لَکُمُ الْاَمَّا لَکُمْ ترجمہ یعنی اگر تم تقویٰ
 کرو گی تو درست کرو گی تمہارے لیے تمہارے کام تیسری عمل کا قبول ہونا یہی
 متقیوں کو حاصل ہوتا ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّمَا یَقْبَلُ اللہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
 ترجمہ یعنی متقیوں کی سو اس کے عمل قبول نہیں کرتا ہی اسہی تینوں چیزوں پر
 عبادت کا مدار ہی اسو اسطی کہ عمل کرنی سی پہلی توفیق ہونی چاہی بعد اسکی

غیب کا کہ آدمی کو اللہ کی طرف سے تائید اور آسانی ہوتی ہی اور ثواب اور نفعی نفع حاصل ہوتی گویا تمام بہنایان دنیا و آخرت کی اپنی پاسبان کہ اپنی کریمین اس ایک خصلت میں جس کا نام تقویٰ ہی سبب یکیاں جمع ہیں قرآن شریف میں فرما کر تو بہت جگہ پر اس کا ذکر فرمایا ہی اور بہت ثواب اس کی ساتھ لین لگایا ہی اور بہنایان اس کی طرف نسبت کی ہیں اور میں ہی بارہ باتیں جو تقویٰ کی ساتھ بیان فرمائی ہیں گنوائی دنیا و دن ایک نوصرت منح اور شاہی حبیب کہ فرمایا کہ **وَلَا تَقْنَدُوا وَتَقْنَدُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزَائِكُمْ** ترجمہ یعنی اگر تم صبر کرو اور تقویٰ کرو پس یقیناً وہ غم کی کاسوں میں ہی یعنی ایسی کاسوں میں ہی جس کا ارادہ کرنا نہ عزی ہی دوسری دشمنوں کی حفاظت حاصل ہوتی ہی قولہ تعالیٰ **وَلَا تَقْنَدُوا وَتَقْنَدُوا** لا یضُرُّکُمْ کَیْدُہُمْ شَیْئاً ترجمہ یعنی اگر صبر کرو اور تقویٰ کرو تو تم کو اور لگا کر یہ نقصان نہ کرے گا میری خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی ہی قولہ تعالیٰ **إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ** ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ ایسی لوگوں کی ساتھ ہی تقویٰ کریں اور ان لوگوں کی ساتھ ہی جو نیک کام کریں چوتھی سختیوں کی نجات ملتی ہی اور بڑی حلال حاصل ہوتا ہی اللہ تعالیٰ فرمایا ہی **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لِّهْ خُرْجًا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَيْثُ لَا یَحْتَسِبُ** ترجمہ یعنی جو کوئی تقویٰ کرے اس کو اللہ تعالیٰ سبب سختیوں کی نجات دیتا ہی اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہی جس کا اس کے حال نہ معلوم ہو یا بچوں میں عمل کی درستی قولہ تعالیٰ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَدِيدٌ يُدْخِلُ لِمَنْ أَرَادَ لَكُمْ شَيْئاً لَكُمْ لَعْنَةً لِّمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** ترجمہ یعنی اے ایمان والو تقویٰ کرو اور سچی بات کہو تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری جگہ کی درستی کرے چوتھی گناہ بخشی جاتی ہیں جیسا کہ اسی آیت کی بعد **وَلَقَدْ لَعْنُوا لِمَنْ كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** ترجمہ فرمایا ہی یعنی علاوہ اس کے عمل کی تقویٰ سے یہ فائدہ کہ تمہاری گناہ بخش دیا تاکہ توین خدا تعالیٰ کی محبت حاصل

ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کو دوست
 کہتا ہی آتھوین عبادت قبول ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
 ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کی سو اس کے عبادت قبول نہیں کرتا یہاں تقویٰ
 سی مراد تقویٰ کفر سی ہی کیونکہ بدون ایمان کی کوئی شکی قبول نہیں نوین حالہ
 کی نزدیک برزگی حاصل ہوتی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ترجمہ
 یعنی خدا کی نزدیک تم میں سی بزرگ وہ ہی جو ستمی زیادہ دشوین دونوں جہان
 کی خوشخبری قولہ تعالیٰ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يُتَّقُوْنَ لَهُمُ الْخَيْرُ الْاَوْفٰى اَلَّذِيْنَ
 وَفِيْ الْاٰخِرَةِ ترجمہ یعنی جو لوگ ایمان والی ہین اور تقویٰ والی اونکو دنیا و آخرت میں
 خوشخبری ہی گیا رہوین دوزخ کی آگ سی نجات ملتی ہی قولہ تعالیٰ تَحْرِيْجُ
 الَّذِيْنَ اٰتَوْكَ ترجمہ یعنی دوزخ پر کوب گزریگی پھر ہم متقیوں کو بچا لاوینگے بارہوین
 بہشت میں ہمیشہ رہنا خدا تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ترجمہ یعنی بہشت
 متقیوں کی لپی بنائی گئی ہی غرض کہ دونوں جہان کی خویان تقویٰ میں لپی
 ہین پس اس تقویٰ سی پو گد ہی بی نصیب نہونا چاہی اور یہ ہی یاد رہی کہ
 عبادت میں تین چیزیں اصل ہین ایک توفیق اور تائید خدا تعالیٰ کی چنانچہ
 متقیوں کی لپی ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ترجمہ یعنی خدا تعالیٰ
 متقیوں کی ساتھ ہی دوسری عمل کی درستی اور نقصان کا نہنا یہ ہی متقیوں کی
 لپی ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلْمَعْمٰلُ كُمْ ترجمہ یعنی اگر تم تقویٰ
 کرو گی تو درست کرو گی تمہارے لیے تمہارے کام تیسری عمل کا قبول ہونا یہی
 متقیوں کو حاصل ہوتا ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
 ترجمہ یعنی متقیوں کی سو اس کے عمل قبول نہیں کرتا ہی اسہی تینوں چیزوں پر
 عبادت کا مدار ہی اسو اسطی کہ عمل کرنی سی پہلی توفیق ہونی چاہی بعد اسکی

نقیضان کی درستی چاہی تاکہ عمل تمام ہو دی ہوگی چھٹی اصل تمام ہو جائے
 تو قبول ہو نامزد ہو سیو چھٹی اصل عابدان کی خوشنودی کہتی ہیں اور
 یہ ہمیشہ حاجت ریزی کیا کرتے ہیں یوں کیا کرتے ہیں کہ خدا
 جس کی خوشنودی اور ہماری اصل کے نقیضان پوری کرے اور چھٹی اصل کے
 اور قبول کرے اور ان سے بخدا تعالیٰ فی تقویٰ کی سادہ وعدہ فرمایا ہے اور یہ
 متقیوں کو عبادت موتی ہیں گو وہ خواہش کریں یا کریں پس نکو ہی تقویٰ کر لیں
 ہی اگر عبادت کرنا چاہتی ہو بلکہ اگر دنیا و عقبی کی سعادت لہنا چاہتی ہو تقویٰ کر لیں
 اس جگہ ایک بات کو خوب سوچ کر دیکھو کہ تمام عمر غمتی عبادت کی اور
 اٹھائی یہاں تک کہ مطلب حاصل کیا یہ عرض ہو گی کہ یہ ساری عبادت مقصد
 ہو مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمایا ہے **اِنَّمَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ** یعنی تقویٰ والوں
 سوا ہی خدا ہی کسی عبادت قبول نہیں کرتا پس ساری عبادت کی
 قبولیت کا تقویٰ پر انحصار اور اس وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کوئی چیز خوش نہیں آتی تھی جیسا کہ
 جو شش معلوم ہوتا تھا اور مادہ رضی اللہ عنہ فرمایا ہے کہ تو ریت میں لکھا ہے
 کہ ابی قرظہ آدم تقویٰ کر اور جس جگہ چاہی سورہ اور بیان کرتی ہیں کہ عامر بن
 قیس ذات دن میں ہزار کھتین نماز کی اور کرتی اور جس وقت بستر آتی تو نفس سے کہتی
 کہ امی سب پریشانی گھر خدا کی قسم ایک بل بھی میں تمہیں سی راضی نہیں ہوتا ہوں
 جب تک تقویٰ نہ کری اور میری وقت رونی لگی اور منی پوچھا کہ روینکا کیا
 جواب دیا کہ خدا تعالیٰ کا فرمانا رو لانا ہی **اِنَّمَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ**
 یعنی متقیوں کی سوا کسی کا عمل قبول نہیں گا اب ایک اور اصل الاحول کو خود
 دیکھنا چاہی کہ ایک بزرگ فی اپنی پیری کہا کہ مجھ کو کبھی وصیت فرمائی پیری

جو اب تک نہیں کی ہیں تاکہ ایسی طاقت حاصل ہو جاوے کہ اس گناہ کی نگرانی کا
 پکا ارادہ کر سکی اور گناہ میں پیش قدمی میں پرن پڑ جاوے اور تہ آن شریف میں تقویٰ
 کو تین معنوں میں ارشاد فرمایا ہے ایک خدا تعالیٰ کا خوف اور حبیبیت جیسا کہ فرمایا ہے
 وَآيَاتِي فَاتَّقُونِ ترجمہ یعنی مجھ ہی سے ڈرو دوسری اطاعت اور عبادت کی معنوں میں
 جیسی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
 اسکی ترجمہ میں فرمایا ہے کہ اسی ایمان والو خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو جیسا او کا حق ہی ہے
 معنی دلا پاک کرنا گناہوں سے اور تقویٰ کی اصلی اور حقیقی معنی یہی ہیں وہ دو تون
 نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَيَرْهَنْوْكَ وَيَخْشِ اللَّهَ وَمَتَّقْهُ فَإِنَّ
 لَهُمُ الْفَاتَرْنَ ترجمہ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کی اور اسکی رسول کی اطاعت کریں
 اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور تقویٰ کریں وہی ہیں چپٹی والی اس آیت میں چپٹی
 اطاعت اور خوف کا ذکر کیا بعد تقویٰ کا ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ
 اطاعت اور خوف کی سوا ہی اور وہ دل کا پاک کرنا ہی جیسا کہ کہنا ہی اور بزرگوں
 کی کہنا ہی کہ تقویٰ کی تیریں جی ہیں تقویٰ شرک سے اور تقویٰ بدعت سے اور تقویٰ گناہوں
 فرعیہ سے ان تینوں کو خدا تعالیٰ فی ایک آیت میں ذکر کیا ہے وَلِلَّهِ تَقَاتُ الْإِيمَانِ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَاحَ فَمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَتَقَاتُوا
 وَآمَنُوا فَتَقَاتُوا وَآمَنُوا وَاللَّهُ بِحُبِّ الْجَنَّةِ بَیِّنٌ ترجمہ یعنی اور نہیں ہی اون
 کو کہو جو ایمان لای اور نیک کام کی اون خیر نہیں کہ کہاتی ہیں جبکہ تقویٰ کریں اور ایمان
 لای ہیں اور نیک کام کی اور تقویٰ کیا اور ایمان لاسے اور تقویٰ کیا اور نیک کی خدا تعالیٰ
 نیک کام والوں کو دوست رکھتا ہے پس پہلی جگہ تقویٰ شرک سے ہی اور ایمان
 کہ اسکی ساتھ ذکر کیا ہے اس سے ہی توحید مراد ہے دوسری جگہ تقویٰ بدعت سے
 مراد ہے اور اسکی ساتھ ایمان جو ذکر کیا ہے اہل سنت و جماعت کی اقرار کرنی سے

غرض ہی تیسری جگہ تقویٰ گناہوں فرعیہ سی مقصود ہی چونکہ استقامت اس پر
 دشواری سیلی او سکوا احسان کی مقابل کیا اور احسان کی معنی طاعت کرنا اور
 تہیہ نامی تقویٰ پر معاصی و جہی سی اس ایک آیت میں تینوں مرتبی اکہٹی کی
 مرتبہ ایمان کا اور مرتبہ سنت کا اور مرتبہ استقامت کا اطاعت پر علمانی جو تقویٰ
 کی معنی بیان کی ہیں وہ تو یہی ہیں لیکن تقویٰ کی معنی پنا فضل حلال سی یہ
 شریعتیں متصل ہی جیسا کہ حدیث شریف میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی مشہور ہی
 کہ متقیو نگو متقی سیلی کہتی ہیں کہ وہ مباح کچھ پڑ دیتی ہیں یعنی جن چیزوں میں کچھ وہ ہیں
 انکو اسو اسطی چھوڑ دیتی ہیں کہ کہیں ڈروالی چیزوں میں نہ پڑ جاوین سیلی جگہ بہتر
 یہ معلوم ہوتا ہی کہ تقویٰ کی ایسی معنی بیان کروں جس میں علما کی قول کے
 بموجب یہی معنی پائی جاوین اور حدیث شریف کی بموجب یہی تاکہ تعریف جامع
 اور مانع ہو جاوی اور وہ معنی یہ ہیں کہ تقویٰ پناہ ایک شئی سی ہی جس سی دن
 میں ضرر کا خوف ہو اسو اسطیکہ جو بیمار پر نیز کرتا ہی او سکوا محاورہ عرب میں متقی
 کہتی ہیں سیلی کہ وہ ہر ایک مضر چیز سی خواہ کہانی کی ہو یا مینی کی بچتا ہی پس چہرین
 کہ دین میں مضر ہیں دو طرح پر ہیں ایک تو صرف حرام اور گناہ ہی اور صرف
 حرام سی مراد یہی کہ شریعت میں او سکی مانعت آئی ہی اگر اس پر کچھ تہدید و تنبیہ
 ہو تو او سکوا کبیرہ کہتی ہیں اور اگر نرمی مانعت ہی تو صغیرہ اور ترک اولیٰ اور کر و
 ہی مانعت میں داخل ہی کیونکہ او سکی شریعت میں مانعت صریح یا دلالت سی
 ہوتی ہی اور باقی مباح اور حلال دو طرح پر ہیں ایک وہ کہی او سکی گذارہ نہیں
 اور زندگی آدمی کی او سپر بظاہر موقوف ہی دوسری جو ضرورت سی زائد ہیں او سکوا
 فضول حلال کہتی ہیں دوسری فضول حلال اسو اسطی کہ فضول میں مشغول ہونا تو
 گناہ اور حرام تک پہنچا دیتا ہی جو کوئی دین کی مضرات اور بڑی گناہوں سے بچ کرنا

چاہی تو وہ فضول خلال کو چھوڑی غرضکہ تقویٰ کی تعریف جامع اور مانع نہیں ہے کہ
 ہر ایک شے دین کی مضرتی محی اور ضرورین کی فضول خلال اور گناہ ہر نفسیہ
 ہی تقویٰ کی انتہا چاہتی ہے کہ تقویٰ حرام ہی فرض ہی اگر ایسا نہ لگے تو لائق حد
 کی ہو گا اور فضول خلال میں تقویٰ کو نہایت بڑا کام ہی اگرچہ فرض نہیں مگر پوری
 کام ہی انکی چھوڑنی میں گناہ نہیں مگر نہایت افضل ہی کیونکہ یہ تقویٰ پہلی تقویٰ
 کا یعنی حرام ہی پہلی سبب ہوتا ہی اور پورا تقویٰ حاصل ہوتا ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب
 ہر کتاب منہاج العابدین انکی چھوڑنی سی قیامت میں حساب اور ملامت اور حجت
 سی رو کی رہنی کی سزا کی تابل ہو گا جو آدمی کہ حرام ہی تقویٰ کری وہ تقویٰ کی شے
 والی دہی میں ہی اور فضول خلال سی تقویٰ کرنی والی بڑا مرتبہ ہی اور شخص دونوں کو
 جمع کری یعنی فضول خلال اور گناہ سی محی اسکا تقویٰ پورا ہی جیسا چاہتی یہ تقویٰ
 کی معنی اور اسکا بیان ہی سکا خوب طرح سمجھو جو چہ لینا چاہی اب باقی رہا یہ کہ ان
 کیونکر حاصل کریں اور ان معنوں کی رو سی نفس کو تقویٰ کا کام کس طرح دیا جاوی تو اسلی
 تفصیل نفس میں اس طرح ہی کہ اپنی تمام طاقت کی موافق اس پر قیام کری اور نفس
 کو سب گناہوں سی رو کی اور فضول خلال سی پادی اور حسب یہ عمل انگلیہ اور کان
 اور زبان و دل و قلم و قرح سب جھٹکوں میں ملحوظ رکھا تو تقویٰ کر لیا اور نفس کو
 تقویٰ کا کام دیا لیکن بیان یاد رکھتی اور جانتی کی یہ بات ہی کہ جو کوئی تقویٰ کرنا چاہے
 تو ان پانچوں حصوں کو جو جڑ میں یعنی انگلیہ کان زبان دل شکم اوٹھکوسن چیرسی بجاوی
 کہ دین میں نقصان لاتی ہی جیسی گناہ اور حرام اور فضول خلال حسب یہ ملحوظ رہی
 تو امید ہی کہ سب جھٹکوی وسیلی اور تقویٰ جامع اور مانع پر قیام حاصل ہو گا
 و تبت کی معنی درست ہونا سامان کا خدا کی مدد سی جس عمل ہو سکے اور کوئی
 حرج جو رو کی پیش نہ آوی احسان کی معنی نعت میں اچھا کرنا کسی کام کا اور

اگر کسی سنا کہ اور مراد اس جگہ وہ معنی ہیں کہ منزع عبادت کا ہی چنانچہ حدیث شریف میں
 یہی تفسیر ارشاد ہوئی ہے والا احسان ان تعبد اللہ کا نام تراء فان لم تکن تراء فانہ
 یراک اور احسان یہی کہ تو عبادت کری اللہ کی جیسی تو دیکھتا ہی اوسکو اور اگر نہیں
 دیکھتا تو تو وہ تجھ کو البتہ دیکھتا ہی اور یہی اصل ہی عبادت کا کہ اوس پر مضبوطی
 ہو جاوی اور استقامت کہتی ہیں تہیر جانیکو ایک حال پر اور یہ گناہ و رعیت سی تقویٰ
 اگر کسی بدولت حاصل ہو سکتا ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب صاحب کا جو اوپر منہاج
 العابدین کی لکھا ہی اصل الاصول کی معنی جڑوں کی جڑ مراد بڑی بات قیام
 کی معنی جماؤ تہیرانا شتر ہو ان مقصد حلال کھانی اور حرام اور شبہ
 کی چیزوں میں پھنی اور ہو کارہی کی اور شکم کی حفاظت کی بیان میں کتاب منہاج
 العابدین امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھا جاتا ہی وہ جو شاہ عبدالغفر رضا
 محدث دہلوی فی سورۃ نمل کی تفسیر میں لکھا ہی کہ کھانا حلال کا کھانی اور حبس وقت
 کہ ہو ک غالب ہو اوس وقت کھانا کھانی پھر ذکر کری اوس کا حال یہاں منہاج
 العابدین کی عبارت سی لکھا جاتا ہی جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
 ہی وہ عبارت یہی شکم کی حفاظت کا بیان حفاظت شکم کی اور اوسکی اصلاح
 لازم ہی اور درستی شکم کی دشواری اور سالک کی ایسی بہت بڑی جہم ہی اور اوس کا ضرر
 بہت ہی اور اثر قوی اوسطی کہ پیٹ سب گناہوں کا چشمہ اور کھانا ہی سب اعضا
 میں قوت اور ضعف اور عصمت اور معصیت شکم ہی سی پیدا ہوتی ہی پس اگر بہت
 عبادت کی ہو تو لازم ہی کہ شکم کی حفاظت کری اول حرام اور شبہ حرام سی اور پھر
 فضول حلال سی اور پھر حرام اور شبہ حرام سی تین چیزوں کی سبب سی ضرر و ہی اول
 یہ کہ خدا تعالیٰ فی فرمایا ہی الذین یا کلون اموال الیقین ظلما انما یا کلون فی بطونہم
 نارا و سیصلون سعیرا ترجمہ یعنی جو لوگ کہ تینوں کا مال ظلم سی کھاتی ہیں وہ حقیقت

میں اپنی پٹ میں لگ کہانی ہیں اور آخر کار دو فتح میں جاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گوشت حرام سی پیدا ہو۔ او کی لپی لگ شک بہت سی دوسری یہ کہ حرام
 یا شبہ کا کہانی والا درگاہ خدا سی نکالا ہو اسی کو عبادت کی توفیق حاصل نہیں ہوئے
 کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی درگاہ کی لائق نہیں جب تک کہ پاک نہیں کہتا ہوں کہ جبکہ خدا
 تعالیٰ فی حالت جنابت میں مسجد میں آئی سی منع فرمایا ہو اور نبی و حضور ان شریف
 کو چھوٹی سی و کا ہر حال آگے نہ دے اور صبح سی ہو اگر تہی ہیں اور صبح سی مراد یہ سی
 کہ وضو کا ٹوٹنا یا جنابت حاصل ہونا جن چیزوں سی ہوتا ہی وہ چیزیں شرع میں صبح میں
 منع نہیں مگر یہ بھی ہو وضو کو قرآن شریف کا چونا ہاتھ لگانا اور حاجت غسل والی کو
 مسجد میں جانسی منع کیا تو ظاہر ہی کہ جو شخص حرام یا شبہ کی ناپاکی میں آلودہ ہو وہ
 کب لائق بارگاہ خداوندی کی ہی جاشبہ مولوی یعقوب صاحب کا جو اور مہناج
 العابدین کی گہا ہی تو جو شخص حرام اور شبہ کی نجاست میں غرق ہو گا اونکو کیونکہ
 اپنی بارگاہ میں بلا لیا جائے اور چہ زبان کہ حرام یا شبہ سی آلودہ ہو اسکو خدا تعالیٰ کی ذکر کے
 توفیق کیونکہ ہو گی محی ابن معاف نہ ہی رحمت اللہ فی فرمایا ہی کہ عبادت خدا تعالیٰ کی خرا
 کی اندر ہی اوس دروازہ کی کنجی دعا ہی اور دنیائی کنجی کے ملال کہانی ہی جس کنجی کی دنیائی ہو
 وہ دروازہ نہیں کہوں سکتی اور نبی دروازہ کی کہوں خزانہ کی اندر سی عبادت کا ہاتھ
 آتا دشاو ہی تیسری یہ کہ حرام اور شبہ کا کہانی والا ایک کامو سی محروم رہتا ہی اور
 اگر اتفاقاً کوئی نیکی کری تو قبول نہیں بلکہ اولیٰ اویکی سرمایہ جاتی ہی پس ایسی
 فعل سی محنت کی سوا کچھ حاصل نہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
 ایسی شب بیدار ہیں جنکو جاگنی سوا کچھ فائدہ نہیں اور بہت ایسی روزہ دار ہیں جنکو
 ہو کہ پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسکی پٹ
 میں حرام کا کہانا ہو اللہ تعالیٰ او کی نماز نہیں قبول فرماتا یہ حرام کا حال ہے

اب فضول حلال کو معلوم کرو کہ فضول حلال عابدوں کی ایسی آفت ہی اور
مجاہدہ کرنیوالوں کی واسطی بلا اور ہم فی فضول حلال کہانی کی بابت میں فکر کیا تو دس
آفتیں ایسی پائیں کہ جو عبادت کی خرابی میں اصل ہین پہلی یہ کہ زیادہ کہانی نہی
دل سخت ہو جانا ہی اور نور اوسکار ازل ہو جانا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی زمانہ کہ دلوں کو زیادہ کہانی مینی سی مت مار ڈالو کیونکہ دل مثل زراعت کی ہی اور

کہانی زیادہ پانی بگڑ جاتی ہی میت اندرون اطعام خالی داتا اور نور معرفت مینی
دوسری یہ کہ بہت کہانہ سب اعضاؤں کی ایسی خرابی لاتا ہی جب آدمی کا پیٹ بہر
جاوی تو اوسکی آنکھوں کو اور اس بات دیکھنی کی آرزو ہوگی اور کانون کو فضول سنی
کی خواہش ہوگی اور زبان کو بہودہ مکنی کی طاقت ہوگی اس طرح ہاتھ پاؤں سر
وغیرہ کا حال ہوگا اور اگر ہوگا رہیگا تو سب عضو ہکانی سی ٹھیری رہیگی اوستاد ابو جعفر
رضی اللہ عنہ فی فرمایا ہی کہ شکم ایسا عضو ہی کہ اگر ہوگا رہی تو سب عضو گناہ کی طرف سی
سیر رہیں اور اگر یہ بہر جاوی تو سب عضو گناہ کی بہو کی رہیں حاصل اس قول کا
یہ ہی کہ جب پیٹ خالی رہتا ہی تو اور دوسری اعضا گناہ کی طرف نہیں جکتی جیٹ
بہر آدمی کہانی کی طرف نہیں رغبت کرتا اور جب پیٹ بہر تا ہی تو ہر عضو میں رغبت
گناہ کی پیدا ہوتی ہی تو گویا وہ گناہ کی بہو کی ہوتی ہین غرض یہ کہ سب قول اور فعل
آدمی کی اوسکی کہانے اور پسے کے موافق ہوتی ہین اگر آدمی کے پیٹ میں حرام کا
کہانا ہوگا تو قول اور فعل حرام پیدا ہونگی اور اگر کہانا فضول حلال کہاویگا تو قول
اور فعل سب لغو صادر ہونگے گویا کہ کہانا سب اقوال و افعال کا تخم ہی اور اقوال و
افعال اوسکی پود ہی ہین جو اوس میں سی نکلتی ہین مثل مشہور ہی کہ آدمی کی پیٹ
میں پانچ ہین اور سچ ہی کہ بدون کہانی پیسے سب قوتیں کمزور ہوتی ہین اور کہانی
مینی سی سب کو زور ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ جیسا بیج بووی ویسا پہل کہاوی

ہر کہ کاوہ جو خورد قربان شود یا
ہر کہ نور حق خورد و قرآن شود یا

تیسری یہ کہ بہت کہانی سی سببہ او عقل کم ہو جاتی ہی کیونکہ پیش بہرہ نہ لے کے
سبب سے زیر کے جاتے رہتے ہے شیخ سعدی فراقی ہون

اتہی از حکمتی بعلت آن ہے
کہ چہ سی از طعناں مہ تا بینی ہ

یہ بات قابل یاد رکھنی کی ہے کہ کہانا بعینہ کم کی قوت پیدا کرتا ہی اور چہ ہی ہضم
بڑا بوجہ اور بال جان ہوتا ہی اسیلیں جب آدمی کہانا کھاتا ہی تو سب ہاتھ پاؤ
تمام اعضا مست ہو جاتی ہین مفید اور سستی غلبہ کرتی ہی اور دماغ میں غماز
جمع ہو کر ہوش و دواس پریشان ہوتی ہین اور آدمی کہ اشرف مخلوقات ہی کہ وہ
حیوانات میں سی گنا جاتا ہی جب کہانا ہضم ہو چکا اور پیٹ فضلہ سی پاک صاف
ہوا بدن میں چستی او عقل میں درستی آئی اور ہر قوت اپنی خوبی سی ظاہر ہوتی
ہی اسی دلیل پر یہ قول ہی کہ ہر کام کی انجام کی پہلی کہانا نہ کہاوی جب فارغ ہو
تب کہاوی کیونکہ کہانا کھانی کی بعد انجام ہر کام شکل ہی ابولیمان دارانی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فی فرمایا ہی کہ اگر دین دنیا کی کیے کام میں مصروف ہونا چاہتی ہو تو
کہانا مت کہا جب تک اس کام کو انجام نہ کر لو کیونکہ کہانے سی عقل زائل
ہو جاتی ہی او حقیقت میں یہی ایسا ہی ہی جیسا او ہون فی منہر مایا ہی جینی
آزمایا ہو وہ اسکا حال خوب جانتا ہی چوتھی یہ کہ بہت کہانی سی عبادت
بھی کم ہوتی ہی اسو اسلی کہ جب آدمی بہت کہاوی گا تو تمام بدن مست ہو جاوے گا
اور غلبہ کرے گی پھر کتنی سی کوشش عبادت میں کرنی ہرگز نہ کر سکیگا نیزہ میں
مرد کی مانند پڑا رہیگا اور کبھی اتفاقاً عبادت کی بھی تو حلاوت اور لذت حاصل
نہو گی کسی بزرگ کی کہابی جسوقت آدمی کا پیٹ بھری تو انکو آپاچ جانی حضرت
محمی علیہ السلام فی شیطان کو دیکھا کہ او کی ہاتھ میں پستہ دی ہین او ہون فی

پوچھا کہ کیا چیز شیطان نے کہا کہ یہ جہنم توں کی پہنڈی ہیں خلی سب سب میں
 اوسیدنگا شکار کرتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ انہیں کوئی ایسا پہنڈا ہی
 ہی جس سے بچو پہنڈا یوں اوستی کہا نہیں مگر ایک رات تم زیادہ کہا کرست
 ہو گئی تھی اوسوقت میں نازسی روک رکھا تھا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب
 ہرگز پیٹ بہر کی نہ کھاؤ گناہ شیطان نے کہا کہ میں بھی اب کبھی سچ نہ کہوں گا اور کسیکو
 نصیحت کی بات نہ کہوں گا یہ اونکا حال ہی جہنم توں کی تمام عمر میں ایک رات زیادہ
 کہا تھا پس اونکا کیا حال ہو گا جو تمام عمر میں ایک رات ہو گا نہ سکین اور عبادت
 کرنی کی طمع کہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ عبادت ایک پیشہ ہی اور سکی
 دوکان گوشہ اور اوسکی اوزار بہوک اس قول کی یہ معنی ہیں کہ جیسی ہر شے کی
 دوکان اور اوزار ہوتی ہیں اسی طرح عبادت کی لپی بھی دوکان اور اوزار ہیں دوکان
 تو گوشہ اسوطلی کہ دوکان مال کی رکھنی کی جگہ ہوسیتے ہی اور گوشہ عبادت کی
 جیسی تجارت بی دوکان تھیک نہیں اسی طرح عبادت بی گوشہ انجام نہیں
 پاتی اور اوزار بہوک ہی یعنی جیسی کوئی کام اپنی اوزار دنگی بدون نہیں بن سکتا اسی طرح
 عبادت بھی بدون بہوک کی نہیں ہو سکتی پانچویں کہ بہت کہانی سی حلاوت عبادت
 کی جاتی رہتی ہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی کہ جس دن سب میں مسلمان
 ہوا ہواں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تاکہ عبادت کی حلاوت حاصل ہو
 اوزا پس پروردگار کی شوق کی سبب سی پانی سیر ہو کر نہیں بیا حق یہ ہی کہ طالب
 خدا کا بصفہ فرشتوں کی ہی اوسکی خدا ذکر الہی ہی زلظاہر کی لپی کہا تا پینا ہی اور
 حقیقت میں کم کھانا اور کم پانی پینا اور کم سونا کہ انکی سبب سی ہوتا ہی حقیقت
 ایمانی نصیب کرتا ہی جیسا حدیث زید بن حارثہ میں مذکور سی وہ فرماتی ہیں کہ میں
 راتوں کو جاگ کر کھانا اور دونوں پیاسا رہا پانی نہ پیا تب حقیقت ایمانی نصیب ہوئی

ہی سے تن زسر کین جویش چون خالی کنی نہ پز گوہر نای حبلائی کیتی کہ اور
 اوسلیان دلائی رحۃ اللہ علیہ فی مشرما یا کہ میری ترویک عبادت با جلاوت
 او سوقت ہی کہ میرا بیٹھ سی ملا ہوا ہو چٹی بہت کہانی سی حرام اور شہین کرنا
 ہونیکا ڈہری اسو اسلی کہ حلال قوت سی زیادہ حاصل نہیں ہوتا اور حرام محبت
 ملتا ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مرحوم فی جمعات میں کہ کہانی کی حد
 بتدی کی لپی فرمائی ہی کہ اکثر وقت فکر پیٹ بہر فی اور خالی کرے گا نہ وہ ظاہر
 ہے کہ اگر زیادہ کہا وے گا تو ان باتوں میں وقت بہت صرف ہو گا اور کم کہانی
 میں وقت بہت فارغ رہیگا ساتوین یہ کہ بہت کہانی سی دل اور تن کا مشغول
 کرنا ہی پہلی تو حاصل کرنی میں بعد تیار کرنے میں بعد اوسکی کہانی میں بعد اوسکی
 پانچا نہ جانی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی *فَلْيَسْتَوْفِي الْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ وَلَوْ عَجَلًا* کثر الخبیث
 تر خبیثہ تو کہ نہیں برابر ہوتی ناپاک اور پاک اور اگر چہ محبت معلوم ہو چکی ناپاک
 کی بہتایت یعنی ناپاک جو کثرت سی ملتا دیکھی اور پاک کم تو وہو کا نہ کہا وی ایسا نہو
 کہ حرص سی پانوڈ گداوی تو فرما دیا کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ہر ایک کا اثر خدا
 جہا ہی پاک سی جنت ملتی ہی اور ناپاک والا جہنم جہانگتا ہی آٹھو دین یہ کہ سکر ات
 موت کی سختی زندگی کی لذت کی موافق ہوتی ہی جس کیسکو زندگی میں بہت
 حاصل ہو گا اوسپر موت کی سختی بہت اویکی نوین یہ کہ کہانی کی زیادتی
 سی ثواب کا نقصان ہی یعنی بہت کہانی سی آخرت میں ثواب کم ہو جاتا ہی حد
 شریف میں ہی کہ جب آخرت میں اہل مصائب کو ثواب کثرت سی ملین گے
 تو آرام والی لوگ آزر و کرین گی کہ کاش ہماری کہاں مقرضوں سی کتری جاتی اور
 اوسچ ہی دنیا کی آرام دنیا کی محبت کی سبب ہوتی ہیں اور آخرت کی بہو لٹی
 کی سبب ہی جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی *اذْهَبْهُمْ طَيِّبَتُكُمْ فِی حُلُومِ*

الدُّنْيَا مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْرَوْنَ عَنْهَا وَاللَّهُ رَئُوفٌ بِكُمْ
 فِي الْأَرْضِ بغير الحِجَابِ مَا كُنْتُمْ تَقْبَلُونَ یعنی منی اپنی آرزو کو دنیا میں پورا کیا اور میں نے
 نفع اٹھا چکی اس سبب سے سخت عذاب کا بدلہ پاؤ گی کیونکہ تم زمین میں ناحق کی
 تکبر کرتے تھے اور تم نافرمانی کیا کرتی تھی اسی وجہ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کے سامنے دنیا کو پیش کیا اور فرمایا کہ اس شرط سے قبول کر لو کہ آخرت
 میں نقصان نہ آوی پس یہی فقر کو اختیار کیا یہ بات اور لوگوں کو بڑی دلیل ہے کہ دنیا
 کی سب سے آخرت میں نقصان ہوتا ہے اگرچہ حکم تھا کہ آخرت کے مدارج
 میں کچھ فرق ہو گا مگر وہ فضائل کہ فتنہ و فاقہ کی ہوتی البتہ رہ جاتی حضرت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نظر عالی کب ایسی حقیر و بچی پر پڑتے تھے آپ نے
 انکار کیا اور فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن ہو گا زمون اور صبر کروں اور
 ایک دن کہاؤں اور شکر کروں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بیان
 کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پیاس کی وقت پانی طلب کیا ایک شخص نے اپنی برتن
 میں سے پانی دیا کہ میں اوس میں غری ہو گیا کہی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے پانی پیا تو میٹھا اور ٹھنڈا پایا اوس وقت منہ میں سے الگ کیا اور کہنے لگی
 اوس شخص نے کہا کہ پانی تو میٹھا اور سرد ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
 کہ اسی سبب سے میں نے نہیں پایا ہی کیجئے اگر مجھ کو آخرت کا ڈر نہ ہوتا تو میں بھی تمہارا
 کہانے پینی میں شریک ہوتا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نخل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت میں کتنے نکلتی تھی اوس میں اور نہ دیکھتا تھا آپ کو
 اوس ساعت میں کوئی پس کئی آپ پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا حضرت
 نے کہ کیا چیر لائی تم کو ای ابو بکر کہا نکلا میں تو کہ ملاقات کروں آپ سے اور دیکھوں طرف
 چہرہ مبارک آپ کی پس نہ پھیری کہ آئی عمر پس فرمایا حضرت نے کہ کیا چیر لائی تم کو ای عمر

کہا کہ یہ لوگ یا رسول اللہ فرمایا حضرت نبی کہ میں نے اپنی پاپا یعنی بہو کو بعد اسکی
 چلی طرف گھر اپنا بیٹم بن تھیا ان انصاری کے کہ تھا وہ ایک شخص کثیر نکل اور تھا اسکی
 اسکی کوئی خادم پس پاپا اسکو پس کہا اوہوں نبی اسکی بیوی کو کہ کہاں آئی
 خاوند تیرا پس کہا اوسنی کہ گیا ہی پانی مٹھا لینی واسطی ہماری پس نہ پھیری تھوری دیر
 آیا اپنا بیٹم اپنی شکیزہ کو گیسٹا ہوا پس کہہ دیا اسکو پیر آیا خدمت میں آگئی یہ کہتا ہوا کہ خدا
 ہو جو پاپا پسیری آپ پر یا رسول اللہ پھر لی گیا حضرت کو طرف باغچہ اپنی کی پھر پھرایا
 واسطی آگئی فرشتے پھر چلا طرف نخل اپنی کی پھرایا ایک خوشہ رو برو حضرت کی پھر فرمایا
 حضرت نبی کیونہیں جن لینا واسطی ہماری رب اسکی کہا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں
 کہ آپ پسند کر لیں اسکی رب و رب میں پھر کہا ہے آپنی وہ حسرتی اور پیادہ چلا
 پھر فرمایا بیٹم ہی اوس ذات پاک کے کہ حان میرے بیچ ماہرہ اسکی کے ہی
 وہ نعمتیں ہن کہ سوال کیجاؤ گی اس سی دن قیامت کی کہنا سایہ اور حسرتی مہتری
 اور پانی سرد و نقل از معالم التنزیل دسویں یہ کہ بہت کہا نیکی سبب ہی قیامت میں حادیت
 اور علامت منشا اور کار ہنا اور عتاب الہی منشا جو گا اس سبب ہی کہ فضول حلال
 اور خواہشوں کے طلب میں ادب کا لحاظ نہ رکھا کیونکہ دنیا کی حلال حاصل کرنی میں
 حساب ہوتا ہی اور حسرت میں عذاب اوٹھانا حساب کی زیادتی جیسے ایک حد
 ہی اور جنت کی داخل ہونے میں دیر ہوگی اسکی زیادہ کیا مصیبت جوگی
 اور یہ سزا ہی ادا کرنے کی ہے کہ گستاخانہ خوان الوان بادشاہی پریشہ کر ہا شہ ماری
 اور اپنی حرص کی سبب ہی منعم نہی خاقل اور نعمت میں مشغول ہو وہ وسوسے
 چیزیں ہوں جو کہ بہت بنا حلال کہا نیکی پسین ہوتی ہوں اور آدینے دینا اور
 پرہیزگار کو اوہیں کی ایک ہی بہت ہے اب حرام اور شہ کا حکم اور ہر ایک
 کی تعریف معلوم کرینے چاہی ہی بعضی حاملوں نبی تو کہا ہے کہ جس چیز کو آویسے

یقیناً جالی کہ یہ دوسری کی ملک ہی اور شرع میں اسکا لینا منع ہی وہ بالکل
 حرام ہی اور جس چیز کا حال یقیناً معلوم نہ ہو بلکہ ظن غالب یہ ہی کہ وہ دوسری تھیکے
 ملک ہی وہ شبہ میں داخل ہی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے دو قول بیان کیے اور
 اول قول کے موافق حکم حرام اور شبہ کا بیان نہیں کیا اور دوسری قول کے
 موافق حکم بھی دونوں کا بیان کیا اور یہی ظاہر یہی ہی اور تحت عربیہ کی موافق
 اور تحت فارسیہ میں ابجگہ ایک قول اول ہی بیان کیا ہے اور یہ حکم اسی کے
 نسبت کیا ہی اور یہ ظاہر کے خلاف ہی اس واسطیکہ جس چیز کی نسبت ظن
 غالب ممنوع ہو نیکا ہو اس سے پرہیز حاصل فتویٰ ہے از قبیل فتویٰ نسخہ
 فارسیہ میں بیان عبارت رہ گئی ہی واللہ اعلم حاشیہ مولوی محمد یعقوب صاحب
 برسنہاج العابدین اور بعضی علمائی کہا ہی کہ حرام وہی جسکا حال یقینی یا ظن غالب
 سے معلوم ہو کہ شرعاً ممنوع ہے اور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ حلال ہے یا حرام
 اور دونوں طرفین برابر معلوم ہوتی ہوں تو وہ شبہ ہی پر حرام ہی بچنا واجب
 ہے اور شبہ ہی پرہیز کرنا فتویٰ اور ورع اور دونوں قولوں میں ہمارے
 نزدیک یہی ہے اولے ہی مراد یہ ہے کہ آخر کا قول یقینی غالب ممنوع سے بچنا
 واجب اور شبہ وہی جسکے حالت و حرمت شرع سے صاف ظاہر نہ ہو ہماری
 نزدیک اولی ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب برسنہاج العابدین اور یہ جو ہماری
 زمانہ کے بادشاہ صلہ اور انعام دیتی ہیں اوسمیں علمائے اختلاف کیا ہی
 بعضی کہتی ہیں کہ جس چیز کی حرام ہو نیکا آدمیکو یقین نہ ہو اسکو لینا جائز ہی اور
 بعضی کہتی ہیں کہ رواہین جب تک یقیناً نہ جائے کہ یہ حلال ہی اسواسطی کہ
 ہمارے زمانہ کی بادشاہوں کا مال اکثر حرام کا ہی بلکہ حلال بہت نادر ہی اور
 بعضوں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کا صلہ لینا غنی فقیر سبکو درست ہی چونکہ اوکی

حضرت علی ابن ابی طالب رضی فرمایا ہی کہ جو شخص اپنی خواہش سی مسلمان ہو اور ظاہر
 میں قرآن پڑھی مسلمانوں کی میت المال میں اوسکا حق دوسو درہم سالانہ ہی اور بعضی روایت
 میں دوسو دینار سالانہ ہیں اگر دنیا میں نہ ملیگا تو آخرت میں پادیکا جب یہ حال ہی تو گویا فقیر
 اور عالم اپنا حق ہی لیتی ہیں اور حق کی لینی میں حرج نہیں یعنی شریعت کی طرف سی اس میں
 کہ اپنا حق کس طرح لی کچھ ممانعت نہیں ہی اور یہ ایسی مسئلہ ہیں جو بادشاہ اہل اسلام
 ہوں تو ان کی باب میں یہ سب خلاف ہی اور اگر کافر کسی ملک پر مسلط ہوں تو مذہب
 حنفی کی قواعد پر انکا دیا ہوا ہر طرح حلال ہی کیونکہ کافر تسلط سی اگرچہ ظلم ہی ہو مالک مال کا
 ہو جاتا ہی مگر اہل اسلام کی مال میں امام شافعی کا خلاف ہی اذکی نزدیک ملک نہیں
 ہوتی یہ حاشیہ میں مولوی محمد یعقوب کی جو اوپر کتاب منہاج العابدین کی ہی لکھا ہی کہ نہیں
 بغیر بہت سی تلاش اور تحقیق کی فتویٰ نہیں ہو سکتا اور تحقیق میں مطلب رہ جائیگا اور اگر
 کسی کو ان مسائل میں کمال تحقیق حاصل کرنا منظور ہو تو احیاء العلوم میں کتاب حلال اور
 حرام کی بیان کو دیکھنا چاہی رہی بات یہ کہ بازاری لوگ یا بہائی برادر کچھ بد یہ بھیج تکیا
 کرنا چاہی کیونکہ بازار یو نکا حال جھوٹ بولنی اور معاملات کی باب میں بی پروائی کرنیکا
 معلوم ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب کسی شخص کا ظاہر درست اور نیک ہو تو اوسکا
 بد یہ لی لینی میں مضائقہ نہیں اور زیادہ تلاش کرنی اور یہ کہنا کہ زمانہ خراب ہی وجہ
 نہیں کیونکہ یہ مسلمان پر بدگانی کرنی ہی اور ہکونیک گمان کرنیکا حکم ہی اور اصل میں یہ
 میں یہ ہی کہ یہاں دو چیزیں ہیں ایک حکم شرع اور اوسکا ظاہر دوسری حکم
 تقویٰ اور اوسکا حق شرع کا حکم یہ ہی کہ جب آدمی کوئی چیز دیوی جو بظاہر نیک ہی
 تو اوسکو لی اور یہ نہ پوچھی کہ یہ کیسی ہی اور کھانسی آئی ہی جتنک اسکو
 یقینانہ معلوم ہو کہ یہ چیز چینی ہوئی ہی یا ترسے حرام ہے اور تقویٰ کا حکم
 یہ ہی کہ کسے سے کچھ نہ بیوی جتنک اوسکو خوب دریافت نہ کر لی جب معلوم

ہو جاوی کہ اس میں کچھ شبہ نہیں تو یقیناً اور نہیں تو خدا دیوی مصطفیٰ رحمتی اور میں ہیں
 کہاں ہی یہاں ایک بار یک دقیقہ ہی جس سے اہل ورع غافل ہیں وہ یہ ہی کہ جب کوئی
 نیا آدمی جسکا حال معلوم ہو کوئی چیز دیوی اگر تو آپ اوس سے پوچھی کہ کہاں سے لایا ہی تو وہ
 رنجیدہ ہوگا اور بدگمانی ہوگی اور یہ دو نوحرام ہیں اور اگر کسی دوسری سے تحقیق کر لیا تو یہ
 بدگمانی اور سمان کی عیب کا ڈھونڈنا ہی اور یہ بھی حرام ہی اور ترک ورع کا حرام نہیں
 ایسی جگہ اگر کسی لطیف طرح سے بچا جائی تو بچی اور نہیں تو قبول کر لی اور کہاں ہی اس واسطی کہ
 دل خوش کرنا کسی مسلمان کا ایک جائز بات میں اس ورع سے افضل ہی بیان کرتے ہیں
 کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام اونکی واسطی دودہ لایا جب پی لیا تو غلام نے کہا کہ اگر آپ
 کی پاس اس سے پہلے کچھ لیکر آتا تھا تو آپ اوسکا حال مجھ سے پوچھتی تھی یہ کیا بات ہی کہ
 دودہ کا حال مجھ سے نہ پوچھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اسکا حال کس طرح ہے غلام
 نے کہا کہ میں نے ایک قوم کی بی زمانہ جاہلیت کی منبریڈ ہی تھی اوسکی ہلی میں مجھ کو
 یہ دودہ ملا تھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کر گلی میں اوجھکی ڈالی اور سب سے
 کر دیا اور فرمایا کہ یارب اتنی بات میری اختیار میں تھی جو کہ گشت پوست میں
 پوست ہو گیا ہی اوسکو تو کافی ہی لیکن اس بیان سے ایسا نہ سمجھا چلیں کہ شاید تقویٰ
 شرع کی مخالف ہی کیونکہ شریعت آسانی پر ہی اور تقویٰ دشواری پر جسکا کہاں ہی کہ
 تقویٰ متقی پر تقویٰ کی عقد انال سے بھی زیادہ تنگ ہی عقد انال منی اور مجھ کو نہر گناہ بطور
 عرب کی اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ثابت ہی اور اس میں تنگ
 ایک ناسہ پر گناہا ہی اس میں فوی کی یہ صورت ہوتی ہی کہ شہادت کی اور مجھ کی کاسر
 انگوٹھی کی جڑ میں پٹیلی کی طرف رکھی اور یہ ایک بہت تنگ حلقہ بنا ہی یہ رشتہ میں
 مولوی محمد یعقوب کی جواد پر کتاب مہناج العابدین کی ہی کہاں ہی باوجود اسکی تقویٰ
 شریعت کی مخالف نہیں ہی بلکہ دونوں کی ایک اصل ہی اس واسطی کہ شریعت کی

و وحکم بین ایک جواز دوسرا افضل جواز کو حکم شرع کا کہتی ہیں اور افضل کو تقویٰ کہتی ہیں
 حقیقت میں یہ دونوں ایک ہی ہیں اگرچہ ظاہر میں ایک دوسری کی مخالف ہیں اب
 اگر کوئی کہی کہ جب میں سب کاموں میں بہت احتیاط اور تلاش کروں گا تو سب کام اکیبار
 ہی مجھ پر دشوار ہو جائیں گی اور اس زمانہ میں موافق قوت کی بھی حلال روزی حاصل
 نہو گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ تقویٰ کا طریقہ بہت دشواری جو کوئی تقویٰ کرنا چاہی تو
 سختیوں کی برداشت کرنی پر جہاتی ٹھوک لی نہیں تو تقویٰ ہرگز میرے نہو گا اس وجہ
 سے بہت سی عابدوں نے کوہ لبنان وغیرہ میں رہنا اختیار کر لیا اور گہاس اور جنگلی میوے
 کی کہانی پر اکتفا کیا کیونکہ انہیں کسی طرح کا شبہ نہیں پس جو کوئی صاحب بہت تقویٰ
 میں بڑا مرتبہ حاصل کرنا چاہی تو سختیوں کی برداشت کری اور صبر کری اور متقیوں کا طریقہ
 اختیار کری تب اونکی مرتبہ کو پہنچی بہت متقی ہونا بہت دشواری اصل تقویٰ صابر و
 کاری اور جو شخص خلق کی ساتھ رہی اور جس جگہ سے وہ کہائیں وہ یہی کہانی اوس
 صورت میں چاہی کہ اپنی کہانی کا حال مردار کا سا بھی کہ بی ضرورت اسکی خواہش
 مٹری اور اسقدر کھاوی کہ عبادت کر سکی اتنا کھانا نقصان نہیں کرتا اگرچہ اسکی اہل میں
 کچھ شبہ بھی ہو کیونکہ اس مقدار تک معذوری اسی سبب سے حضرت حسن بصری رح
 نے فرمایا ہے کہ بازار خراب ہو گئی تھو قوت پر اکتفا کرنا لازم ہی اور وہب بن وردی رح
 سے نقل ہے کہ ایک دن یادو دن یا تین دن بھوکے رہتی پھر ایک روٹی لیتی اور پانی میں
 بہگو کر کھا لیتی اور کہتی کہ اے میری رب! تو جانتا ہی کہ اگر میں نگہاؤں تو عبادت کر سکوں گا
 اس واسطی کہ تاتا ہوں نہیں تو ہرگز نگہاتا اے رب میری اگر یہ کھانا حرام ہی یا شبہ
 مجھے معذور کیونکہ وقت شدت بھوک اور حال اضطراب کی کہ جان پر آہنی مردار ہی
 حلال ہی مگر اس مسئلہ میں مذہب حنفیوں کا یہ ہے کہ اتنا ہی یوی جس سے زندہ رہے کی
 زیادہ کھاوی اور امام مالک کی مذہب میں ہر طور حلال ہی حالت اضطراب کی نہونی

چاہی یہ حاشیہ میں مولوی محمد یعقوب صاحب کی جو منہاج العابدین پر ہی لکھا ہی میں
 کہتا ہوں کہ یہ دونوں حرقی اور لوگوں کی بین جو بڑا مرتبہ تقویٰ کا حاصل کرنا چاہیں اور
 جو لوگ اونکی سواہین اور انکو بقدر تلاش اور احتیاط کی تقویٰ ہو سکتا ہی نہیاں تک حرام کا
 بیان تھا فضول جلال کہانی تین یہ کہ حاجت ہی زیادہ کہاوی معلوم رہی کہ کہانا
 تین طرحی ہی ایک مستحب دوسرا مباح تیسرا مکروہ مستحب آنا کہانا ہی جس ہی آدمی پانی
 حاجات اور ضروریات اور عبادات کر سکی دوسری مباح کہ اس ہی زیادہ کہاوی مگر
 نہ آنا کہ جس ہی خلل ہو اور لعل ہو تو مکروہ ہی اور تیسری قسم مکروہ وہ کہانا ہی جس ہی خلل
 پیدا ہو حدیث شریف میں کم کہانی کی مقدار ایک تہائی پیٹ کا ہرنا کہانی ہی اور ایک
 تہائی پانی کی لی ایک تہائی سانس لین کی لی مقرر ہوئی ہی اور بزرگان دین فی آدمی پیٹ
 ایک کہانی کو جائز سمجھا ہی اور پورا پیٹ بہرنا اہل غفلت کا کام ہی اور بعضی
 بزرگوں ہی اسکی مقدار ایسی لطیف فرمائی ہی کہ آنا کہانا کہاوی کہ جبکی بوجہ
 یا انتظار میں اکثر وقت اسکا صرف ہو مینی نہ اکثر اوقات ایسا ہو گا رہی کہ اسکا ہی کہانی
 ہی میں لگا رہی اور آنا ہی لکھاوی کہ سارا وقت اوسکی ہضم ہونی اور پیٹ خالی کرنی
 میں گذری ملیت نہ چند ان مجوز کر دمانت برآید نہ چند انکہ از ضعف جانت برآید
 یہ حاشیہ میں مولوی محمد یعقوب صاحب کی جو اور منہاج العابدین کی ہی لکھا ہی
 سکر ات بختین ہی شعری و پیشیا و تکلفی کہ وقت مرگ باشد از غیبات اللغات
 صد کہ کسراول و فتح لام تمام عطا واد ان از غیبات اللغات حرج تنگی و تنگ شدن
 از تنگ مال علیہ السلام وہ مال جو کفار ہی جہاد میں ٹوٹ کر لاوین اور یہ حق
 مجاہدین اور ساری مسلمانوں کا ہی اور عشرہ ذی سوان حصہ زمین کی پیداوری میں
 ہی بولیتی ہیں اوسی کہتی ہیں وہ حق فقیروں اور مسکینوں کا ہی اور خراج وہ محصول
 ہی کہ جن زمینوں پر عشرہ نبواں پر مقرر کریں اوس میں سب مسلمانوں کی حق جیسی ملی

حاصل کرین خیر اور نیکی اور ادب ہی اگر ان دو تونہیں سی ایک ہی کر چکا تو وہ خوبن
داخل ہوگا اب اگر کوئی کہی کہ دنیا کی خواہش کی لیے حلال حاصل کرنی میں گناہی یا
تو اسکا جواب یہی کہ عذر کی حالت میں لینا تو فضیلت ہی اور یاد ہو کہ خیر اور حسنہ ہوتی
ہیں اور خواہش اور شہوت کیو اسطی لینا شرعی جیسر جس اور حنا اب اور تلاوت اور
عیب لازم آتا ہی ایسا گناہ نہیں کہ وہ رخ کی آگ کی قابل ہو اب جس و حساب کو معلوم
کرنا چاہی کہ حساب وہ ہی کہ قیامت کی دن پوچھا جائیگا کہ تو نے کیا ہی حاصل کیا اور
کس جگہ صرف کیا اور حاصل کر نیکی وقت کیا فرض تھی کہ کیوں لینا ہوں اور کس جگہ
صرف کروں گا اور جس اور کھو گئی تھیں کہ ایک مدت قیامت کی سزا نہیں ہر شے کے
تجانی سی خوف اور سختیوں کی ساتھ ہوگا اور نیا سا اور نیکار کا یہ حدیث شریف میں
آیا ہی کہ فقر اس است کی غیو منی یا سو برس پہلی جنت میں جائیگی یہ حاشیہ میں
مولوی محمد میقوت کی جو اوپر کتاب منہاج العابدین کی ہی لکھا ہی پہر اگر کوئی کہی کہ
خدا تعالیٰ نے حلال کر دیا تو تلاوت اور عیب کر نیکا کیا سبب ہی اسکا جواب یہی کہ تلاوت
اور عیب کر نیکا سبب ترک اور عیب ہی مثلاً کسی شخص کو باوجود شاہ کی دوستی خوان پر بلاوا
اور وہ قواعد اور آداب کا کچھ لحاظ پاس نہ کری تو ضرور قابل عیب اور تلاوت کی ہوگا
اگرچہ اسکو کہا نیکی اجازت ہی اور اس باب میں اصل یہی کہ خیال کر نیوی کہ بندہ کو
عبادت کی لیے پیدا کیا ہی پس بندہ کو ضروری کہ وہ اپنا ہر ایک کام اسطرح کری کہ وہ
کسی نہ کسی وجہ سے عبادت میں شامل ہو اور ہر طرحی اور نیکی عبادت کی طرف متوجہ
ہو اور جو ایسا نہ کری بلکہ نفس کی پیروی کری جسکی سبب سے پروردگار کی عبادت میں
رہ جاوی تو البتہ مستحق تلاوت اور عیب کا ہوگا اسوا اسطی کہ دنیا عیب است بحال ایسی
لی ہی نہ تمہیں اور انیکو اور انیسکی موافق شیخ سعیدی رحم فرمائی تھیں بیت جو
نہر زینتین و ذکر کردن سست + تو معتقد کہ زمینین اور ہر طور و دن سست

یہ بات کا بیان تھا کہ نفس کو تقویٰ کا لگام دینا چاہیے اسکو خوب پہنچا اور اس پر عمل
 کرو تاکہ دنیا و آخرت میں نیکی حاصل ہو انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ توفیق دینی والا ہی وہ جو
 مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی نے بعد نزاع لکھا ہے اور یہو کا بڑی کی ایسی بہوک
 کہ غلبہ آدمی پر کمزری اور وہ جو روایت ہیں بجالاوی لکھا ہے بہوک کا اور نزاع لکھا ہے
 حال کتاب سنہال العابدین کی عبارت سے معلوم ہو گیا اور روایت کا حال یہی
 انور شاہ گدا صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب کہ نام اوسکا نافع المسلمین ہی اونکی ایک
 ضمیمہ کہ رام پور میں محمد سعید خان چوک والی اونکی ایک پہلو اڑی اور وہ ان اونکی
 مزار ہی اور نام انکا ملا شیخ احمد انور تھا وہ بڑی بزرگ گذری ہیں اور بڑی بڑی کرماتیں
 اولیٰ تھیں جو ان تین نافع المسلمین میں یہ لکھا ہے کہ فرشتے اور وحیہ اور سنت
 ہو کہ یہ تو ہر کام میں ادا کری جیسی نماز روزہ حج زکات کہتے تجارت نکاح وغیرہ علی
 ہذا القیاس انہیں جو فرض واجب سنت ہو کہ وہ ہو وین بجالاوی اگرچہ فرض واجب
 سنت ہو کہ وہ کی کریمین ذکر ہو یا نہ ہو اوسکی بعد ذکر الہی میں مشغول رہی کوئی غفلت
 اس میں سے غافل نہ رہی اظہار و ان مقصد یہ کہ لی و بعد بیان مشکوٰۃ شریف
 کی شرح سے سیکھ جاتی ہیں واسطی ترغیب و لانی ذکر کی وہ مدیشن یہ میں حدیث
 قدسی و سنن ابی ہریرۃ رحمہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ
 تعالیٰ انا عندک کل عیدی پی و انا معہ اذا ذکرک پی فان ذکرک فی نفسہ ذکرک
 فی نفسی وان ذکرک فی مملکۃ ذکرک فی مملکت خیر منہم متفق علیہ ترجمہ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمائے اللہ
 تعالیٰ کہ میں نزدیک گمان بندی اپنی کی ہوں کہ ساتھ میری رکعت ہی اور میں ساتھ
 اوسکی ہوں جب یاد کرتا ہی مجھ کو یعنی دل سے یا زبانی پس اگر یاد کری مجھ کو ذات
 اپنی میں یعنی غیبی یاد کرتا ہوں میں اوسکو ذات اپنی میں یعنی پوشیدہ دیکھتا ہوں

ثواب او سکوا ورتولی ہوتا ہوں آپ اوسکی ثواب کا اور کی شہر و مہین کرنا او سکوا
 اور اگر یاد کری مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہوں مین او سکوا و سن جماعت میں کہ بہترین
 اونی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی فائدہ نزدیک گان بندہ اپنی کی مینی معاملہ
 کرتا ہوں بندہ سی موافق گان اور توقع اوسکی کی اگر امید غفوی رکھتا ہی غفور تاپون
 او اگر گان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہوں خدا و رغبت دلاتی ہی اسیر کہ امید اللہ تعالیٰ
 کی خوف پر غالب رہی اور گان اچھا رہی کہ بخشش مجھ کو ایک روایت میں آیا ہی کہ اللہ
 تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ میں لیجا نیکا حکم کر گاجب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہا تو برحق
 رہا ای رب میری میرا گان تیری ساتھ اچھا تھا فرا و مجا اللہ تعالیٰ پہیر لا و او سکوا نا عذابا
 حق جی بی بی اور حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کری پہر امید و بخشش کا رہی اور بغیر عمل
 امید کہنی لو با سر دو کشتابی مینی بی فائدہ اور مین ساتھ اوسکی ہوں مینی توفیق دیتا ہوں
 اور رحمت نازل کرتا ہوں اور مدد و حفاظت کرتا ہوں ع فخر و عن انبیا علیہم السلام
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جُلْدُكُمْ عَلَى قَلْبِ بْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ
 خَشَّ وَإِذَا عَقَلَ وَسُقِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَقْلِيْقًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا
 فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شیطان لگا ہوا ہی او پر دل ابن آدم کی بس
 جہوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو مینی دسی بیچنی ہٹ جاتا ہی اور جہوقت غافل ہوتا
 یاد خدا سی و سوسہ ڈالنا ہی نقل کی یہ بخاری فی بطریق تعلیق کی اور یہ عبارت شمس شکوہ
 شریف کی ہی جو مولوی اسحاق صاحب رحمہ اللہ فی زبان ہندو مین کی ہی کہہ رہی
 تھی وہ نواب قطب الدین خان جو شاگرد خاص ادنیٰ مین او ہوں فی تمام کی مستولی
 بر سر کاری باشندہ و دوستی دارندہ از غیاث اللغات او تیسوا ان مقصد یہی
 کہ تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی ہی پورہ جن کی تفسیر
 جو او ہوں فی اپنی تفسیر مین لکھی ہی او مین سی کہ یہاں لکھا جاتا ہی او مین شرک کا

یہی بیان ہی اور کئی فائدہ عمدہ عمدہ لکھی ہیں اس آیت شریف سی شروع کرتا ہوں وہ
 آیت شریف یہی وَمَنْ يَغْرِضْ عَنْ فُرْقَةٍ اور جو شخص موند موڑیگا اپنی پروردگار کی
 یاد سی اور جس طریق کو اختیار کیا ہی اسپر ثابت نہ ہوگا یعنی طریقہ اسلام پر اور تلون اور
 متدل کو اپنی مین راہ دیگا سَلَّكَ عَذَابًا صَعَدًا ترجمہ اللہ داخل کریگا اسکو اسکا پروردگار
 ایسی عذاب مین جو اسکی طاقت سی باہری خواہ وہ عذاب کیسی ہو اور اسکی جسم ہی
 اور ہم جس جب اپنی حدی زیادہ ہوتا ہی تو انتہا درجہ کی تکلیف دہ سبک پڑتا ہی اور خواہ
 دوسری چیز سی جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہی کہ سعد نام ہی ایک دفع
 کی پہاڑ کا پتھر کی صاف چٹان ہی کافر کو اسپر زبردستی جڑا دینگی لگی سی اسکو فرشتی
 زنجیر دینی کچھین گی اوپچی سی ہی لگ کی گرزون سی ماریگی یہاں تک کہ چالیس
 برس مین اس پہاڑ کی اوپر پہنچی گا پھر وہاں سی اسکو فرشتی نجی ڈھکیں دینگی پھر اسی
 طور سی بار بار کی اسکو اوپر جڑا دینگی اور پھر ڈھکیں گی تاکہ ہمیشہ اسی عذاب مین گرفتار
 رہی اور اس آیت مین استقامت کی تعریف حق تعالیٰ فی فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ
 یعنی سردار صوفیوں کی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی بموجب فرماتی
 مین کہ كُنْ طَالِبَ الْاِسْتِقَامَةِ وَلَا تَكُنْ صَاحِبَ الْكِرَامَةِ فَإِنَّ لَرَبِّ يَطْلُبُ مِنْكَ الْاِسْتِقَامَةَ
 وَالنَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْكَ الْكِرَامَةَ ترجمہ یعنی تو طالب استقامت کا اور نہ تو طالب
 کرامت کا اسواسطی کہ پروردگار تیرا چاہتا ہی تجھی استقامت کو اور نفس تیرا چاہتا ہی
 تجھی کرامت کو اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِسْتَقِمْ وَادْكُ بِمَحْضٍ وَارْتَحِبْ یعنی
 استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتوں کو ہرگز نگہیر سکو گی اور حقیقت مین ہی یہی
 بات ہی کہ روح اور دل کا منور ہونا طاعت کی روشنیوں سی استقامت کی سبب
 سی ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کی جوہر مین استقامت ہی ہو سکت
 کر دیتی ہی اور عبادتوں اور طاعتوں سی نفس کو اوپر رنگ ہر رنگہ کرنا مطلب

حتی نہ فقط پنج اور شقیق کہیں اور آگ المساجد و غیرہ اور یہ کہ مسجدین بنائی جاتی ہیں
 اللہ تعالیٰ کی عبادت کیواسطی فلائکہ عوام مع اللہ لحدک ہونیت پکارواون مسجد و مسجدین
 حق تعالیٰ کی سناہ کیسکو اسواسطی کہ اگر حق تعالیٰ کی سناہ اوون مسجد و مسجدین دوسرکو پکاروکی
 تو گویا اوون مسجدون کو تنی اللہ تعالیٰ میں اور اس شخص میں مشترک کر دیا اور حال یہی
 کہ مسجد و نگو خاص اللہ تعالیٰ کی واسطی بنایا ہی اور جو ٹکا ایک دستور بند باہوای کہ جس
 مکان کو انکی واسطی خاص کر دیتی ہیں تو ہر چہ نہیں چاہتی کہ اس مکان میں دوسرکو دخل
 ہووی ہو جس طرح شرکت بعد عضویت کی چون کو پسند نہیں ہی بلکہ انکی ناخوشی کا سبب
 ہی اسی طرح حق تعالیٰ کی عبادت کی سکا نو میں دوسر کا نام لینا اور اونکو پکارنا حق تعالیٰ
 کی بہی ناخوشی کا سبب بچھو آجکہ پر جاتا چاہی کہ حقیقت میں مسجد اوون چیز کا نام ہی جسکو
 مسجد میں دخل ہی اور اسکی تین قسمین ہیں اول مسجد یکا مکان جو حق تعالیٰ ہی اس است
 محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کر دیا ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جُعِلَتْ لَیْ اَکَادِیْضُ
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمایا ہی کہ کر دی گئی میری واسطی تمام زمین مسجد میں
 حسب زمین کو اس است کیواسطی مسجد کا حکم ہی جہاں نماز کا وقت آوی وہاں نماز پڑھیں
 دوسری قسم مسجد یکا قبلہ کہ اوسط طرف مسجد دکرین قسری قسم آبی کی اعضا ہیں اجسی مسجد
 کرباہی سو دہ سات عضو ہیں ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک ناک اور دونوں ماتہ کی ہتھیلیاں
 اور دونوں گتھی اور دونوں پافون اور بہ فیون قہن کا فرور شد کوئی نزدیک ہی
 حق تعالیٰ ہی کی مخلوق اور مملوک ہیں بس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اس غیر کو حق تعالیٰ کی
 خاص ملک میں شریک کر دینا ہی اور یہ بات جنوں کی نزدیک ہی نہایت عصبہ اور غضب
 کی باعث ہی اور اسی سبب سی جہات آدمیوں ہی جیکر کرتی ہیں اور اونکو اپر پہنچاتی
 ہیں اور آدمیوں کی نزدیک ہی یہ بات معیوب اور بڑی ہی سواس مالک قہار کی جناب
 میں اس قسم کی بات نہرگز نکرنا چاہی خصوصاً اوون سکا نو میں جسکو اپنی ملک مجاہزی نکال کر رکھا

مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص اور مقرر کردہ ہیں اون مکانوں میں زیادہ تر خصوصیت ہوگئی سوا انہیں بطریق اولیٰ سوائے ذکر خدا کی دوسری کوئی چیز نکرنا چاہی اسطیٰ حدیث شریف میں آیاہی کہ مسجد میں بیچ اور شتر اور دوسری جتنی معاملات دنیاوی ہیں کسیکو نکرنا چاہی بلکہ مسجد میں چلانا بچا ہی اور دنیا کی گفتگو کرنا بچا ہی اور مسجد کو گھر نہ بنا یا چاہی کہ کہا اپنا سونا سنب و ہین کرنا مگر معتکف کیواسطی درست ہی اور نا سنجہ بچو نگو اور دیوانوں کو مسجد میں نہ آئی دنیا چاہی اسواسطی کہ کہن نادانی اور بی عقلی سی مسجد بجا بست سی آلودہ نکر ڈالین اور اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہ بھی حدیث شریف میں آیاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی حضرت جبرئیل علیہ السلام سی پوچھا کہ تمام جہان میں بہتر مکان کون ہی اور بدتر مکان کون حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یہی معلوم تھا اوسوقت عروج کیا یعنی آسمان پر گئی اور پھر آئی اور جواب لائی کہ ساری عالم میں بہتر اور محبوب مکان مسجد میں ہیں اور بدترین مکانات عالم کی بازار میں ہیں اور اسیکی وجہ یہ ہی کہ عالم میں سب چیز دہنی بہتر ذکر الہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد میں داخل ہوتی ہی ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی بُری چیز غافل ہونامی یاد الہی سی اور اوسکی بندگی سی اور جتنی بازار میں ہیں سب اسی غفلت کی مکان ہیں یعنی یاد الہی وہاں بہت کم ہوتی ہی لیکن اس حدیث میں اون بہترین اور بدترین مکانوں سی سوال ہی نہیں جانا سب اح ہی اس سبب سی اسکی جواب میں یہ بات فرمائی والا بدترین وی مکان ہیں جو کفر اور شرک اور گناہ کیواسطی ہی ہیں جیستہ خانی اور شتراب خانی اور قمار خانی اور زنا خانی لیکن جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانوں کو ہو ڈالنا اور مٹا دینا واجب ہی تو گویا وی مکان ہی نہیں ہیں اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازار و نکی کہ یہ شرع کی حکم کو موجب سمور اور آباد ہوتی ہیں اور یہ ہی جان لینا چاہی کہ ذکر اور بندگی جسکی واسطی ہو اوسکی حضور کو چاہتی ہی اسواسطی کہ اسکا ذکر کرتا ہی اور اسیکو معبود ٹھہرایا ہی

سوجو مکانات حق تعالیٰ کیواسطیٰ خاص کر دئی گئی ہیں اور نین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنا
 اپنی طلب حاجت کیواسطیٰ دوسرے کو بکارنا اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ
 والا جاہ کی واسطیٰ آراستہ کر کے انوکھو بلانا پہراوسکی سبابت اسی مکان میں ایک اوسکی کسی عیت
 کی یہی ضیافت کرنا کہ یہ انتہادیر کی بی ادبی اور نادانی ہی اور اوس بادشاہ کی غضب کا
 سبب ہی **وَإِنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ** اور یہ کہ جسوقت کہڑا ہوتا ہی اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی
 تو اوس سبب سی اپنی مطلب کی غرض کرنی کیواسطیٰ اپنی خاوند کو اسکو بکارنا یہی ضرور ہوا چوکی
 وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تاکہ **يَعْنَى** بکاری حق تعالیٰ کو اور اسکی بکارنی اور یاد آئی کر نیکی
 سبب سی حق تعالیٰ اسکی دل پر تجلی فرماتا ہی اور اسکی بہ نین جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ
 انوار آئی کی ترول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جل شانہ اوس محل خاص میں اسکا مہمان
 ہوتا ہی **كَأَنَّهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي صُورِهِمْ** ترجمہ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر عجم کر کے
 ندی کی طرح تہ پر تہ جم جاوین اور ٹہٹہ بر جاوین پہر کوئی اس بندہ سی لڑکا مانگتا ہی اور کوئی
 روزی مانگتا ہی اور کوئی دوسری دنیا کی مطلب مانگتا ہی اور بعضی کشف کوئی طلب
 کرتی ہیں یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تین سمجھتی ہیں وی اس بندہ سی یہ چاہتی ہیں کہ
 ہر ساری جہانکا احوال کہل جاوی اور اسطرح دوسروں کو بھی قیاس کر لیا چاہی
 ہو اس عجم کی سبب سی اس خاص بندہ کی اوقات میں یہی خلل دلتی ہیں اور اسکی
 خاطر کو پریشان کرتی ہیں اور آپ بھی شرک اور کفر کی بہ نور میں ڈوب کی ہاک ہوتی ہیں
 اور لوگ یہ بوجھتی ہیں کہ جو کثرت ذکر اور عبادت آئی کی سبب سی اس بندہ کا دل نور
 آئی کی نزدل کا مکان ٹہرا ہی اور نور آئی ہی اسکی دل کو متجلی کیا ہی تو اب یہ بندہ حق تعالیٰ
 کی کارخانہ کا شریک ہو گیا اور اسیس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ آئی ہیں
 ہی کہ جو اسکی زبانسی نکلی دی حق تعالیٰ کزی جس طرح دنیا میں مہمان کو خاطر داری نہیں
 لازم ہوتی ہی اسیواسطیٰ دنیا کی لوگ تلاش میں رہتی ہیں اور بادشاہ یا امیر یا مالک

یا فوجدار جسکی گہر میں آتی ہیں اس شخص سے اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہیں
 یعنی جو یہ کہہ گا تو اسکی خاطر کی سبب سے بادشاہ کو بھی کمر ناپڑے گا اور اسی فائدہ خیال کی
 سبب سے یعنی اس خیال سے کہ حق تعالیٰ کی خاص بندہ اسکی گہر کی مختار ہیں جو کہیں سے
 وہی خدا کو کمر ناپڑے گا پیر پرستی اور گور پرستی میں گرفتار ہو کی خیر اللہ یا والا آخر ہوتی ہیں
 اور اس بات میں جن اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نقلین کی
 رسالت کا منصب ہی یعنی انسان اور جنات دونوں فرقوں کی تم ہی ہو سو اگر تمکو اپنی
 حق میں ان باتوں کا خوف ہی کہ لوگ تمہاری ساتھ ایسا معاملہ نہ کریں تو تم صاف صاف
 ان دونوں فرقوں کو جتاؤ اور قل انما اذعوا ربی کہدی کہ سوای اسکی نہیں کہ میں تو بچار
 تا ہوں اپنی پروردگار کو تاکہ مجھ کو دلی تارکیوں سے نجات دے کی اپنی نور کی تجلی سے اس دلو
 سنور اور شرف کری ولا انشرک لربی احدًا اور شریک نہیں کرتا میں کسی ساتھ کسی کو جب میں اسکی ساتھ
 کسی کو شریک نہ کیا اور اسی اپنی پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوا اور اوسکیو پکارا تو
 دوسروں کی کب میں چاہوں گا کہ مجھ کو بچا رہیں یا مجھ کو اوسکی ساتھ شریک شہراوین اور
 اگر یہ دونوں فرقے مجھ کو شریک شہر کی کچھ اپنی نفع یا نقصان کی تجہی امید رکھیں اور اس
 اعتقاد سے تمکو بچا رہیں تو صاف قل انی لا املک لکم ضرًا ولا منفعہ شرا کہ وہی کہ
 تحقیق میں ہرگز مالک نہیں تمہاری نقصان کا اور نہ مطلب سے کی تدبیر بتلا سکا یعنی
 راہ پر لایکا جس طرح پہلی وکیل اور وریانی یعنی جنات اور گمراہ آدمیوں کی روحیں دنیا
 کی لوگوں کو کچھ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلا کی اپنا فریفتہ کرتی تھی اور ان لوگوں کی
 نزدیک اپنی تین نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تھی سو اب وہ دفتر کا خود
 ہوا اور وہ کارخانہ تباہ ہوا اور اگر کسی حادثی اور کسی مصیبت سے تیری طرف پناہ لاوین
 اور چاہیں کہ حق تعالیٰ کی خلاف مرضی کر کی تیری دامن میں کہیں کی حق تعالیٰ کی
 غضب سے بچ جاوین اور تیری پناہ میں آجاوین تو بی لاگ کہہ لی بات قل لا املک

ان فی حقہ من ربہ تعالیٰ کہ تحقیق میں آپ ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز نہ یاد
 دی سیکھا مجھ کو کوئی حق تعالیٰ کی غضب سے وکن لحد من دؤنہ ملحد اور سرگز
 نہاؤنگا میں اپنی دریافت میں کہی حق تعالیٰ کی سواری کوئی رجوع کی جگہ اور بجاؤ کی تاکہ
 او سکی طرف رجوع اور التباکر و نہیں الا بکلاغاً من الشوق ویرسا لافہ مگر حق تعالیٰ کا پیغام
 پہنچا دینا اور اسکی حکم او سکی مخلوقات کی طرف سوا سوا سلی اسوقت میں مجھ کو حق تعالیٰ
 کی طرف سے رجوع کر کے اسکی مخلوقات کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہی اور توجہ الی اللہ
 کی کمال خلوص سے نزول کر کے مخلوقات کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہی لیکن یہ بات بموجب
 ظاہر حال کی کہی جاتی ہی نہیں تو مخلوقات الہی کی طرف رجوع کرنا جو اسکی حکم سے ہی اور
 اسکی کام کی واسطی ہی تو حقیقت میں یہ بھی عین رجوع اور استغراق ہی سوا سوا سلی
 یہ نزول اور توجہ خاص اون لوگوں کی واسطی ہی جو حق تعالیٰ کی حکم کا دل اور جان ہی
 قبول کرتی ہیں اور اسکی فرمان برداری اور اطاعت پر مستعد اور کمر باندھی بیٹھی ہیں
 سوا ایسی شخصوں کی جو جو کو قرب الہی کی مقام میں پہنچانا اور انکی تکمیل کرنا یہ سب
 خدمت ہی و من یشیر اللہ و یرسلو لہ اود جونا فرمائی گئی اللہ کی اور اسکی رسول کی
 اس مقدمہ میں بینی اسکی عبادت کی خاص نکات اور خاص وقتوں میں غیر کو بکارتی
 جاوی اور اپنی حاجت روائی اور شکل کشائی میں دوسری کی طرف التبا اور رجوع
 کی جاوی اور اسکی کارخانہ میں دوسری کو شریک کی جاوی اور ان باتوں سے
 دست بردار نہ ہو دی اور مستزادہ اسجگہ پر جو بھی ہیں کہ اسس تا فرمائی ہی مطبق
 گناہ مراد ہی خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ و دوسری یہ کہ ان دونوں قسموں کی گناہ کاروں
 کی واسطی ظلود فی النار اور عذاب ابدی ہو گا سو ہی سنی اس آیت سے یو چہنا تحریف
 کی قبیل سے ہی نہ تفسیر کی طور پر اسواسطی کہ اس آیت کا سابق اور سیاق بینی
 طرز اور روشن اسکی صراحتہ اسی پر دلالت کرتی ہی کہ اسس شی دی گناہ

مراد ہیں جو شرک کو مستلزم ہیں مطلق گناہ مراد نہیں ہیں اور کلام الہی کو سیاق اور سیاق
 کی مقتضائی خلاف کی طرف نہیں تا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سیاق اس آیت کا
 پہلی ہو چکا کہ غیر خدا کی پکار نیوالی اس میں ہی مراد ہیں اور سیاق اس آیت کا آگے
 آتا ہی کہ **فَسَيَعْلَمُونَ** **مَنْ أَضَعُفُ ذَكَرًا وَأَقْلَ عَدَدًا** اور یہ آیت اسی پر دلالت کرتی ہی
 کہ دنیا میں اکثر مخلوقات سی جو یہ لوگ استقامت کرتی ہیں اور ہر حاجت اور ہر مطلب
 کیوا سطحی علیحدہ علیحدہ معین اور مددگار شہرانی ہیں اور یہ بوجہی ہیں کہ ہماری اتنی معبود
 ہماری شفاعت اور خلاصی ہی ہرگز عاجز نہ ہوگی بلکہ ہر چیز الہیگی سولی ایک ہی الکی مدد نہ کر
 سکینگے اور انکی کام نہ آوینگے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی **قَالَ لَكَ نَأْمٌ بِحَقِّكَ سَوِيْشَكَ**
اِسْكِيْ اِيْهِ ہی گ دوزخ کی **خَالِدٍ فِيْهَا** ابداً راکرین اس دوزخ میں ہمیشہ ابداً آباد تک
 اور کوئی الکی مددگاروں سی انکی فریاد کو نہ پہونچیکا اور دوزخ سی نہ نکال سیکا جس طرح
 گنہگار ایمانداروں کا ایمان دوزخ سی نکالیکا اور یہ خمیر و نکی اور شہید و نکی اور ولیوں کی
 شفاعت انکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف کافر و نکی اس واسطی کہ اوکی گناہ
 شرک اور غیر اللہ کی عبادت کو پہونچی ہی اور شفاعت کی قابل نہ ہی ہی اور انکے
 گناہوں میں شرک اور کفر کا لگاؤ ہی نہ تھا اس سبب سی شفاعت کی لیاقت رکھتی
 ہی اولہ میں ضمیر کا مفرد ہونا سن کی لفظ کی لحاظ سی اور خالدین کو جمع کی صیغہ سی لانام سن
 کی معنوی کی لحاظ سی اس سبب سی ہی کہ گناہ اور غیر اللہ کی معبود پھر انکی خالت
 میں نہ ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خود کی حالت میں سب یکجا اور مجتمع ہونگی مگر باوجود
 یکجا اور مجتمع ہونگی کچھ حاجت روائی نہ کر سکیں گی اور اپنی مصیبت اور آفت نہ ٹال سکیں گی
 لیکن یہ بد بخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہیں کہ جب تک دوزخ میں داخل نہ ہونگی
 اور اسکا عذاب پہونچے گی اور انکی معبود اور مددگار انکی شفاعت اور حمایت سی
 دست بردار اور بہتر از ہونگی تب تک یہ اوسے اپنی باطل اعتقاد کی گھنڈ میں ہونگی

اور اپنی دلوں کو سمجھا دینا کہ ہمیں بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آورین اور
سندھین اپنی واسطی درست کر رکھیں ہن آخر کو دی ہماری سردار اور مضبوط ہماری
کام آؤنگی اور اب ہنگو اس بلا ہی چہڑاؤنگی حتیٰ اذکارا و اٹما یو غدا و ن یہاں تک کہ دوش
کی آگ میں پڑی دیکھیں گی جو کہ اوں کو وعدہ دیا جاتا تھا کہ آخر کو بی تہاری معبود میں پریم
بہولی ہو تہاری بات یہی نیو چہنگی اور تہاری کام نہ آؤنگی دی آب ہی عاجز اور ذلیل
ہوئی اور تہاری کہ عرض سرور میں نکر سکیں گی اور شفاعت کی مقام میں کھڑی نہوسکیں
بلکہ اکثر تو دوزخ میں پڑی جاتی ہوں گی سو اس وقت مسیعلون من اصغف ناصیلا پیر الہیہ
جسٹینگی کسی بودی ہن مددگار آؤں لوگوں کی جنہوں نے اپنی گمان میں بڑی بڑی ہر ہر
زور آور مددگار شہر ارکھی تھی یا سوحد مسلمانوں کی جو سوای خدا جانشانہ کی کسی کو اپنا مددگار
نہیں جاتی تھی اسی اپنی مالک اور عاتق کی کرم اور فضل پر بہرہ و سایگی ہوئی تھی و
اقل عدا اور کسی گنتی میں تہڑی ہن اوں کی جنہوں نے ہزاروں پیر اور پونگو اپنا
کار ساز اور مددگار شہر ارکھا تھا بلکہ اپنی گمان میں ایک لشکر اپنی واسطی مع اور تیار کر رکھا
تھا یا سوحد مسلمانوں کی جو سوای ایک ذات پاک پروردگار کی کسی کو اپنا کار ساز نہیں ٹھہرا
تھا بلکہ سوای اوں کی کسی کو جانتی بھی تھی اور اگر تہاری بی باتیں سنکی جو شرک
کو جرسی کہو دی ڈالتی ہن اور غیر اللہ ہی استعانت کی کارخان کی کو بالکل برباد اور خراب
کی ڈالتی ہن اور کافروں کی طمع اور اسید کو بالکل شانی ویتی ہن ہن اس اسید کو
کہ جو نسی وکالت اور سفارت کا عمدہ نکل کی ٹگو جو سپرد ہوا ہی تو جس طرح تہاری بی
ہوئی پہلی جن اور آدمیو ہن معاملہ مدد مانگی اور مدد کر نیکا اور خبر پوچھنی اور سنا لیا کی
آہیں جاری تھا سو اب تہاری واسطی اور وسیلی سی وہی طور جاری رکھیں گی اور
ٹگو اور تہاری خاص پیر دلوں کو جو ن کی طرح پوجا کیا کرتے تھے بلکہ خود ہی تہاری
ظاہری تابعدار ہو کی تہاری طرف سی اسی اپنی خدمت پر بحال ہونے کی وہی اپنا دستور

جامدی رکھینگی چنانچہ دنیا کی عزت اور نصب اور برہم ٹری اور بجالی کا بھی دستوری کہ
منفرد حاکم کی متوسل اور علاقہ دار بجال حاکم کی وسیلی سی اپنی اگلی خدمت میں خیل
ہو جاتی ہیں سو تمہاری بی چند باتیں جنہوں کی کفر کی جزا و جزا فرونگی طمع کی درخت کو
بیخ اور بنیادی اوکھاڑ کر پھینک دیا ہی اگر کا فر سنگی مایوس ہو کی مٹی پوچھیں کہ پہلا یہ
تو بتلاؤ کہ یہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور کہتی ہو کہ تمہاری بی مالک اور معبود و مان
تمہاری کچھ کام نہ آؤنگی بلکہ مٹی بیزار ہوگی اور تمہاری عبادتیں منکر ہوگی سو یہ قیامت کب
ہوگی دوری یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب میں قُلْ اِنْ اَدْرَيْتُمْ کھو کہ میں کچھ بھی نہیں
جانتا کہ اَقْرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہُ سَرِیْنٌ اَمَّا کَا اِنَّا زِدْکَ ہِیَ جو تم وعدہ دی جاتی
ہو یا کہ گیارہ پروردگار اسکی واسطی ایک مدت کی حد اور عبارت کا سیدنا طرز یہ تھا
کہ یوں فرمائی کہ اَقْرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہُ سَرِیْنٌ لیکن اس اسلوب کو متغیر کیا اس واسطی
کہ ظاہر میں حکمت الہی قرب کو تقاضا کرتی ہی اسلی کہ جزا کی مستحق ہوئی بعد جزا
پہچانی میں عجلت مناسب ہی لیکن حکمت الہیہ کسی پوشیدہ وجہ سے شاید تاخیر کے
مستحق ہوئی ہو اس واسطی کہ جب تک نوع انسان کی دنیا میں باقی ہی تب تک اپنی گدڑی ہوئی
واسطی طرح طرح کی مدد اور اعانت کی جاتی ہیں خواہ اس میں تقرب الی اللہ ہو یا الی غیر اللہ
ہو اور اپنی مقدور اور طاقت بہر اس مقدمہ میں خرچ کرتی ہیں پر جب کوشش اور سعی
انکی بالکل تمام ہوتی ہی تو اس وقت جزا کا ایصال مناسب ہی تاکہ الزام حجت کا ہو جاوی
اور انکی مددگار و نکاح ضعف اور عجز ظاہر ہو جاوی تو موعود کا قریب ہونا ہر فرد کی مدت
پوری ہونے کی لحاظ سے احتمال کیا گیا ہی اور مدت کا پورا ہونا موت کی وقت ہوتا ہی کہ جتنی دنیا
کی کام ہیں ان سب سے فراغت حاصل ہوتی ہی اور موعود کا سو خر ہونا قیامت کی
دن تک بھی احتمال رکھتا ہی لیکن یہ احتمال تمام نوع کی مدت پوری ہونے کی لحاظ سے ہی کہ
اس وقت اس نوع کی ہر فرد کی عمل منقطع ہو جائیگی اور اس نوع کی ہر فرد کی روحیں بالکل

آخرت کثیف انتقال کرب جانیکی اور حقیقت میں دونوں صورتیں قرب اور بعد کی واقع ہوتی
والی ہیں لیکن موت کی بعد ہر شخص کو اپنی غلط فہمی اور غلط معلوم ہو جائیگی اور فیصلی اور حکم
کی وقت عاجزی اور ضعف تمام مخلوقات کا کھل جائیگا اور مخلوقات ہی اسید یا کھل سبقت
ہو جائیگی سو موعودات اخروی کی ظہور کی ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکی انتہا بہت دور ہے
غرض ہر طرحی اگر ہر شخص کی اہل کی مدت بھی معلوم ہی ہو یہ بھی اوسکی موافق موعودات اخروی
کی ظہور کا حکم ساتھ قرب اور بعد کی اوسکی حق میں نہ دین تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے
یہ کہ نوع انسان کی بقا کی مقدار بخلاف زمین یہ بھی کچھ تعجب نہیں ہے اسواسطی کہ میں غیب
دان نہیں ہوں اور غیب دانی کا دعویٰ یہی کہی نہیں کیا جس طرح مجھسی پہلی جن لوگوں کو
تنبی اپنا مسمود ٹھہرا کہ انتہا یعنی چنانچہ کو سووی ایسی دعویٰ متی کیا کرتی تھی بلکہ میں تو یوں
کہتا ہوں کہ میرا پروردگار عالم الغیب غیب دان ہی اور اوسکی سوای کسیکو یہ علم حاصل
نہیں ہے اسواسطی کہ غیب اوس چیز کا نام ہے کہ حواس ظاہری کی دریافت سے غائب ہونے
ماضیہ تاکہ دیکھنی اور بوجہنی سے معلوم ہو سکی اور نشان اور علامت یہی اوس چیز کی عقل
اور فکر میں نہ آسکی تاکہ باہت اور استدلال سے بھی نہ دریافت ہو سکی اور اس قسم کا
غیب مختلف ہوتا ہے ہر شخص کی نسبت سے چنانچہ اندھی ماورزا کی نزدیک ہرزنگ
غیب ہے اور آوازیں اور نغمی اور الحان اسکی نزدیک شہادت ہیں یعنی ظاہر ہیں
اسی طرح اصلی نامرد کی نزدیک عورت سے صحبت کر نیکا فراغ غیب ہے اور فرشتوں کی
نزدیک بیونک اور پیاس کا بیخ غیب ہے اور بیشت اور دوزخ شہادت ہے یعنی ظاہری
اسیواسطی اس قسم کی غیب کو غیب اصنافی کہتی ہیں یعنی بعضوں کی نسبت سے غیب ہے
اور بعضوں کی نسبت سے حاضری اور ایک غیب مطلق ہے یعنی تمام مخلوقات سے غائب
ہی کوئی اسکو جان نہیں سکتا جس طرح قیامت کی آئینا وقت اور حق تعالیٰ کی حکم جو ہر روز
دنیا میں جاری ہوتی ہیں اور شہرہ نعت کی حکم جو ہر شریعت میں حق تعالیٰ کی فرمودہ کی

بموجب جاری ہوتی ہیں اور حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کی حقیقت اور گتہ مفصل
 معلوم کرنا یہ سب غیب مطلق ہیں اور غیب خاص الہی بھی اسکو کہتی ہیں فَلَا يَطْلُوهُ
 عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا سو خبردار نہیں کرتا ہی اوپر اس غیب خاص الہی کی کسی کو کسی وجہ ہی اسطو پر
 کہ خطا اور شبہ اور دھوکا بالکل اوس سی جاتا رہی اور بھول چوک کا احتمال بھی باقی
 نہ رہی اور ایسی دریافت کو جس میں یہ سب صفات پائی جاتی ہوں اسکو غیب دان کہہ سکتی
 ہیں یعنی اوسپر غیب ظاہر ہوا بخلاف نجومیوں اور طبیبوں اور کاهنوں اور رمالوں اور جوتوں
 اور فال دیکھنی والوں کی کہ ان سبکی علموں کی اصل ظنی علامتیں اور اسباب ہیں جسکی
 سبب سی بعضی چیزیں ہونیوالی معلوم ہو جاتی ہیں یا جنات اور شیطانوں کی خبر دینی
 سی کہ معلوم ہوتا ہی سودہ بھی جھوٹ اور سچ کا احتمال رکھتا ہی اسواسطی کہ انکی بھی اکثر
 کلام تخمینی اور وہی ہوتی ہیں نہ یقینی اور اولیاء اللہ کا الہامی علم اگرچہ ذات اور صفات
 کی بعضی حقیقتوں کا یا بعضی ہونیوالی چیزوں کا یقین اوس ہی حاصل ہوتا ہی لیکن ایسا یقین
 اوس ہی بھی حاصل نہیں ہوتا کہ سیطرہ سی بھول چوک کا شبہ اوس میں باقی نہ رہی تاکہ
 اوکو غیب دان بلا قید کہہ سکیں کہ یہ چیز انکی قبضی میں آگئی بلکہ انپر غیب کی اظہار کا یہ
 طور ہی کہ صورت غیب کا عکس انکی دلکی آئینہ میں پایا جاتا ہی یہی وجہ ہی کہ تکلیف عام
 اس پر ثابت نہیں ہی یعنی ہر شخص کو اس پر یقین کرنا واجب نہیں ہی بلکہ وہی خود اس
 امر کی یقین اور اعتماد کر نہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 کو ای کی محتاج ہوتی ہیں اسواسطی کہ یہ دونوں وحی کی قسم ہیں یعنی جو انکو معلوم
 ہوا ہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اسپر انکو یقین کرنا اور عمل کرنا چاہی اور نہیں
 تو نہیں بس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہیں ہی اَلَا تَعْلَمُ اَنْتَ مَنْ تَرْتَسُوْلُیْ لِمَ سَاوَلُکَ
 پسند کر لیا ہی سودہ شخص رسول ہوتا ہی خواہ فرشتی کی قسم ہو جیسی حضرت
 جبرئیل علیہ السلام اور خواہ نبی آدم سی جیسی حضرت محمد ص اور حضرت موسیٰ اور حضرت

بین فکری اور دہمی ہو یا خیالی اور حافظہ اور ذکرہ ہو یا طبعی اور عادی اور اخلاقی ہو اور
 یہ سب موجود ہوں یا متروکہ سب اپنا عمل کر سکتی ہیں یہاں تک عبارت تفسیر فتح العزیز
 تصنیف شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی ہی ہے وہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 پنج کتاب نہاج العابدین کی تقویٰ کی مقدمی میں لکھا ہے وہ عبارت یہ ہے افزہ برگونہ فی
 کہا ہے کہ تقویٰ کی تین درجہ ہیں تقویٰ شرک سی اور تقویٰ بدعت سی اور تقویٰ گناہوں فرعیہ
 سی خدا تعالیٰ نے ان تینوں کو ایک آیت میں ذکر کیا ہے انہی اور وہ آیت اسی رسالہ میں
 جہاں تقویٰ کا ذکر ہے امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب نہاج العابدین میں لکھی گئی
 ہے تکمیل بمعنی تمام گردانیدن از منتخب تحریف کہتی ہیں حق بات کو باطل کی طرف پھرنے کو
 سفارت بکسر بھنی رسالت و پیغمبری از غیاث اللغات عجلت بالکسر بمعنی شبلی
 نوع بالفتح گوئے قسم و اہل منطق کئی را گویند کہ بر ذاتیہای کہ حقیقت آن یکی باشد واقع شود
 چنانکہ انسان کہ برزید و عمر و خالد اطلاق کنند و فرس کہ ہر فرس را فرس میتوان گفت
 و بقر کہ ہر بقر را بقر اطلاق کنند از غیاث اللغات موعود بمعنی وعدہ کردہ شدہ
 از غیاث اللغات پداہت بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن از منتخب کون بالفتح
 بمعنی بودن و ہست شدن از منتخب و بمعنی دنیا و این جہاں متعل میشود و در شرح
 نصاب نوشتہ کہ کون بالفتح مصدر است بمعنی موجود شدن چیزی و عالم موجودات کو کون
 از ان گویند کہ بعد از نا بودن بود شد و در بریان نوشتہ کہ در عربی چیزی حادث را گویند
 یعنی سابق نبود و پیدا کردہ شدہ از غیاث اللغات تجلی روشن و آشکارہ
 شدن جلوہ دادن از منتخب بسیوان مقصود یہ کہ شرک اور بدعت کا
 حال جو کتاب نہاج العابدین میں محل لکھا ہے شرک کی تفصیل بآئۃ السائل فی تحقیل
 الفضائل بالآئۃ اللہ عز و جل و ترک الامور المنہیہ سی جو تالیف مولوی اسحق صاحب محدث
 دہلوی کی ہی ہے کہ وہ نو اسی مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی ہی اسس

قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا يُعْزِرُ عَنْ يُشْرِكٍ بِهِ تَحْقِيقُ اللَّهُ تَعَالَى نَهْنِ بِخُشَايَةِ شَرِيكَ كَيْ جَاوِي
 سَاثِمَهُ اَوْ سَكِي بِعِنِي كُفْرٍ كَيْ جَاوِي سَاثِمَهُ اَوْ سَكِي اَوْ سَوَا سَكِي نَهْنِ كَيْ تَعْبِيرِي كَيْ سَاثِمَهُ شَرِكِ
 كِي وَاَسْطَى اَسْكِي كِي كَا فَرْعُ بِي شَرِكِ هِي اَتَهِي وَفِي حَاشِيَةِ مَلَا عَصْمَةَ اللَّهُ الْمُرَادُ مِنْ
 الشَّرِكِ هُمْ مَطْلُوكُ الْكُفْرِ اَتَهِي اَوْ حَاشِيَةِ مَا عَصَمَتْ اللَّهُ مِنْ هِي كَيْ مَرَادُ شَرِكِ هِي اَتَهِي
 مَطْلُوكُ كُفْرِي اَتَهِي وَنِيزِ شَرِكِ وَنِيزِ شَرِكِ تَابِتِ كَرْدَنِ صِفَاتِ مَخْصَصَةِ خَدَائِ تَعَالَى اَوْ غَيْرِ خَدَا
 مُسْتَعْمَلِ شِدْهِ عِنِي مِثْلِ عِلْمِ خَدَا اَوْ غَيْرِ خَدَائِ تَعَالَى تَابِتِ كَرْدَنِ يَامِثْلِ قُدْرَتِ خَدَائِ تَعَالَى زَا اَوْ
 غَيْرِ تَابِتِ تَبَوُّونَ يَا صِفَتِ اِيْجَادِ شِفَايِ مَرِيضِ رَا اَوْ غَيْرِ خَدَائِ تَعَالَى دَالِ سُنَنِ يَا تَصْرُفِ دَرِ عَالَمِ
 بَارَادُهُ خُودِ اَوْ غَيْرِ خَدَائِ تَعَالَى اَعْتِقَادِ كَرْدَنِ چُنَا نَحْجِدِ دَرِ كِتَابِ فُوزِ الْكُبْرِي تَضْيِيفِ حَضْرَتِ شَاهِ وَلِي اللَّهِ
 مَحْدَثِ دِلْوَسِيَّتِ مَذْكُورِ مَوْقُومِ عِبَارَتِ اَنْ اَمِيَّتِ شَرِكِ اَنْتِ كَيْ غَيْرِ خَدَائِ صِفَاتِ
 مَخْصَصَةِ خَدَائِ ثَبَاتِ نَمَائِدِ مِثْلِ تَصْرُفِ دَرِ عَالَمِ بَارَادُهُ كَيْ تَعْبِيرِ اَزْ اَنْ كَبْنِ فَيَكُونُ مِثْلُ عِلْمِ يَا عِلْمِ ذَاتِي
 اَزْ غَيْرِ الْكِتَابِ بَحْوَاسِ وَدَلِيلِ عَقْلِي وَنَامِ وَالْهَامِ وَنَامَنْ اَنْ يَا اِيْجَادِ شِفَايِ مَرِيضِ يَا لَعْنَتِ
 كَرْدَنِ بَرِ شَخْصِي وَنَا خُوشِ بُوْدَنِ اَزْ وَنَا سَبَبِ اَنْ كَرَامِيَّتِ تَنَكُّدِ سَتِ يَا بِيَارِ وَشَقِي كَرْدِ دُويَا
 رَحْمَتِ فَرِسْتَا دَنِ بَرِ شَخْصِي تَا سَبَبِ اَنْ رَحْمَتِ فَرَاخِ مَعِيْشَتِ وَصَحِيحِ بَدَنِ وَسَعِيدِ بَاشَدِ
 اَتَهِي اَوْ بِي شَرِكِ شَرَعِ مِيْنِ تَابِتِ كَرْنَا صِفَاتِ مَخْصَصَةِ خَدَائِ تَعَالَى كِي تَمِيْنِ وَاَسْطَى غَيْرِ
 خَدَا كِي مُسْتَعْمَلِ هُوَا بِي عِنِي جَسِيْنِ مِثْلِ عِلْمِ خَدَا كِي وَاَسْطَى غَيْرِ خَدَا كِي تَابِتِ كَرْنَا يَامِثْلِ قُدْرَتِ خَدَا كِي
 غَيْرِ خَدَا مِيْنِ تَابِتِ كَرْنَا يَا صِفَتِ پِيَا كَرْنِي شِفَا مَرِيضِ كُو غَيْرِ خَدَا مِيْنِ جَانَا يَا تَصْرُفِ جِهَانِيْنِ
 سَاثِمَهُ اَرَادِهِ اِيْنِي كِي غَيْرِ خَدَا مِيْنِ اَعْتِقَادِ كَرْنَا جِيَا كَيْ كِتَابِ فُوزِ الْكُبْرِي تَضْيِيفِ حَضْرَتِ شَاهِ
 وَلِي اللَّهِ صَا حَبِ مَحْدَثِ دِلْوِي مِيْنِ ذَكْرِ كِيَا كِيَا اَوْ رَكْبَا كِيَا هِي اَوْ رَجَحِ عِبَارَتِ اَوْ سَكِي كَا
 بِي شَرِكِ وَهِي كَيْ غَيْرِ خَدَا كِي تَمِيْنِ صِفَاتِ مَخْصَصَةِ خَدَا كِي تَابِتِ كَرِي مِثْلِ تَصْرُفِ
 جِهَانِيْنِ سَاثِمَهُ اَرَادِهِ كِي كَيْ تَعْبِيرِ اَوْ سِي سَاثِمَهُ كَنْ فَيَكُونُ كِي هُوَا هِي يَا عِلْمِ ذَاتِي بَدُونِ
 حَاصِلِ كَرْنِي كِي سَاثِمَهُ حَوَاسِ اَوْ دَلِيلِ عَقْلِي كِي يَا خَوَابِ يَا الْفَاسَامِ كِي اَوْ رَا مَانْدِ اَوْ سَكِي

با ساتھ ایجاد شفا مرض کی یا سنت کرنا کسی شخص پر اور ناخوش ہونا اوس سے تاکہ سبب
 اوس کو بہت کی تلکست یا بیمار اور شقی ہو جاوی یا رحمت بھیجی اور پر کسی شخص کی تاکہ سبب
 اوس رحمت کی روزی فسخ اور تندرست اور سعید ہو جاوی انتہی و شرک و رطبت
 بغیر اللہ ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب نہایہ لغت حدیث مذکورست وَحِیۃُ الْحَدِیثِ مِنْ
 حَلَفَ بِغَیْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ حَيْثُ جَعَلَ مَا لَا یُخَلَّفُ بِهِ مَخْلُوقًا بِهِ کَاَسْمِ اللَّهِ الَّذِی
 یُکَوِّنُ الْقُسْمَ بِہِ انتہی اور شرک چ قسم کہانی ساتھ غیر خدا کی ہی ستمن ہوتا ہی جیسا کہ
 کتاب نہایہ لغت حدیث میں مذکور ہی وَحِیۃُ الْحَدِیثِ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ
 یعنی جس شخص نے قسم کہانی ساتھ غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی ساتھ خدا کی ہوا
 کیا اوس چیز کو کہ قسم نہیں کہانی جاتی ساتھ اوسکی مانند اوس نام خدا تعالیٰ کی کہ قسم
 کہانی جاتی ہی ساتھ اوسکی انتہی و نیز اطلاق شرک بر طیر و معنی شکون بگرفتن بجا نوری
 یا بجزی چنانچہ در نہایہ مذکورست وَحِیۃُ الْحَدِیثِ الطَّیْرَةُ شَرِکٌ وَکَیۡفَا لَا وَلَکِنَّ
 اللَّهُ یَدْعُہُ بِاللُّغِیِّ کُلِّ حُیْلِ الطَّیْرَةِ شَرِکٌ لِّلَّهِ فِی اِعْتِقَادِ جَلْبِ النِّقَعِ وَدَفْعِ الظُّبُرِ وَ اَلِیْسَ الْکُفْرُ
 بِاللَّهِ لِاِنَّہٗ لَوْ کَانَ کُفْرًا لَّمَّا دَفَعْنَا بِاللُّغِیِّ وَنِزَرُ شَرِکٌ بِمَعْنٰی رِیَاضِہِ سَتَمَلَّ شَدَّہٗ چنانچہ
 در کتاب نہایہ مسطورست الشِّرْکُ اَحَقُّ فِی اَمْرِی مِنْ دَیِّبِ التَّمَلُّکِ اَمْرِیۡدُ الرَّیَاضِۃَ فِی الْعَمَلِ فَکَانَہٗ
 اَشْرَکَ فِی عَمَلِہٖ غَیْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَہِیۡہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَلَا یَشْرِکُ بِعِبَادَہٗ وَرَبِّہٖ اَحَدًا اِیۡعَالَ شَرِکَہٗ
 فِی الْاَمْرِ اَشْرَکَ الشِّرْکَہٗ وَشَاۡرَکَہٗ اِذَا صَرَّتْ شَرِکَہٗ وَقَدْ اَشْرَکَ بِاللَّهِ فَہُوَ مُشْرِکٌ اِذَا جَعَلَ
 لَہٗ شَرِکًا وَالشِّرْکُ الْکُفْرُ انتہی اور ہی بولا جاتا ہی شرک شکون نہ پر ساتھ جانور کی ہو یا
 چیز و سر کی جیسا کہ نہایہ میں ہی اور اسی قسم ہی حدیث کہ بد شکونی شرک ہی اور
 نہیں ہم میں ہی کوئی مگر کہ عارض ہوتی ہی اوسکو بد شکونی ولیکن اللہ تعالیٰ لی جاتا ہی اوسکو
 ساتھ توکل کی کی گئی ہی بد شکونی شرک ساتھ خدا تعالیٰ کی بیج اعتقاد حاصل کرتی نفع
 اور دفع ضرر کی اور نہیں ہی کفر ساتھ خدا تعالیٰ کی اسو اسطی کہ اگر ہوتا کفر اللہ دور ہوتا

ساتہ توکل کی اور شرک بمعنی ریاضی شرع میں مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ نہایہ میں مذکور ہے
 شرک پوشیدہ بہت ہی استہمی میں چال چنیوٹی کی ہی ارادہ رکھتی ہیں انھیں مستند
 صلی اللہ علیہ وسلم ریاضی تئیں پہنچ عمل کی پس گویا شرک کیا عمل میں غیر خدا کی تئیں اور اسی
 قسم سی ہی قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ عِبَادَةُ سَرَّهٖ أَحَدًا شرک نکرے عبادت پروردگار
 میں کسی ایک کو کہا جاتا ہی شرک کثرتی الْأُمَرَاءُ یعنی شرک ہوا میں ساتہ اوسکی کام میں شرک
 التَّشْرِكُ شرک کیا شرک کی تئیں اور کہا جاتا ہی تارگتہ اوسوقت میں کہ شرک ہووی تو اوسکا او
 کہا جاتا ہی وَقَدْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ فَمُوْشِرُکٌ یعنی شرک کیا ساتہ اللہ کی پس وہ شرک ہی اوسوقت
 میں کہ کری واسطی اوسکی شرک اور شرک ساتہ معنی کفر کی ہی انتہی و شرک بر قولہ ہم در شرع
 مستعمل شدہ و معنی تولد انتہی کہ زن برای محبت زوج خود از قسم سحر وغیرہ عمل نماید از
 در ہندی تو کہ میگوند وَفِي الْهَيَاةِ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ التَّوَلَّى مِنَ الشِّرْكِ التَّوَلَّى يَكْشُرُ
 التَّاءُ وَفَتَحَ الْوَاوُ مَا يَحْتَبِ الْمَرْءُ إِلَى زَوْجِهِ مِنَ التَّخَوُّعِ وَعَدْوِهِ لِإِعْتِقَادِهِمْ أَنَّ ذَلِكَ يُؤْتِرُ
 وَيَفْعَلُ خِلَافَ مَا قَدَّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى انتہی اور شرک شرع میں تولد ہے یہی مستعمل ہی اور
 معنی تولد کی یہ ہیں کہ عورت واسطی محبت مرد اپنی کی قسم سحر وغیرہ سی عمل کری اور ہندی
 ہیں اوسکو تولد کہتی ہیں اور نہایہ میں ہی بیچ حدیث عبد اللہ کی التَّوَلَّى مِنَ الشِّرْكِ یعنی تولد شرک
 سی ہی تولد ساتہ کسرہ تا اور فتح واو کی وہ چیزی کہ دوست رکھتی ہی عورت واسطی مرد اپنی
 کی سحر وغیرہ سی واسطی اعتقاد عورتوں کی اوسکو کہ تحقیق وہ تاثیر کرتا ہی اور کرتا ہی خلاف
 اوسکی کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالیٰ ہی انتہی و معنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ
 القرآن تصنیف فقیہ اسمعیل بن احمد الضریری حیرتی مذکور است الشِّرْکُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُوْهِ
 أَحَدُهَا الْأَشْرَکُ بِاللَّهِ وَثَانِيهَا الطَّاعَةُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَلَمَّا أَفْهَمْنَا صَالِحًا جَعَلُوْهُ شُرَكَاءَ
 فِي مَا أَشْهَرُوا بِغَيْرِ مَعْنَى شُرْکٍ وَبِغَيْرِ اَنْدَکَ اِنْ تَقْسِرُ فَتَحَ الْغَرِيزَةُ ظَاهِرٌ وَهُوَ بِدَايَةِ الْكُتَابِ
 کہ انتہی تفصیل کسانیکہ در عبادت دیگر از با خدا ہمہ میکنند انا ہمہ کنندگان در عبادت

پس بسیارند اذبحه که سائیکہ در ذکر دیگر از ابا ندیم سر میکنند و نام دیگران را مانند نام خدا
 بطریق تقرب ذکر می نمایند و از انجودیک سائیکہ در نام نهادن خود را بنده فلان و عبد فلان
 میگویند و این شرک در قسم است و از انجودیک سائیکہ در فوج و خدمت و تبرکات و احسان
 دیگران را سر میکنند و از انجودیک سائیکہ در دفع بلا و دیگران را می خوانند و بخشن و در تحصیل شایع
 دیگران رجوع مینمایند بالا استقلال نهانکه توسل بآن دیگران نمایند و از انجودیک سائیکہ نام دیگران
 با نام خدا در مقام عدم علم و قدرت برابر میسازند چنانچه شنائی و این ماحد از ابن عباس روایت
 کرده اند که روزی شخصی آنحضرت علیه الصلوٰۃ والسلام را گفت که مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَيْئٌ يَنْبَغِي
 بِهِ رَجَاءُ خَدَايَسْتَ وَ شَأْنٌ يَخْشَى خَدَايَسْتَ خَدَايَسْتَ خَدَايَسْتَ خَدَايَسْتَ خَدَايَسْتَ
 اللَّهُ يَنْبَغِي مَا شَاءَ اللَّهُ وَ هَذَا وَ امام احمد و ابو داود و نسائی و ابن ماجه از حذیفه بن اليمان
 روایت کرده اند که آنحضرت علیه الصلوٰۃ والسلام فرمودند لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَيْئٌ يَنْبَغِي
 فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ كَقَوْلِهِمْ فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَيْئٌ يَنْبَغِي
 کتاب وجوه القرآن تصنیف فقیه اسمعیل بن احمد ضربی حیرتی مین مذکور می شرک
 تین وجه پستی ایک او نین می شرک کرنا سائیه الله تعالی کی و دوسری طاعت جیسا تو را
 فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ كَقَوْلِهِمْ فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَيْئٌ يَنْبَغِي
 واسطه الله تعالی کی شرک یک سج اوس چیز کی جودی الله تعالی نی اون و دوتو کو اور بعضی
 معانی شرک کی اور ہی ہیں کہ تفسیر فتح الغرزی سی ظاہر اور ہوتا ہیں ترجمہ عبارت او سیکھا
 یہی تفصیل اون لوگوں کی کہ عبادت میں دوسرے کو ساتھ خدا کی شریک کرتی ہیں ای
 ہر کر نیوالی غیر عبادت میں پس بہت ہیں اون لوگوں میں سی وہ لوگ ہیں جو ذکر میں
 دوسرے کو شریک ساتھ خدا کی کرتی ہیں اور نام دوسرے و کما مثل نام خدا کی
 بطریق عبادت و تقرب کی ذکر کرتی ہیں اور اون لوگوں میں سی وہ لوگ ہیں جو
 حج نام رکھنی کی اپنی تین بنده فلان و عبد فلان کہتی ہیں اور یہ شرک نام میں ہی

اور اون لوگو میں سے وہ لوگ ہیں جو بیچ اور خرید میں اور قربانی میں خدائی ساتہ دوسروں
 کو شریک کرتی ہیں اور اون لوگو میں سے وہ لوگ ہیں جو بیچ و بیعت کی دوسروں کو
 پکارتی ہیں اور ایسی ہی بیچ و بیعت کی بالاسقلال دوسروں کی طرف رجوع کرتی ہیں
 نہ یہ کہ وسیلہ ساتہ اون دوسروں کی کریں اور اون لوگو میں سے وہ لوگ ہیں جو نام دوسروں کو
 ساتہ نام خدا کی مقام عموم علم و قدرت میں برابر کرتی ہیں جیسا نسائی اور ابن ماجہ نے ابن
 عباس سے روایت کی ہے کہ ایک دن کسی شخص نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ
 مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَيْءٌ یعنی جو چاہی اللہ اور چاہی تو ہو جاوے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کیا تو نے مجھ کو خدا کا شریک بلکہ کہو وہ جو چاہی اللہ تعالیٰ تنہا اور امام احمد اور ابو داؤد
 اور نسائی اور ابن ماجہ نے حذیفہ بن یان سے روایت کی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے فرمایا ہیئت کہو تم جو چاہی اللہ اور فلاں بلکہ کہو تم جو چاہی اللہ پہ چاہی فلاں
 اہی و بعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی کہ کفر نسبت نہیں لیکن مشابہ افعال مشرکان و بت
 پرستان اندازان افعال ہم اجتناب و احتراز لازم چنانچہ مردمان روبروی علما و عظماء
 تقبیل زمین میکنند کتندہ این فعل وانگس کہ راضی باین فعل باشد ہر دو گنہگار میشوند
 کہ این فعل حرام و گناہ ست زیرا کہ مشابہ پرستش بتا نسبت کن فی تحفۃ الملوک عبارتہ
 هَكَذَا وَمَا يَفْعَلُونَ مِنْ تَقْبِيلِ الْأَرْضِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ حُرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِي بِهِ إِمَّا نَحْنُ
 لَا تَنْتَبِهَ عِبَادَةُ الْوُثْنِ وَهَكَذَا فِي دُرِّ الْخَزَائِرِ مَا يَفْعَلُونَ مِنْ تَقْبِيلِ الْأَرْضِ بَيْنَ
 يَدَيِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ حُرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِي بِهِ إِمَّا نَحْنُ لَا تَنْتَبِهَ عِبَادَةُ الْوُثْنِ اہی
 اور بعضی کام اگرچہ شرک حقیقی کہ وہ کفر ہی نہیں ہیں لیکن مشابہ کامون مشرکون اور
 بت پرستون کی ہیں اون کامون سے یہی بچنا لازم ہے جیسا کہ لوگ روبرو عظماء
 اور بزرگون کی زمین جوتی ہیں کریموالا اس کام کا اور جو راضی ہو اس کام سے
 دو تون گنہگار ہوتی ہیں کہ یہ کام گناہ اور حرام ہی اسلیں کہ مشابہ پرستش بتونکی ہے

ایسی ہی تھی بلکہ میں عبارت اوسکی یہی وما یفعلون من تقبل الارض بین یدی
 العلماء وحرکهم وکفایل والراعی بہ ائمان لانہ یثبہ عبادۃ اللہ اور ایسی ہی
 در مختار میں ما یفعلون من تقبل الارض بین یدی العلماء وکفایل وحرکهم وکفایل
 والراعی بہ ائمان لانہ یثبہ عبادۃ اللہ انہی ودرین اختلاف ہست علما را کہ زمین
 افعال کا فرہم می شود یا نہ پس اگر تقبیل ارض بر وجہ عبادت و تعظیم باشد کفرست و اگر بوجہ
 تحیہ باشد کفر نیست لیکن مرتکب آن گنہگار و صاحب کبیرہ ہست گما ینظم منہ الذی یثبہ
 فی ہذا المقام بل یکفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم وان علی وجہ التحیۃ لا وصار
 اتمام تکلیف یا الکبیرۃ انہی معنی ان دونوں عبارتوں کی یہ ہیں وہ کہہ کہ کرتی ہیں بوسہ دینی
 زمین کی سی بر و بر و علما و تکلی اور سسر دار و تکلی پس حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہو نیوالا
 ساتر ان دونوں کا مونگی گنہگار ہیں اس واسطی کہ مشابہ ہی پر متش تو تکلی و تہی اوباسین
 اختلاف علما کا ہی کہ اس کام سی کافر ہوتا ہی یا نہیں پس اگر بوسہ زمین کا اور وجہ
 عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ اور تحفہ کی ہو کفر نہیں لیکن کرنیوالا گنہگار
 صاحب کبیرہ کا ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی در مختار سی حج اس مقام کی بل یکفر ان علی وجہ
 العبادۃ والتعظیم وان علی وجہ التحیۃ لا وصار اتمام تکلیف یا الکبیرۃ انہی بلکہ کافر
 ہوتا ہی اگر ہو اوپر وجہ عبادت اور تعظیم کی اور اگر اوپر وجہ تحیہ کی ہو تو کافر نہیں ہوتا
 اور ہوتا ہی گنہگار اختیار کرنیوالا کبیرہ کا انہی سوال عبادت چہ معنی دار و در شرع جواب
 عبادت در شرع شریف غایتہ تذلل و خضوع ہست چنانچہ در تفسیر مدارک و مضامین
 مرقوم ہست و فی المذاہک العبادۃ اقصى غایۃ الخضوع والتذلل ومثل هذا فی
 البضای وقریب هذا فی التفسیر التجلی وعبادت در شرع بر توجید و طاعت
 ہم اطلاق آمدہ چنانچہ در کتاب وجہ القرآن تصنیف اوتاد الفقیہ العالم اسماعیل بن
 احمد الضری النیشابوری مذکور ہست العبادۃ علی وجهین احدهما التوجید

كَلِمَةً تَقَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْثَّانِي النَّاسُ كَقَوْلِهِ تَقَالَى فِي سَبَا
 ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهْوُاْ أَيْتَاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مِنْ
 دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ أَتَسْأَلُ عِبَادَتَكَ
 شرع میں کیا معنی ہیں جواب عبادت شرع شریف میں نہایت تذلل اور عجز ہی
 یعنی اپنی ذلت جتنا جیسا تفسیر مارک اور بیضاوی میں مرقوم ہی مدارک میں ہی عبادت
 نہایت مرتبہ عجز اور ذلت کا ہی اور اس طرح بیضاوی میں ہی اور قریب اسکی ہی تفسیر
 رحمانی میں اور عبادت کا شرع میں توحید اور طاعت پر ہی اطلاق آیا ہی جیسا کہ بیچ
 کتاب وجہ القرآن تصنیف استاد الفقیہ العالم اسمعیل بن احمد ضریری نیشاپوری میں
 مذکور ہی العبادۃ علی وجهین عبادت دو طور پر ہی التَّوْحِيدُ ایک اَدْنِیّ و دُونِیّ
 بمعنی توحید ہی کَقَوْلِهِ تَقَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ اِیْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
 کی یاد کرو اللہ تعالیٰ اپنی کو جس نے پیدا کیا تم و الثَّانِي الطَّاعَةُ دوسری بمعنی طاعت جیسی
 سورہ سبأ میں قَوْلُهُ تَقَالَى ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهْوُاْ أَيْتَاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
 قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ
 مُؤْمِنُونَ پہر کہیگا واسطی و شتو کی کیا یہ نکو تہی عبادت کرتی کہیںگی یا کی ہی تجسکو
 تو کار ساز ہمارا ہی سوای اِدْنِیّ بلکہ وہ تہی عبادت کرتی جنوں کو اکثر اِدْنِیّ ساتھ لون
 دیوں کی ایمان رکھتی نقل از تفسیر ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی
 برادر شاہ عبد الغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معنی عبادت درین آیہ کریمہ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ وَحْدًا و در دیگر تفاسیر ہم عین معنی نوشتہ اند وَقَالَ الْإِمَامُ
 الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ السُّبْحَانَ بِالْكَبِيرِ الْعِبَادَةُ عِبَادَةُ الْعَبْدِ الْفَاعِلِ الَّذِي يُؤْتِي بِالْعَقْلِ تَعْظِيمُ
 الْعَبْدِ اِتِّهَى معنی عبادت کی اس آیہ کریمہ میں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ وَحْدًا
 یعنی ای آدمیو عبادت کرو تم پروردگار اپنی کی تئیں یعنی ایک جانواں کو اور دوسرے

تفسیر زمین ہی میں معنی لکھی ہیں اور کہا امام محمد الدین رازی نے بیچ تفسیر اپنی کی کہ نام
 رکھا گیا ساتہ تفسیر کبیر کی العبادة عبادۃ عن الفضل الذی یوقی بہ لفر من تعظیم تعد
 اتہی یعنی عبادت مراد ہی اوس کام سی جو لایا جاویں واسطی غرض تعظیم دوسری اتہی نام
 ہوئی عبارت کتاب بآئہ المسائل فی تحصیل الفضائل بالادولۃ الشریعۃ وترک الامور
 کی آیت بیان لکھی جاتی ہی ایک حدیث مشکوٰۃ شریف کی حدیث قال صلیٰ علیہ وسلم رسول اللہ
 صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوا الفصح بالحذیثۃ علی افر سماء کانت من البکین
 فلما انصرف علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم
 قال قال اصبح من عبادنی مؤمن فی وکافر فی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ وبرحمۃ
 کذلک مؤمن فی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنور کذا وکذا فذلک
 کافر فی وکافر بالکواکب ترجمہ اور مشکوٰۃ کی باب الکہانت میں لکھا ہی کہ بخاری و مسلم
 ذکر کیا کہ زید بن خالد بنی نقل کیا کہ نماز پڑھوایں ہو کہ پیغمبر خدائی نما فخری حدیث میں بھیجی مینہ کی
 کہ رات کو برساتا پھر جب پڑھ کی بیٹھی موند کیا لوگوں کی طرف پیر فرمایا کہ جاتی سوچم کہ کیا
 فرمایا تمہاری رب بنی لوگوں نے کہا کہ اللہ و رسول ہی خوب جانتا ہی کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو
 ہو گئی بعضی ہندی میری مؤمن اور بعضی کافر سوچتی کہا کہ ہو مینہ ملا اللہ کی فضل ہی اور
 اوسکی رحمت ہی سو وہ مجھ پر یقین لایا اور ستارہ کا منکر ہوا اور چنی کہا کہ ہو مینہ ملا
 فلا فی فلا فی پھر مینہ سو وہ میرا منکر ہوا اور ستارہ و سپر یقین لایا فائدہ یعنی جو کوئی عالم کی
 کار و بار کو ستاروں کی تاثیر سی سمجھتا ہی سو اوسکو اللہ صاحب اپنی منکر و زمین جانتا ہی اور
 ستارہ پوجنی والو زمین شمار کر ہی اور جو کوئی ان سب کار و بار کا کارخانہ اللہ کے
 طہر فی سمجھتا ہی سو اوسکو اللہ ہی اپنی مقبول بند و زمین کرن لیتا ہی اور ستارہ پرستو ہی
 کمال لیتا ہی سنا چاری کہ شرک لوگوں میں بہت پہلے زہا ہی اور اصل توحید کہ یا بکین
 اکثر لوگ شرک و توحید کی معنی نہیں سمجھتی اور ایمان کا دعویٰ رکھتی ہیں حالانکہ شرک میں

گرفتار ہیں سوا دل معنی شرک و توحید کی سمجھا چاہی تبارائی اور پہلائی اذکی قرآن وحدیث سے معلوم
 ہو سنا چاہی کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو
 اور پر یوں کو اور سوا خدا کی اور ونکو مشکل کی وقت پکارتی ہیں اور اولیٰ مرادین مانگتی
 ہیں اور اولیٰ مستین مانگی ہیں اور حاجت برائی کی یہی اذکی نذر و نیاز کرتی ہیں اور بلا کی
 ٹلنی کی یہی اپنی بیٹوں کو اذکی طرف نسبت کرتی ہیں کوئی اپنی بیٹی کا نام عبد اللہ کہتا ہے
 کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی سیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین
 کوئی غلام معین الدین اور اولیٰ جنی کی یہی کوئی کیسی نام کی چوٹی کہتا ہے کوئی کیسی نام کی
 بدی کہتا ہے کوئی کیسی نام کی کٹری کہتا ہے کوئی کیسی نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کیسی
 نام کی جانور کہتا ہے کوئی مشکل کی وقت کیسی دوائی دیتا ہے کوئی اپنی باتوین کیسی نام کی
 قسم کہتا ہے عرض کہ جو کچھ ہندو اپنی تون سے کرتی ہیں سو وہ سب کچھ یہ جو بیٹے مسلمان
 اولیا اور انبیاسی اور اماموں اور شہیدوں اور فرشتوں اور پر یوں سے کر گزرتی
 ہیں اور دعویٰ سنائی کا کہی جاتی ہیں سبحان اللہ یہ مومنہ اور یہ دعویٰ سچ فایا
 اللہ صاحب فی سورہ یوسف میں وَمَا يُؤْمِرُ الْكَافِرُ هُمْ بِاللَّهِ اَوْ هُمْ مُشْرِكُونَ
 ترجمہ اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتی ہیں یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا کرتی
 ہیں سو وہ شرک ہیں گرفتار ہیں اب اس آیہ شریف کا مطلب زیب التفاسیر سے خوب
 معلوم ہو جائیگا عالم گیر بادشاہ کی وقت میں یہ دونوں کتابیں لکھی گئی ہیں ایک فتاویٰ
 عالم گیری علم فقہ کی اور دوسری زیب التفاسیر ان دونوں کتابوں کی یہ عاجز کیا تعریف
 لکھی اس وقت کی علماؤں اور اس وقت کی عالموں کی نزدیک یہ دونوں کتابیں
 پسندیدہ اور برگزیدہ ہیں اور اس عبارت کی اس خیر خواہی اس جگہ ہندی بھی نہیں
 کی ہی اس واسطے کہ کسی کو کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہی اس سبب سے کہ یہ کتاب کم میسر
 ہوتی ہی بعینہ اوسکی عبارت لکھ دی ہے اور وہ عبارت زیب التفاسیر کی یہی

وَمَا يُؤْمِنُ الْكُفَرُ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ و نیز گردید بیشتر ایشان بخدای مگر که درین
 که دیدن انباز گیرند گانند باخدای گویند مرا و ازین کرده کفار که اند که گفتند رَبَّنَا اللَّهُ وَازِلْ
 آن گفتند اَلَا كُنْتُمْ تَبَاتُلْتُمْ بِاللَّهِ يَهُودَ اِيْمَانِ بخدای آوردند و گفتند عَزَّوَجَلَّ اَشْرِكُ بِاللَّهِ
 که بخدا گردیدند و گفتند اَلَيْسَ بِنُوحٍ اَللَّهُ وَ قَوْلِ اَنْتُمْ كَرِهْتُمْ عَنْهَا مَعْشَرُ هُنَّ
 نازل شد مشرکان گفتند که ما اعراض نمیکنیم بلکه اقرار داریم که خدای آسمان و زمین الله
 تعالی است این آیه آمد که وَمَا يُؤْمِنُ الْكُفَرُ اِيْنِ اَيُّهَا اِيْمَانِ نام کرده اند
 آن مقرون بشرک است میگویند خالق آسمانها و زمین خداست لیکن اصنام را در باب
 و الهی نامند و ما تریدی گفته که معنی آنست که نمیگیرند بیشتر ایشان بخدا نبوتها ایشان
 مگر که ایشان شرک آورند گانند به الهای خویش و برین تاویل سوال آنکه میان ایمان و شرک
 خدایت است و اثبات هر دو در یک محل ممکن نیست منفع میشود این عباس گفت
 که معنی آنست که اگر بعضی از قرآن اقرار آید بعضی را انکار میکنند و آن اقرار که بعضی آورده
 سود ندارد و عکس گفته که این کریمه اشاره بآنست که اصحاب رسول از مشرکان پرسیدند
 که آسمانرا که آفریده گفتند خدای پرسیدند که اذان باران که آورده و گیاه که رویانیده
 گفتند خدای تو همان گفتند پس چرا نمیگردید مشرکان گفتند بتان نیز از انان اویند
 و در کار ما مشیر و هر از اویند و در وقت طواف میکنند کَتَبْتُكَ لَكَ شَرِيكَ لَكَ اَلَا
 شَرِيكَ هُوَ لَكَ مَلَكُهُ وَمَا مَلَكَ مَعْنَى اس عبارت کی به بین بین حاضر من تیری
 خدمت بین بنین کوئی شریک تیری و اسطی مگر شریک که ده و اسطی تیری ہی تو مالک
 او سکا ہی نه و مالک ہی جبار عالم باین آیه برایشان رد نمود و فرمود که اگر بوجوب
 مقرر اند بوجدانیت من منکر اند آنکس که بوجوب و اقرار دهد و وجدانیت ما را انکار کند
 ایمان او ایمان نیست بلکه آن عین کفر و طغیان است نکتة شرک بر دو قسم است یکی
 جلی آنست که غیر حق را معبود اعتقاد کنی و خفی آنکه غیر او را مقصود دانی بر گاه در کل امور

ضرر و نافع و مسبب و مدبر اور ادنیٰ دست از اسباب ہمارے صریح چوتھے پردے مسبب
 معطل بہت سبب یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتی ہیں سو وہ شرک ہیں گرفتار ہیں
 پہر اگر کوئی سمجھتا ہے کہ تم دعویٰ ایمان کا رکھتی ہو اور افعال شرک کی
 کرتی ہو سو یہ دونوں ہیں کیونکہ ملائی دیتی ہو اسکو جواب دیتی ہیں کہ ہتھو شرک
 نہیں کرتی بلکہ اپنا عقیدہ انبیاء و اولیاء کی جناب میں ظاہر کرتی ہیں شرک جب ہوتا کہ ہم
 اُن انبیاء اور اولیاء پر یمن اور شہیدوں کو اللہ کی برابر سمجھتی سو یمن تو ہم نہیں
 سمجھتی بلکہ انکو ہم اللہ ہی کہہ جانتی ہیں اور اسکا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی
 اوس میں انکو بخشی ہی اور اوس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتی ہیں اور انکا پکارنا
 عین اللہ ہی پکارنا ہی اور اوسنی مدد مانگنی عین اوس سے مدد مانگنی ہی اور وہ لوگ
 اللہ کی پیاری ہیں جو چاہیں سو کریں وجوہ مضمتین بمعنی استی از غیبات اللغات
 طغیان بمعنی ظلم و نافرمانی از غیبات اللغات اکیسوا ان مقصد
 اُن لوگوں کی جواب میں کہ یہ قدرت تصرف کی اللہ ہی انبیاء کو دیتی ہی اور وہ
 لوگ اللہ کی پیاری ہیں جو چاہیں سو کریں یہ جواب انکا جو ٹٹا ہی اسواسطیٰ ہر مسلمان کا
 مرنی تک ہی عقیدہ رہتا ہی کہ خدا کی ذات کی مثل مخلوق کی ذات نہیں اور خدا کی
 صفات کی مثل مخلوق کی صفات نہیں یہ سب اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اب
 جانتا چاہیے کہ یہ بڑا اللہ جل شانہ کی اوپر جو ہٹ بلند تھا ہی کہ خدای تعالیٰ نے اپنی صفات
 مختصہ کسی مخلوق کو دیں دین ہیں اور مخلوق کو اپنی ساتھ شریک کر دیا اگر شریک کر دیا
 ہوتا تو خدا باللہ منہا اپنی ساتھ تو پہر کیوں فرماتا قرآن شریف میں کہ عبادت میری ہی
 واسطیٰ کرو اور تصرف میرا ہی عالم میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں اور حضرت
 کیوں فرماتی کہ اللہ کی طرح کسی شہر کی کسی اور کو مت پکارو اب جانتا چاہیے یہ بھی اہل
 سنت و جماعت کا مذہب ہی کہ نبی ہوں یا ولی ہوں یا شہید امام ہوں یا امام زوی

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا اونکی اصحاب کسکو اپنی صفات مختصہ نہیں دین
 اور نہ کسکو یہ فرمایا کہ تم عالم بین تصرف کیا کرو جیسی چاہو اور لوگوں کا بہتر کیا کرو
 اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیری جو سوز و محن کی تفسیر اور ہون کی کی ہی اور بین کی
 کچھ آیتیں یہاں لکھی جاتی ہیں ایسی جھوٹ بانٹنی والوں کا جواب اون آیتوں کی تفسیری
 خوب ظاہر ہو جائیگا وہ آیتیں یہ ہیں یٰٰھدی الیٰ الرشد براہ و کہا تا ہی ثواب اور بہتری
 کی اور روح میں بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنی معنوں کو روح میں منتقل کر دیتا ہی اور مذکور
 اسطورہ میں مذکور کرتا ہی کہ اسکی تاثیر تمام قوتوں کو غضبیہ ہون یا شہویہ سب کو گھیر لیتی ہی
 پس یہ کلام در و در ذکر کا بھی حکم رکھتا ہی اور معلم اور استاد کا اور پیر اور مرشد کا بھی
 اور باوجود اسکی اس قسم کا یہ کلام نہیں ہی کہ فکر اور خیالات میں علاقہ رکھی یا عقلی
 قیاسوں میں نکلا ہو یا دہی اور خیالی مقدموں میں مرکب ہو بلکہ نہایت ہی عمدہ عجائبات
 اور غرائب کو شامل ہی قائم کیا یہ پیر ایمان لائی ہم اس کلام پر اور جان لیا ہی کہ اس
 قسم کا کلام نہ ہو گا مگر حق تعالیٰ کی نفسی اور اگر باوجود ایسی تاثیر اور ایسی خوبی اس کلام کی
 جو جن کی بعد ہی اس کلام کو کلام الہی بخانین ہم بلکہ اس کلام کو حق تعالیٰ کی غیر کی نفسی
 جانین کہ دوسرے ہی اس قسم کا کلام بنا کر نازل کر سکتا ہی تو گو یا شریک کو ثابت کیا ہی
 وَلَٰكِنْ شَرِّكَتُ رَبِّیْ تَاٰخِذًا اَوْ رَہْمًا نِّمَّ شَرِّیْكَ نَكْرَہْمِیْ اِنِّیْ بِرُہْمِ دُہْمَا رَہْمِیْ سَاۡتَہٗ كَسِیۡوَا رَہْمِیْ
 چوں ہی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجہ کی اس میں پائی
 جاوی اور کوئی اسکی برابر ہی نہ کر سکی وَاِنَّہٗ تَعَالٰی جَلَّ جَلَلُہٗ اَوْ شَرِّیْكَ حَالِیہ ہی کہ بہتر
 بلند ہی بزرگی ہادی پروردگار کی اس ہی کہ کوئی اسکا شریک ہو سکی اور یہی وجہ ہی جو
 مَا لَتَلْمِزَنَّہٗ صَاحِبَہٗ وَّ لَا وَلَدًا نِّہِیۡنَ لَیَا ہُمَا رَہْمِیْ پروردگار کی عورتوں اور نذر کسی
 اسو اسطی کہ عورت اکثر خاگی کا نمون میں مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی
 مال اور ملک میں شریک ہوتا ہی اور اللہ تعالیٰ پاک ہی اس بات سی کہ کوئی خود

اسکا شریک ہو جاوی یا کسی کو وہ خود اپنی رضاسنی اپنا شریک کر لی اس واسطی کہ دونوں قسم کی
شرکتوں میں انتہا درجہ کی عظمت کا نقصان ہی اور یہ بھی ہو کہ قرآن شریف کی سنی کی پہلی جو
انکی دلوں میں بڑی باتیں گڑھی ہوئی تھیں جس طرح انکی اعتقاد میں یہ تھا کہ بعض اسکی بندہ
اسکی کارخانہ میں شریک ہیں یا بعض اسکی اولاد ہیں یا بعض اسکی جو روہن سوان سب
باتوں سے تو بہ کی اور اسکا عذر اسطور سے بیان کیا **وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا**
اور بیشک حال یہ ہی کہ کہتی تھی احمق لوگ ہم میں سے اللہ تعالیٰ پر ایسی بات جو اسکی شناسنی
بہت بعید ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ ابلیس اور دوسری جن جو اسکی تابع تھی بری اعتقاد
حق تعالیٰ کی جناب میں رکھتی تھی اور اسکی مخلوقات میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی جو روہن انتہا
اور کسی کو اسکی اولاد اور بعض کو اسکا شریک ٹھہرایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات میں ثابت
کرتی تھی اسطور سے کہ بعض کو کہتی تھی کہ یہ شخص قدرت کا ملکہ رکھتا ہی جو چاہی سو کر سکتا ہی
اور بعضوں کی علم کو محیط جانتی تھی یعنی دور اور نزدیک کہلا اور چہا سب اسکی نزدیک برابر ہی
کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہی اور بند و نکو اپنی فعل کا خالق جانتی تھی اور بعضوں کو
ایسا جانتی تھی کہ اگر کوئی مشکل کی وقت انکو پکاری تو وہی غیب سے اسکی مدد کر کی اسکی حاجت
روائی کر سکتی ہیں اور بعض کو عبادت کا مستحق جانتی تھی یعنی انکی واسطی عبادت کرنا ضروری
ہی جیسی سجدہ کرنا یا انکی نام کا روزہ رکھنا اور سوای اسکی اور بعضوں کو ذکر و ایم کا مستحق جانتی
تھی یعنی انکی نام کو ہر وقت چہا بڑا ثواب رکھتا ہی اور بعض کو ایسا جانتی تھی کہ انکی نام پر چاہو کو
فج کرنا بڑا ثواب ہی اور وہی اسکی مستحق ہیں اور مال کو کسی کی نام پر خرچ کرنا اور نذر اور بدیہ
اسکو بچانا اسکو اسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی تھی اور بعضوں کو ایسا جانتی تھی کہ اگر لوگ
اپنی تین اکا بندہ اور پرستار کہیں تو درست ہی اور وہی اسکی مستحق ہیں اور سینہ طرح
کی بہت سی باطل چیزوں کی معتقد تھی سو اب اس قرآن شریف کی سنی سے ہم کو معلوم ہوا
کہ وہی سب اعتقاد ہماری ہی اصل اور باطل تھی اللہ تعالیٰ ایسی فاسد اور بڑی اعتقاد دہنی

بری اور پاک ہی اور اس اپنی باطل عقائد و منی نذر کر نہیں دیتے ہیں جنوں کی زبان کینا
 وَاَنَّا لَنَسْتَا اَوْرِیْشَکَ مَہِیْ نَحْمَانِ کِیَا تہا کہ اَنْ لَنْ نَقُوْلَ اَکْاَشَ وَاَلْحَقْ ہرگز کہیں گے آدمی
 اور جن جرأت کر کے اور بیباک ہو کہ عَلٰی اللہ کَلْبَ بَا اشد پر جھوٹ کو انکی کلام کا حاصل یہ ہی
 کہ ہم اتنی بدشت تک ایسی باطل عقائد و منی جو ہمیں ہی اسکا سبب یہ تھا کہ ہمیں تقلید کی تھی
 اون لوگوں کی جو عقل اور دانائی میں ساری حیوانی متاثر تھی اور حق اور باطل کی دریافت
 کر نہیں اپنی تین کیتائی زمانہ جانتی تھی اور ہمیں یہاں تھا کہ اس قدر جماعت کثیر جن اور انہیں
 کہ ہر ایک انہیں ہی عقل اور دانائی میں کسیکو اپنا تائی نہیں جانتا ہی اور ہر بات کی تہ کو
 پہنچتی ہیں ہر ایک اپنی تین دوسری بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی خاقل اور فہیدہ لوگ سبکی سب
 ایکبار کی کسی بڑی شخص پر مخلوقات سے جھوٹ نہ باندھیں گے ہر ایسی شخصوں سے اللہ تعالیٰ پر
 جھوٹ باندھنا جو سب بڑوں سے بڑا ہی اور اسکی عظمت اور بزرگی کی سامنے کسیکی عظمت اور
 بزرگی پاسنگ کو ہی نہیں پہنچتی ہی کی طرح مکن نہیں ہی اور ہرگز یہ لوگ ایسی جرأت اور
 بیباکی نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کی بڑی جرأت اور بیباکی کی کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا
 تمام ہوا جواب اون لوگوں کا جو وہ یہ کہتی تھی کہ پیر پیغمبر اللہ کی پیاری ہیں جو چاہیں سو کریں
 اور اللہ ہی کی انکو عالم میں تصرف کرنے کا اختیار دیا ہی یا نہیں اُن مقصد پر قوفوں
 اور بی ادبوں کی بیان میں لکھا جاتا ہی اور اون لوگوں کی بیان میں جو اپنی طرف سے حرام
 اور حلال کی کام میں ٹہراتی ہیں اور غیر شرع رسین کرتی ہیں اب بیان ہو قوفوں اور
 بی ادبوں کا حال لکھا جاتا ہی اور اون لوگوں کا حال جو اپنی طرف سے حرام اور حلال کی کام میں
 ٹہراتی ہیں اور غیر شرع رسین کرتی ہیں کہ مشکوٰۃ شریف کی باب درو الخاق میں لکھا ہی کہ ابو داؤد
 فی ذکر کیا کہ حبیبی نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا کی پاس ایک گنوار ہیں کہا سختی میں پیر گنیں جانیں
 اور ہر کی مرتی ہیں کہیں اور رگنی مویشی سو منہ مالگو اللہ سے ہماری لیں کیونکہ ہم سفارش
 چاہتی ہیں تمہاری اللہ کی پاس اور اللہ کی تمہاری پاس سو پیغمبر خدا ہی

کہ نرالا ہی اللہ نرالا ہی اللہ سو اللہ کی پاکیزگی یہاں تک بولتی رہی کہ اوسکا اثر اوسکی یاروکی
 چہرہ نہیں معلوم ہوئی لگا پھر فرمایا کہ کیا بوقوف ہی تو اللہ کو سفارشی نہیں لاتی کسی
 آگے اللہ کی شان بہت بڑی ہی اس کی کیا بوقوف ہی تو جانتا ہی تو کہ کیا چہرے اللہ بیشک
 تخت اوسکا اوسکی آسمانوں پر سیطرہ سی ہی اور بتلایا اپنی اونگلیوں سے کہ قہ کی طرح اور
 بیشک وہ چڑچڑ بولتا ہی اوس سے جیسا چڑچڑ بولتا ہی یا لان اونٹ کا سوار کی بوجہ سے
 قائم رہے یعنی ملک عرب میں خط پڑا تھا سو ایک گنوارنی اگر پیغمبر خدا کی روبرو اوسکی
 سختی بیان کی اور دعا کی طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کی پاس ہم چاہتی ہیں
 اور اللہ کی تمہاری پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئی اور اللہ کی
 بڑائی اوسکی سونہ سی نکلنے لگی اور ساری مجلس کی لوگوں کی چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئی
 پھر اوس گنوار کو سمجھایا کہ کسی کو کسی پاس اپنا سفارشی ٹہرائی سو یوں ہوتا ہی کہ اصل کاروبار
 اوسکی اختیار میں ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ کردی سو جب یہ کہا کہ اللہ کو سفارشی
 پیغمبر کی پاس ہے پھر ایا تو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض
 غلطی اللہ کی شان بہت بڑی ہی وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوجی اور بغیر کسی وزیر
 اور مشیر کی ایک آئین کردون کام کرتا رہتا ہی وہ کسی روبرو سفارش کری سب جان
 اشرف المخلوقات محمد الرسول اللہ کی تو اوسکی دربار میں یہ حالت ہی کہ ایک گنوار کی موتی
 اتنی بات سنتی ہی اری دہشت کی جیوس ہو گئی اور عرض ہی فرشتے تک جو اللہ کی عظمت
 بھری ہوئی ہی بیان کرنی لگی پھر کیا کہی اون لوگوں کو کہ اوس مالک الملک سے ایک بہائی
 بندی کا سارشتہ یادوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑہ بڑہ کر باتیں کرتی ہیں کوئی
 کہتا ہی اگر میرا رب میری پیر کی ہوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو اوسکو ہرگز نہ مہیون
 اور کہنی یہ بیت کہی ہی یت دل از مہر محمد ریش دارم یو رقابت با خدای خوش دارم
 اور کہنی یوں کہا ہی مصرع با خدا دیوانہ باش و با محمد موش یا ز اور کوئی حقیقت

نیکو حقیقت و تربیت حق افضل بتا های الله پناه من رکبی ایسی ایسی باتونی کیا اچھا
 کہای کنی شاعر بی عیبت از خدا خواہیم توفیق ادب و بی ادب محروم گشت از فضل رب
 یعنی خدا ہی چاہتی ہن ہم توفیق ادب کی بی ادب بی نصیب ہوا فضل رب کی سی اس حدیث
 سی معلوم ہوا کہ یہ جو لوگو ہن ایک ختم شہزادی کہ او سین یون پڑتی ہن یا شیخ عبدالقادر
 جیلانی شیشا بند یعنی ای شیخ عبدالقادر کہچہ دو تم اللہ کی واسطی یہ لفظ کہا چاہی ہاں
 اگر یون کہی کہ اللہ کہچہ دی شیخ عبدالقادر کیواسطی تو بجای شہنی جو مختصر کی شرح ہی بڑی
 مستبر خفی مذہب کی کتاب ہی او سین لکھا ہی کہ شرک کی توبی ہی آدھیکو چاہی ہی اب سبھا
 چاہی پھر اس گوار کو سبھا یا کہ کیکو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہرائی سو یون ہوتا ہی کہ اصل
 کار و بار واسکی اختیار میں ہوا و سفارش کرنیوالی کی خاطر سی وہ کردی سو جب یہ کہا کہ اللہ
 کو سفارشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ہنی ٹھہرایا تو گو یا اصل مختار پیغمبر کو سبھا اور
 اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلطی اللہ کی شان بہت بڑی ہی توجب یہ کہا یا شیخ
 عبدالقادر شیشا بند یعنی ای شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ کہچہ دو تم اللہ کیواسطی تو گو یا شیخ
 عبدالقادر رحمۃ اللہ کہ تو اصل مختار سبھا اور اللہ کو واسطہ در میان میں لایا اب یون
 جاتا چاہی جیسی کہ ایک شخص ہی کہ بادشاہ اس سبب محبت رکھتا ہی اور وہ ایک چور کو
 مارتا ہی اور وہ چور کہی کہ ملکہ بادشاہ کی واسطی تو چور دی تو بادشاہ کو وسیلہ کیا اور
 جس ہی بادشاہ محبت رکھتا تھا او سکو اصل مالک ٹھہرایا تو یہ کہنا ہی ایسی ہی ہوا کہ ای شیخ
 عبدالقادر کہچہ دو تم اللہ کی واسطی یعنی اس نادان کہنی والی فی اصل مالک تو شیخ عبدالقادر
 رحمۃ اللہ کو سبھا اور اللہ کو واسطہ لایا یعنی اللہ کی ملاحظہ سی و اور ان یون کہی کہ یا اللہ
 جل علی شانہ دی مجھی شیخ عبدالقادر کی واسطی تو یہ کہنا بجای حق بات تو یہ ہی کہ جو کوئی
 زندہ ہو بادشاہ ہو یا وزیر ہو یا غریب او سی یون کہی کہنی والا کہ دی چکو خدائی
 رضا مندی کی واسطی یعنی تو مجھی دی تو خدا تجھی راضی ہوا اور خوش ہو دی اور چور دی

ہوں اولیاء ہوں یا شہداء ہوں یا اصحاب ہوں کہ یا اللہ انکی برکت سی فلانی جبر بھی دی
یا فلانا کام کر دی اب یوں سبھا چاہی اور عالم کی کہ اس حدیث شریف کی شرح کیے ہی
اونہوں کی کفر کا لفظ تو لکھا ہی نہیں اونہوں کی تو یہ لکھا ہی کہ غرض ایسا لفظ مونہ سی نہ بولی
کہ جس ہی بو شرک کیا بی ادبی کی آوی اور در مختار بڑی معتبر کتاب حنفی مذہب کی ہی اور
اوسمین یہ لکھا ہی کہ بدرویش و درویشان کفر بعضہم و صحیح ان لا کفر وھو انحراف سے
بہنی اس لفظ کی بدرویش و درویشان تکفیر کی بعض اونکی نی اور صحیح یہ ہی کہ نہیں ہی کفر
قول شعیب بن قیس کفر ایسا ہی تھائی شد کا کہا گیا کہ کفر ہی اب جو تم در مختار کی مصنف کو اسطی
کہو وہی ان عالم کی واسطی کہو جنہوں کی اس حدیث کی شرح میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شی بدکی کہیں منع لکھا ہی بلکہ اونہوں کی تو کفر کا لفظ لکھا ہی نہیں حدیث و اسخج
التیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر
عند اللہ قال ان تدعیو اللہ ونداؤو خلقک ثم حرمہ شکوہ کی باب الکبائر میں لکھا ہی کہ بجا
اور مسلم کی ذکر کیا کہ ابن مسعود کی نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو سا گناہ بہت بڑا ہی اللہ کی نزدیک فرمایا کہ پکاری تو کسی کو اللہ کی طرح کا ٹہرا کر اور حالانکہ
اللہ ہی نی تجھ کو پیدا کیا فائدہ یعنی جیسیکہ اللہ کو سمجھتی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور
سب کام اسکی اختیار میں ہیں سو ہر شکل کو قوت یہی سمجھ کر اسکو پکارتی ہیں تو کسی اور کو
اس طرح کا سمجھ کر پکارنا چاہی کہ یہ سب ہی بڑا گناہ ہی غرض ایسا لفظ مونہ سی نہ بولی کہ جس
کچھ بو شرک کی پابی ادبی کی آوی اسکی بہت بڑی شان ہی اور وہ بڑا ہی پرواہ باغواہ
ایک نکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اوسکا کام ہی اور یہ بات محض جچا ہی
کہ ظاہر میں لفظ بی ادبی کا بولی اور اوس ہی کچھ اور معنی مراد ہی یعنی کہ معاً اور پہلی بولی
کی اور بہت جگہ میں ہیں کچھ اللہ کی جناب میں ضرور نہیں کوئی شخص بادشاہ سی یا بی
اب سی ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت تہیں بولتا حدیث اخرج الترمذی عن سید محمد بن یوسف

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرَّ أَنْ يَشْكَلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَسْتَوْصِفْ
 مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ حَرِّهِ شَكْوَةٌ كِيَابَ الْقِيَامِ مِينَ لَكِبَاهِي كِه تَرَنَدِي نِي ذِكْرِيَا كِه نَقْل كِيَا مَعَاوِي
 كِه فَرِيَا يَسْتَوِي خِدَا صِلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَصَحَابِه وَسَلْم نِي كِه بَس شَخْص كُو خُوش آوِي كِه تَصَوِيرِي
 طَرَح كِهْرِي رَمِينَ لُوكِ اَوْ سَكِي رُو بَرُو سُو شَرِ اِيُو دُو اِيَا شَرِكَا نَا لُوكِ مِينَ فَا نِدِه نِي چُور
 چَاهِي كِه اَوْ سَكِي رُو بَرُو لُوكِ نَا تِه بَا نِدِه كِرَا دُب سِي كِهْرِي رَمِينَ نِه بَلِينَ خَلِين نِه بُولِينَ نَا دِه
 اُو دِه رُكِبِينَ بَلَكِه تَصَوِيرِي كِي طَرَح بِن جَاوِينَ سُو دِه شَخْص دُو زِي بِي كِيُو كِه وَ دِه شَخْص خِدَا نِي كَا
 دَعُو رِه تَهَا نِي چُو تَقْطَعِيم كِه اللّٰهُ كِي خَا صِي كِه اَوْ سَكِي بِنْدُو اَوْ سَكِي رُو بَرُو نَا رَمِينَ نَا تِه بَا نِدِه
 اَوْ سَكِي كِهْرِي بُو تِي بِن سُو دِه اِيَا نِي لِي چَاه تَهَا نِي اِس حَدِيث سِي مَعْلُوم نِه لَكِه كِسِي كِي تَقْطَعِيم
 كِيُو اَسْلِي اَوْ سَكِي رُو بَرُو اَب سِي كِهْرِي رِه نَا اَوْ نَبِينَ كَا مُونَ مِينَ سِي بِي كِه اللّٰهُ نِي اِيَا تَقْطَعِيم
 لِي شَرَانِي مِينَ سُو اَوْ كِسِي لِي نَكِيَا چَاهِي حَدِيث اخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُنَّ قُبَا لِي مِينَ اَللّٰهُ
 يَالشُّرَكَينَ وَحَتَّى تَقْبَلَ قُبَا لِي مِينَ اَللّٰهُ اَلَا وَثَانَ حَرِّهِ شَكْوَةٌ كِيَا بِنْدِينَ لَكِبَاهِي
 كِه تَرَنَدِي نِي ذِكْرِيَا كِه نَقْل كِيَا ثَوْبَان نِي كِه فَرِيَا يَسْتَوِي خِدَا نِي كِه نَبِينَ اِيَا نِي قِيَامَتِ يَهَا تَكِ
 كِه طَبَاوِينَ كَتَنِي قُو مِينَ اَمْت مِينَ سِي شَرَكِينَ مِينَ اُو رِيَهَا تَكِ كِه يُو جَنِي لُكِبِي تُو مِينَ
 سِيرِي اَمْت مِينَ سِي تَهَا نُونَ كُو فَا نِدِه مِينَ شَرِك دُو طَرَح نِه تَهَا نِي اِيَا تُوِي كِه كِسِي نَام
 كِي صُورَتِ بِنَا كِرُو بِي اُو سَكُو عَرَبِي زَبَان مِينَ صَنَم كِهْتِي مِينَ اُو رُو دُو سَرِي يِه كِه سِي تَهَا نِ كُو
 مَانِي مِينَ كِسِي كِي سَكَان كُو يَا دَرَخْت كُو يَا كِسِي شَهْر كُو يَا لُكِبِي كُو يَا كَا غَذ كُو كِسِي نَام كَا طَرَا كِه
 يُو بِي اُو سَكُو زَبَان عَرَبِي مِينَ وَ ثَن كِهْتِي مِينَ اَسِينَ دَاخِل بِي قَبْر اُو كِسِي كَا چَا نِدِه اُو رُو دِه
 اُو رُو كِسِي كِي نَام كِي چِهْرِي اُو رُو تَعْرِفِه اُو رُو سَلْم اُو رُو شَدِه اُو رُو اَمَام قَا سَم كِي اُو رُو پَرِو شَكِي كِي
 مَهَنْدِي اُو رُو اَمَام كَا چُو تَرُو اُو رُو اَسْتَا دُو رُو پَرِو نِ كِي بِيَهْتِي كِي جَلِه كِه لُوكِ اَوْ سَكِي
 تَقْطَعِيم كِرْتِي مِينَ اُو رُو اَمَام جَا كِر نَذَرِينَ چُر بَاتِي اُو رُو مَشِين مَاتِي مِينَ اُو رُو اَسْبِيح

شہید کی نام کا طاق اور نشان اور توپ جسکو بکرا چڑھاتی ہیں اور اوسکی قسم کہاتی ہیں
 اور اسطرح بعضی مکان مرفونکی نام سی مشہور کرتی ہیں جیسی سیتلا کا تہان یا مسانیکا
 یا ہوانی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا براہی کا غرض کہ یہ سب دشمن ہیں سو منجہ خدا کی خبر دی
 ہی کہ مسلمان جو قیامت کی نزدیکیاں مشرک ہو جاوین گی اونکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ
 ایسی چیزوں کو مانیں گی برخلاف اور شرکوں کی کہ جیسی ہندو یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم
 پرست ہیں یعنی سورتوں کو مانتی ہیں سودو و نون مشرک ہیں اللہ سی پہری ہوی رسول
 کی دشمن حدیث و اخرج الشیخان عن ائیر مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رجل
 یا رسول اللہ ای الذنب الذی عند اللہ قال ان تدعو للہ و انت اوهو خلقک
 ترجمہ مشکوٰۃ کی باب الکباہر میں لکھا ہی کہ بخاری و مسلم فی ذکر کیا کہ ابن مسعود فی تفہیم
 کہ ایک شخص فی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہی اللہ کے
 نزدیک فرمایا یہ کہ پیاری تو کسیکو اللہ کی طرح کا ٹہرا کر اور حالانکہ اللہ ہی فی تجھ کو پیدا کیا
 فائدہ یعنی جیسیکہ اللہ کو سمجھتی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور سب کام اوسکی
 اختیار میں ہیں سو ہر شکل کی وقت ہی سمجھ کر اوسکو پکارتی ہیں سو کسی اور کو اسطرح کا
 سمجھ کر پکارنا نہ چاہی کہ یہ سب سی بڑا گناہ ہی اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہی کہ کسیکو کچھ حجت
 برائی کی طاقت ہوئی یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو **و قال اللہ تعالیٰ و لا تقولوا**
نصف النیکم الکذب ہذا احلال و ہذا احرام تلفت و اعلم اللہ الکذب
 ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب ہے
 یعنی سورہ نمل میں کہ نہو جو بی باتیں کہ بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں کہ یہ کیا پائی اور نہ کیا چاہی
 کہ باندہنی ہو اللہ پر جھوٹ بیشک جو لوگ باندہنی ہیں اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہیں پاتی
 فائدہ یعنی اپنی طرف سی جھوٹ مت ٹہرا لو کہ فلا نا کام کبھی اور فلا نا کام نکبھی کہ
 کے کام کو رو دیا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہی سو اس میں اللہ پر جھوٹ باندہنا ہی

اور یہ خیال باندھنا کہ غلامی کام کو یوں کیجی تو مردین ملتی ہیں اور نہین تو کچھ خلل بد بگاہی
 سو یہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ پر جوٹ باندھنی سی کہی مراد نہین ملتی اس آیت سی معلوم ہوا
 کہ جو لوگ کہتی ہیں کہ عرم کی ہستی میں پان نکہا یا چاہی لال کپڑا نہ بہن حضرت بی بی کی
 صحنک مرد نکہا وین اور جب اونکی نیانہ کچھی تو اوہ میں بالضرور غلامی غلامی ترکا ریان ہین
 اور ہستی اور نہند سے ہوا اور اسکو تو بڑی نکہا دی اور جس عورت نی دو سر خاوند کیا ہی
 وہ بھی نکہا دی اور چونچ قوم میں ہو یا بدکار وہ بھی نکہا دی اور شاہ عبد الحق کا توش
 حلوا ہی ہوتا ہی اور اسکو اس احتیاط سی بنائی اور حقہ مینی والی کو نہ دیجی اور شاہ مبارک
 نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہی اور ابو علی قلندر کی سہ مٹی اور اصحاب کہن کی گوشت روٹی اور
 بیاہ میں غلامی غلامی رسمین ضرور ہین اور موت میں غلامی غلامی اور موت کی بعد تہا پ
 شادی کیجی نہ کیسی شادی میں آپ بیٹی نہ اپار ڈالنی اور غلامی لوگ نیلا کپڑا نہ بہن اور
 غلامی لال سو سی نہ بہن سب جوٹی ہین اور شرک میں گرفتار اور انکی حکومت کی
 شاہین اپنا دخل کرتی ہین کہ ایک شرع اپنی جدی قائم کرتی ہین تمام ہونی تفسیر آیت
 شریفی جو علمای دین نی کی ہی اور عورتین بعضی شہروں میں ایسا ہی کرتی ہین یعنی جس
 کیا اقربا مر جاتا ہی تو وہ عورتین اور کی شادی اور غنی میں نہین بیٹی ہین پھر جب اونکی
 اقرباؤں کی عورتین یا اونکی اور دوست آشناؤں کی عورتین اونکی گہرائی ہین اور
 دونیوں کو یعنی گانی والی اور سادگی اور طلبہ بانی والی عورتوں کو اپنی ساتہ لاتی
 ہین اور اون کی گھر گاتی اور بجا سیت ہین اور نلچ گراتی ہین اور اونکو تماش
 دکھاتی ہین پھر کہتی ہین کہ اب ہنی تمہارا سوک اور ہا دیا اب خوشی سی کیسی غم اور
 شادی میں بیہوا ہو تو جب وہ عورتین کیسی غم اور شادی میں بیٹی اور ہستی ہین
 و علی ہذا القیاس اسطرخی فیری پہلی کام اپنی طرفی شہرانی ہین خدا اونکو نیک کام کی
 توفیق دی اور غیر شرع کاموں سی بجا دی حارث بن العزج اکبر اور عن سعد بن ابی

اَنْ مَرْسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَّةٌ وَلَا عَدَنِي وَلَا طَيْرَةٌ وَلَا نَكْبٌ
 الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْفَرْسِ وَالْمَرْءِ تَرْجُمُهُ مَشْكُوَةٌ كِي بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةُ مِثْلُ
 لکھنہا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ نہیں ہی نامہ اور نہ کسی کا کسی کو مرض لگتا ہی اور نہ کسی چیز میں نامبارکی ہی اور جو کہ
 نامبارکی کسی چیز میں تو گھر میں اور گھوڑی میں اور عورت میں ہی قائمہ یعنی عرب کی
 جاہلوین مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاویں اور اس کا کوئی بدلہ نہ لویں تو اس کی سر کی کھوپڑی میں ہی
 ایک آلو لک کر فریاد کرے چہرہ تباہی اور سکو ہانہ کہتی تھی سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی
 اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہی کہ آدمی مر کر کسی جانور کی صورت میں بن آتا ہی سو وہ
 جھوٹا ہی اور یہ بھی اونہیں میں مشہور تھا کہ بعضی مرض جیسی خارش یا جڑام ایک ایک سی
 دوسرے بولگ جاتا ہی سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں دھڑکتے
 کہ جس لڑکی کو چھپک بکلی اس سے پرہیز کرتی ہیں اور لڑکوں کو اس کی پاس نہیں جانی دیتی
 کہ کہیں اس کو بھی نہ نکل آویں یہ کفر کی رسم ہی اس کو نہ مانا چاہی اور یہ بھی اونہیں میں
 مشہور تھا کہ فلاں کام فلاں کو نامبارک ہوا اور اس کو راست نہ آیا سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہی
 اور اگرچہ اس بات کا اثر ہی تو تین ہی چیزوں میں ہی گہرا اور گہوڑا اور عورت اس سے معلوم ہوا
 کہ یہ چیزیں کہیں نامبارک بھی ہوتی ہیں مگر اس کی معلوم کر لینے کی راہ نہیں بتائی کہ کیوں نہ کران بھی
 کہ یہ مبارک ہی اور یہ نامبارک سو یہ جو لوگ کہنا کرتی ہیں کہ جو گھر شیردان اور جو گھوڑا
 ستارہ پیشانی اور عورت کبھی ہو تو نامبارک ہوتی ہی سو اس کی کچھ سند نہیں بلکہ مسلمان
 لوگوں کو یوں چاہی کہ ان باتوں کا کچھ خیال نہ کریں اور جب بناسکان لیون یا گھوڑا ماتہ لگی
 یا سیاہ کرین یا لونڈی مول لیون تو اللہ سے اس کی پہلائی مانگیں اور ادھی سی اس کی برائی
 سی پناہ چاہیں اور باقی اور چیزوں میں اس قسم کی خیالات نہ دوڑاویں کہ فلاں
 کام مجھ پر راست آیا اور فلاں نہ آیا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا

وَلَا ضَرَّ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سَكُنْتُ مِنْ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ
الشَّقُّ إِنْ أَنَا إِلَّا أَنْتُمْ بِبَشِيرٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ترجمہ اور کہا اللہ تعالیٰ نے نبیؐ سورہ
اعراف میں کہہ کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی جان کی کچھ بچھ و نقصان کا اگر جو کچھ کہ چاہی اللہ
اور جو جانتا میں غیب تو بیشک بہت سی لی لیتا میں پہلائی اور چھوٹی محکو کچھ بڑائی میں تو
نقطہ ڈرائی والا ہوں اور خوشخبری سناؤ والا ہوں لوگو کو جو یقین رکھتی ہیں فائدہ یعنی
سب انبیاء و اولیاء کی سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کی بڑی
بڑی مغربی دیکھی اور انہیں سی سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو
انہیں کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی تو اس لیے انہیں کو اللہ صاحب فی فرمایا کہ اپنا
حال لوگوں کی آگے صاف بیان کر دین تا سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاوے اور انہیں
بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہی نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہی کہ اپنی جان
تک پہی بچھ و نقصان کا مالک نہیں تو دوسری کا تو کیا کر سکوں اور غیب دانی اگر میری
قابو میں ہوتی تو پہلی ہر کام کا انجام کر لیتا اگر پہلا معلوم ہوتا تو اس میں بات و آلت اور اگر
پہلا معلوم ہوتا تو کاہیکو اس میں قدم رکھتا عرض کہ کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں
اور کچھ خدا کا دعویٰ نہیں رکھتا اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ اعراف میں پھر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی جان کی کچھ بچھ و نقصان کا
آگے فرمایا جو کچھ کہ چاہی اللہ اور جو اللہ چاہتا ہی سو کرتا ہی اور جو وہ چاہتا ہی سو ہوتا ہی اور
اللہ جل علی شاہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی اس طرح چاہا کہ سب انبیاء و اولیاء کا
سردار بنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں نے انہیں کی بڑی بڑی مغربی
دیکھی اور انہیں سی سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں
کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی اور اس آیت کی فائدہ میں یوں لکھا ہی کہ انہیں کو
اللہ صاحب نے فرمایا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنا حال لوگوں کی آگے

صاف بیان کر دین تا سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاویں سو اوہ ہونے میں بیان کر دیا کہ جسکو
 کچھ قدرت ہی کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہی کہ اپنی جان تک کا بھی نفع
 اور نقصان کا مالک نہیں تو دوسریکا تو کیا کر سکوں غرض کہ کچھ قدرت اور غیب دانی
 مجھ میں نہیں اور کچھ خدا کا دعویٰ نہیں رکھتا تو اس سب لوگوں کا حال معلوم
 ہو گیا کہ اللہ کی چاہنی سب کچھ ہوتا ہی اور انبیا اولیا کی اور پیرا و شہید کی چاہنی
 سب کچھ نہیں ہوتا یعنی خدا نہ چاہی اور یہ چاہن کہ خواہ مخواہ ہو جاویں تو یوں نہیں ہوتا
 جو خدا چاہتا ہی وہی ہوتا ہی اور خدا پہ نور کسیکا نہیں چلتا اور یہ بات اور ہی کہ انبیا
 اولیا خدا سے دعا کرتی ہیں اور رزائی کرتی ہیں کہ یہ کام ہو جائیں تو اکثر انکی دعا
 قبول ہوتی ہی اور انکی دعا سے کام ہو جاتی ہیں اور جو خدا کو منظور نہ ہو تو وہ کام نہیں
 ہوتی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی بیٹی کیواسطی دعا کی قبول نہ ہوئی اور حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے اپنی باپ کی واسطی دعا کی قبول نہ ہوئی اور حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچا ابوطالب کیواسطی دعا کی قبول نہ ہوئی اور اولیا و کما حال
 تو انبیا و انکی حال سے کمتر ہی تو اولیا و انکی دعا کا حال بھی انبیا و انکی دعا پر قیاس
 کر لین بیان سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی اور مالکیت کا حال معلوم ہوا کہ اپنے
 حکمت سے جسکی دعا چاہتا ہی قبول کرتا ہی اور جسکی چاہتا ہی نہیں قبول کرتا تو مسلمان
 کو یہ عقیدہ نہ رکھنا چاہی کہ انبیا اولیا جو خدا سے عرض کریں خواہ مخواہ وہ قبول ہو جائی
 یعنی اللہ چاہی یا نہ چاہی جسوقت یہ مونہ سے نکالیں او سیوقت ہو جائی اور یہ جو اس
 آیت کی فائدہ میں یہ عبارت لکھی ہی میری قدرت کا حال تو یہی تو دوسریکا تو کیس
 کر سکوں اس عبارت کا تو مطلب یہ ہی یعنی دوسریکو اگر خدائی و وزخی بنایا ہی تو میں
 زور سے بہشتی نہیں کر سکتا اور اگر خدائی کسیکو مار ڈالا ہی تو میں اپنی اختیار اور
 زور سے جلا نہیں سکتا اور اگر کسیکو فقیر کیا ہی تو میں اپنی زور سے اسکو بادشاہ

کہ ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی لوگوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب سے
 شیطان مردود کی تہیہ مارنا موقوف ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری اور پرتو بدرجہ اولیٰ
 خدا کی مہربانی ہوگی اب جلتا یا ہے کہ اللہ تعالیٰ فی بہت مہربانیاں حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب سے انکی امت پر کی ہیں جیسی کہ اور پیغمبروں کی امتیں نافرمانی
 کرتی تھیں پہلے نافرمانی کی سبب سے کسی پیغمبر کی امت بندہ و نکی شکل ہو گئی اور بعضوں کی
 امت اور شکل پر مگر وہ تھوڑی دن اس شکل پر چکر مری اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 امت کی لوگ بہت نافرمانی اللہ تعالیٰ کی کرتی ہیں اور آویسوں کی شکل پر رہتی ہیں اور
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بڑی مہربانی کی اور آسانی صلوة مسعود
 میں لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمان دوسری مسلمان پر پہلی پہل سلام علیک کرتا ہی تو ایک
 غلام آزاد کرے گا اسکو ثواب ملے گا اور جو کوئی مسلمان بعد اسلام علیک کی مصافحہ کرتا ہی تو
 حدیث شریف میں لکھا ہے کہ مصافحہ کرتی وقت ذرا نا تو نکو بلاوی تو اس سے اسکی سنی
 گناہ چھڑ جاتی ہیں جیسی پیڑ کی پت چھڑ سی پتی چھڑ جاتی ہیں مگر علای دین نی لکھا ہے کہ مصافحہ
 اور وضو کرنی سے صفیہ گناہ دور ہو جاتی ہیں اور حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت کی کبیرہ گناہ والوں کی بھی شفاعت کروں گا
 اور شفاعت کا بیان کتاب مواہب لدنیہ میں خوب طرح سے بیان کیا ہی جسطرح اوسین
 لکھا ہی ہے عقیدہ ہی سنت و جماعت کی لوگوں کا اور وہ عبارت کتاب مواہب لدنیہ کی
 یہی ہے ہر وعدہ کیا اوسنی یعنی وہ چیز کہ قرار پاوی ساتھ اوسکی انگہ اونکی اور
 خوشن ہوئی ساتھ اوسکی نفس اونکا اور کھل جاوی ساتھ اوسکی سینہ اونکا اور وہ
 یہی کہ عطا کی اونکو میں راضی ہو جاوین وہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ
 شامل ہیں جس چیز کو کہ عطا کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو قرآن شریف اور ہدایت اور فتح
 و ظفر اور دشمنوں کی دن جنگ بدر کی اور فتح مکہ کی اور داخل ہونا اونکو کعبہ میں

کردہ کی کردہ اور غلبہ اور برتری قریظہ کی اور پنجائے لشکر و اور سیر و برون کا بلا و عرب میں
 وہ ملک کہ فتح ہوئی اور خلفاء راشدین کی بیچ اطراف زمین کی شہروں سی اور وہ ملک
 ؎ اللہ تعالیٰ نے بیچ و لون و شمنون اوٹکی کی رعب سی اور کچھ اور عورت اوٹکی کو اور
 بلند کیا ذکر اوٹکا اور بڑا کیا کلمہ اوٹکا اور وہ چیز کہ عطا کر گیا بعد وفات کی اور وہ
 کہ عطا کر گیا اوٹکو بیچ موقت قیامت کی شفاعت اور مقام محسن و سی اور وہ ملک عطا کر
 اوٹکو جنت میں وسیلہ اور درجہ رفیعہ اور عوض کو شریسی اور کہا ابن عباس رضی اللہ
 عنہ فی کہ عطا کر گیا اوٹکو ہزار محل موتی سفید کی کہ شی اوٹکی شکست اور بیچ اوٹکی اور
 چیزیں ہیں کہ لائق ہیں ساتھ اون مخلوق اور حاصل کلام کا پس تحقیق و کلمات کی
 ہی یہ آیت اور اس کی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عطا کر گیا اوس علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر روز
 کہ پسند آوی اوٹکو اور ای پر وہ امر کہ معذور ہوتی ہیں ساتھ اوٹکی جاہل اس امر سی
 کہ تحقیق نہیں راضی ہی کوئی شخص است اوٹکی سی بیچ آگ کی یا نہیں خوش ہی ظن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات کہ داخل ہو دی کوئی امت اوٹکی سی آگ
 پس وہ فریب دینی شیطان کی سی ہی واسطی اون لوگوں کی اور کہیں ہی اوٹکا
 اوٹکی اس واسطی کہ تحقیق وہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوگی ساتھ اوٹکی کہ خوش
 ساتھ اوٹکی رب اوٹکا اور وہ سجاوہ تعالیٰ داخل کر گیا آگ میں اوٹکو کہ مستحق اولاد
 ہوگا اوٹکا کفار اور گنہگار و سی پہر حد مقرر کی جائیگی واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ایک حد کہ شفاعت کر نیکی بیچ اوٹکی جیسی کہ آویجا مقصد اخیر میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم عارف زیادہ ہیں ساتھ اوٹکی اور ساتھ حق اوٹکی کی اس میں
 کہ کہیں نہیں راضی ہوتا ہوں میں اس سی کہ داخل کری تو کسی کو امت میری سی آگ
 میں یا چھوڑی تو اوٹکو بیچ آگ کی بلکہ رب اوٹکا تبارک و تعالیٰ اون دیکھا و اس
 اوٹکی اور شفاعت کر نیکی بیچ اوٹکی کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ یہ کہ شفاعت کر میں بیچ اوٹکی

اور نہ شفاعت کرینگی بیچ غیر ماذون کی اور وہ عبارت مقصد اخیر کی جو صاحب مواب لہینہ
 فی بیان کی ہے بیچ شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ یہ ہے سوال پس اگر کہی
 تو جسوقت کہا ہنسی سائے شہور کی کہ تحقیق مراد ساتھ مقام محمود کی شفاعت ہی پس کوئی
 شفاعت ہی وہ جواب یہ ہے کہ تحقیق شفاعت وہ شفاعت کہ وارد ہوئی ہے بیچ
 حدیثوں کی مقام محمود میں دو قسم ہے قسم پہلی شفاعت عامہ ہے بیچ فضل قضا کی اور
 قسم دوسری بیچ شفاعت کی بیچ نکالنی گنہگاروں کی آگ سے لکن وہ امر وجہیہ ہے
 رد کرنا ان قولوں کا ہی کل انکی کا طرف شفاعت عظمیٰ کی اس واسطی کہ عطا کرنا اونکو جہنم
 حمد کا اور ثنا کرنا حضرت کارب اپنی کی اور کلام حضرت کا سامنی اسکی اور بیٹھنا
 حضرت کا اوپر کر سی اسکی سب یہ صفین واسطی مقام محمود کی ہیں وہ کہ
 شفاعت کرینگی بیچ اسکی تو کہ حکم کری درمیان خلق کی اور ای پر شفاعت بیچ
 نکالنی گنہگاروں کے آگ سے پس تابع اسکی ہی بلیت محمد عربی کا برومی ہر دو
 سراسر است کہ کسیکہ خاک و دش نیست خاک بر سر او محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہیں
 کہ آبرو و دونون جهان کی ہیں وہ کوئی کہ خاک دروازہ اونکی کا نہیں ہی خاک
 اوپر سر اسکی کی اب جاننا چاہی کہ یہ جو علمای دینداروں فی قرآن شریف کی
 آیتین اور حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھین اور عقائد سنت و جماعت
 کی یعنی خدا کی ذات اور صفات میں انبیا و انبیاء کی یا اور کسی مخلوق کی ذات
 اور صفات کو نہ ملایا چاہی اور اردو زبان میں اونکا ترجمہ کیا اور شرح لکھی
 اسواسطی کہ مسلمانوں کو فائدہ ہووی اور قرآن شریف میں اور حدیث شریفین
 آیا ہے کہ مسلمان سب بہائی ہیں اور اسوقت میں اکثر لوگ شرک و بدعت میں گرفتار
 ہیں اب اسجگہ ایک مثال لکھی جاتی ہے اسکو سمجھو اور یاد رکھو کہ ایک شخص کے
 کئی بہائی ہیں ایک تو انہیں تندرست ہی اور باقی بیمار حکیم فی اوس تندرست

پریشکو و دواتی او سکی بیاض بنایون کی واسطی تو وہ اپنی بیار بہائیون کو کہتا ہے
 کہ تم اسکو کہاؤ گی تو اچھی ہو جاؤ گی انشاء اللہ تعالیٰ تو ایک اور عین سی او سکو جو ان دواتی
 اور دواتی اور پریشکو ہی اور کہتا ہے کہ میں نہیں کہتا اس دو کو تو کون ہوتا ہے کہ مجھی کہتا ہے
 کہ اس دو کو کہا تھی کیا ہی چاہی میں مزون چاہی چوں اور دو سر لڑتا تو نہیں کر
 دو انہیں کہتا تا تو تیسرا دو کہتا ہے اور پریشکو کہتا ہے تو خدا چاہتا ہے تو وہ اچھا
 ہو جاتا ہے اسطرحی جو مسلمان لائل سنت و حاجت کی ہیں تو جاہل مسلمانوں کو
 سمجھاتی ہیں کہ یہ کام کرنا بدعت ہی اور یہ شرک اور یہ کام خلاف شریعت ہی اور یہ کام
 موافق شریعت کی تو بعضا تو لڑنی لگتا ہے اور بعضا چپ ہو جاتا ہے مگر او میں عالم کا
 کہتا نہیں مانتا اور بعضا مان لیتا ہے تو وہ موقدا اور متبع سنت اور خدا کا بندہ
 خاص ہو جاتا ہے پھر یہ جاہل مسلمان جو شیخ بزرگ ہو موافق شریعت کی یا جو علماء
 غیر شریعت اپنی عنادیہ کا بنایا ہوا بزرگ ہو او کی تندر اور بیاد ماتی ہیں اور داپنی
 اولاد کی جینی کی واسطی او کی نام کی سر پر جٹیاں بکھتی ہیں اور بدھیان پہناتی ہیں
 اور جو انکی اولاد آزاری ہو جاتی ہی تو او سکی بازو پر امام ضامن کا پسیا بانہتی
 ہیں یا روپیہ اور اوں بزرگوں کی قبروں پر طواف کرتی ہیں یعنی چاروں طرف
 ماتہ باندھی ہوئی پہرتی ہیں جیسی حاجی کعبہ شریف کا طواف کرتی ہیں اور بعضی
 جاہل او کی قبروں پر سجدہ بھی کرتی ہیں اور پھر یون کہتی ہیں کہ ہکو بیٹا دو
 یا بیٹی یا گھوڑا یا ناتی یا امیری یا بادشاہی یا اپنی تندرستی یا جو او کا مطلب ہو اسی
 مانگتی ہیں اور یہ سب کام ذکر کی گئی غیر شریعت ہیں اور بڑی ہیں اسواسطیکہ
 اللہ کی بندوں سی مانگتی ہیں کہ یہ بازی حاجتیں بر لاٹنگی اور اللہ جل و عالی شانہ
 سی تہین مانگتی جو سب کا حاکم ہی اور سب سی پڑا مہربان ہی اپنی بندوں پر اور
 جو نادان ذرا اپنی جان کو قابل مانتی ہیں تو یون کہتی ہیں کہ ہم او منسی دعا منگو اتی

ہیں کہ جسوقت ادھون فی جوابات موندھی نکالی وہی ہماری واسطی ہو جائیگی واسطی
 ہم اوکی بند اور نیانہاں ہین اور کرتی ہین اور چیان کہوتی ہین اور بدہیان
 پھنوتی ہین اور طواف کرتی ہین اور امام خاصن کا پیسا باندھتی ہین گھوڑا اور بائی
 اور امیری اور بادشاہی اور اپنی تہذیبی اوسنی مانگتی ہین اب ان جاہل مسلمانوں کو
 لون سمجھایا چاہی کہ مردن تم اللہ جل وعلی شانہ کی سانس یون پڑھتی ہو یا اے نعل
 وَاٰیَاکَ سَعٰیۃ شرجہ تیری ہی عبادت کرتی ہین ہم اور تجھی سی مدد چاہتی ہین ہم
 اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ تمہارا جوئی کا تسمہ ہی ٹوٹ جائی تو اللہ ہی سی مالو
 جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہی پھر تم اللہ ہی کیون نہیں مانگتی کہ وہ سب انبیاء
 اور اولیاءون سی تمہارے زیادہ مہربان ہی اور بی تمہاری کہی تمہاری مرواں دیتا
 اور دیگا اور جو جاہل یہ سوال کریں کہ تم باندی غلام سی مدد کیون مانگتی ہو اور
 حکیم سی داؤ کیون کراتی ہو اور امیر بادشاہ کی پاس کیون جاتی ہو اور اوسنی
 کیون مانگتی ہو اور اوسنی مدد کیون چاہتی ہو جواب اسکا یہ ہی کہ باندی غلام سی
 خدمت لینا اور حکیم سی دوا کرنا شرع میں درست ہی اور طالب علم اور اندہی اور
 لنگڑی اور جس کسی سی کسب نہوسکی انکو شرع میں درست ہی کہ مسلمان بادشاہون
 اور امیرون کی پاس جائیں اور اوسنی مانگیں کہ اکا حق ہی بیت المال میں نوکری
 کیواسطی جانا امیرون کی پاس اور موافق شریعت کی نوکری کرنا درست ہی اور
 غیر شرع کا نوکرا حکم امیر اور بادشاہ کسی نوکر پر کریں تو اوسکو نمائی اسی بہائی
 مسلمانوں اب تمہاری خدمت میں یہ عاجز عرض کرتا ہی کہ عقیدہ سنت و جماعت کا
 یہ ہی کہ تم انبیاءون سی دعا منگو اور زندہ اولیاءون سی اور زندہ مسلمین
 اور مسلمات سی کہ انسی دعا منگو انا درست ہی مگر اتنی بات سمجھا چاہی کہ جو انبیاء
 ہون اوکی قبر کی پاس جاکی دعا منگو ائی اور دوسری کہی کہ میری واسطی دعا کرو

کہ انکو علم غیب کا نہیں اور سوائی انبیاء و ان کی اور مسلمانوں کی حق میں اختلاف ہی
 بزرگ ہوں یا نہ ہوں بعضی علما کہتی ہیں کہ نزدیکی سنتی ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ نہیں
 سنتی اتنا تو بسکی نزدیک درست ہی کہ جو زندے زردون کی قبروں کی پاس جاکر
 اسلام علیک کہتی ہیں تو وہ سنتی نہیں اور اوسکا جواب دیتی ہیں مگر زندی جواب اسلام
 علیکم کا نہیں سنتی اور شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی فی اپنی تفسیر نہدین لکھا ہی
 کہ نزدیکی قبروں کی پاس جو کوئی جاکر کوئی بات کہتا ہی تو روح سنتی ہی اور
 دہر نہیں سنتا اور امام اعظم صاحب کی مذہب کے پانچ کتابین ہیں کہ اونہیں لکھا ہی
 کہ مستنارہ و نکات نہین جیسی کہ کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر جاشیہ
 ہادیہ کا ہی خراہ اور اشارہ اور قریب فقیر کی اوسہیں لکھا ہی اور مستخلص شرح کنز
 اور کفایہ شرح ہادیہ کی سی معلوم ہوتا ہی اور ان کتابوں کی تین عربی میں ہیں
 اور ترجمہ ان کتابوں کا فارسی میں بابت المسائل میں لکھا ہی جو یا ہی اوس کتاب میں دیکھ
 لی مگر یہ اختلاف انبیاء و ان کی قبروں پر نہیں جو کوئی دمان جا کر عرض کرتا ہی وہ
 سنتی ہیں مگر انبیاء و ان کی قبروں پر اتنا کہنا شرع میں درست ہی کہ یا اللہ یہ میرے
 مقبول پاک بندی ہیں انکی برکت سی ہمارا مطلب حاصل کر اور ہماری دعا قبول کر
 اب جاتا چاہی کہ جنسی تم دعا کرتی ہو اور ادنی دعا مانگو انی کا ظہور دنیا میں
 کہ جسکام کی تم دعا کرو اور ادنی وہی کام فی القوت ہو جادی اسکا حال کسیکو معلوم
 نہیں کہ وہ دعا دنیا میں دیگا یا عاقبت میں اوسکا ذخیرہ رکھیکا تنہا ہی دینی اور
 جو ان بزرگوں کی دعا مانگو اتی ہو اور ادنی عرض تم ان کی نذر اور دنیا میں
 مان تی ہو اور طواف اور سجدہ انکی قبروں پر کرتی ہو یہ تمہیں کس جاہل فی
 دنیا ہی ان کا سونسی تو بہ کرو اور خدا کی طرف رجوع کرو اور تم ان بزرگوں کی
 مذہبانی نہ کرو کہ جب تم انکی نذر و نیاز سجدہ اور طواف کرو گی اور بدعت اور شرک

میں گرفتار ہوگی تو تمہاری واسطی دعا کریں گی اور جو کمرہ کی تو کمرہ کی ایسی نہیں ہے
 جیسی تم سمجھی ہو اگر انکو دعا کریں تمہاری واسطی منظور ہوگی تو بی تمہاری تدوین
 کی تمہاری واسطی دعا کریں گی اب تکو دعا کا حال معلوم ہو جائیگا تفسیر معالم الدین
 سی کہ بڑی معتبر کتاب ہی سنت و جماعت کی لوگوں میں وہ عبارت اوسکی یہی ہے
 قِيلَ فَمَا وَجْهُ قَوْلِهِ تَعَالَى اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ وَقَوْلِهِ اَدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ
 وَقَدْ يَدْعُو كَثِيرًا فَلَا يُجِيبُ قُلْنَا اَخْتَلَفُوْا فِي مَعْنَى الْاَيَاتَيْنِ قِيلَ مَعْنَى الدَّعَاءِ لِهَمَّنَا
 الطَّاعَةِ وَمَعْنَى الْاِجَابَةِ التَّقَابُ وَقِيلَ مَعْنَى الْاَيَاتَيْنِ خَاصٌّ وَاِنْ كَانَ لَفْظُهُمَا
 عَامًّا تَقْدِيرُهُمَا اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِي اِنْ شِئْتُ كَمَا قَالَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ
 اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ اَوْ اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِي اِنْ وَاَقْبَلَ الْقَضَاءُ اَوْ اُجِيبْ اِنْ كَانَ
 الْاِجَابَةُ خَيْرًا لَهُ اَوْ اُجِيبْ اِنْ لَمْ يَسْأَلْ كَمَا اخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اِبْنِ اَبِي
 اَخْبَرَنَا ابُو النُّصُورِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمْعَانِيُّ اخْبَرَنَا ابُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
 بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الرِّيَّانِيُّ اخْبَرَنَا حَمِيْدُ بْنُ رَجْوَيْهِ اخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ
 حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي اِدْرِيسٍ عَنْ
 اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ لِوَاحِدٍ كُمْ
 مَا لَمْ يَدْعُ بِاَتَمِّ اَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ اَوْ يَسْتَجِجُلْ قَالُوا وَمَا الْاِسْتِجَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُكَ يَا رَبِّ قَدْ دَعَوْتُكَ يَا رَبِّ فَلَا تُرَاكَ تَسْتَجِيبُ لِي
 فَيُخَسِّرُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْعُ الدُّعَاءَ وَقِيلَ هُوَ عَامٌّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ اُجِيبْ اَنِّي
 اَسْمَعُ وَيُقَالُ لَيْسَ فِي الْاَيَةِ اَكْثَرُ مِنْ اِسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ فَاَمَّا اِعْطَاءُ الْمُنِيَّةِ
 فَلَيْسَ بِدَكْوَرٍ فِيهَا وَقَدْ يُجِيبُ السَّيِّدُ عَبْدُهُ وَالزَّالِدُ وَلَدُهُ وَلَا يُعْطِيهِ
 سَوْلُهُ فَاِلَا جَابَةٌ كَائِنَةٌ لَا مَحَالَةَ عِنْدَ حُصُولِ الدَّعْوَةِ وَقِيلَ مَعْنَى الْاَيَةِ اَنَّهُ
 يُجِيبُ دُعَاءَهُ فَاِنْ قَدْ رَأَى مَا سَأَلَ اَعْطَاهُ وَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ لَهُ لَدَخْلُهُ التَّقَابُ

فِي الْآخِرَةِ أَوْ كَفَّ عَنْهُ بِهِ سَوْءٌ وَالَّذِي عَلَيْهِ مَا أَخْبَرْنَا عَبْدَ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيَّ
 أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْهُورٍ السَّمْعَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرُّمَيْثِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ
 زَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوْبَانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ
 عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
 عَلَى الْأَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُدْعُو اللَّهَ تَعَالَى يَدْعُوهُ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ أَوْ كَفَّ
 عَنْهُ مِنَ السَّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمِّهِ أَوْ قَطِيعَةٍ مَرْجُمٍ وَقِيلَ إِنَّ اللَّهَ
 تَعَالَى يُجِيبُ دُعَاءَ الْمُؤْمِرِ فِي الْوَقْتِ وَيُؤْتِيهِمْ إِعْطَاءً مُرَادٍ مِنْ سَيِّئِهِ
 لِيَدْعُوهُ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَيَجْعَلُ إِعْطَاءً مَنْ لَا يُجِيبُهُ لِأَنَّهُ يُبْعِضُ صَوْتَهُ وَقِيلَ
 إِنَّ لِلدَّعَاءِ إِذَا بَاوُشَرَتْ وَهِيَ اسْتِجَابَةُ الْإِجَابَةِ قَبْلَ اسْتِجَابَتِهَا
 كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِجَابَةِ وَمَنْ أَهْلُهَا مِنْ أَهْلِ الْإِجَابَةِ فِي الدَّعَاءِ لَا يَسْمَعُ الْإِجَابَةَ
 ائْتَفَقَ تَرْجُمَهُ تَقْسِيمُ بَعَالِمِ التَّمَثِيلِ بَيْنَ كَلِمَاتِهِ كَمَا رَفَعَهُ
 كَمَا بَادَى كَمَا وَجَّهَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى تَوَفَّرَ مَا بَدَى أَخْبَرَنَا دَعْوَةُ الدَّاعِ إِذَا دَعَا
 يَعْنِي قَبُولَ كَرَامَتِهِ مِنْ دُعَاؤِهِ نِيَّالِي كَيْ جَبَّ بِكَارِئِي مَجْهُورٍ أَوْ دَعْوَتِي ائْتَفَقَ
 لَكُمُ تَعْنِي دُعَاؤُهُ وَجَهْتِي إِيَّائِهِ وَاسْطَى تَهَارِي وَحَالًا لَكُمُ كَيْهِي إِيَّاهُ
 هُوَ مَا هِيَ كَمَا بَدَى دُعَاؤُهُ تَهَارِي أَوْ قَبُولَ نَهْيِهِ هُوَ تَهَارِي تَوَاسَّ شَبَهُ كَأَجَابِ
 يَهْدِي كَمَا ائْتَفَقَ كَيْهِي مَضْمُونِ نِيَّالِي بِحَسْبِ مَعْنَى أَنْ دَعْوَتِي تَهَارِي كَيْهِي بَعْضُونَ
 كَمَا هِيَ كَمَا مَعْنَى دَعَاؤُهُ ائْتَفَقَ طَاعَتِهِ أَوْ مَعْنَى إِيَّائِهِ كَيْهِي تَوَاسَّ ائْتَفَقَ نِيَّالِي كَمَا هِيَ
 كَمَا مَعْنَى أَنْ دَعْوَتِي تَهَارِي أَوْ قَبُولَ نَهْيِهِ هُوَ تَهَارِي تَوَاسَّ شَبَهُ كَأَجَابِ
 كَمَا لَفْظُ ائْتَفَقَ كَيْهِي مَضْمُونِ نِيَّالِي بِحَسْبِ مَعْنَى أَنْ دَعْوَتِي تَهَارِي كَيْهِي بَعْضُونَ
 كَمَا لَفْظُ ائْتَفَقَ كَيْهِي مَضْمُونِ نِيَّالِي بِحَسْبِ مَعْنَى أَنْ دَعْوَتِي تَهَارِي كَيْهِي بَعْضُونَ
 كَمَا لَفْظُ ائْتَفَقَ كَيْهِي مَضْمُونِ نِيَّالِي بِحَسْبِ مَعْنَى أَنْ دَعْوَتِي تَهَارِي كَيْهِي بَعْضُونَ

مَا تَدْعُوْنَ إِلَيْهِ اِنْ شَاءَ تَوَابٌ مَعْنٰی اِسْ ایت کی یہ ہوئی کہ قبول کرتا ہوں میں دعا
 دعا کرنے والی کی اگر چاہوں میں یا یہ معنی ہیں کہ قبول کرتا ہوں میں دعا دعا کی اگر
 موافق بقدر اور قضا کی ہو یا یہ کہ قبول کرتا ہوں میں اگر ہو قبول کرنا خیر واسطی
 اوسکی یا یہ کہ قبول کرتا ہوں میں اگر نہ سوال کری کسی امر محال کا روایت کرتی ہیں
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا قبول
 کرتا ہی اللہ تعالیٰ واسطی ایک تہاری کے چنگ دعا نہ مانگی گناہ یا قطع رحمی چنگ استعجال
 کی صحابہ رضی اللہ عنہم اور کیا ہی استعجال یا رسول اللہ فرمایا کہ کہی دعا کی مینی تجھسی
 ای رب دعا کی مینی تجھسی ای رب مولا میں کہ قبول کری تو پس اسوقت بندہ رک جاتا
 ہی دعا کرنی سی اور چہرہ دیتا ہی دعا کو اور کسی نے کہا کہ یہ آیتیں عام ہیں اور معنی
 اجبت کی استمع ہیں یعنی سنتا ہوں میں دعا کو جب پکاری بندہ مجھ کو اور کہا گیا ہی
 یہ کہ نہیں ہی آیت میں کچھ زیادہ سوا جواب دینی پکاری کی یعنی اسطرح پر کہ جب
 بندہ کہتا ہی یا اللہ تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہی البتہ عید می لیکن دنیا مراد کا سو
 نہیں ہی مذکور اس آیت میں اور اسکی مثال یہ ہی کہ اجابت کرتا ہی مالک اپنی غلام کی
 اور باب اپنی فرزند کی اور نہیں پورا کرتا ہی مراد اوسکی سوا اجابت حاصل ہی
 نزدیک پائی جانی دعا کی بالضرور اور بعضی نے کہا کہ معنی آیت کی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 قبول کرتا ہی بندہ کی دعا کو سوا اگر مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی وہ چیز کہ سوال
 کیا اوس بندہ نے اوسکا تو دیگا اللہ اوسکو وہ چیز اور اگر اوسکی مقدر میں نہ ہو وہ چیز
 کیا جا دیگا واسطی اوسکی ثواب آخرت میں یا بچا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ ایک بڑائی ہی
 اور دلیل اس پر حدیث ہی کہ روایت پہنچی ہجو عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ کہ وہ بیان
 کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہی زمین پر کوئی شخص
 مسلمان کہ دعا کری وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ دعا کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو وہ چیز

یار و گناہی اوس سی کوئی بڑائی برابر اوس دعا کی جتنک نہ دعا مانگی گناہ یا قطع
 رحم کی اور کہا گیا ہی کہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی دعا مومن کی اوسینوقت اور خیر
 کرتا ہی مراد کی دینی میں اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اس لیے کہ دعا کری
 وہ اور پھر سنی آواز اوسکی اور تعجیل کرتا ہی مراد کی دینی میں اوس شخص کو کہ دوست
 نہیں رکھتا ہی اوسکو اس لیے کہ کہہ جاتا ہی آواز اوسکی کو اور بعضوں نے کہا ہی کہ دعا کی
 لیے بہت آداب اور شرائط ہیں پس جو کوئی کامل حاصل کرے اور جو یاد دیکھا اہل اجتہاد
 سی اور جو کوئی خلل ڈالے گا اوس میں سودہ تقدی کرے اللہ ہی بیچ دعا کی سونہوگا مستحق
 اجابت کا تمام ہوا ترجمہ تفسیر معالم التنزیل کا اور یہ جو معالم التنزیل میں لکھا ہی کہ اللہ
 تعالیٰ قبول کرتا ہی بندہ کی دعا سو اگر مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی وہ خیر کہ
 سوال کیا اوسنی اوسکا سو دیکھا اللہ تعالیٰ اوسکو وہ چیز اور اگر اوسکی مقدر میں خیر
 ذخیرہ کیا جاوے گا واسطی اوسکی ثواب آخرت میں یا بچا دیکھا اوسکو اللہ تعالیٰ ایک
 بڑائی سی یعنی اسکی یہ معنی ہوئی کہ دنیا میں تو اوسکو وہ چیز نہ ملی جو خدا ہی مانگتا تھا
 لیکن عاقبت میں اسکی واسطی ذخیرہ جو اتویہ تقدیر متعلق ہوئی معنی تقدیر میں یوں
 لکھا تھا کہ یہ بندہ ہمسایہ دعا مانگی گا اپنی حکمت سی دنیا میں ہم اوسکو وہ چیز نہ دینگی اور
 عاقبت میں اوسکی واسطی ذخیرہ رکھیں گی اسکی یہ معنی نہیں کہ تقدیر میں اسکی نہیں لکھا تھا
 اور ہم اوسکو دینگی اسواسطی کہ تقدیر دو طرح پر مقرر ہی سنت و جماعت کی مذہب میں
 ایک مبرم دوسری متعلق اور تیسری طرح پر تقدیر کا اطلاق نہیں ہوتا اور یہ بات بڑائی
 ہی کہ اللہ تعالیٰ جو چاہی تقدیر کو بدلے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ ہر
 کسی کا خدا اور خشک ہو گئی قلم یعنی جو کچھ اللہ جل و علی شانہ کو کرنا تھا وہ لکھ دیا اب چاہتا
 چاہی کہ خدا جل و علی شانہ کی ذات کی مثل نہ کسی مخلوق کی ذات ہی اور نہ خدا جل و
 علی شانہ کی صفاتوں کی مثل کسی مخلوق کی صفات ہیں امام محمد غزالی صاحب فی

کیمیای سعادت میں خدا کی بعضی صفاتوں کا حال لکھا ہی وہ عبارت کتاب کیمیای سعادت
 کی یہی سارا عالم اور جو کچھ چیزیں عالم میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق حسین
 قدرت باوجود اسکی کہ حق تعالیٰ کسی چیز کی مانند نہیں سب چیزوں پر قادر ہی
 اور اسکی قدرت کامل ہی کسی طور کا نقصان اور ضعف اور کمزوری نہیں بلکہ جو کچھ چاہا سو کیا
 چاہیگا سو کرے گا سات آسمان اور سات زمین عرش کرسی اور جو کچھ موجود ہی سب
 اسکی قبضہ قدرت میں مسخر ہیں اور انہیں دوسرے کچھ اختیار نہیں اور پیدا کر نہیں کوئی
 اسکا مددگار اور شریک نہیں علم وہ دانا ہی ہر چیز کے اسی خبر ہی اسکا علم
 سب چیزوں کو گہیر رہا ہی آسمان سے لیکر زمین تک کوئی چیز اسکی بی اطلاع نہیں
 ہتی کیونکہ سب چیزیں اسی کی حکم سے حرکت کرتی اور اسی کی قدرت سے پیدا ہوتی
 ہیں بلکہ ایک بنیاد اور برگ درختان کا عدد اور دلوں کی خیالات اور ہوا کے
 ذرات اسکی علم میں یوں ظاہر ہیں جیسی گنتی آسمانوں کی اور وہ جو کچھ عالم میں
 ہی سب اسکی خواہش اور ارادی سے ہی اور کوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت چھوٹی ہو
 یا بڑی نیکی اور بدی طاعت و معصیت کفر و ایمان فائدہ اور ہلاکت زیادتی یا نقصان رنج
 و راحت بیماری اور صحت اسکی تقدیر اور مشیت اور حکم سے ہی اگر ساری جہان کی جنات
 و آدمی و شیاطین اور ملائکہ اکہٹی ہوں تا عالم سے ایک ذری کو بخش دین یا کسی
 جگہ میں رکھیں یا زیادہ کم کرین بغیر اسکی مرضی کی کسی سے کچھ نہو سکی بلکہ اسکی
 خواہش کی سوائی کوئی چیز پیدا نہو گی اور جس چیز کی ہونی پر اسکی مرضی ہو کوئی
 اسکو دفع نہ کر سکی اور جو کچھ اب ہی یا اول تھا سب اسکی تقدیر اور تدبیر سے ہے
 سمیع و بصیر جیسا وہ ہر ایک شے کو جانتا ہی ہر ایک چیز کو دیکھتا اور سنتا ہی خواہ
 دور ہو یا نزدیک اندھیرا اور اجالا اسکی بنیادی کی باب میں ایکسان ہی چھوٹی
 کی یا بڑی آواز جو اندھیری رات میں چلی سنتا ہی رنگ اور صورت کسی کپڑی کی

جو تحت الشری میں ہو دیکھتا ہی بغیر انکھ کی دیکھتا ہی اور بغیر کان کی سنتا ہی جس طرح
 اوسکا علم تدبیر اور اندیشہ سی نہیں اوسکا پید اگر ناہی کسی آلہ سی نہیں کلام
 اوسکا فرمان ساری مخلوقات پر واجب ہی ہر ایک خبر جو خدائی دی ہی سچ ہی دوزخ
 کی آفتیں اور جنت کی بشارتیں فرمان اور خبر اور وعدہ وعید سب اسکا سخن ہی وہ
 جیسا زندہ مینا دانا شنوا اور توانا ہی گویا ہی ہی موسیٰ علیہ السلام سی بلا واسطہ
 بات کی اوسکی بات خلق و زبان و لب و دمان سی نہیں جیسی وہ بات جو آدمی کے
 دلین ہو حرف و صوت نہیں خدا کا کلام ہی حرف و صوت سی منزہ ہی قرآن و تورات
 و انجیل و زبور اور سب کتابیں جو انبیاء پر نازل ہوئیں اوسکا کلام ہی اور کلام اوسکی
 صفت ہی اوسکی سب صفیں قدیم ہین ہمیشہ تہین جیسی اوسکی ذات قدیم ہی ہمارے
 دلین معلوم اور زبان پر مذکور ہمارا علم مخلوق اور معلوم قدیم اور ہمارا ذکر مخلوق اور
 مذکور قدیم اسی طرح اوسکا کلام قدیم ہی اور ہماری دلین محفوظ اور زبان سی پڑ گیا مصحف
 مین لکھا گیا ہمارا محفوظ غیر مخلوق اور حفظ مخلوق اور پڑ گیا غیر مخلوق اور پڑ ہنا مخلوق
 اور مکتوب غیر مخلوق اور ہماری کتابت مخلوق ہی اور جیسی کیسی سعادت کی عبارت
 مین لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جیسا زندہ مینا دانا شنوا اور توانا ہی گویا ہی ہی
 اب جانتا چاہی کہ خدا کی زندگانی اس طرح ہے نہیں جیسی مخلوق کی زندگانی ہی اس طرح
 سی مینائی اور دانائی اور شنوائی اور توانائی اور گویائی یہ ہی ایسی نہیں جیسی
 مخلوقات کی ہی جیسی اوسکی ذات کی لائق صفیں ہین اس طرح پر ہین اور جو کیسی
 سعادت مین لکھا ہی کہ اللہ زندہ ہی یعنی اوسکو موت نہیں مخلوق کی طرح سی وہ ہمیشہ
 زندہ ہی اور یہ سات صفیں جب سی خدا کی ذات ہی ہمیشہ سی یہ صفیں ہی خدا
 کی ذات کی ساتھ ہین ہمیشہ سی اور ہمیشہ خدا کی ذات کی ساتھ یہ صفات ہین رہنمائی
 فقط پیغمبر کا محکو دعویٰ ہی اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہی کہ بُری کام پر ڈرا دیوی اور

پہلی کام پر خوشخبری سننا دیوی سو یہ بھی اونہیں کو فائدہ کرتی ہی کہ جنگی دلیں یقین
 ہی اور دلیں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں وہ اللہ ہی کی اختیار میں ہی اس آیت سی
 معلوم ہوتا ہی کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو اونہیں بڑائی
 بھی ہوتی ہی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ بتاتی ہیں اور بڑی پہلی کاموں سی واقف ہیں سو
 لوگوں کو سکھلاتی ہیں اور اللہ انکی بتانی میں تاثیر دیتا ہی بہت لوگ اوس سی
 سیر ہی راہ پر ہو جاتی ہیں اور اس بات کی اونہیں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے انکو
 عالم میں تصرف کرنیکی کچھ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیویں یا نہ
 کہول دیویں یا مردین پوری کر دیویں یا فتح و شکست دی دیویں یا غنی اور فقیر کر
 دیویں یا کسیکو بادشاہ کر دیویں یا کسیکو امیر و وزیر یا کسی سی بادشاہت یا امارت
 چھین لیویں یا کسی کی دلیں ایمان ڈال دیویں یا کسیکا ایمان چھین لیویں یا کسی بیمار
 کو تندرست کر دیویں یا کسی سی تندرستی چھین لیویں کہ ان باتونہیں سب بندی بڑی
 اور چھوٹی برابر ہیں عاجزا و ربی اختیار اور اسبطر کچھ اسبات میں بھی اونکو بڑائی
 نہیں ہی کہ اللہ صاحب فی غیب دانی اونکی اختیار میں دیدی ہو کہ جسکی دلکا احوال
 جب چاہیں معلوم کر لیں یا جس غائب کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں کہ وہ جتیا ہی یا
 مرگیا یا کس شہر میں ہی یا کس حال میں یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریا
 کر لیں اپنی اختیار سی اور بغیر خدا کی بتلائی کہ فلانی کی نان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس
 سوداگر میں اویسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی میں فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتونہیں
 میں بھی سب بندی بڑی ہوں یا چھوٹی یکساں بنجر ہیں اور نجاستی والی سو جیسی
 سب لوگ کہی کچھ بات عقل سی یا قرینہ سی کہ دیتی ہیں پھر کہی اونکی بات موافق پڑ جاتی
 ہی کہی اوسمیں چوک پڑ جاتی ہی اسبطر یہ بڑی لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سی
 کہتی ہیں سو اوسمیں کہی درست ہو جاتی ہی کہی چوک اب شجکہ جان لو کہ سورہ

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ كَيْفَ تَقْسِرُ مِنْ شَاهِدٍ عَبْدُ الْغَنِيِّ مَا خَبَرْتُ دَهْلَوِي نِي لَكِبَاهِي فِي عِبَارَتِ
یہی اول فائدہ یہ کہ کبھی کبھی پیغمبر بھی اجتہاد کرتی ہیں اور اپنی عقل کی زور سے شیخ کی
قدائد سنی ایک حکم دریافت کرتی ہیں اور وہ حکم خطا ہو جاتا ہے تو حضور خداوندی پیغمبر
کو اس خطا پر جلد آگاہ کر دیتی ہیں ان مگر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی یا الہام ہی ہو اور
بات ترالی ہی مگر وہ انکی اختیار میں نہیں اب یہاں یوں سمجھا جاوے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
جو وحی یا الہام ہوتا ہے پیغمبروں کو تو وہ کام ویسی ہی ہوتا ہے اس میں شک نہیں مگر وہ
انکی اختیار میں نہیں اور بزرگوں کی دلچسپی الہام ہوتا ہے کسی کام یا کسی بات میں تو کبھی تو
وہ کام ویسی ہی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا وہ بزرگوں کی اختیار میں نہیں اللہ کی رضا میں
ہی جب چاہا انکی مانتے سی وہ کام کر دیا بطور کرامت کی اور چاہا انکر ایاب جانتا چاہی جیسی کہ
سنت و جماعت کی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بہت
حالوں کی خبر دی بعضوں کو بہشتی بتایا بعضوں کو دوزخی اور قیامت کی تہی دینی بلکہ نفرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم پر قدم چلنے والوں فی یہی بہت باتیں بیان کیں سو اس میں کو غیب
دانی نہیں بلکہ یہ سب اللہ کی بتلائی سی ہیں جیسی معجزہ اور کرامت خدا تعالیٰ کی قدرت ہی
ہی اور انکی اختیار سی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ تَقَاتِلُوا فُجُورَكُمْ وَلَنْ يَمُوتَ
وَمَا رَمَيْتُمْ أَذِّمْتُمْ وَلَكِنْ يَكْفُرُ اللَّهُ رَحْمَةً وَلَيْسَ الْكُفْرُ بِالنِّبِيِّ مِنْهُ بَلْ كَفَرُوا بِمَا رَأَوْا مِنَ اللَّهِ سَمِيعٌ جَلِيمٌ
ترجمہ تو نہیں اؤ کو نہیں مالا لیکن اللہ انکو توڑے اور توڑے ہیں ہینکی مٹھی خاک جہنم پہنکی تھی لیکن اللہ نے
پہنکی اور کیا چاہتا تھا ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان بخشا اللہ ہی تھا جانتا
قائم یعنی جب شدت جنگ ہوئی تب حضرت نے ایک مٹھی لنگریان اس لشکر کی طرف پھینکیں
اللہ کے قدرت سی ہر کسی کی آنکھ میں خاک پھینچی اسکی جب شکست کھائی پتہ ہوا کہ مسلمان
بھین کر فتح جاری قوت نہیں سب اللہ کے مدد سی ہی تو کسی اتبہین پیدا دخل نہیں پہ
معجزہ ہوا جنگ ہر میں از تفسیر ہندی شاہ عبدالقدوس صاحب محدث دہلوی وَ قَالَ اللَّهُ

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذُكِّرَ مِنْ نَحْرَتِ وَلَا نَعْمَ فَضِيلًا فَقَالُوا هَذَا إِلَهُ رَبِّكُمْ هُمْ وَهَذَا
لِشُرَكَائِنَا مِمَّا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَصِلَ إِلَى شُرَكَائِهِمْ
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب فی یعنی سورہ انعام میں کہ لوگ ٹھراتی
ہیں اللہ کا اوس چیز میں سی کہ اوسنی پیدا کیا ہی کہتی اور مویشی سی ایک حصہ سو کہتے ہیں
اپنی خیال میں کہ یا اللہ کا ہی اور یہ ہماری شریکوں کا سو جو ٹھرایا اون شریکوں کا وہ نہ
بلکہ اوی اللہ کی طرف اور جو ٹھرایا اللہ کا وہ بلکہ اوی اور شریکوں کی طرف بہت بڑا حکم
کرتی ہیں فائدہ یعنی سب کہتی اور مویشی اللہ ہی فی پیدا کی ہی اور کسی فی نہیں کی
پہر اوس میں سی جس طرح اوسکی نیاز نکالتی ہیں اوس طرح اور ونکی ہی نیا کرتی ہیں بلکہ اون
کی نیازی جتنی احتیاط اور ادب کرتی ہیں اوسکی اتنی نہیں کرتی وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَقَالُوا هَذَا إِلَهُ رَبِّكُمْ وَهَذَا إِلَهُ رَبِّكُمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَصِلَ إِلَى شُرَكَائِهِمْ
وَأَنفَعُ مَا يَدْرُونَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتَرَاءٌ عَلَيْهِمْ سَجَّوْنَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ **ترجمہ**
اور کہا اللہ صاحب فی یعنی سورہ انعام میں کہ کہتی ہیں یہ مویشی اور کہتی ہیں چوتی ہے کہ
نکھایا وی اسکو مگر وہی کہ چاہیں ہم اوسکو محض اپنی خیال سی اور بعضی مویشی ہیں کہ
منع ہی سواری اونکی اور بعضی ہیں کہ نہیں مذکور کرتی اللہ کا نام اونپر یہ سب جھوٹ
باندھا ہی اللہ پر سو وہ سزا دیو گیا اون کو بدلی جھوٹ باندھنی کی فائدہ یعنی لوگ
محض اپنی خیال سی ٹھہر لیتی ہیں کہ فلا فی چیز چوتی ہی اسکو فلا نکھایا وی اور فلا نا
نکھایا وی اور بعضی جانورون پر لادنی سی اور سواری سی منع کرتی ہیں کہ یہ فلا فی کی نیاز کا
ہی اسکا ادب کیا چاہی اور بعضی جانورون کو اللہ کی نام کا نہیں ٹھراتی بلکہ اور کسی
کی نام کا بتاتی ہیں اور پہر اون سمجھتی ہیں کہ ان باتون سی اللہ خوش ہوتا ہی اور
مراوین دیتا ہی سو یہ سب جھوٹ ہی اسکی سزا دیو نیگی وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا جَعَلَ اللَّهُ
مِنْ بَحْرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَجِيءٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

الْكَذِبُ وَاللَّهُ هُمْ لَا يَفْقَهُونَ تَرْجِمَہ اور کہا اللہ صاحب فی معنی سورہ باندہ نہیں
 نہیں پہلے یا اللہ کی کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ وحیدہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ
 باندہ تھے ہیں اللہ پر جھوٹ اور اکثر وہ سمجھتے ہیں کہ ہشی فائدہ یعنی جو جانور کسی نام
 کا ٹھہراتی تھی اور سکا کان پہاڑ دیتی تھی اور سکو بحیرہ کہتی تھی اور سناڑہ کہتی تھی اور سکو
 سائبہ کہتی تھی اور جو کسی شے مانتی کہ فلاں جانور کا بچہ اگر نہ ہو وی تو ہم اسے سبکی نیاز
 کوین پر جو اکھٹا نہ مادہ ہوتا تو نہ کو بھی نیاز نہ چڑھاتی کہ وہ مادہ کی ساتھ ملکر وہ بھی نیاز
 نہ ٹھہراؤ سن مادہ کو وحیدہ کہتی تھی اور جس جانور کی پشت سی دس بچی ہو لیتی اور سپر
 لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتی اور سکو حامی کہتی تھی سو فرمایا کہ سب باتیں اللہ نے
 نہیں فرمائیں یہ اونہوں نے اپنی بوجھ تو فی سی رسیدیں باندہ لین ہیں اس آیت سے معلوم
 ہوا کہ کوئی جانور کسی نام کا ٹھہرا کر کہنا اور کہہ اور سکا نشان اور سپر نکال دینا اور یہ معین کرنا
 کہ فلاں کی نیاز گائی ہی ہوتی ہی اور فلاں کی بکری اور فلاں کی مرغی یہ سب ہیں بوجھ تو فی کی ہیں
 وَاَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْاِسْمَاءُ الَّتِي يَدْعُوْنَ بِهَا الْاَنْعَامَ اِذْ دَعَا اِلٰهًا غَيْرَ الَّذِي يَدْعُوْنَ
 اَلَا سِيطَانًا مُّرِيدًا اَللّٰهُ وَقَالَ لَا تُخَدُّنَّ مِنْ عِبَادِكُمْ فَرِيقًا مَّفْرُوضًا وَاَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ
 وَاَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ وَاَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ فَلَئِنْ اَذَانُ الْاَنْعَامِ وَلَا مِرَّتُهُمْ فَلْيَغْفِرْ لَكُمْ خَلَقَ اللَّهُ وَمِنْ
 شَيْطَانِ الشَّيْطَانِ وَلِبَاقَتِمْ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرْتُمْ اَنْتُمْ وَمَنْ يَخْسِرُكُمْ
 وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُورًا وَلَوْلَا اُولَئِكَ مَا وَاعَدَهُمْ جَهَنَّمَ وَلَا يَخْذُلُ عَنْهَا مَخَصَصًا
 تَرْجِمَہ فرمایا اللہ صاحب فی معنی سورہ نسا میں کہ نہیں پکارتی وری اللہ کی
 مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتی ہیں مگر شیطان شرکش کو کہ لعنت کی اور سکو اللہ فی اور
 اوسنی کہا کہ بیشک میں الگ نکال لوں گا تیری بند و نہیں سی ایک حصہ اور بیشک
 ہی راہ کروں گا اور خیالات میں ڈالوں گا اور سکو کاٹیں گی جانوروں کی
 کان اور بیشک سبھاؤں گا میں اور سکو سو بدل ڈالیں گی صورت بنائی ہوئی اللہ کی

اور جیسی ٹھہرایا شیطان حمایتی اللہ کو چھوڑ کر سو پشیمک صبح ٹوٹی مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہی اونکو
 اور خیالات مین ڈالتا ہی اونکو اور وعدہ خود دیتا ہی اونکو شیطان سو محض دغا ہی اون کو گھٹکا
 ٹھکانا دینا ہی اور نہ پاوینگی اوس ہی چھٹکارا فائدہ یعنی اللہ کی سوا ہی جو اور لوگوں کو
 پکارتی مین سو اپنی خیال مین عورتوں کا تصور باندھتی مین پیر کوئی حضرت بی بی کا نام نہیں لیتا ہی
 کوئی بی بی کسی کوئی بی بی او تا وی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی ستیلا اور سانی
 وکالی غرض کہ ایسی ہی خیالات باندھتی مین اور وہاں حقیقت مین نہ کوئی عورت ہی نہ کوئی
 مرد محض اپنا خیال ہی اور شیطان کا وسوسا اور یہ جو کبھی سر پرچہ کر بولتا ہی اور کہی کوئی
 کرشمہ دکھا دیتا ہی سو وہ شیطان ہی سو سب انکی نذر و نیاز مین اوسیکو پہنچتی مین سو
 اپنی خیال مین تو عورتوں کو دیتی مین اور حقیقت مین شیطان لی لیتا ہی اور اونکو اوس ہی
 کچہ فائدہ نہیں نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی درگاہ سی راہ نہ ہوا ہی سو اوس
 سی دین کا کیا فائدہ ہوتا ہی اور انسان کا دشمن انکا کب بہلا چاہی بلکہ وہ تو اللہ کی
 روبرو کہ چکا ہی کہ بہت ساری تیری بندوں کو اپنا بندہ بناؤنگا اور اون کو گمراہ کرونگا
 کہ اپنی خیالات کو مانیں گی اور جانور میری نام کا ٹھہراؤں گی اور اون پر میری نیاز کا
 نشان کرینگی جیسی جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکی گلی مین ناڑا ڈالنا ماتی پر مہندی
 لگانا مونی نمونہ پر سہرا باندھنا نمونہ کی اندر پیسار کہنا غرض کہ جو کچہ کسی جانور پر نشان کر دیکھی
 اس بات کا کہ فلاں کی نیاز ہی وہ سب اس مین داخل ہی اور یہ ہی شیطان فی کہا ہی
 کہ مین اونکو سکھاؤں گا کہ اللہ کی صورت بنائی ہوئی بدلینگی یعنی جیسی اللہ فی ہر
 آدمی کی صورت بنا دی ہی اوسکو بدل ڈالیں گی کوئی کسی کی نام کی چوٹی رکھیکا کوئی
 کسی کی نام پر ناک کان چھیدنگا اور ڈاڑھی مونڈا کر خوبصورتی دیکھاوینگا کوئی چارو کی
 صفائی دیکر فقیر کی جتاوینگا یہ سب شیطان کی وسوسا مین اور اللہ و رسول کی
 خلاف سو جستی اللہ سی کریم کو چھوڑ کر شیطان سی دشمن کی راہ پکڑی سو صریح عین کہا ہی

کیونکہ شیطان اول تو دشمن دوسری سواری و سوار ڈالنے کی کچھ قدرت بھی نہیں رکھتا
 سو وہ یہی کرتا ہی کہ کچھ وعدی چھوٹی دیتا ہی کہ فلاں کو مانوگی تو یہ ہوگا اور فلاں کو مانوگی
 تو یوں ہوگا اور دور دور کی آرزوئیں جتا تا ہی کہ اتنی بروپیہ ہو دین تو ایسا باغ بنی اور
 محل تیار ہو سو وہ تو اتنے نہیں گنتی سو آدمی کہہ کر اللہ کی راہ پہول جاتا ہی اور دیکھ کر طرف
 دوڑنی لگتا ہی اور ہوتا ہی ہی جو اللہ فی تقدیر میں لکھ دیا ہی یہ کسی کی مان فی نہ مان
 سی کچھ نہیں جتا بلکہ یہ سب شیطان کا دسوار ہی اور اوسکی دغا بازی اور آخر انجام ان
 باتوں کا یہی ہی کہ آدمی اللہ سی پھر جاتا ہی اور شرک بین گرفتار ہو جاتا ہی اور مسلسل
 دوزخی بن جاتا ہی اور ایسا شیطان کی جال میں پھنس جاتا ہی کہ پتیرا ہی چاہی کہ چھوٹی
 ہرگز نہیں چوٹ سکتا اب جانا چاہی کہ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
 جو اپنی تفسیر میں سورہ جن کی تفسیر لکھی ہی اوس سورہ جن کی تفسیر میں سی اس عاجز
 فی اس آیت سی شروع کیا وہ آیت شریف یہ ہی دَمْنٌ یَغْرِضُ عَنْ ذَکْوَرٍ یَّهْدِیْہِمْ کَیْۤا فَاِنَّہٗ
 یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ دَمْنًا ہَمَّکَ پھر ماۃ المسائل فی تحصیل انفعائل بالاداکۃ الشریعہ
 و ترک الامور الہنیہ کی عبارت یہاں سی شروع کی سوال شرک چہ معنی دار دینی شرک
 کیا معنی رکھتا ہی پھر تمام کیا العبادۃ عبادۃ غیر البغی اللہ فی یو فی یہ لغزین تعظیم القدر
 ہمک اور معنی اسکی یہ ہیں یعنی عبادت مراد ہی اوسکام سی جو کیا جاویں و اسطی غرض
 تعظیم غیر کی اور کئی حدیثیں مشکوٰۃ شریف کی اور ایک آیت شریف سورہ یوسف کی
 وَمَا یُؤْمِنُ الْکَافِرُہُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَہُمْ مُشْرِکُوْنَ اور پھر اسی آیت شریف کی تفسیر یہاں
 سی لکھے تاکہ شرک کا حال لوگوں پر خوب کھل جائے اور شرک کرنی سی بچ جاوین
 اب یوں سمجھا چاہی کہ عبادت کرنا خاص خدا ہی کی واسطی چاہی اور عبادت دوسرے
 ہوتی ہی ایک مالی دوسری بدنی مالی جسی زکوٰۃ دینا خیرات کرنا جانور فوج کرنا خلی
 کیواسطی چاہی اور جو عبادتین علاقہ مال سے رکھتی ہیں وہی نہ القیاس اور شرک ہی

مالی اور بدنی مین یعنی اوسین مال بھی خرچ ہوتا ہے اور بدنی بھی عبادت کرتا ہے اور
 عبادت بدنی جیسی نماز اور روزہ اور ذکر اور دعا اور ورد اور تلاوت قرآن اور
 جو عبادتین علاقہ بدنی رکھتی ہیں علیٰ ہذا القیاس عبادت مالی اور بدنی یہ دو تو خاص ظاہری
 کیواسطی چاہیں اور کسیکی واسطی نہیں اب جانتا چاہیے کہ نام رکھتی ہیں اپنی اولاد اور
 بیٹوں کی جینی کیواسطی کوئی بندہ فلاں اور عبد فلاں کہی یعنی وہ بزرگ انکو مرنی ندیگی
 کچھ اپنی دلین کسی فی ثہر الیا کہ اتنی برس تک اسکی عمر ہو اور مارتا اور جلا نا خد کی اختیار
 مین ہی اگر اسی طرح کسی بزرگ کو جانی کہ یہ بھی مارتی جلاتی ہیں خدا کی طرحی اور ہاری
 اولاد کو مرنی ندیگی ایسا جانتا شرک ہی ملا علیٰ قادیانی عین العلم کی شرح مین لکھا ہے
 اللہ کا سا غلام سمجھنا کہ اوسکی اختیار مین ہی چاہی ماری چاہی جلائی چاہی عزت دی
 چاہی ذلت اسے طرح کا غلام کیسا سمجھنا یہ شرک ہی اور اگر اس طرح کا اعتقاد کسی کا نہ ہو تو ایسی
 نام رکھنی مکروہ ہیں اور بعضی وہ لوگ ہیں جیسی کہ خدا کو پکارتی ہیں واسطی دور ہونی
 بلاؤن کی ایسی ہی واسطی دور ہونی بلاؤن کی دوسروں کو خدا کی برابر سمجھ کی پکارتی
 ہیں اور ایسی ہی بیچ حاصل کرنی نفخوں کی ساتھ دوسروں کی رجوع کرتی ہیں اوکو خدا کی
 طرحی جان کی حالانکہ یہ خدای کی شان ہی اور کسیکی نہیں اور اونکا توسل نہیں کرتی
 یعنی یون نہیں کہتی کہ اونکی طفیل سنی یا اونکی لافظہ سی اللہ تعالیٰ ہکو نفع دی اور
 بلائیں جو ہمپر نازل ہوئیں اونکو دور کر اور تعظیم کی لفظ کی معنی کتاب لغت منتخب مین
 بزرگ رکھنا یعنی بڑا جانتا اس تعظیم کی لفظ کی معنی مین بزرگ رکھنی مین یعنی بڑا جانی
 مین علمانی اسکی شرح کی ہی فاسقوں کی بہ نسبت صالحین بڑی ہیں اور صالحینوں کے
 بہ نسبت اولیا بڑی ہیں خدا کی نزدیک درجہ مین پہرا اولیا اونکی بیچ مین تفریق کی ہے
 ابدال اور اوتاد اور نقبا اور قطب اور غوث انکی بیچ مین آپس مین ایک دوسریسی ایک
 دوسرا بڑا ہی مرتبہ مین خدا کی نزدیک یہاں تک کہ غوث کی بزرگی سب سے زیادہ ہے

مگر انتخاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر حسی صحابہ کی بزرگی ایک دوسری سی
 کم و زیادہ ہی پہچانک کہ ان چاروں خلیفہ مین ایک دوسری سی ایک دوسری مرتبہ
 مین بڑی مین یعنی حضرت ابابکر صدیق رحمہ افضل مین حضرت عمر رضی اور حضرت عثمان
 افضل مین حضرت عثمان رضی اور حضرت عثمان رحمہ افضل مین حضرت علی سی رضی اللہ
 تعالیٰ اونی اور ایسی ہی اللہ تعالیٰ فی پیغمبروں مین فضیلت دی ہی ایک دوسری مین
 تک کہ پانچ پیغمبر اولو العزم مین یعنی خدا کی نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی مین اور ان سب مین
 ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سی بڑی مین اور زیادہ مرتبہ رکھتی مین
 اللہ تعالیٰ کی نزدیک اب جانا چاہی کہ ہماری پیغمبر سی اور پیغمبر و نسی اور سب مخلوق سے
 بڑی تعظیم اللہ تعالیٰ کی ہی کہ وہ سب سی بڑی اپنی بڑائی مین اور سب کا پیداکرن والا ہی
 اب جانا چاہی کہ صالحین کی حد مقرر ہی اگر حد سی زیادہ کوئی تعظیم کری تو وہ شہد مین
 مجاویگی اور شہد کی جو حد سی زیادہ تعظیم کریگا تو وہ صدیقین مین مجاویگی اسپر حسی
 جو کوئی کسی بزرگ کی حد سی زیادہ بزرگی جائیگا تو وہ قطب مین مجاویگا اور جو قطبوں کی
 حد سی زیادہ تعریف کریگا تو وہ غوث کی مرتبہ مین مجاویگی اور اسپر حسی جو کسی صحابہ کے
 حد سی زیادہ تعریف کریگا تو انکا مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مرتبہ مین مجاویگا اور
 حضرت علی کی حد سی زیادہ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کریگا تو حضرت عثمان کی مرتبہ مین انکا
 مرتبہ مجاویگا اور ایسی ہی حضرت عثمان کی حد سی زیادہ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کریگا تو
 حضرت عمر کے مرتبہ مین انکا مرتبہ مجاویگا اور ایسی ہی حضرت عمر کی جو کوئی حد سی
 زیادہ تعظیم اور بزرگی کریگا تو حضرت ابابکر صدیق کی مرتبہ مین انکا مرتبہ مجاویگا رضی
 اللہ تعالیٰ اونی اسپر حسی اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
 اور پیغمبروں کی درجہ مین ہی ایک دوسری کی درجہ سی فرق ہی اگر کوئی شخص ایک
 پیغمبر کو حد سی زیادہ بڑا و بڑی بزرگی اور تعظیم مین تو اولو العزم پیغمبر و انکا مرتبہ اور

او ن پیغمبر کا مرتبہ ملجا دیا گیا اور ایسی ہے کوئی ایک اَلو العزم پیغمبر کو بڑا ٹیگا حدیسی زیادہ بزرگی
 اور تعظیم میں تو اَلو العزم پیغمبر کا مرتبہ ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ میں
 ملجا دیا گیا اور ایسی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ کو بڑا ٹیگا حدیسی زیادہ بزرگی
 اور تعظیم میں تو اللہ تعالیٰ جل و علی شانہ کی تعظیم اور بزرگی میں ملجا دیا گیا اور اللہ جل و علی شانہ
 کی سے تعظیم تو کسی کی کرنی چاہی ہی ہر ایک کی تعظیم اور بزرگی او انکی مرتبہ کی موافق کرنا چاہی
 اولیا ہوں یا صحابہ پیغمبر ہوں یا اَلو العزم پیغمبر ہوں یا ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سب کی تعظیم درجہ بدرجہ کرینے چاہی ہی موافق شرع کے اور پاک پروردگار کی سب
 سے زیادہ تعظیم اور بڑائی ہی یہ سب پیدا کی گئی ہیں اور سب ماسوی اللہ مخلوق ہیں اور
 اللہ جل شانہ سب کا پیدا کر نیوالا ہی اور جو صفات کہ خاص خدا ہی کیواسطی ہیں جیسی کہ
 علیم یعنی جان فی والا ہر چیز کا چہی ہو یا کہلی دلی خیال اور وہم سب کچھ وہ جانتا ہی
 اور ہی کوئی چیز چہی نہیں قدر یعنی جو سب کچھ کر سکی اور اسکی کام میں کوئی روک اور ہر
 نہ ہو جو چاہی کر ہی حتی الاموت یعنی زندہ ہی ایسا زندہ کہ نہیں مرتابصیر سمیع یعنی دیکھتا
 اور سنتا ہی آنکھ اور بی کان کی نہ اندھیر اور نہ پردہ اسکی آگے اور ہوسکی اندھیری رات
 میں چٹوٹی کی یا ون کا اثر صاف پتھر پر معلوم فرما دی شکم یعنی کلام کر نیوالا ازل میں
 اور سب کتابیں نازل ہوئیں اسکی کلام ہیں ہمیشہ ہی ہیں اللہ تعالیٰ جو شکم ہی اس
 شکم ہونیکے تحقیق خواجہ محمد یار سا کی تحقیقات میں خوب لکھی ہی جو چاہی دیکھ لے مدعی ارادہ
 کر نیوالا جو چاہی ارادہ کر ہی ان سب ساتوں صفوں کو صفات ذاتیہ کہتی ہیں اور
 بعضی صفات خدا ہی تعالیٰ کی فعلیہ ہیں جیسی کہ تخلیق یعنی پیدا کرنا ترزق یعنی رزق
 دنیا کو تین یعنی موجود کرنا تصویر یعنی صورت دینا احیا یعنی زندہ کرنا امانت یعنی مارنا
 ان صفوں کی تین ذاتیہ و فعلیہ کہتی ہیں یہ تمام صفات قدیمی ازلی ہیں یہ سب
 صفات ذاتیہ اور فعلیہ خدا کی صفات با کمال ہیں اور خدا ہی کیواسطی خاص کی گئیں ہیں

پہر جو کوئی یہ خاص صفتیں خدا کی سوا غیر میں بالاستقلال جانی وہی مشرک ہی اور بعضی صفتیں
 خدا کی تعالیٰ کی سلبتہ ہیں یعنی ان صفتوں کو خدا ہی تعالیٰ کی ذات ہی دور کرنا چاہی جیسی کہ
 خدا تعالیٰ کا نہ جسم ہی نہ جوہر نہ حادث نہ عرض نہ صورت ہی نہ مرکب ہی اور نہ متعدد وہی اور
 نہ محدود ہی نہ سبب نہ جہت کی ہی اور نہ سبب نہ مکان کی ہی اور نہ سبب نہ زمان کی ہی اور نہ اس کی مثل ہی
 اور نہ اس کی شبیہ ہی اور نہ اس کی ٹہن نہ صدفی اور نہ اس کی ٹہن نہ شریکی ہی اور نہ اس کی ٹہن نہ پیر ہی اور
 نہ اس کا کوئی مددگار ہی تمام نقصانوں سے خدا تعالیٰ پاک اور ستر ہی اور مخلوقات کی باتیں
 جسم ہونا رنگ ہونا تو مزہ صورت شکل لبنانی جوڑانی کہا نا پتیا وغیرہ یعنی جو مخلوقات
 کی صفتیں ہیں خدا تعالیٰ اس سے پاک ہی اور کفار کی طواری میں جانا مسلمانوں کو جیسی کہ
 ہولی دیوالی دسیر اور تیل کنہہ دیکھنا جنگل میں جاکی دسیری کی دن کفار کی ساتھ اور کفار
 کی میلوں میں جانا اور ان یار داکاموں کو اپنی اعتقاد میں اچھا جانا اور یہ جو اکثر لوگ
 بیاہ شادی میں ہندوؤں کی رسمیں اور غیر شرع کام کرتی ہیں قرآن اور حدیث کی سنہد کی
 علماء دین نے انکو برا لکھا ہی وہ رسمیں سب کہاں لکھی جاتی ہیں لیکن کچھ اوسمیں سے
 یہاں لکھا جاتا ہی جیسی ہندو بیاہ میں سور باندھتی ہیں تو یہ لوگ یہی بیاہ میں سہرا
 باندھتی لگی اور ہندو کنگنا باندھتی ہیں تو یہ لوگ یہی کنگنا باندھتی لگی اور ہندو مانڈ چڑھتی
 کہتی ہیں اور مسلمان چوتھی تو ہندوؤں کی رسمیں سیکھ کر یہ لوگ یہی چوتھی کرنی لگی
 اور ہندو منڈ بگاڑتی ہیں تو یہ لوگ یہی منڈ بگاڑتی لگی اور اکیس یا بچا بیڑا بنا کر دلہن کی
 پاؤں کی نیچی رکھ کر دولہہ کو کہلانا اور دلہن کی اڈھلیاں ماتہ پاؤں کی دھو کر اوسمیں
 کچھ بیٹی کی قسم سی ملا کر شربت بنا کر دولہہ کو پلانا یا دولہن کو سات گیت سنانا اور
 گیتوں کو سہیلی کہتی ہیں اور بعضی لوگوں کی جو اقربا پیار ہوتی ہیں جیسی مان باب
 بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی یا رشتہ علی بن القیاس تو گھبرا کر اور اللہ جل و علی شانہ
 کو پہلا کر اونکی جینی کی واسطی کوئی امام مناس کا پسا دھندلے باندھتا ہی کوئی کسی کی

سنت ناستا ہی کوئی سیتلا کی سیاری مین واسطی جینی اپنی اولاد کی گہری کوچنی کہلاتا ہی اور
 طرفہ یہی جسکا کوئی اقربا مروتا ہی تو بعد چالیس دنکی کوری گہری منگو کی اور پھول منگو کی
 مردی کی روح کو نکال تی ہین بعضی جاہل مسلمان یہی یہ کام کرتی ہین جیسے کہ کوئی منہ کرتا ہی
 انکو کہ غیر شرع کام کیوں کرتی ہو یہ روح نکالنا کہاں آیا ہی شرعین تو کہتی ہین ہم تو کالنگ
 ہماری بابا دی نکالتی چلی آئی ہین اور اسے طرح چوتھی کہیلنی والی جو کوئی انکو منع کرتا ہی
 تو اسے طرح کا وہ ہی جواب دیتی ہین اور جیسی کسی نی پہیلی پہیل پھینس لے اور گہی بچا اور
 وہ پھینس مرگئی تو پھر گہی نہیں بچتی اور کوئی کہتا ہی کہ گہی بچو تو کہتی ہین ہماری بابا
 دادوشی چلا آیا ہی ہماری یہاں گہی بکتا ہی نہیں ایسی ہی کسی عورت نی سرخ یا اودی
 کپڑی پہنی پہلی پہل پہر وہ عورت مرگئی یا بہت بیمار ہو گئی پھر اوسکی اقربا عورتوں کو
 سرخ اودی کپڑی نہیں پہن تی دیتی یعنی جو رسمین ہندوؤں کی کرین بیاہ شادی مین
 یا کسی طرح کی ٹوٹکی کرین یا سہرا باندھنا اور گنگنا باندھنا اور چوتھی کہیلنا وغیرہ اور
 پھر یہ سمجھین کہ اگرچہ اللہ اور رسول فی ان کاموں کو منع فرمایا ہی اور شرع مین دست
 نہیں ہین مگر ان کاموں کی کرنی سی ہمارا پہلا ہوتا ہی اور جو نکرین تو بُرا ہوتا ہی اور یہ
 کام ہماری واسطی خوب ہین ایسی ایسی بری باتین جو کوئی کہی اور یہ جالے کہ کرتی ہین
 یہ رسمین خلاف اوسکی جو کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا کہنی والا اور جان نوالا
 اپنا ایمان درست کر لی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھی اور اگر یہ عقیدہ اوسکا
 نہیں ہی کیسکی دیکھا دیکھی سی ہندوؤں کی رسمین یا کیسکی دیکھا دیکھی سی ٹوٹکی کسی نے
 کر لئی یا گنگنا باندھا یا سمجھی سی یعنی جو رسمین غیر شرع ہون و علی ہذا القیاس اگر
 سمجھی سی کرین ہون یا جان کر کرین ہون لیکن اون غیر شرع رسموں کا کرنا برا جانتا تھا
 تو ایسی آدمیکو تو بہ کرنا چاہی اور ہندوؤں کی رسموں اور ٹوٹکوں کو چھوڑ دینا چاہی
 خدا انکو نیک کام کی توفیق دی اور کفر کے رسموں سی بچانی یا جیسی ہندوؤں کی بت ہوتی ہین

اودھا ایک نام رکھ لیتی ہیں جیسی پوکھر چتر سہج وغیرہ دور دور سی ہندو آتی ہیں اپنی
 پوجا پتیری کرنی کو اور بہت لوگ کثرت سے جمع ہوتی ہیں لہذا کوسلا کہتی ہیں پھر وہاں اوس
 بت کی سیلی میں کتنی ایک دن بہتی ہیں اور وہاں پر دوکانیں اوس شہر سی اور اوشہرہ کی
 آتی ہیں تو کثرت سے کفار سیدوں میں ہوتی ہیں سہائی اودھائی اور اناج کپڑا جوتیان اور
 ترکاریاں غرضکہ جو چیز کہانی اور اونکی برتنی کی ہی ہر قسم کی دوکانیں وہاں ہوتی ہیں
 پھر کسی نادان مسلمان سی کہی کہ تو ہندوؤں کی سیلی میں کیوں گیا تھا تو وہ کہہ دیتا ہی ہوں
 تیل دھنیا لہسن لکڑی کپڑا وغیرہ بھی درکار تھا کچھ میں بتوں کی پوجا کرنی نہیں گیا تھا اب
 مسلمانوں کو سبھہ چاہی اس بات کی کہ مسلمانوں کی جانی سی ہندوؤں کی سیلی میں ہندوؤں کی
 بتوں کی اور ہندوؤں کی بڑائی ہوتی ہی اور ہندو فخر کرتی ہیں کہ دیکھو ہمارے بتوں کی سیلی میں
 مسلمان بھی آتی ہیں مسلمانوں کو چاہی کہ پیاز لہسن لکڑی کپڑا وغیرہ اور جگہ سی سیلی میں
 یا کچھ روز توقف کریں پھر جو چیزیں ہندو بیچنی کہانی اور برتنی کی اوس سیلی میں بعد
 سیلی کی یا جس جگہ ہولی جلتی ہی وہاں پر تلچ رنگ اور پوجا پتیری اپنی ہندو کرتے تھے
 مسلمان بھی وہاں گیا کسی سے اوس ہی کہا تو کیوں گیا انکی تیوار اور راہ و رسم میں تو یہاں کیا کہ ہمارا
 ایک آشتا آیا تھا کہ میں سی وہ گیا تھا تماشا دیکھنی کو میں تو اوسکی ملاقات کی وہی گیا تھا
 جہاں ہولی کا تماشا ہو رہا تھا یاد والی کا تماشا دیکھنی گیا وہاں ہندو پوجا بھی کرتے ہیں
 اور جوابی کہی لیتی ہیں اور جو اس نیت سی کہی لیتی ہیں ہندو کہ انکی دن جو کوئی جیننگا وہ
 ہمیشہ جیت سارہیگا پھر جو کوئی اوسدن جیت تہا تو ہمیشہ کیسلا کرتا ہی اور اگر اوسدن ہار تہا
 تو میرے کہی لیتا ہی مسلمان بھی وہاں گیا کسی نے اوس ہی کہا تو کیوں گیا ہندوؤں کی تیوار
 اور راہ و رسم میں تو یہاں کیا کہ وہاں ہندو جو کہی لیتی تھے میں بھی دیکھنی کو چلا گیا
 تھا اور وہاں خوب روشنی ہو رہی تھی میں روشنی دیکھنی کو چلا گیا تھا ایسی ہی کسی
 دیکھار مسلمان نے اوس ہی چہا کہ تو دبیری میں ہندوؤں کی ساتھ نیل کٹھن دیکھنی کیوں

کیا تھا تو اوسنی کہا بھی نیل کٹھہ کا پر درکار تھا شاید وہاں مجھی ملجایا اون لوگوں کو پاپی
 کہ نیل کٹھہ کا پر اور طرف تلاش کریں جس طرف ہندو جاتی ہیں اور طرف بنجادیں اس طرح
 یار آشناسی اوسدن نہ ملین اور دن ملین اس طرح حسی دوالی کی رات کو روشنی دیکھنی اور
 جو کہیلنی والوین بنجادیں اور پچین ایسی جگہ سی اور اس لکھنی کو عمل میں لاوین جیسی بزرگ
 دین کی اسکو لکھتی چلی آئی ہیں کتا بوہین القم عن مواضع التہمتہ یعنی بچیم جگہ تہمت کی سے
 مولوی الہی بخش صاحب رہنی والی کاندلی کی کہ بڑی عالم دیندار اور تقوی دار تہی اونہون
 فی اپنی شہر کے اور اطراف کی مسلمانوں کو بلوایا اور نصیحت کی کہ تم کفار کی سیلون میں نہ
 جایا کرو وہاں کا جانا بہت بُرا ہی اور فرمایا کہ یہ بات مسلمانوں میں مشہور ہی اسکو سمجھو
 تم کہ اتقوا عن مواضع التہمتہ یعنی بچو تم جگہ تہمت کی سی اور اس قول میں اختلاف ہی
 بعضی کہتی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی اور بعضی کہتی ہیں اور کسی مقتدا ہی
 دین کا قول ہی بعضون فی تو اونہون کا کہنا مانا اور توبہ کی اور بعضون فی کہنا ہم اپنی کام
 کو جاتی ہیں وہاں بازار ہوتا ہی اسکی جواب میں اونہون فی فرمایا بازار توجب ہوتا کہ
 بازار تو اور طرف ہوتا اور ہندوؤں کا بیت اور طرف ہوتا وہ تو ہندوؤں کا نیلا ہی اور تمہارا
 کہنا اسکو کہ وہ بازار ہی یہ عبت ہی پھر فرمایا کہ ہم تمکو سمجھاتی ہیں اس بات میں تم توبہ
 فکر کرو اور سمجھو کہ اہل سنت و جماعت کی مذہب کا ساتھ شرطون شریعت کی ایک امام ہی
 اور اوسنی جہاد کرنا شروع کیا اور اوس شہر کو لیا جہان میل لگا تھا مسلمانوں فی اور
 مسلمانوں کی امام فی کفار سی جزیہ طلب کیا کفار فی نہ دیا اور اونہون فی اونکو مارا اور
 قتل کیا اوسین ملی جہلی مسلمان ہی تہی سیلی میں کفار کی ساتھ وہ بھی ماری گئی مولوی
 صاحب مدوح فی اون لوگوں سی فرمایا جو لوگ کہ وقت سمجھائیگی اونکی روبر کچی جیسے
 بناتی تہی مولوی صاحب مدوح فی فرمایا کہ اب تم مہکوتاؤ کہ یہ جو مسلمان کفار کی سیلون
 میں جباتی ہیں اور وہ ماری گئی وہاں میلی میں اونکی عرصہ میں مسلمانوں پر

اور مسلمانوں کی امام پر قصاص انا ہی یا دیت اب جانا چاہی ایک مدت ہوئی کہ اونکی فریاد کیا
 جواب کسی نے نہ دیا اور یہی کہا کہ میلو کجا جانا براہی ایک عالم فرماتی تھی کہ اس طرح کی مسئلہ کی
 صورت جیسے کہ مولوی صاحب نے فرمایا کہ امام نے اور مسلمانوں نے میلی کی کفاروں کو مارا اور سین
 ملی چلی مسلمان بھی تھی جو بی بی بانی والی مسلمان بھی ماری گئی اس طرح کی مسئلہ کی صورت
 نہ معتبر تفسیر و نہیں اور نہ معتبر حدیثوں میں اور نہ معتبر فقہ کی کتابوں میں نہیں اور نہ کسی عالم
 نے کج تک اس صورت کی مسئلہ کا جواب دیا پھر ان عالم نے فرمایا کہ اس وقت میں
 کوئی دنیا کا لالچی کہ صریح ان مسلمانوں کی جانی سے کفار کی میلی میں کفار کی بڑائی اور
 اونکی عزت ہوتی ہی اور کفار فخر کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ دیکھو ہماری بتوں کا ایسا سیلابی
 کہ اس میں مسلمان بھی آتی ہیں باوجود اسکی اتقوا عن مواضع التہتہ کو بھی سنا اور جو لوگ
 کہ دیندار ہیں وہ جانتی ہیں کہ یہ مسلمان جو جو بی بی بانی کے ملین میں جاتی
 ہیں انکی جانی سے اونکا فخر اور بڑائی ہوتی ہی اگر کوئی اس وقت میں پڑتا ہو کفار کا
 یار یا آشنا یا اسکو میلی کی جانی سے کچھ دنیا کا فائدہ ہوتا تھا پھر ایسا پڑتا ہو مسلمانوں پر
 اور مسلمانوں کی امام پر قصاص اور دیت ثابت کری تو وہ جانی قیامت کی دن اسکو
 اپنا حال معلوم ہوگا اور دنیا میں بھی عالم دیندار اسکو قائل معقول کرینگے مسلمانوں کی
 طرف سے اور مسلمانوں کی امام کی طرف سے علمی دیندار اسکو جواب دینگے خدای تعالیٰ مسلمانوں
 کو بچاؤنی ہندون کی زمین کرتی اور ملیوں کی جانی سے اس طرح کوئی کہی کہ تو میلی میں کیوں
 گیا تھا یا ہولی دیوالی دسیری وغیرہ میں اور وہاں کجا جانا شرع میں نام درست ہی ہے میر خا
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دین میں اور وہ کہی کہ ہتھو جائینگے اگر شہر عین
 نام درست ہی تو ایسی آدمیکو چاہی کہ اپنا ایمان درست کری اور لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ پڑھی اور اگر یہ عقیدہ اسکا نہیں ہی کسی کی دیکھا دیکھی سے میلی میں گیا
 یا کسی کی دیکھا دیکھی سے ہولی دیوالی دسیری وغیرہ میں گیا یعنی جس جگہ جانا غیر شرع ہے

علی بن القیاس اگر ناسمجھی سی گیا یا جانکر گیا لیکن وہ ان کی جانیکو ویرا جاتا تھا تو ایسی
 آدمی کو تو بہ کرنا چاہی اور ہندون کی میلون میں اور ہولی دیوالی دسیرا وغیرہ میں
 آئندہ کو جانا چھوڑ دینا چاہی معنی استقلال کی یعنی تنہا چ ایک کام کے کھڑا ہونا
 اثر منتخب تیسوا ان مقصد اون لوگون کی بیان میں جو کوئی شرک سے بچ گیا
 اور اللہ کی ساتھ کسیکو شریک نہ کر گیا اگر دنیا بہر گناہ کر کی اللہ سی ملیگا اللہ تعالیٰ او سیر
 بخشش کر گیا اپنی دنیا بہر حدیث اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض
 خطایا ثم لقیتنی لا شریک فی شیانک لاتیئتک بقرابھا مغفرة ثم حرم مشکوۃ کی
 باب الاستغفار میں لکھا ہی کہ ترمذی فی ذکر کیا کہ انس فی نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فی کہا کہ اللہ صاحب فی فرمایا کہ ای آدم کی بیٹی بیشک توجہ جیسی ملی دنیا بہر گناہ
 لیکر پیر ملی جیسی تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسیکو تو بیشک لی او ان میں تیری پاس
 بخشش اپنی دنیا بہر فائدہ یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں فی گناہ کی ہیں
 کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی میں بلکہ شیطان بھی اسی
 میں ہی پہر یوں سمجھی کہ جتنی گناہ ان سب گنہگاروں میں ہوتی ہیں سو ایک آدمی وہ
 سب کچھ کر لی لیکن شرک سی پاک ہو تو جتنی اوسکی گناہ ہیں اللہ صاحب قہی ہی او سیر
 بخشش کر گیا اس حدیث میں معلوم ہوا کہ توحید کے برکت سی سب گناہ بخششی جاتی ہیں
 جیسی کہ شرک کی شامت نہی سب اچھی کام ناکاری ہو جاتی ہیں اور یہی حق ہے
 ایسی کی کہ جب شرک سی آدمی پورا پاک ہو گا کہ کسیکو اللہ کی سوا مالک نہ سمجھی اور اوسکی
 سوا کہیں پہاگنی کی جگہ نہ جانی اور یہ اوسکی دین خوب ثابت ہو جاوی کہ اوسکی
 تقصیر وار کو اوس سی پہاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اوسکی مقابل کسیکا زور نہیں چلتا
 اور اوسکی رو برو کسی کی حمایت نہیں چلتی اور کوئی کسیکی سفارش اپنی اختیار سی نہیں

کہہ سکتا مگر انبیاء اولیاء جو سفارتش کرتی تھیں وہ اللہ کی حکم سی کرتی تھیں اپنی اختیار سی نہیں کر سکتی
 سو جب یہ بات خوب اوسکی دلین ثابت ہو جاویں پھر جتنی گناہ اوس سی ہو گئی سو شہرت
 کی راہ سی ہو گئی یا پہول چوک کی اور اون گناہوں کا ڈر اوسکی دلیر گہر رہا ہو گا اور اوسنی ایسا
 پیرا ہو گا اور شرمندہ کہ اپنی جان سی بھی تنگ ہو گا اور بیشک ایسی آدمی پرا اللہ کی رحمت
 آتی ہی ہو جن جون اوس سی گناہ ہو گئی اوسکی موافق اوسکی یہ حالت بڑی گی اور جبکہ
 کہ یہ حالت بڑی گی اسقدر اللہ کی رحمت بڑی گی سو یہ جان لینا چاہی کہ جسکی توحید کامل
 ہی اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہی کہ اور وکی عبادت وہ کام نہیں کر سکتی فاسق ہو جندہ
 درجہ بہتر ہی متقی شرک سی رغبتی تقصیر وار درجہ بہتر ہی باغی خوشامدنی کہ یہ اپنی
 تقصیر یہ شرمندہ ہی اور وہ اپنی فریب پر مغرور اگر کوئی اعتراض کری کہ حالی توحید
 تو کام نہیں آتی ہی جب تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غامی اور اس جگہ تو شرک
 سنی بچنے کا حال ہی جواب اوس معترض کا یہ ہی کہ یہ جو صحاح کی کتابوں میں سی ترمذ
 شریف ہی اوسکی یہ حدیث ہی کہ انس بن نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
 کہ اللہ صاحب فی فرمایا کہ اے آدم کی پٹی بیشک تو جو مجھسی ملی دنیا پر گناہ لیکر پیری
 مجھسی تو کہ نہ شرک سمجھتا ہو میرا کنیکو تو بیشک لی آؤن میں تیری پانس بخشش اپنی دنیا
 بہر یہ حدیث تو پیغمبر خدا ہی فی فرمائی ہی جس کسی مسلمان فی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی حدیث پر یقین کیا تو اوسنی پیغمبر خدا کو بھی مانا اور شرک سی بھی بچا اور خدا کی
 توحید عین کامل ہو اللہ تعالیٰ معترض کا اعتراض آؤ وقت ہوتا کہ سو پیغمبر خدا کی کوئی ہے
 اور کہتا کہ شرک سی بچو پیغمبر خدا سی جو تم لو دنیا پر گناہ لیکر تو اللہ تعالیٰ تم پر بخشش کری اپنی
 دنیا نہرا ب جانتا چاہی کہ شرک اور بدعت کا حال جو کتاب منہاج العابدین میں مجمل
 لکھا ہی شرک کی تفصیل مائت المسائل فی تحفیل الفضائل بالاولیاء الشریعہ و ترک الانحراف
 المنہیہ سی جو تالیف مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہے اور علامہ

جو شکوۃ شریف کی حدیثوں کی شرح کی ہی اوس سے لکھا گیا اب چوبیسواں مقصد بعثت
 کی تفصیل میں لکھا جاتا ہی اور صحیح مسلم میں حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی فساد ما یا حدیث من احدث فی امرنا هذا ما لیس منہ فمؤثر شرجمہ
 یعنی جو کوئی نئی بات نکالی ہماری اس دین میں جو اوسین سے نہ ہو وہ مردود ہی
 قائمہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر کے دین کی کاموں میں مقرر کرنا
 احکام شرع کا ہی اوسین اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کری اور اپنی طرف سے ثواب
 اور عذاب کسی کام میں ٹھیلو وہ مردود ہی اگر اس جگہ کسی کو یہ وہم گہیری کہ ائمہ
 مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بہت باتیں اپنی طرف سے نکالی ہیں سو یہ دیکھی
 کج فہمی ہی اس واسطی کہ انہوں نے جو احکام نکالی ہیں سو استنباط کر کے آیات
 اور احادیث سے نہ کہ اپنی طرف سے نعوذ باللہ من ذلک یا جو کوئی یہ کہی کہ بہت مسائل
 اجماع امت سے ثابت ہیں سو اس کا جواب یہی یہ ہی کہ اجماع امت قرآن مجید اور
 حدیث شریف سے ثابت ہی فقط توافع امت کی نکالی احکام بھی شرع میں درست ہوئی
 اب شکوۃ شریف کی شرح فارسی کی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ہی بعثت
 کی تفصیل یہاں اوس سے لکھی جاتی ہی حدیث عن جابر قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کہنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یعنی بیچ خطبہ کی بعد حمد و صلوٰۃ کی اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ مَا حَدَّثْتُ كِتَابَ اللَّهِ
 اچھی بات باتوں میں سے کتاب خدا کی ہی کہ فرقان مجید ہی وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ
 اور اچھا رستہ رستوں میں سے اولیٰ جہی حصلت خصلتوں میں سے طریقہ اور حصلت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا اور بدترین چیزوں میں سے
 وہ چیزیں ہیں جو نئی پیدا کی گئی ہیں بیچ دین کی کہ بدعت مراد اسی سے ہی وَ
 كُلُّ يَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور ہر بدعت بہ سبب گمراہی کے یا سبب گمراہی کا ہی واہ مسلم

اب جاننا چاہی جو چیز کہ پیدا ہوئی پیچیدہ یا غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدعت شیعہ
 اوسمین سے وہ جو موافق اصول اور قاعدوں سنت اونکی کی ہی اور قیاس کی گئی
 ہی اوپر اوسکی اوسکو بدعت حسنہ کہتی ہیں اور وہ کہہ کہ مخالف اونکی ہی اوسکو
 بدعت اور ضلالت کہتی ہیں اور کلیہ یعنی عموم کل بدعت ضلالت لہ کا محمول اوپر اسی کی
 ہی اور بعضی بدعتین ہیں کہ واجب ہیں جیسا کہ پڑھنا پڑانا صرف و نحو کا کہ سارا اونکی
 معرفت آیات اور احادیث کی حاصل ہوتی ہی اور جیسا کہ یاد رکھنا عجائبات کتاب اور سنت کا
 اور دوسری چیزوں کا کہ نگاہ رکھنا دین اور ملت کا اوسپر موقوف ہی اور بعضی
 پیچیدہ اور مستحب ہیں جیسا کہ کرنا مسافر قانون اور مدرسوں کا اور بعضی بدعت
 مکروہ ہی جیسا نقش و نگار کرنا مسجد کا اور قرآن شریف کا سات قول بعض کی اور بعضی
 بدعتین مباح ہیں جیسا فراموشی کرنی بیچ طرح طرح کہاؤں لذت کی اور لباسوں کا خرہ
 کی بشرطیکہ حلال ہوں اور باعث نافرمانی اور تکبر اور فخر کا نہ ہوں اور مباح
 چیزیں دوسری کہ بیچ زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھیں جیسا کہ بیٹ
 بہر کی کہا یا اور طینی اور مانند اوسکی اور بعضی بدعتین حرام ہیں جیسا کہ ہذا ہا ہا ہا
 بدعت کی اور اہل ہوا کی اوپر خلاف سنت اور چاعت کی اور جو کہ خلفا راشدین نے
 کیا ہی اگرچہ سات اس معنی کی کہ بیچ زمانی آنحضرت کی تھا بدعت ہیں و لیکن قسم
 بدعت حسنہ سے ہونگی بلکہ بیچ حقیقت کی سنت ہیں اسواسطی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمیر جو جو کہ لازم پکڑو سنت میری کو اور سنت خلف
 راشدین کو رضی اللہ عنہم اجمعین وعن عصفی بضم عین وفتح ضا و معجین ابن
 الحارث الثمالی بضم تاء مشلہ و تخفیف میم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما احدث قوم بدعت نہین پیدا کرتی ہی کوئی قوم کسی بدعت کو الا رفیع مثلاً
 من الشیئہ مکروہ کہ اوٹھائی جاتی ہی بس اوسکی بیچ مقدار اور مرتبہ کی سنت سے

اور جو نیا پیدا کرنا بدعت کا اوٹھانیوالا سنت کا ہوا ساتھ اسی قیاس کی برپا اور قائم کرنا
 سنت کا اوٹھانیوالا بدعت کا ہوگا فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِّنْ لِّخَلَائِفِ بَدْعَةٍ سِوَا جُحْلٍ اِنَا
 ساتھ سنت کی اگرچہ تھوڑا ہو بہت اچھا ہی نئی پیدا کرنے بدعت کی سی اگرچہ چھوٹا ہو اسطیکہ
 ساتھ اتباع سنت کی پیدا ہوتا ہی تو ذرا اور ساتھ گرفتاری بدعت کی اتنا ہی اندھیرا جیسا کہ تیرا
 کرنا آداب یا نجانہ اور استغنی کا اور طریق سنت کی بہتری بنانی مسافر خانہ اور مدرسہ
 کی سی اسوا اسطیکہ خلنی والا ساتھ عایت آداب سنت کی ترقی کرتا ہی بیچ مقام قرب کی اور
 چھوڑنا اوسکا اوٹھانا ہی اوس سی اور یہ پہنچانیوالا ہوتا ہی ساتھ چھوڑنی افضل کی اوس
 یہاں تک ساتھ مرتبہ سیاہ دلی کی کہ اوسکو رین اور کعب اور ختم کہتی ہیں پہنچتا ہے
 نحوذائیدین ذلک رواہ احمد تمام ہوئی عبارت مشکوٰۃ شریف کی شرح فارسی کی توحیح
 عبدالحق محدث دہلوی کی ہی جو کوئی شرک کرتا ہی اوسکی سزا کا بیان اور جو کوئی شرک
 سی بچیکا اگر دنیا بہر گناہ کر کی اللہ سی بلینکا اللہ تعالیٰ اوسپر بخش کر گیا اپنی دنیا بہر
 اور سنت طریق پر چلنی والی کی بہلائی اور بدعت کرنیوالی کی بُرائی اس رسالہ دفع الفساد
 نافع اعبا و قاطع الشرک والبدعات کی دیکھنی والون کو خوب ظاہر ہو گئی اب جمیع
 مسلمان اور مسلمات کی خدمت میں یہ عرض ہی اگر شرک کو چھوڑ دو گی تو جو عبادت
 کرو گی مالی یا بدنی خدا کی درگاہ میں قبول ہو گی عبادت بدنی جیسی تلاوت قرآن ذکر
 و فکر درود شریف و علیٰ ہذا القیاس اور حج مالی اور بدنی دونوں عبادتوں کو شامل
 ہی اور عبادت مالی جیسی غریبوں مسکینوں کو خیرات دنیا مسجد خاتقاہ مدرسہ پل
 بنانا و علیٰ ہذا القیاس اگر شرک کو چھوڑا تو تمہاری کوئی عبادت خدا کی درگاہ میں
 قبول نہ ہو گی اور بدعت کو چھوڑنا ہی بہت ضرور ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بدعت کرنیوالون کی حق میں بہت بُرا فرمایا ہی اور مظاہر حق میں اس حدیث کی بیان
 میں اسطرح لکھا ہی نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاجم سنت کی ہو

کہ اگر او ٹھانی جاتی ہے مانتہ او سکی سنت ہی پس چمک مارنا سناہ سنت کی بہتری کا نئی چست کی ہی
 تمام ہوئی عبارت مظاہر حق کی جیسی کہ زندگی اور آداب کہ مزام اور عقاب ہی سلام کی جو سنت اسلام
 کی ہی یعنی حاصل کلام کا یہی کہ سوت میں اس طرح کی بہت بعضی آدمی کیا کرتی ہیں بجای اس سلام
 علیک کی زندگی کہا کرتی ہیں جس شخص کو زندگی کا لفظ کہتی ہیں وہ وہ چند کی کہتا ہی
 جیسی کہ طریقہ سنت کا ہی جیسی کہ ایک مسلمان دوسری مسلمان ہی السلام علیک
 کہتا ہی وہ شخص و علیکم السلام کہتا ہی اور بعضی شخص بزوقت ملاقات کی یوں کہتی
 ہیں حضرت کو آداب پس جس شخص کو کہتی ہیں حضرت کو آداب تو اسکو الوٹ کے
 جواب دیتا ہی کہ حضرت سلامت یا چپ ہو جاتا ہی کہ جواب نہیں دیتا یہ جو شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ او ٹھانی جاتی ہی مثل اسکی بیچ مقدار اور
 مرتبہ کی سنت سی اب جانتا چاہی کہ یہ سنت تو نہیں او ٹھتی ہی جیسی کوئی اسلام
 علیک کسی پر کرتا ہی اور وہ و علیکم السلام کہتا ہی اور ایک شخص سلام علیک کی
 جگہ زندگی دوسری شخص پر کہتا ہی تو السلام علیک کہنا سنت تھا یہ تو نہ او ٹھا کر وہ
 جو زندگی کہتا ہی دوسری پر اس کہتی والی ہی سنت طریق او ٹھ گیا اگر السلام علیک
 کہنا او ٹھ جاتا تو ایک مسلمان دین سلام علیک کہنا کا بیکو جاری رہتا
 پچھلیوں ان مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت کے
 بیان میں لکھا جاتا ہی حدیث عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال یسما
 نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل
 شدید بياض الثياب شدید سواد الشعر لا یرى علیه اثر السفر ولا یرى فیہ احد
 حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستد رکبتہ الی سرکبۃ و وضع کفہ
 علی فخذ یدہ و قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان
 لا اله الا الله وان محمد الرسول الله و تقیم الصلوۃ و تقی الزکوۃ و تصوم رمضان

وَجِئْنَا الْبَيْتَ اِنْ اَسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَجِئْنَا لَهُ سِالَهُ وَنَصَدَّقْهُ قَالَ
 فَخَبَّرَنِي عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتٰبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
 وَتُوْمِنَ بِالْعَدْلِ خَيْرٍ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَبَّرَنِي عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ
 تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَارْتِئِ بِرَبِّكَ قَالَ فَخَبَّرَنِي عَنِ السَّاعَةِ
 قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا يَاعِلْمُ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَخَبَّرَنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَكُنْ الْاَمَةُ
 سَرِيَتْهَا وَانْ تَرَ الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ بِرِجَالٍ يَتَطَاوُلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ
 انْظُرْ فَلَيْسَتْ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عِمْرُ اَنْدُرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرُسُلُوْهُ اَعْلَمُ
 قَالَ فَارْتِئِ جِبْرِئِلُ اَنْتُمْ يَعْلَمُوْنَ دِيْنَكُمْ سِرًّا وَمُسْلِمًا وَرَوَاهُ الْاَبُوْهُرَيْرَةُ مَعَ اخْتِلَافٍ
 وَفِيْهِ وَاِذْ لَسَرَايْتُ الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ اَبْكُم مَّلُوْكَ الْاَرْضِ فِي حَسَنِ لَا يَعْلَمُوْنَ
 اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ اِنْ اللّٰهُ عِنْدَ عِلْمِ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ الْاَلِيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہی حضرت عمر رضی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اومنی کہا
 کہ اوسوقت کہ ہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا
 اوپر ہماری ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تھی بال نہین معلوم ہوتا تھا
 اوسیر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی
 مثل مسافروں کی اوسیر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی یہاں تک کہ
 بیٹھا رہا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دی دو نوں زانو اپنی طرف
 دو نوں زانو حضرت کی یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سی سنی
 اور رکھی دو نوں ماتہ اپنی اوپر دو نوں زانو اپنی کی یعنی جیسی شاگرد استاد کے
 آگے یا ادب بیٹھتا ہی یا رکھی اوپر دو نوں زانو حضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو محکو
 اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نبی اسلام یہ ہی کہ گواہی دی تو یہ کہ
 نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہ کہ محمد نہ بھیجی ہوئی اللہ کی ہیں اوپر ہی تو نماز

اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتوں اور آداب کی بجالاوی اور دوسری نذر کو
 اور روزی رکھی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی دراو کی
 کہا اوس شخص فی کسح کہا تو فی پس تعجب کیا ہمیں واسطی اوسکی کہ پوچھتا ہی حضرت
 سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص فی خبر و محکوم ایمان سی فرمایا حضرت فی
 یہ کہ ایمان لاوی تو ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی اور کتابوں اوسکی اور رسولوں
 اوسکی اور دن پچھلی کے اور ایمان لاوی تو ساتھ تعذیر کی پہلانی اوسکی اور ثانی اوسکی
 کہا حج کہا تو فی کہا اوس شخص فی پس خبر و محکوم احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا
 کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرتا اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو
 اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجھ کو کہا اوسنی پس خبر و محکوم قیامت سی فرمایا نہیں وہ
 شخص کہ پوچھا گیا قیامت سی زیادہ جان فی والا پوچھتی والی سی یعنی مین اور تو دونوں
 برابر مین نہ جان فی مین کہا اوس شخص فی پس خبر و محکوم علامتوں اوسکی سی فرمایا
 علامت قیامت کی یہ ہی کہ جن کی لوٹھی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین پست کرنیکی اور
 لوٹھی بھی کثرت سی پیدا ہونگی کہنا ہی بعض مفسرین اس حدیث کی فی کہ یہ خبر دینا آج کا ہی
 ساتھ کہتی انتہا مالکی آخر زمانی مین بہ سبب فساد احوال لوگوں کی بیچ نگہداشت احکام کی
 اور مخلط ہونی حلال و حرام کی اور شاید کہ بہ سبب تبادل و تبدیل باتوں خرید و
 والوں کی وہ اپنی اولاد کی ماتہ پرین اور مضمون تکرار و تکرار کا مصادیق اوی
 اور بعض فی کہا ہی کہ یہ کنا یہ ہی پیدا ہوئی سرداروں اور حاکموں کی چوکر یوں کے
 پیٹ سی اسلیں کہ جن وقت کہ وہ حاکم ہو وینگی مائیں اونکی داخل رعایا کی ہونگی اور یہ
 بہ نسبت اپنی ماؤں کی مالک اور حاکم ہونگی اور یہ معاملہ آخر زمانی مین ظاہر ہو خصوصاً
 اثنائے سلطنت بنی عباس مین اور رؤسا و لوکاروں کی مین اور علامت یہ ہی کہ دیکھ تو
 تنگی پاؤں والوں کو تنگی بدن والوں کو مغلصوں کو چرائی والی بکریوں کی کو فخر کرنیکی

بیچ عارتون کی کہار وایت کرنیوالی فی پھر چلا گیا وہ شخص پس تہیرا مین دیر تک یعنی
 حضرت سی حال نہ پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرت فی واسطی سیری ای عمر کیا جاتا
 ہی تو کون تھا پوچھنی والا کہانی اللہ اور رسول او سکا زیادہ جانتی والا ہی فرمایا
 پس تحقیق وہ شخص جبریل تھا آیا تھا تہار پٹی س سکھاتا تھا تلو دین تہارار وایت کی
 یہ مسلم فی اور وایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ فی ساتھ اختلاف کی او بیچ اوس روایت کی
 یہ ہی اور جب دیکھی تو تنگی پائون والون کو تنگی بدن والون کو پھر ونگو گونگوں کو بادشاہ
 زمین کی بیچ پانچ چیزوں کی کہ نہیں جانتا او نگو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم او نہیں پانچ
 چیز و مین داخل ہی کہ سوای اللہ کی او نگو کو فی نہیں جانتا پھر ہی یہ آیت تحقیق اللہ
 نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برسا دیگا آخر آیت تک قائدہ باقی
 آیت یہ ہی و یعلم ما فی الاکدار و ما تدبر فی نفسہ ما اذا تلک لب غدا و ما تدبر فی نفسہ
 باقی ارض تموت طارث اللہ علیہم حنیذ ترجمہ یعنی اور جانتا ہی جو کچھ پشون مین ہی
 یعنی میٹا پائی اور نہیں جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین
 مین مرے گا تحقیق اللہ وانا خبر دار ہی پس یہ باتن ہوای اللہ کی عقل سی کوئی نہیں جان
 سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ معلوم کروای ساتھ وحی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت
 رکھی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خسیج راہ اور سواری میسر ہو اور ہوتی دیاسی
 و میانین فرضیت ج کی نہیں جاتی رہتی اور تعجب لوگون فی پہیلی کیا کہ اگر اسکو حقیقت
 اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیوں سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر کہ اوسکی ذات اور
 صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتوں پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی مین نورانی
 فرمان بردار اور کتابوں پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی مین بھیجین رسولون انبی
 او مین سی قرآن شریف افضل ہی سب سی اور سب کتابین ایک سو چار مین چار تو
 مشہور توریت انجیل زبور فرقان اور تلو اوچھوٹی اور رسولون ایمان لاوی کہ بھیجا او نگو

اللہ تعالیٰ فی داسطی خلق کی اور پاک تہی گناہوں سے اور دن پچھلا مراد ہی مابعد
 موت سے قائم ہونی قیامت تک اور وقت داخل ہونی بہشت تک اعتقاد کرنی کہ جو کچھ
 اللہ و رسول فی خبر و ہی احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ
 سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی شب و روز آل کی نگہداری
 ہی اوسکی ارادہ سے ہوتی ہی لیکن نیکی سے ماضی ہی اور بدی سے تاراض اور بندگی ہی
 کرنی نہ کر نہیں دخل دیار ہی اسپر ثواب و عجاوہ و دنیا فتنل و اسکا ہی اور عذاب عدل اور
 یہ چننے مایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو کیون کہ
 جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اور خشوع اور ذوق اور محبت
 پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتی ہیں نہیں اگر نہیں دیکھ سکتا اوسکو نہیں
 تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت میں تجھی نہیں حاصل ہی کہ گویا کہ
 دیکھتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہی اسین ہی خوف
 و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کر لیا حرکات و سکنات میں جانا چاہی کہ مدار دین کا اور
 اوسکی کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث میں تینوں چیزیں بیان
 ہوئیں اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اوسین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتی ہیں
 اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی
 توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسری کی ہیں کہ کوئی انین
 سے بغیر دوسری کی تمام نہیں ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہیں
 اسلی کی کہ احکام الہی بغیر فقہ کی معلوم نہیں ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہیں
 ہوتی اسلی کی کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہیں ہوتا اور یہ دونوں دون
 ایمان کی ہرگز صحیح نہیں مانند روح و بدن کی کہ کوئی انین سے بدون دوسری
 وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ اللہ فی کہ جو صوفی ہوا اور فقہیہ نہوا پس

ز نزدیک ہوا یعنی بڑا بدین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی ہوا پس ز اہد خشک ہوا اور حسنی و دونون
 حاصل کی پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گرا ہی منہ التوفیق والا استعانتہ اور شکر کر نیگی
 سچ عمار تو تکی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچیں گی کہ اونچی مکان بنا و نیگی اور پسین فخر
 کر نیگی یہ سبب ہی انتظامی کی ہو گا کہ زالی خوش ہو گی اور اشرف و کمال والی خراب
 تمام ہوئی عبارت مظاہر حق شرح ہندی مشکوٰۃ شریف کی جو تالیف نواب قطب الدین
 کی ہی اور وہ خاص شاگرد مولوی استحاق صاحب محدث دہلوی کی ہیں اور انہوں نے
 مشکوٰۃ شریف کی شرح فارسی کی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ہی اس مقام میں اور
 نقل کی ہی تصوف ایشمینہ پوشیدین ماخوذ از صوف بالضم کہ بمعنی پشیم و نوعی
 از پشیمینہ باشد و با اصطلاح از خواہش نفسانی پاک شدن و اشیاء عالم را منظر حق و شستن
 چون در زمان سابق صاحبان صفات مذکورہ صوف می پوشیدند لہذا مجازاً اعمال و افعال
 ایشان را تصوف نامیدند و میتوان کہ تصوف ماخوذ باشد از صوف بالفتح کہ بمعنی کیشتن
 و روگردانیدن است چون و اصلان حق از ماسوی اللہ یکسو میشوند و رو
 میگرددانند لہذا کار ایشان را تصوف گفتند و بعد از ذکر کشف نیز مسطور است
 از غیبات اللمعات پہلی مسلمان کو چاہی اپنی ایمان کی درستی کری او شرک سی
 بھی تب مسلمان خالص ہو ایمان شرحین کہتی ہیں قبول کرنی اور اعتقاد لانی کو
 اون چیزوں کی او پر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی پاس سے
 لائی اور بند و نکو پہنچایا اور اونکی لانی پر اسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا خواہ جالاً
 ہو جیسا کہی کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی پاس سے لائی ہیں
 حق ہی خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
 فرمایا جو کچھ لانی ایمان لاوی ایمان اجمالی مومن ہونی کو کفایت کرتا ہی لیکن درجہ
 ایمان تفصیلی کا کامل ہی اب جانا چاہی کہ ایمان حاصل ہونی کو صرف پیغمبر ص کو

سچ جانا اور حق پہچاننا بس نہیں کرتا جب تک تصدیق کی مرتبہ کو جسے شہسبک مانتا اور سچ جانا
 دلی کہتی ہیں نہ پہنچی اور اوپر دل قرار نہ پکڑی اور خاطر کو تسکین نہ دے دی پس حقیقت ایسی
 یہی تصدیق قلبی ہی اور اقرار کرتا نہ بانی یہ اس واسطی ہی کہ جب اوسنی اقرار کیا تو شرعی حکم
 اسپر جاری ہوئی پھر بعضی باتیں ایسی ہیں کہ باوجود اقرار اور تصدیق کی اون باتوں کی
 کرنی سے کافر و نین گنا جاتا ہی جیسا بت کو سجدہ کرنا یا جینیو ڈالنا اور جو کس قسم کی
 باتیں ہیں ان کا سوچنا کہ نیوالا ہی شریع کی حکم سے کافر ہی لیکن عمل نیک ایمان کی نصیحت
 میں داخل نہیں بلکہ اوسکی کمال کی شرط ہی ایمان ہی عمل ناقص ہوتا ہی چنانچہ وہ شخص
 مومن قاسق کہلا دیا ایمان کی جد سے باہر نہیں نکلا در صورتیکہ وہ گناہ کو چھوٹا نہ جانی
 اور حلال نہ سمجھی اگرچہ صغیرہ ہوا بل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہی صحابہ اور اہل علم ہی
 اعتقاد پر تھی قاسق کو مومن کہتی تھی اور اسلام کی احکام اوپر جاری کرتی تھی اور
 مسلمانوں کی مقبروں میں گاڑتی تھی اور بعضی صحابہ اور تابعین وغیرہ سے نقل کیے
 گئے ہیں کہ اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ اَعْمَالٌ بِاَلْاَعْمَالِ کان ترجمہ ایمان سچا
 جانتا ہی ساتھ لگی اور اقرار کرنا ہی ساتھ زبان کی اور عمل کرنا ہی ساتھ رکون اسلام کے
 یہاں مراد ایمان کامل سے ہی اور محدثین اور محققین سے بھی یوں سے نقل کرتی ہیں
 اگرچہ بعضی عبارت ادنیٰ ظاہر میں لوگوں کو اسکی خلاف پر وہم میں ڈالتی ہی خواج
 گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کی بھی کرنیوالی کو کافر کہتی ہیں اور معتزلہ نہ کافر کہیں نہ مومن
 دونوں کی بیچ میں ایک مرتبہ ثابت کرتی ہیں اور بعضی آیت اور حدیث کو جسکی ظاہر ہی
 یہ بات پائی جاتی ہی دلیل کرتی ہیں اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں جو اہل سنت
 کی مذہب کو ثابت کرتی ہیں تاویل بیان کرتی ہیں اور حقیقت میں آیتوں اور حدیثوں
 کی مراد وہی ہی جسکو پہلی اگلوں نے جو دین کی زبان دان اور شریعت کی مطلب سے
 تھی انداز اور قرینوں کی واقف کار سمجھ گئی اگرچہ ظاہر میں اوسکی خلاف بوجہا جادی

اور یہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہی دلیلون کی سمجھنی کو اور اسکی مراد بوجہنی کو جسکو اللہ تعالیٰ اپنی فضل سے بچاوی وہی بچی تفصیل ایمان کی یہ ہی ایمان لاوی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود ہی اور سب چیزیں اسکی پیدا کرنی سے پیدا ہوئی ہیں اپنی پیدائش اور قائم رہنی میں اسکی ذات کی محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اکیلا ہی ذات میں اور صفات میں بھی اور افعال میں بھی کسی کو کسی کام میں اسکی ساتھ سا جہا نہیں وجود اور حیات اسکا اتنی وجود اور حیات کی موافق نہیں اور علم اسکا اتنی علم کی مطابق نہیں اور اسکی سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کی سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کی ساتھ سوای ہنما می کی کیسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات جسطور سی بی مانند ہی اوسی طور پر اسکی صفتیں اور کلام بھی بی مانند ہیں مثلاً علم کی صفت اسکی ایسی ایک صفت قائم ہی کہ جسکی سبب ازل اور ابد کے کاموں کو اسکی تہوڑی بہت اچھی بڑی تمام حقیقت کو جس طرح جس وقت میں جس قدر موجود ہوگا ایک ان میں دریافت کر لیا ہی کہ زید غلانی وقت میں زندہ اور غلانی وقت میں مردہ ہی ایسی ہی کلام اسکا ایک بسیط یعنی نرالا اور پیلا اور کہنی والا ہی کہ تمام کتابیں جو نازل ہوئی ہیں اسکی تفصیل ہیں اور خلق اور مخلوقیں ایک صفت ہی خاص اللہ تعالیٰ کی کہ جمیع ممکنات کو کیا جوہر کیا عرض کیا بندوں کی اختیاری کام سب کو ادنیٰ پیدا کیا ہی اسباب اور وسیلوں کو اپنی فعل کا پردہ بنایا ہی بلکہ اپنی کاموں کی ثابت ہونیکے دلیل پھیرائی ہی جیسا کہ عقلمند لوگ جاوالت یعنی ان بڑے چیزوں کی حرکت سے حرکت دینی والیکو سمجھ لیتی ہیں اور جانتی ہیں کہ یہ حرکت اس چیز کی لائق نہیں اسکا کوئی حرکت دینی والا سوای اسکی ہی خصوصاً وہی ہوشیار جسکی آنکھیں شرع کی سر می سے روشن ہوئی ہیں بوجہتی ہیں کہ ممکن یعنی ہونیوالا اپنی بنانی میں یاد و سری کی خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنی ذات ہو

یا صفت مقدور نہیں نہ کہ ایمان انسانا فرق جمادات بھی ان بڑے چیزوں کی حرکات اور
 افعال اختیاری میں ثابت ہی اور ایمان لانا اس پر واجب کہ حق تعالیٰ فی بندوں کو ایسی
 صورت قدرت اور ارادہ کی دی ہی اور حادثات اللہ اور سپر جبری ہی کہ جب کوئی بندہ
 کسی کام کا قصد کرتا ہی اللہ تعالیٰ اس کام کو پیدا کرتا ہی اسی ارادی اور قدرت کی سبب
 بندہ کو کاسب کہتی ہیں یعنی حاصل کرنے والا اور پہلا سببے برائی ثواب عذاب اور سپر
 ٹھہرتی ہیں جمادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت میں فرق سمجھنا کفر ہی خلاف شرع
 اور خلاف عقل اور سنو اسی اللہ تعالیٰ کے دوسری کو کسی چیز کا پیدا کرنے والا جانتا ہی
 کفر ہی اس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی قدریہ کو اس امت کا مجوس فرمایا ہی اور اللہ
 تعالیٰ کسی چیز میں نہیں بیٹھتا اور کوئی چیز اس میں نہیں بیٹھتی اور وہ سب چیزوں
 پر محیط ہی یعنی گہیر راہی اپنی ذاتی گہیری سی اور نزدیک اور ملاپ سب چیزوں ہی کہتا ہی
 نہ وہ گہیر اور نزدیک اور ملاپ جو ہماری عقل میں آوی کہ وہ اس کی جناب پاک کی لائق نہیں اور جو
 کشف اور شہود سی یعنی کہل جانا اور دکھانی دینا چہی چیز کا محنت کی قوت سی معلوم کریں
 وہ اونس سی پاک ہی ایمان غیب پر لایا چاہی اور جو کشف اور شہود سی سمجھا جانی وہ اس کی تصویر
 اور نقل ہی اسپر خیال نہ کہ چاہی بلکہ اسکو نیت جانا چاہی یوں ہی بزرگوں سے
 فرمایا ہی ایمان لاتی ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو گہیر راہی اور سب سی نزدیک
 اور معنی گہیر رہی اور نزدیک ہونی اور ساتھ ہونی کی نہیں سمجھتی ہیں کہ کیونکر ہیں اور
 ایسا ہی ہی مطلب لفظ استواء کا یعنی برابر ہونا اسکا عرش پر اور سماں اسکا ٹھون کی
 ولین اور اوتر پچھلی رات کو ورلی آسمان پر کہ حدیثوں اور کلام الہی میں آیا ہے
 اور ایسا ہی ہی مطلب لفظ ماتہ اور مونہ کا کہ کلام الہی اسپر دلالت کرتا ہی ان سب پر
 ایمان لانا چاہی اور ظاہر کی معنی ان لفظوں کی دلایا چاہی اور اسکی تحقیقات میں بڑ
 چاہی بیان اسکی حقیقت کا اللہ تعالیٰ کی علم پر چھوڑا چاہی تاکہ جو غیر حق ہی وہ حق

نہیجا جادی اور صفات اور افعال الہی میں آدمیوں کو بلکہ فرشتوں کو سوای حیرت اور
 نادانستگی کی اور کچھ حاصل نہیں نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر سی اور تاویل
 یعنی بیان ٹھیرالیا محض نادانی اور ایک نزدیک اور ملاپ اللہ تعالیٰ کی دوسری طرح یہی
 کہ پہلی طرح کی ساتھ سوای ہمنام ہو نیکی کسی طرح کا سبیل نہیں رکھتی ایسی نزدیک اگر خاص
 بندوں کی قسمت میں ہی جیسی ہشتی اور انبیا اور اولیا پر عوام مؤمنین بھی اس طرح کی نزدیک
 سی بی نصیب نہیں مگر اس نزدیک کی بشمار درجی ہن نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہی
 اور کفر اور ایمان اور فرمان برداری اور نافرمانی جو کچھ بندی سی ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالیٰ
 کی ارادی اور تقدیر سی ہی لیکن اللہ تعالیٰ کفر اور گناہ کی کامولہی راضی نہیں اور انکی
 واسطی اوسنی سزائیں ٹھیرائی ہن اور فرمان برداری اور ایمان کی عوض اچھا
 بدلہ دینی کی وعدی کہی ہن ارادہ اور ہی اور رضا اور ہی اور ہزاروں طرح کی رحمت
 اور درود ہماری پیغمبر پر اور سب پیغمبروں پر ہو جو کہ اگر لی لوگ نہ بھی جاتی تو
 ہدایت کی راہ کسی کو معلوم نہوتی اور سچی علم اور نیک باتیں آدمیوں سی پوشیدہ
 رہ جاتیں سب نبی برحق ہن اول سب کی حضرت آدم آخر اور افضل سب ہن محمد
 مصطفیٰ ہن علیہا الصلوٰۃ والسلام اور معراج اور سیرا تک کہ سی مسجد اقصیٰ اور
 وباسی ساتوین آسمان اور سدرۃ المنتہی تک حق ہی اور آسمانی کتابیں جو بنو نبیر
 اور تری ہن جیسی تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن عظیم اور صحیفی جو
 حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبروں پر نازل ہوئی ہن حق ہن سب نبیوں
 پر اور سب کتابوں پر ایمان لانا چاہی مگر گنتی انکی سوای اللہ تعالیٰ کی کسی شخص کو
 معلوم نہیں کیونکہ یہی دلیل سی ثابت نہیں ہوا اور سب نبی بڑی اور چھوٹی گناہوں سی
 پاک ہن اور پیغمبر کی باتیں جو مضبوط دلیل سی معلوم ہوئی ہن سب پر یقین لایا جا ہی
 اور ایمان لاوی کہ فرشتی بندی اللہ کی پاک ہن گناہوں سی نہ مرد ہن نہ عورت

نہ کہا وین نہ پیوین وحی لاتی بین عرش کو اوٹھا رہی ہیں اور جس کام پر مقرر ہیں اوکو
 انجام دیتی ہیں اور پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سی افضل اور مقرب ہیں تو سب سے
 دوسری خلقت کی طرح علم اور قدرت نہیں رکھتی مگر جتنا اللہ تعالیٰ فی انکو علم اور قدرت دیا ہے اور
 وہی سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر اور مسلمانوں کی طرح ایمان رکھتی ہیں اور اوسکی ہر ایک کیفیت
 سے عاجز اور اپنی طاقت کی موافق اوسکی بندگی کی حقوق کی یاد کرنی میں توفیق الہی کی سبب گزاردے
 کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی خاص نہ دیکو اوسکی واجب مفتونین شریک جانا کفری جیسا کہ دوسری کافر غیر متنی
 منکر ہو کر کافر ہونی اس طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور رب کی شرک فرشتوں کو اوسکی بیٹیاں ٹھہرا کر
 کہ انکو غیب کی باتوں کا عالم جانتی تھیں شرک ہونی اور فرشتوں اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ
 کی صفات میں اور دوسروں کو نبیوں کی صفات میں شریک بنانی اور عصمت کی
 صفت یعنی سب عیبوں سے پاک ہونا سوای انہما اور فرشتوں کی دوسروں میں
 اعتقاد نکرے اور متابعت انبیاء کی ہر کام میں منظور رکھے اور جن باتوں کی خیر پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دینی ہی انہما ایمان لاوی اور عمل کری اور جن باتوں سے منع
 فرمایا ہی اوسے دور بہاگی اوکسی کی قول اور فعل کا جو پیغمبر کی قول اور فعل سے ایک
 بال بہر فرق رکھتا ہو اعتبار نہ کرے مگر قیاس اور استنباط کرنا آیت اور حدیث سے یہ
 درست ہی مجتہدوں کو اور پیغمبر علیہ السلام فی جو خیر دی ہی کہ وہ فرشتے منکر کہہ
 قبرین مرد و نسی سوال کر نیگی اور کافروں کو اور بعضی مسلمان گنہگاروں کو جو خطاب
 قبر کا ہو گا سچ ہی اور بعد موت کی زندہ ہونا قیامت کی دن اور صور یعنی ترسگاہی کا پہلے
 دفع پہونکا جانا سبکی موت کی واسطی اور آسمانوں کا پھٹنا اور ستاروں کا ٹوٹ کر گرنا
 اور پہاڑوں کا اوڑنا اور دوسری دفع کی صور سے مردوں کا قبر سے زندہ کھلنا اور اسی طرح
 پہر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہی اور حساب قیامت کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور
 تو احباب اہل کا اور پار ہونا فی صراط سے جو دوزخ کی پیشہ پیر تلوار سے تیز اور بال سے باد

ہی بعضی بجلی کی طرح بعضی ہوا کی طرح بعضی چالاک گھوڑی کی طرح بعضی آہستہ آہستہ پار
ہونگی اور بعضی دوزخ میں گر پڑینگے حق ہی اور سفارش کرنی انبیاء اور اولیاء اور نیک
لوگوں گنہگاروں کی حقین سچ ہی خدا کی حکم سی اور حوض کوثر سچ ہی پانی اوسکا
دودہ سی سفید اور شہد سی میٹھا اوسیر کو ذی دہری ہن جتنی آسمان میں تارے
جو کوئی اوسکا پانی بھی پھر بھی پیاسا نہ ہوی اور اللہ تعالیٰ اگر چاہی بڑی بہاری گناہ کو بی توبہ بخشدی اور چھوٹی
گناہ پر عذاب کری اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سی توبہ کر سی اللہ تعالیٰ کی عہدہ
کی موافق البتہ بخشا جاویگا اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ میں گرفتار رہیں گی اور مسلمان
گنہگار اگر دوزخ میں ڈالی جاویں گی آخر تہوڑی یا بہت دنوں میں البتہ دوزخ سے مخلصی
پاکر بہشت میں داخل ہونگی اور ہمیشہ وہیں رہینگے اور مسلمان بڑی گناہوں سے کافر
نہیں ہوتا اور ایمان سے نکل نہیں جاتا اور دوزخ کی ہر قسم کی عذاب جنکی حسبہ
پیغمبر صاحب فی دی ہی اور قرآن میں موجود ہی جیسی سانپ اور بچہ اور بچہ
اور طرق اور بیڑی اور دکتی آگ اور گرم پانی اور کٹیلادخت اور سینہ کا دخت
اور کافر کی بدنکی پیپ اور دہون سچ ہی اور اس طرح پر بہشت کی نعمتیں کہانی
پیشی کی اور حور و قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہی اور سب سی بڑی نعمت
اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی کہ مومنوں کو بہشت میں بی پردہ اور بی جہت اور میمال
میسر آویگا اور ایمان کہتی ہن سچ جانی کو دلسی اور مان لینی کو اور زبان سی اقرار
کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کہی ضرورت کی وقت حساب میں نہیں آتا اور جانی
کہ پیغمبر خدا کی اصحاب سب نیک اور عادل تہی اگر کسی سی کہی کوئی قصور ہو تو
پھر وہ توبہ کر کی پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتیں اور بہت سی حدیثیں انکی تعریف
میں گواہی دیتی ہن جنکی تعریف اللہ فی اور اللہ کی رسول فی کی ہی اور پھر جو کوئی
اونسی عداوت اور بغض رکھی وہ اپنا حال قیامت میں خدا کی رو پر دیکھ لیگا

بعضی بچہ کی طرح
بعضی ہوا کی طرح
بعضی چالاک گھوڑی کی طرح
بعضی آہستہ آہستہ پار

اور یہ بھی قرآن شریف میں ثابت ہے کہ وہی آپس میں محبت اور مروت رکھتی تھیں اور کافروں
 کی حق میں سخت تھی سو جو کوئی انکو آپس میں مخالف اور بے الفت سمجھی وہ قرآن کا
 منکر ہوا اور جو کوئی انہی نہ اوت اور بعض رکھی گا انکو کافر جانے لے جیسی اللہ تعالیٰ نے
 انکی تعریف کری ہی قرآن میں یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہی ایسی تعریف
 سی جو کوئی منکر ہوا جو کوئی انکو بد دین جانی وہ قرآن کی حکم سی کا فریاد ہی امانت
 دار ہیں وحی کی اور نگہبان ہیں دین کی اور قوی کرنے والی ہیں اسلام کی اور دور کرنے والی
 ہیں کفر کے جو کوئی انہی منکر ہوا یعنی صحابہ کی تعریف سی جیسی کہ اوپر اس کتاب میں بیان
 ہو چکا ہے وہ بیان یہ ہی قرآن مجید کی آیتیں اور بہت سی حدیثیں انکی تعریف میں
 گو اسی دینی میں پھر جو کوئی انکی تعریف سی منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کی احکام
 سی خارج ہوا اور صحابہ کی اجماع اور پکی دیلو سی ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور
 اصحابو سی افضل ہیں انکی بعد عمر رضی اللہ عنہ سب اصحابوں میں حضرت ابو بکر کو
 افضل جانے والی اور اسی بیعت کی پہر انکی اشارہ سی انکی پیچھی حضرت عمر کی خلافت پر سیکے
 فضیلت کی سبب اجماع کیا اور حضرت عمر کی بعد تین دن تک آپس میں صحابہ میں
 مشورت کر کے حضرت عثمان کو افضل جانکر خلیفہ کیا اور اسی بیعت کی اور بعد
 حضرت عثمان کی سب صحابہ پہا جبرین اور انصار میں جو مدینہ میں موجود تھے حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی ساتھ بیعت کی اور جیسی علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سی جہانگیر
 کیا اور منی خطا کی مگر بدگمانی اصحابو سی نہ کہا چاہی اور انکی آپس کی ناموافقیت پر
 خیال بد نہ لیجایا چاہی اور انہیں سی ایک کی ہاتھ محبت اور اعتقاد سی پیش آیا
 چاہی اور اسی طرح کئی اصحاب جو اصحاب کبار کی سوا قطعی ہشتی ہیں انکو نیک
 جانی چنانچہ عبدالرحمن وطلحہ و زبیر و جعفر و سعید و جعفر و حضرت حسن
 اور انکی ماں بی بی فاطمہ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین

اور جتنی بیسیان اور بیٹیان حضرت کی تہین سب کو بہتر اور افضل و دوسروں سے
 یقین کری اور انکی محبت دسی رکھی اور اوسنی اور انکی اولاد کی ساتھ بقسطیم
 و توقیر پیش آوی اور ایسی عمل کرنی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور
 تابعداری سے علاقہ رکھتی ہیں پہر جو کو پہلے بر خلاف اوسکی کر گیا اوسنی
 گویا حضرت سی عداوت کے اہل حق کی پیہ عقائد ہیں جو بیان ہیں
 آئی خشوع بمعنی عجز و فروتنی از غیاث اللغات خشیت بمعنی ترسیدن
 و ترسیدن از غیاث اللغات تکوین بمعنی پیدا کردن از منتخب
 تصویر بمعنی مانند و شبیه و مثال از منتخب صورت بمعنی
 پیدا کردن از منتخب نقل بالغتہ از جامی بجائے بردن از منتخب
 چہمیسو ان مقصد توبہ کی بیان میں لکھا جاتا ہے تنبیہ لغت افین سے
 جانا چاہی کہ جس طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہی اس طرح گناہ کی بیماری کا علاج
 توبہ ہی جس طرح بدن اور بیماریوں سے ناقص ہوتا ہی اس طرح ایمان گناہوں کی
 بیماری سے ضعیف اور ناقص ہوتا ہی مؤمن کو چاہی کہ جب یہ بیماری لگ جاوی
 فی الفور اوسکو توبہ سے کہو وی اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی جو تہی سیارہ میں اتمنا
 التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّوءَ مِجَالًا ثُمَّ يَقُولُونَ مِنَ قَوْلِهِمْ تَرْجُمُهُ
 یعنی توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہی واسطی اونکی جو کرتی ہیں بُری کام نادانی سے پہر
 پہر آتی ہیں تھوڑی دیر میں یعنی اللہ تعالیٰ اپنی وعدہ کی موافق مسلمانوں کے
 بُری عمل سے جو نادانی سے کرتی ہیں اور پہر معافیہ چاہتی ہیں قبل موت کی
 تو معاف فرماتا ہی اور اوسکی گناہوں سے درگزر کرتا ہی سو مؤمن کو چاہی کہ
 ہر دم کو اپنی دم واپسین سمجھ کر جلد یہ کام کری ہرگز دیر نہ لگاوی اور غافل نہ رہی
 اور جو مسلمان ہی وہ بڑا کام نادانی ہی سے کرتا ہی یعنی نفس اور شیطان کے

و سواسی نہ شک اور انکار اور عداوت سی جیسا منافق اور کفار کرتی ہیں تو خواہ
 حقیقی ہی ہو اسکی بڑی عمل کو جب ہی وہ دسی رجوع لایا نام دم ہوا فوراً اگر ہزاروں
 طرح کی اوستی بڑائی کی جو معاف فرماتا ہی کیونکہ اوس دربار میں اخلاص سی
 گردانا اور اپنی بڑی کاموں پر افسوس کہانا اور ان کا مونس باز آنا خواہندگی
 و دوسری بہت پسند ہی اور شایع فی ہر گناہ سی پاک ہونی کی واسطی علیحدہ علائق
 مقرر کیا ہی مثلاً اگر کوئی جیوت قسم کہاوی تو اسکو چاہی کہ کفارہ قسم کا نواق حکم
 شایع کی بجلاوی اگر اسکی بدلی کوئی ہزار رکعت نماز پڑھی یا سیدہ سناوی قسم کا
 کفارہ ادا ہو گا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ گناہ ہی و لگو سیاہ کرتا ہی کیونکہ صغیرہ
 اصرار سی کبیرہ ہوتا ہی سو جو کوئی ایمان کا نور کہتا ہی وہ خوب جانی ہی کہ جو گناہ کرنی
 یا دیکھنی یا سنی یا خیال کرتی کا اس سی ضار ہوتا ہی اسین اوسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہی
 اور اللہ کی دشمن سی اور اسکی بری مکانسی نزدیک کی کا سبب ٹہیر جاتا ہی اور دشمن
 اوسکا شیطان ہی اور ہر مکان و ونج اور واسطہ دور چکا ہوتا ہی اوسکی دوست سی
 اور اوسکی رضا مندی کی مکان سی دوست اوسکا پیغمبر علیہ السلام اور رضا مندی کا
 مکان بہشت اور جانو کہ تو کہتی ہین اسکو کہ باز آوی آئندہ کی گناہوں سی اور اس سی
 چھوٹنی کی تدبیر کری او پشیمانی کہنی گزری گناہوں پر اور علامت اوسکی ہمیشہ غصہ
 اور اندوہ مین کا تھا اور اپنی احوال پر گریہ و زاری کرتی رہتا ای بہائیو اگر تہا
 لڑکا بیمار ہو اور ایک کا فر طبیب تمسی کہی کہ یہ بیماری بہت سخت ہی اندیشہ ہلاک
 ہو چکا ہی تو کس قدر تہاری جان مین بقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و وحوش
 نگو حرام ہو جائیگی پھر معلوم ہی کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہی فرزند سی اور اللہ
 در رسول زیادہ سچی ہین طبیب کا فرسی اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہی فرزند
 کی موت سی اور اللہ تعالیٰ کا غضب نافرمانی کی سبب زیادہ ہی موت کی دوسرے

بیماری کی باعث سوان باتونکو جو لحاظ نگیری اور گناہوں سے باز نہ آوی تو یقین جانو کہ اسکی
 ایمان ہی گناہ کی بیماری بخت نہیں پائی جتنا گناہوں کی آگ بھڑکی گی اتنا ہی اثر اوسکا
 ایمان کی جلانی میں زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہی ایک حق اللہ تعالیٰ کا جیسا سزا
 نہ پڑھنی زکوٰۃ ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہی اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد
 جیسا کسی کا مال چوری لینا یا غصب سے لینا غصب کہتی ہیں ظاہر میں لینا بغیر حق کی یا کسی
 پر ظلم کرنا دیکھ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہوں سے بدون ادائیگی اس مال کی یا بدلا دی یا بغیر
 راضی کسی مدعی کی مخلصی نہیں طریق توبہ کا کیسی ہی سعادت میں یوں لکھا ہی کہ اس میں آٹھ
 کام کرنا چاہی چار دلسی علاقہ رکھتی ہیں توبہ کرنا دلکی مضبوطی سے آئندہ کو ہرگز اوس کام
 کا قصد نہ کرنا اوسکی باز پرس سے ڈرتی رہنا اللہ تعالیٰ کی جناب سے معافی کی امید رکھنی چار کام
 جسم سے علاقہ رکھتی ہیں پہلی وضو کر کے دو رکعت نماز متوجہ ہو کر ادا کرنی پھر ستر مرتبہ استغفار
 کرنی پھر سو دفعہ سبحان اللہ العظیم و مجدہ پڑھنی اور اپنی مقدور کی موافق کچھ صدقہ دینا
 اور ایک روز روزہ رکھنا اسی کتاب میں لکھا ہی کہ گناہوں پر ہٹ رکھنی اور توبہ نہ کرنی کی
 کئی سبب ہیں پہلا یہ سبب ہی کہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتی یا اس مقدمہ میں شک
 رکھتی ہیں دوسرا سبب شہوت اونپر ایسی غالب ہی کہ اوسکو چھوڑ نہیں سکتی اور اوسکی
 لذت میں ایسی مصروف ہو رہی ہیں کہ عاقبت کا ڈر دلسی جاتا رہا اکثر آدمی ایسے
 شہوت کی پھند میں پڑی ہیں اور شہوت کی معنی خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح
 پر ہوتی ہی پیٹ کی فرج کی دولت کی مکانی لباس کی تیسرا سبب آخرت کی معاملی کو
 وعدہ پر اور دنیا کی لذت کو نقد سر دست سمجھتی ہیں اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی
 ہی چوتھا سبب جو مؤمن ہی قصد توبہ کا رکھتا ہی مگر توقف میں پڑ ہی ہر روز یہی کہتا ہی
 کہ آج یہ کام کروں تو کل توبہ ضرور کروں گا یا پھر ان سبب سمجھتا ہی واجب نہیں کہ گناہ جہنم
 میں پہنچا دی شاید معاف ہو جاوی سو لوگ بعض ایک سبب کی باعث بعض زیادہ سست ہو

توبہ نہیں کرتی عاقبت کو اپنی نہیں ستوار فی اب یہاں سے حدیثیں جو اس باب کی ہیں
 شروع ہوئیں عن ابی بکر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما أصغر موت من شغل وإن غاد في اليوم سبعين مرة رواه الدرر المنثور
 وأبو داود کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نہیں
 کیا اوستی جنسی استغفار کیا اللہ کی پاس اگر تیرہ ہزار بار کی گناہ کی طرف ایک دن میں
 مرتبہ یعنی جب آدمی فی دلتی رجوع ہو کر اخصا من کی ساتھ غسلو ناٹھا اللہ سے توبہ گناہ
 پر بہت کرنے سے پہلے اگرچہ دن میں شتر و مائے جال سچائی تھی او سپر گزری کہ وہ توبہ
 اگر صدق نیت تھی اور پیر نفس کی شامت سے گناہ میں جا پڑی اور اگر عفو نہ ملے
 توبہ پر قائم رہا اور بہت کرتی تھی یعنی اسپر قائم رہی سی یا ہمیشہ کرتی سی چہوٹا گناہ
 بھی بڑا ہو جاتا ہی بد نیت بڑا ہی دلوں سیاہ کرتا ہی اور جس کا دل سیاہ ہوا وہ نافرمانی کی حد
 پہنچا فرمایا علیہ السلام فی کہ مؤمن حبس وقت گناہ کرتا ہی پیدا ہو جاتا ہی اسکی دلیں ایک
 نقطہ سیاہ اگر توبہ کی اسنی اور غسلو ناٹھا تو مٹ جاتا ہی اور اگر زیادہ کری یعنی گناہ
 توبہ زیادہ ہوتا ہی یہاں تک کہ گہرے سیاہی او سکی دلوں میں وہ ہی مورچا ہی جت کا ذکر
 فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فی کلا بل تران علی قلوبہم ما کانوا یفکرون یون بہتین بلکہ رنگ
 لگا ہی لوگی دلونیر اوں چیز و سنی کہ وہی لاتی تھی روایت کی احمد اور ترمذی نے کہ فرمایا
 علیہ السلام فی کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ اپنی بندہ ہی غرض کی وقت تک یعنی جب روح
 خلق میں پہنچی ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرقی دم تک کفر اور معصیت سے توبہ قبول
 ہوتی ہی لیکن بعضی علما کہتے ہیں کہ توبہ معصیت سے او وقت قبول ہی مگر کفر سے قبول
 نہیں اور یہی مفتی تہی اور فسد یا علیہ السلام فی کہ کہاں شیطان نے کہ قسم ہی چھو
 اسی پروردگار میری تیری عزت کی کہ ہمیشہ گراہ کر دیکھا میں تیری بند و کجوب تک
 الکی ضم میں جان ہی فرمایا اس تو اب رحیم فی او سکی جواب میں اپنی فضل و کرم سے

قسم ہی مجھ کو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہو نگاہ میں جب کوئی معافی چاہی
 مجھسی روایت کی ترمذی فی اور فرمایا رسول علیہ السلام فی کہ تھا ایک شخص نبی اسرائیل
 میں کہ قتل کیا اوسنی بیٹا نوئی او میونکو پیر آیا ایک راہب کی پاس پوچھنی کو کہ کیا اسکی
 توبہ قبول ہوگی یا نہیں پھر پوچھا جواب دیا راہب فی کہ نہیں پھر قتل کیا اوسنی اسکے بھائی اور
 منتظر کھڑا رہا کہ اور کسی سی پوچھی کہا ایک شخص فی کہ فلا فی گانونین ایسا ایک آدمی ہی
 کہ تیری شکل آسان کر دی پس مر گیا وہ شخص اوس حال میں کہ بڑا پاتا تھا اپنی جہاتی کو
 اسکی طرف جھکڑا پڑا اوس مقدمہ میں رحمت کی فرشتوں اور عذاب کی فرشتوں کی درمیان
 یعنی رحمت کی فرشتی کہتی تھی کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اوسنی قصد کیا تھا اس گانونی
 طرف اور عذاب کی فرشتی کہتی تھی کہ وہ مغبوب ہوا کیونکہ بی توبہ ہوا بعدہ حکم کیا
 اللہ تعالیٰ فی اس گانون کو جسکی طرف وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہو جائیت سی اور
 حکم کیا اوس گانون کو جسین اوسنی قتل کیا تھا کہ تودور ہو جا اوس سی پھر فرمایا اوس
 تو اب رحیم فی فرشتوں کو کہ پیائش کرو دونوں گانون کی مسافت کو مردی کی پاس
 سی پایا فرشتوں فی اوس گانون کو جسین وہ جایا چاہتا تھا ایک بانست دوسری گانون
 سی نزدیک پھر خشید یا اللہ تعالیٰ فی اوسکی سب گناہوں کو اس حدیث سی کمال وسعت
 اوسکی رحمت اور بخشش کی ہندون کی حال پر پائی گئی کہ اس شخص کو ایسی گناہوں کے
 ساتھ صرف توبہ کی نیت کی سب معاف فرمایا **متا لیسوان مقصد یہ کہ قرآن**
شریف پڑھنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑھنے کی پہول جانیکا کتنا عذاب ہی اعوذ اور بسم اللہ
شریف کا حال یعنی انکی پڑھنی کی فضیلت اور فضائل القرآن اور آداب تلاوت اور شاہ عبدالغیر
صاحب محدث دہلوی فی جو اپنی تفسیر فتح الغرین میں اس آیت کی تفسیر لکھی ہی وہ
آیت یہ ہی وَرَأَى الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا اور اس آیت کی تفسیر بھی یہاں لکھی جاتی ہی قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى وَرَأَى الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا اور کہول کر یہ ہو قرآن کی لغظون کو صاف یعنی تعجب کے

نماز میں کبڑی ہو کر اور ترتیل لغت میں واضح اور صاف پڑھنی کو کہتی ہیں اور شروع تشریف
 میں کئی چیزوں کی رعایت کرنا کہتی ہیں قرآن شریف کی پڑھنی میں تاکہ خوب ترتیل
 حاصل ہو وہی پہلی حرفوں کو منہج نکالنا یعنی اپنی مخارج سے نکالنا تاکہ طراکی جگہ پر آوے اور
 کی جگہ پر طراکی دوسری وقوف کی جگہ پر اچھی طرح سے ٹھہرنا تاکہ وصل اور قطع کلام میں
 بی موقع نہونی پادنی اور کلام کی صورت متبدل نہو جاوے تیسری حرکتوں میں شہاد
 کرنا یعنی زیر زبر پیش کو پسین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسری سنی لفظی اور شتہ ہوئی نیاوے
 چوتھی آواز کو تھوڑا بلند کرنا تاکہ قرآن شریف کی الفاظ زبان سے کان تک پہنچیں اور
 دہائی دلپہ اور دلین کوئی کیفیت پیدا کریں جیسی ذوق اور شوق اور خوف اور ہمت
 اسواسطی کہ قرآن شریف کی پڑھنی سے یہی چیزیں مطلوب ہیں پانچویں اپنی آواز کو اچھا
 کرنا اسطور سے کہ اوس میں درمندی پائی جاوے تاکہ دلپہ جلدی تاثیر کری اور مطلب
 حاصل ہو وہی اسواسطی کہ جو مضمون خوش آواز پس دل تک پہنچتا ہی تو اوس سے
 روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی بھی اوسکو جلد جذب کر لیتی ہیں اور اس سبب سے
 روح پر اوسکی تاثیر بھی ہوتی ہی اسبب اسطی اطباء نے کہا کہ کسی دوائی کی کیفیت دلو
 پہنچانا منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو میں ملا کی دیا جاوے اسواسطی کہ دل خوشبو کا
 جذاب ہی یعنی کہنچنی والا تو اس خوشبو کی ساتھ اس دوا کو بھی جلدی کنج لیگا اور اسطرح
 جس دوا کی کیفیت جگر یعنی کلیجی کو پہنچانا منظور ہو تو اسکو مٹھائی میں ملا کی دینا چاہیے
 اسواسطی کہ جگر مٹھائی کا عاشق ہی تو وہ بھی اسکو کنج لیگا جیسی تشدید اور بد کا صمگہ
 پر ہین وہاں لحاظ رکھنا اسواسطی کہ شداوہ کی رعایت کی سبب سے کلام الہی میں عظمت
 اور بزرگی نمودار ہوتی ہی اور تاثیر میں بھی بدد کرتا ہی ساتویں اگر قرآن شریف میں
 کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہاں تھوڑا ٹھہر جاوے اور حق تعالیٰ سے پناہ طلب کرے
 اور اگر کوئی مضمون بہتر یعنی مقصد اور مطلب کا سنی تو وہاں بھی ٹھہری اور اس سے خبر کرے

حق تعالیٰ کی درگاہ سی اینی و اسی طلب کرتی اور از قرآن شریف میں کوئی دعا یا کوئی ذکر
 پڑھنی کیواسطیٰ حکم ہو تو وہاں ہی تہوڑا ٹہیری اور کم سی کم اس دعا کا ذکر کو ایک مرتبہ
 تو پڑھ لی جیسی قل تترت تر فی علما یعنی ای رب زیادہ کر مجھ کو علم یہ سب سات چیزیں ہوں
 جنکی ترتیل میں رعایت کرنا ضروری ہی اور یہ سب ایک چیز کیواسطیٰ ہیں اور وہی چیز
 بالذات مقصود ہی وہ تدبر اور قسم سی یعنی غور کرنا اور بوجہ قرآن کی مطلب کا اور یہ بات
 بدون ان ساتوں چیزوں کی حاصل نہیں ہوتی ہی نہ پڑھنی والیکو نہ سنی والیکو بلکہ دون
 ان ساتوں چیزوں کی رعایت کی قرآن کی قرات شعر خوانی کیطرح بیفائدہ ہو جاتی ہی
 اور کچھ اوس سی حاصل نہیں ہوتا اسیواسطیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود اور دوسری صحابہ
 رضی اللہ عنہم فرمایا ہی کہ لا تشرؤہ نثر اللہ قل ولا تھذوہ لکذل الشیخ یقول عند عباہ
 وحرکاتہ القلوب ولا یکن ہم احکم آخر الشوق ترجمہ یعنی مت بکھیر و قرآن کے
 لفظوں کو جیسی روئی اور ناقص خرمن کو بکھیرتی ہو اور نہ لپیٹو قرآن کو جیسی شعر کو
 لپیٹتی ہو یعنی قرآن کو جلدی مت پڑھو شعر و نکی پڑھنی کی طرح بلکہ ٹہیر و قرآن کی عجائبات پر
 اور اپنی دلون کو ہلاؤ اسی قرآن پر اور اس بات کی فکر مت کرو کہ یہ سورت کب تمام ہوگی
 تاکہ جلدی ہم پڑھ چکیں اور فراغت پاویں اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی
 لوگوں فی بوجہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑھتی تھی وہوں
 فی کہا کہ سب حرکتوں کو پڑھتی تھی یعنی زیر و بر پیش کو پورا نکالتی تھی اور انس ابن مالک
 رضی اللہ عنہ فی بھی آپ کی آواز کی درازگی قرآن شریف کی پڑھنی میں نقل کی ہے اور
 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت آئی ہی کہ ایک رات کو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تہجد کی نماز میں ایک آیت کو یہاں تک پڑھا کہ فجر ہو گئی اور وہ آیت
 یہی کہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
 یعنی اگر عذاب کرے گا تو وہ پیر تو وہی مہربان ہی ہیں اور اگر بخشے گا تو انکو تو بیشک تو ہی ہی

غالب حکمت والا اس واسطے کہا ہی کہ کم سی کم قرآن کی تلاوت میں تدبیر کا مرتبہ یہ ہی کہ
 ہر خطاب اور ہر قسم میں یعنی تین مخاطب جانی اور اعلیٰ مرتبہ تدبیر کا یہ ہی کہ مشکوک اور کسی
 صفات اور افعال کو اس کلام میں مشابہہ کرنی اور تدبیر کا متوسط مرتبہ یہ ہی کہ اس کلام کو
 حضرت حق جل شانہ سے بلا واسطہ سنی اب اس جگہ پر جانا چاہی کہ سلوک الی اللہ کی صورت
 اپنی نزدیک طلب کر سیکو کہتی ہیں لیکن جو حق تعالیٰ جسمیت سی اور جسمیت کی لوازمات سی
 پاک ہی تو اس کی ضروری ان تین طریقوں میں سی ایک سی ہو سکتی ہی پہلا طریقہ تصور
 جس کو شمع کے عرف میں تفکر کہتی ہیں اور اہل سلوک کی اصطلاح میں اس کو مراقبہ
 کہتی ہیں اور نگرانی بھی بولتی ہیں اور دوسرا طریقہ ذکر ہی اور تیسرا طریقہ تلاوت کلام
 اللہ ہی اور چوتھا طریقہ حقیقت میں ذکر اور یاد قلبی ہی اس سی کہی ذکر کو بھی اسی
 طریق کی شامل کر دیتی ہیں اور طریقہ حاضر کرنی اللہ تعالیٰ کی کوچ ذہن کی منحصر دو زمین
 جانی ایک ذکر دوسری تلاوت اسی پر ذکر شامل ذکر لسانی اور ذکر قلبی کو ہی میں ذکر واسطہ
 کسی لفظ کی یا بواسطہ اوسن لفظ کی کہ دلالت کر نیوالا اور ذات باری تعالیٰ کے ہو
 سبب دہیان کرنی قوت نہ کہہ کا طرف باری تعالیٰ کی ہی اور جیکہ ذات باری تعالیٰ کی
 دہیان کی گئی ہوئی حاضر ہوئی ذہن میں اور جب اس طرح کی استحضار کا دوام حاصل
 ہوتا ہی تو ہم صحبتی اور ہم نشینی کا حکم پیدا کرتا ہی اور اس ذات پاک کی صفین شریعت
 کی صفوں پر غالب ہو جاتی ہیں اور اس خالق کی فعل بندہ کی مخلوق پر حاکم
 ہو جاتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِبْدِي يُتَقَرَّبُ إِلَيَّ
 بِالْبُحْلِ حَتَّىٰ أَحْبِبُّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ مِنِّي وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُنِي
 وَيدعو اليّ بطيرته بها ويرجئها اليّ بمشيئها يعني حق تعالیٰ قربتائے کہ ہر شے اپنے
 میرا نزدیک چاہا کرتا ہی میری طرف مخلوق سی یعنی انھیں غیب ذاتوں کی واسطے سی پہلے
 کہ چاہی لگتا ہو زمین اس کو پہر جب یعنی چاہا اس کو تو ہو جاتا ہوں میں کان رکھا جس سے

وہ سنتا ہی اور انکہ اسکی جس سی وہ دیکھتا ہی اور ماتہ اسکا جس سی وہ پکڑتا ہی اور
 پاؤں اسکا جس سی وہ چلتا ہی یعنی جب بندہ کثرت عبادت سی حق تعالیٰ کا مقبول ہوا تو
 اسکی سب اعضا کا حق تعالیٰ خود محافظ ہو جاتا ہی اور اسکی ماتہ پاؤں کان انکہ سب
 خدا کی مرضی کی تابع ہوتا ہی ہن اسکی ہر مرضی نیکہ دیکھی نیکہ سنی سو یہ مرتبہ نفل عبادت کے
 کثرت سی ہوتا ہی اسواسطی کہ فرض کی اوقات مقرر ہن اسین کثرت ممکن نہیں ہی فقط
 لیکن یہ تقرب کا طریقہ خاص اس ذات پاک کا ہی اگر کوئی چاہی کہ اس طریقہ سی کیے
 مخلوقات سی تقرب پیدا کری سو یہ ممکن اور مجاز نہیں ہی یہ جو لکھا ہی کہ ممکن اور مجاز نہیں
 ہی یعنی ہونیوالی یہ راہ نہیں جیسی کہ مخلوق نفل پڑھ کی خدا سی تقرب پیدا کرتی ہی اسطرح
 مخلوق نفل پڑھ کی مخلوق سی تقرب نہیں حاصل کر سکتی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ اس قسم کی
 تقرب مین دو چیز کا پایا جانا متقرب الیہ مین ضروری ہی یعنی جسکی نزدیکی اسکو منظور ہی
 اسین دو چیز کا ہونا ضروری ایک تو یہ کہ اسکا علم محیط ہو ذرا دیکھی قلبی اور لسانی
 اذکار کو اگرچہ ذکر مختلف مکانات مین اور زمانوں مین پای جاوین یعنی ایک مشرق مین ہو
 اور دوسرا مغرب مین اور ایک صبح کو یاد کری اور دوسرا شام کو اور اسطرح مدرکہ اور
 زبان مین مختلف ہون سو یہ اسکی علم کا محیط ہونا اسواسطی شرط ہی تاکہ ہر ذرا کی قلبی اور
 لسانی ذکر کو دریافت کری دو میری چیز یہ ہی کہ ذاکر کی مدرکہ مین درائی کی اور اسکو
 پرکرنیکی اور اسکی صفت کا حکم پیدا کرنیکی قدرت رکھتا ہو جسکو شرع کی عرف و لغو اور
 تدبیر اور نزول اور قرب کہتی مین سو یہ دونوں صفتیں اس ذات پاک کا خاصہ
 ہن کسی مخلوق مین یہ بات یا بی نہیں جاتی ہاں بعضی کافر اپنی معبودوں کی حق مین
 پہلی صفت ثابت کرتی ہن اور اہل اسلام کی فرقہ سی بھی بعضی پیر پرست اپنی پیروں
 کی حق مین ہی ایسا ہی اعتقاد رکھتی ہن اور اسنی اعتقاد کی سبب سی احتیاج کیوقت
 مین انکو یکاری ہی اور اونیسی مدد چاہتی ہن لیکن یہ بات ہرگز روا نہیں ہی بلکہ حقیقت

یہی کہ وی لوگ بڑی دھوکے میں پھنسی ہیں اور بڑی شبہ میں گرفتار ہیں مگر یہ تمام
 اس شبہ کی بیان کا مینہیں سوا نہیں دو چیزوں سے سلوک کا کارخانہ تمام ہوتا ہے واللہ
 بزرگ ممکن تھا کہ بندہ رب سے نزدیک ہو اور انہیں دو چیزوں کی طرف اشارہ ہی اس
 حدیث صحیح میں جسکو محدثین کتاب سلوک اور تقرب الی اللہ کی اول میں لاتی ہیں اور
 وہ حدیث شریف یہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کی طرف سے حکایت
 کیطور پر بیان فرمایا ہے کہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَكَأَنَّمَا عَذَابُكَ لِي بِعَيْنِي آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں اپنی بندگی کی گمان اور فکر
 کی قریب ہوں پہر جیسا گمان میری ساتھ رکھی اور میں اپنی بندگی کی ساتھ ہوتا ہوں جب
 مجکو یاد کرتا ہے اور دوسری صحیح حدیث یہی ہے جو محدثوں کی کتاب سلوک کی پہر
 وفتی سے سونے سے ہے کہ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِدَّةً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا
 تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا وَمَنْ أَتَانِي بِعَشِيٍّ أَتَيْتُهُ هَرَقْلَةً یعنی جو نزدیک کی چاہتا ہے مجھ سے ایک
 باشت نزدیک ہو جاتا ہوں میں اس کی طرف ایک باتہ اور جو نزدیک کی چاہتا ہے مجھ سے ایک
 باتہ تو نزدیک ہو جاتا ہوں میں اس کی طرف ایک باغ اور باغ کہتی ہیں دو وزن باتہ
 کی لہائی کو جسکو یہاں بام کہتی ہیں اور اگر آتا ہے میری طرف چلتی ہو تو میں آتا ہوں
 اس کی طرف گھٹنوں سے دوڑتی ہو یہ مثال ہے آدمیوں کی سمجھانیکو والا حق تعالیٰ
 باتہ پاؤں گھٹنوں سے پاک ہی پس یہ حق تعالیٰ کی ذات پاک کا خاصہ ہے کہ اپنی پاکیزگی
 کی طرف خود نزدیک فرماتا ہے اور اس کی نزدیک ہوتا ہے اور اس کی بندہ کہ کو بزرگ تاس
 اور اس کی باطنی لطیفوں پر غالب ہوتا ہے اور ساتھ اس قدرتی واقعی حقیقی کی حکم
 روح کا روح آدمی کی کڑی ہی اور جو نسبت کہ روح کو ساتھ بدن کی ہی وہی نسبت اس
 قدرتی کو ساتھ روح آدمی کی حاصل ہوتی ہے اور جتنی مخلوق میں اگرچہ روحانیات ہوں
 اول تو علم محیط نہیں رکھتی ہیں تاکہ ہر ذرا کی ذکر پر مطلع اور خبردار ہوں دوسری ذکر کی

روح پر استیلائی نہیں کر سکتی ہیں یعنی ہمیشہ اس پر غالب اور اسکی حال سی ولف نہیں ہو سکتی
 اسواسطی کہ یَسْتَعْلَمُ شَأْنَهُ عَنْ شَأْنٍ سبب مخلوقات کی نشان دہی یعنی یہ مخلوقات کا خاصہ ہی
 کہ جب ایک طرف توجہ ہوتی تو دوسری طرف توجہ نہیں ہو سکتی لَیْسَ لَهُمْ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ
 حق تعالیٰ کا خاصہ ہی یعنی اس ذات پاک کا ایک طرف توجہ ہونا دوسری طرف کی توجہ
 کو مانع نہیں ہی سو کلام الہی کی تلاوت اسواسطی اسکی قرب اور نزدیکی کا سبب پڑتی ہی کہ
 اس کلام کی لفظین اسکی معانی پر دلالت کرتی ہیں اور وی معانی حق تعالیٰ کی علم میں
 ایکدہت دراز تک کلام نفسی کی خلعت پہن کی ایک صفت اسکی ذاتیہ صفات ہی بن کی
 رہی ہیں سو وی لفظین ایک صفت کو حق تعالیٰ کی صفات ذاتیہ ہی تلاوت کرنیوالے کے
 مدد کہ کی قریب کر دیتی ہیں اور اس آئینہ نش اور اتحاد کی سبب ہی وہ صفت ذاتیہ
 ایک طرح سی پڑہنی والی کی صفت ہو جاتی ہی اسواسطی کہ وی معانی باتر تیب اس
 پڑہنی والی کی مدد کہ میں قائم ہوتی ہیں چنانچہ اس کلام الہی کی لفظین ہی اسطرح سی
 پڑہنی والی کی لفظین ہو جاتی ہیں اور اس قسم کا تقرب کہ حق تعالیٰ کی ذات
 پاک کی ساتھ مخصوص نہیں ہی بلکہ ہر شخص کے کلام میں یہ بات پائی جاتی ہی یعنی جسکے
 کلام کو ہر وقت پڑا کرو اور اسکی معنوں کا خیال ہر وقت ذہن میں موجود رہی وہ بھی
 اسی قسم کی تقرب کا سبب پڑہتا ہی اور اس مستحکم کی بعضی آثار اس پڑہنی والی میں
 پائی جانی لگتی ہیں جس طرح شبنوی مولانا روم کی اور دوسری لغو ظات نظم اور نثر
 اولیاء اللہ کی بلکہ عوام اور فاسقون کی اشعار میں بھی زیادہ تکرار سی بھی بات
 پائی جاتی ہی یعنی وہی مضمون اسکی دلیر چہا جا تا ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ اگر وہ
 کلام بہتر ہی تو اسکی ایجنائی کی تاثیر اور اگر برائی تو اسکی بُرائی کی تاثیر پڑہنی والی
 میں پائی جاتی ہی لیکن کلام الہی اور کلام مخلوق میں اتنا فرق ہی کہ کلام الہی کی نزولت
 اور تکرار میں اس کیفیت کی سوای اسکی ذات پاک کا دنو اور قرب ہی حاصل ہوتا ہی

اور دوسری مخلوق کی کلامیونین سیوا سی کیفیت کی جو کلام کی پردہ میں ظاہر ہوتی ہے
 اور اس پر مبنی والی کی طرقت نقل ہوتی ہی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اسکی وجہ یہی کہ حق تعالیٰ
 کا علم محیط ہی اور دُور و نزدیک اور قریب کی قدرت ہی وہ رکھتا ہی سو جو کچھ ذکر میں کے
 حقیقین وہ اپنی عنایت اور مہربانی فرماتا ہی تو تلاوت کر نیوالی کی حقیقین بطریق اولیٰ عنایت
 اور مہربانی فرماویگا اسید اسطی کلام اللہ کی تریل کو اس سورت میں ذکر پر مقدم لانی ہیں اور
 یہ ہی جان لینا چاہی کہ قرآن شریف کی کوئی آیت حق تعالیٰ کی ذکر سی خالی نہیں ہے
 چنانچہ یہ بات غور اور فکر سی معلوم ہوتی ہی پس قرآن شریف کی تلاوت میں ذکر کا بھی
 فائدہ حاصل ہی اور پیر اور مرشد اور استاد کا بھی اسواطی کہ اہت کی صفت سی متصف
 ہونا اور جبلتین الہی کا تسک اور اعتماد کرنا تو سروسرست قرآن شریف کی تلاوت میں
 موجود ہی اتنا البتہ ہی کہ قرآن شریف کی لفظوں کو غور اور صرف اور معانی اور بیان
 اور بیع اور دوسری فنون کی آمیزش سی جو حقیقت کی طرف التفات کرنی سی مانع
 میں مجرور اور جدا کرنا بہت مشکل ہی بعد مدت کی یہ بات حاصل ہوتی ہی بخلاف ذکر کے
 لفظوں کی صورت فکر یہ کی ساتھ کہ وی ہقدر تجربہ کی محتاج نہیں ہیں اب اس بیان
 سی حضرت سلطان اشباح نظام الدین اولیاء قدس سرہ کی بات کا مطلب ظاہر ہو گیا
 یعنی لوگوں فی ایک دن انسی پوچھا کہ قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول رہنا بزرگ
 رکھتا ہی یا ذکر الہی میں مشغول رہنا آپ فی فرمایا کہ ذکر الہی مطلب کو جلد ہی پہنچتا ہی
 لیکن اسکو زوال کا خوف ہی اور کلام الہی کی تلاوت کر نیوالی کا مطلب دیر میں حاصل
 ہوتا ہی لیکن حصول کی بعد اسکو زوال کا خوف نہیں ہی انتہی کلامہ اور یہ جو عبارت
 مولانا شاہ عبد الغفر صاحب محدث دہلوی فی اپنی تفسیر فتح الغفر میں سورہ فرقان
 تفسیر میں بھی آیت کی و سُرَّتِلِ الْقُرْآنِ تُوْثِيْلًا کی لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی والی
 حق تعالیٰ مائتہ پانچون گھنٹوں ہی پاک ہی پس یہ حق تعالیٰ کی ذات پاک کا خاصہ ہی کہ اپنی

یاد کر نیوالی کی طرف خود نزول فرماتا ہے اور اوسکی نزدیک ہوتا ہے اور اوسکی ہر گم کو پر کرتا ہے
اور اوسکی لطیفی لطیفوں پر غالب ہوتا ہے اور ساتھ اس قدر قوی حقیقی کی حکم روح کا روح اوسکی کی کرتی
ہے اور جو نسبت کہ روح کو ساتھ بدن کی ہے وہی نسبت اس قدر قوی کو ساتھ روح اوسکی کے
حاصل ہوتی ہے اب شروع ہوتی تفسیر عزم تیسار لون کی سیارہ کی کہ اوسکی مصنف کا
نام شاہ مراد اللہ صاحب شہابی ہے اور عرف میں اس سیارہ کی تفسیر کو تفسیر مراد یہ کہتی
ہیں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے **مِفْتَاحُ الْقُرْآنِ التَّحْمِیْمَةُ** کونجی قرآن کی گہری تسمیہ ہے بسم اللہ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں فرمایا
اَجْلَالُ الْقُرْآنِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِفْتَاحُ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نرگی دینا قرآن کا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا ہے اور کونجی قرآن کی بسم اللہ ہی خدا ہی تعالیٰ
کا نام کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ فی اپنی محبوب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تعلیم کیا وَاَنْذَرْتَهُ
الْقُرْآنَ فَاَسْتَعِذَّ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ جسوقت قرات کری تو یا محمد پڑھی تو قرآن
پناہ مانگ اللہ کی اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم کی پناہ لی اپنی بچاؤ کی واسطی شیطان رجیم
مرو دسی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہ اسکی بچھی قرآن کو پڑھتا ہے اوس دشمن
بذوات کی شرارت پڑھی ہی قرآن پڑھنی کی وقت خطہ و سوسہ ڈالنی ہی بچاؤ ہو دی یہی حکم
سب امت کی لوگوں کو ہی جب قرآن مجید کو پڑھا چاہی پہلی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ کہہ لیوی تب قرآن مجید کو پڑھی اور یہ بات جو مقرر ہوئی ہی اول اَعُوْذُ پڑھ کر
شیطان سے پناہ مانگ لیوی تب بسم اللہ کہہ کر قرآن مجید کا پڑھنا شروع
کری اسبات میں یہ بہید ہی جسوقت بادشاہ سوار ہوتا ہے اپنی قلعہ سے باہر نکلا چاہتا
حکم ہوتا ہے اہتمام کر نیوالی اگی اگی اہتمام کرتی چلین کسی غیر نالائق بی ادب کو نزدیک
آنی نہ دیوین دور باش ادب ادب کرتی جاوین کوئی دشمن اگی سامنی نہ آتی پاوی
اور ستون کو حکم ہوتا ہے جو اگی اگی چہڑکا و آب پاشی کرتی ہوئی چلین گرد و غبار راہ میں

اور تفسیر

روح کی تفسیر

کونجی قرآن

بسم اللہ

وہی تعالیٰ

وہی تعالیٰ

اور جو

اس بات

اور جو

سب امت

اور جو

اور جو

اور جو

اور جو

ادب میں نہ پائی اور کوئی چار کر آواز کرتی نہ پائی یہ سب اہتمام با و ستا ہون کی آداب میں سے ہیں
 سنی قرآن مجید اللہ کا کلام ہے سب کلاموں کا بادشاہ ہی جسوقت پڑھتی ہیں آتما ہی پڑھتی ہیں والا
 پڑنا چاہتا ہی ایسی مثال ہی جیسی بادشاہ اپنی دولت خانی میں باہر نکلا چاہتا ہی ایسی وقت
 میں قرآن کی پڑھنی والی کا دشمن دعویٰ اور قرآن کا نام محرم خلل ڈالنے والا شیطان ہی
 اور شیطان کی ساتھی جو ہر طرح کی دلیں ظری و سوس ڈال کر قرآن کی سمجھنی ہی اور سنی
 غافل کر دیتی ہیں بی ادب سائنسی آتی ہیں اول اعدو پڑھنا فرمایا یہ اعدو کا پڑھنا قرآن کی
 پڑھنی سے پہلی اہتمام ہی نالائق نامحرم کو اس کلام کی حضور سی دور دور کرتا ہی وہ جو فرمایا
 اعدو کا پڑھنا قرآن کا احوال ہی یہی اہتمام کی معنی ہیں اہتمام کرنا نشان ہی بڑائی ہی
 بادشاہوں کی اور یہ بات ہی ایسی بڑی کلام پڑھنی میں ایسی بڑی بی ادب شیطان سے
 دشمن کو آگے سی دور کرنا موسیٰ خدای تعالیٰ کی پناہ مانگی نہیں ہو سکتا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور اس حکم میں اشارت ہی خبر دینا ہی سب نمونوں مسلمانوں کو جسوقت
 قرآن پڑھیں قرآن کی تلاوت کیا چاہیں یا قرآن کو سنیں یا قرآن کی تفسیر سنا چاہیں
 چاہی با وضو ہو کر بیٹھیں وضو شتاب نہوسکی تو تیمم کر لیوین ادب سی بیٹھیں ادب سی
 سنیں اچھی طرح کان رکھ کر دلی سین میں سمجھنی میں دلو حاضر رکھیں اور خطروں سے لگو
 نہ ڈالیں اور بات درمیان میں نہ کہیں زبان کو بند رکھیں اللہ تعالیٰ کی کلام کو اور اس
 کلام کی بیان کو ادب سی سنتی رہیں سمجھتی رہیں تب خواب کی امید وار ہووین دین اور
 دنیا کا فائدہ پاوین اور بی ادبی سی اس پاک کلام کو پڑھنا اور بی ادبی سی سنا
 و لگو حاضر نہ رکھنا درمیان میں سنتی ہو ی اور طرح کی بات کہتی پڑھنی میں اور سنی
 میں اپنی اور اور دن کی نخل ڈالنے سب شیطانی بات ہی شیطانی خلل ہی اللہ تعالیٰ
 کی پناہ مانگنا ضرور ہے اس شیطانی خلل سی ادبی ادبی کی پڑھنی سی اور بی ادبی کی کسی ہی اعدو کا پڑھنا
 باگلوں میں امان مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم کی میں الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ شیطان

مرد و دوسی وہ دیو جو رحمت سی دور پڑا ہی رائے کیا ہی اوسکی مکر فریب سی جو دلیں و سوسے
 حظری ڈالکر قرآن کی سمجھنی سی ادب سی غافل کر دیتا ہی غفلت میں ڈال دیتا ہی نواب
 محروم کیا چاہتا ہی وہی پاک پروردگار امان دینی والا ہی ایسی بلا سی بچا کر کہنی والا ہی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آغاز کرتا ہو نہیں ابتدا کرتا ہو نہ شروع کرتا ہو نہیں قرآن کا
 پڑھنا تفسیر کا لکھنا پاک نام خدا کا کہہ کر اللہ کی اسم کی برکت لیکر اس پاک نام کی لکھنی کے
 پیر ہی کی برکت لیکر اس پاک نام کی نور کی روشنی اپنی دلیں زبانیں حاصل کر کر اس
 نام کی قوت ماتہ میں قلم میں رکھ کر لکھتا ہو نہ ایسا خداوند ہی وہ پاک پروردگار اللہ
 ایسی صاحب کا نام ہی جو اوسکی رحمت عام خاص کو پہنچی ہی رحمن ہی مہربان ہے
 رحیم ہی بخشنی والا ہی بخشایش کرنی والا ہی حدیث میں آیا ہی حضرت ابن عباس رضی
 عنہما روایت کرتی ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی جب وقت معلوم ہوتا
 پڑے مانی والا کسی لڑکی کو پڑے مانی کی وقت کہتا ہی کہ پڑہ تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑہ
 لڑکا کہتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حق تعالیٰ فرماتا ہی فرشتوں سی ایک برات لکھو اس
 لڑکی کی واسطی اور اسکی اوستا دیکھو اسطی اور اسکی بابا پکیواسطی بی سب و خوشی آزاد
 ہووی انکو و خوشی کیہ کام نہ رہا ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی کہنی سی اتنی آدمی چھوٹ
 جاتی ہیں خلاصی کی چھٹی پاتی ہیں اور دوزخ کی داروغی سردار و رئیس فرشتی ہیں
 ہر ایک کی اور لاکھوں فرشتی عذاب کی تابع ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہ فرماتا ہی جو کوئی چاہی خلاص ہووی چھوٹی عذاب کی اونیس فرشتوں کی ماتہ سی
 جو دوزخ کی موکل ہیں نجات پائی چاہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہی دلکی خلاص سی
 پڑہی اس کلمہ کی اونیس حرف ہیں تب اون فرشتوں کی ماتہ سی چھوٹ جاوی اور
 روایت ہی پہلی جیر جو قلم فی لوح محفوظ کی اوپر لکھی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اور پہلی جیر جو آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ فی سکھلائی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی

اور حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم آسمان اور
 زمین کی لوگوں کی واسطی امان ہی اسکو پڑھ کر امان پاتی ہیں اور یہ جو ازکا گزرنیکا کلمہ ہے
 اسکو پڑھ کر اسکی پڑھنی کی برکت سی ہو میں بل جبریل کی ہوتی کتاب لاتی میں گند جاوینگی بارہو
 جاوینگی اور خدای تعالیٰ کی قبولیت کی مہربانی جس کام کی اوپر یہ کلمہ نہیں وہ کام مقبول
 نہیں اور جس بات میں جس کام میں پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی وہی بات وہی کام
 مقبول ہوتا ہی جابر بن عبد اللہ کہتی ہیں روایت کرتی ہیں جب بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت آدم علیہ السلام
 کی اوپر نازل ہوئی ابراہیم اعلیٰ تمام آسمان میں گہری تھی یی بادل سب آسمان سے دور ہو کر
 بشرق کی طرف جاتی رہی پلو میں سخت تند مخالف چلتی تھیں تھم گئیں بند ہو گئیں دریاؤ
 بند تھی جاری ہو گئی حیوان جانور سرکش تھی بی فرمان تھی آدم علیہ السلام کی طبع اور فرمانبردار
 ہو گئی اور حق تعالیٰ فی اپنی عزت کی اپنی بڑائی کی سو گند کہانی ہی فرمایا ہی جو کوئی خواجہ
 سیری نام کو جس یار کی اوپر پڑیگا میں اسکو تند رست کر دوں گا شفا بخشو گا اور جس خیر کے
 اوپر دلکی اخلاص سی پڑیگا اس خیر میں برکت بخشو گا اور جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اخلاص سی پڑیگا بہشت میں داخل ہو ویکجا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 روایت ہی اوہوں فی فرمایا ہی تمام کتابوں کی فائدی بہید جو اللہ کی طرف سے پیغمبر و کتب
 تھی اوکی اوپر نازل ہوئی تھی دی سب عالم سب فائدی قرآن مجید میں رکہ دی ہیں اور جو کہ تمام قرآن میں بہید
 ہیں فائدی ہیں دی سب فائدی بہید سورہ فاتحہ میں ہیں اور جو تمام فائدی بہید سورہ فاتحہ میں ہیں
 دی سب فائدی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہیں اور تمام عالم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بسم اللہ کی بی میں چھپی ہیں
 اور بعضی بزرگوں فی دین کی فرمایا ہی اللہ کی تین ہزار نام ہیں ہزار نام فرشتی جانتی ہیں اور سب اوہوں
 نام پیغمبروں کو معلوم ہیں اور بس اور باقی ہزار نام میں تین سو نام تو ریت میں ہیں
 اور تین سو انجیل میں ہیں اور تین سو زبور میں ہیں اور تین سو ایک کم سو قرآن مجید
 میں ہیں اور ایک نام ہی جو سلی خدای تعالیٰ کی کوئی نہیں جانتا پھر ان سب میں پڑھو

نام کی بہید ان تین نام میں چھپی ہوئی ہیں لی نام جو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہیں جو کوئی
 لی تین نام لیکر حق تعالیٰ کو یاد کری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی ایسا ہی جیسی وہی سب تین
 ہزار نام پڑھی جو کچھ اون سب تین ہزار نام کی پڑھنی میں تو اب ہی وہی تو اب بسم اللہ
 الرحمن الرحیم کی پڑھنی میں لکھا ہی اور یہ بات جو مقرر ہوئی ہی جب قرآن پڑھنی والا قرآن
 پڑھا چاہی یا قرآن کی کوئی سورت پڑھی اول اعوذ پڑھی پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اس بات
 کا ایک بہید یہ ہی اعوذ کا پڑھنا اہتمام ہی سب کلاموں کا بادشاہ اپنی مکان سی محل سی باہر
 کو نکلا چاہتا ہی بیگانہ نالائق اس اہتمام سی دور ہو جاوین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
 رحمت کی دریا کی قرآن مجید کی کنجی ہی اسکی پڑھنی کی سبب رحمت کا مینہ برستا ہی دلوں کی زمین
 کی اور رحمت کا چہرہ کا وہوتا ہی نفسانی شیطانی خطر و کما غبار بیٹھ جاتا ہی بری خیالوں
 کی گرد و ب جاتی ہی اللہ تعالیٰ کی قرب کی راہ صاف ہوتی ہی تب اس وقت اس حال میں لائق
 ہی جو خدای تعالیٰ کا کلام مومن مسلمان کی دلسی زبان کی اوپر آوی اور زبان سی باہر
 نکل کر اور مومنوں کی کانوں میں پہنچ کر یہ مومنوں کی دلوں میں داخل ہو جاوی اس نکلنے میں
 اور داخل ہونی میں اس کلام کی سبب بادشاہ ہونگی طرح ہزاروں فائدہ ای انعام حسان
 ہمیشہ کی تو اب پڑھنی والوں کو اور سنی والوں کو سمجھنی والوں کو ملتی ہیں اور فائدہ اس حکم
 میں یہ ہی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کلام کی بہید و نکاد و بار ہی حکمتوں کا ارشاد کا دولت خانہ ہی
 جو کوئی اس دربار میں داخل ہوتا ہی قرب کی دولت پاتا ہی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ہم کلام
 ہوتا ہی جو کوئی اس دربار میں داخل ہوا چاہی اور ایسی پڑھی دولت میں پہنچا چاہے
 اس کو ضرور ہی لازم ہی پہلی آگے پاک کری پاک صاف ہو وی اچھا لباس پہنی تب
 لائق ہو وی اس دربار میں پہنچنی کی اس واسطی قرآن میں فرمایا ہی کہ یٰمُؤْمِنُونَ
 ترجمہ نہ چھوئیں اس قرآن کی تین سوای پاک لوگوں کی اسی سبب حکم ہی جو اس پاک
 نصیف کو کوئی بغیر غسل نہ پڑھی بی وضو نہ چھوی اوہی معنی ہیں جو قرآن کی بہید و نکو

یہ سید دکنی قائد دن کو حکمتوں کو نہیں پاسکتا نہین لی سکتا کوئی سوای او دن لوگوں کی جو
 پاک ہیں کفری شرک سی نفاق ہی بی ایمانی سی بڑی خطر و ہنس سب ناپاکیاں چارخ کی
 دین پاک ناپاکی ظاہر کی ہی تن ہر کو کثیرنی کو نجاست لگتی ہی پاک صاف پانی کی دھوئی
 سی دھوئی جاتی ہی اور دوسری ناپاکی حکمی نجاست ہی غسل کی حاجت ہی نمازی ہو تا یہ
 ناپاکی شریعت کے حکم میں غسل سی وضو سی جاتی ہی مسلمان ظاہر میں پاک ہوتا ہی پہرہ زعفرانی
 تیسری ناپاکی شیطانی نجاست ہی شیطان نجس ہی ناپاک ہی اویکا دشمن ہی ہر طرح
 چاہتا ہی کہ آدمی ہمیشہ ناپاک رہی اور اللہ تعالیٰ کی دربار میں جانی کی لائق نہ ہوئی بری
 نالائق خطری دلوین ذلتا ہی دسوی کرتا ہی دلو ناپاک کرتا ہی نجس کرتا ہی سپرد و نسیان
 کی اوپر بری باتیں نالائق کلام کہلا کر زبان کو ناپاک کرتا ہی نہ زبان قرآن کی بڑبڑی کے
 لائق رہتی ہی نہ دل قرآن کی مہم کو بوجہنی کی یہ سید دکنی سمجھنی کے لائق رہتا ہی اس ناپاکی
 کی دور کرنی کیو اسطی حکم ہوا ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنی اسکی پڑھنی سے
 شیطانی نجاست زبانی دور ہو جاتی ہے زبان پاک ہو جاتی ہی اور اسکی معنی
 ہو جیکر دلسی شیطانی خطری نکل جاتی ہیں پڑھنی والی بڑے خطروں سی بیزار ہو کر
 دلی نجاست کو پہچانکر شیطان کو بڑا دشمن جانکر اوس سی ناخوش ہو کر شیطان کی شیطانی
 خطروں سی اس حالین چاہی دور بہاگین اس ناپاکی سی خدا ہی تعالیٰ کی پناہ مانگین اپنی
 دل ہی دلین فریاد کرین مدد چاہین اللہ تعالیٰ کی کرم فضل کی امان مانگین تب اس کے
 ناپاکی سی تمام پاک ہو جا دین اور اس بات میں اس حکم میں یہ اشارت ہی جو اللہ تعالیٰ
 کی محبت اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل نہین ہوتی تھیک نہین ہوتی جیتک و مانگی دشمن
 دشمن نہ رکھی جیتک ابوس دشمن سی بیزار نہو دی پہلی چاہی دشمن کو نفی کر لینی
 اپنی دلسی دور کر لینی تب دوستی میں ثابت ہو دی اس سید اسطی مسلمان کی کلہ میں
 پہلی لا الہ ہی اسکی بخشی الا اللہ ہی اول نفی ہی بخشی اثبات ہی پہر چوتھی ناپاکی نفسانی

او میکاشنیشہ اپنی مقصودون میں جو تن بدن کی آرام ہیں لذتی ہیں دنیا کی باتیں ہیں دنیا
 کام میں چلا جاتا ہی ایسی طرح کی باتوں میں دل لگا رہتا ہی خدای تعالیٰ کی بندگی ہی یاد ہی اللہ تعالیٰ کی
 کلام پڑھنی ہی سنتی ہی غافل رہتا ہی ہو لارہتا ہی کلام کی سمجھنی ہی رہا گتا ہی یہ ناپاکی سنو ہی
 اللہ تعالیٰ کی نام ہی برکت ہی نہیں جاتی اسو سطلی اعوذ کی بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا
 فرمایا جب کسی مومن مسلمان بی ایسی ظاہر بدنگی نجاست و ورکری غسل کیا وضو کرکے قرآن
 پڑھنی کا قصد کیا اعوذ پڑھی دشمن کی بات ہی چوٹنی کیو سطلی خدای تعالیٰ کی پناہ مانگی شیطان
 کی نجاست ہی پاکی چٹا ہی پیر اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفاتی پاک نام اپنی زبان کی اوپر جاری
 کی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ان مبارک اسموں کی برکت حاصل کر ہی بہر دل میں اس
 پاک پروردگار کی عام اور خاص مہربانیوں رحمتوں کی طرف نظر کر کر صدق ہی سچی دلی دلی
 اخلاص ہی حضور میں و بار میں جائیکہ قصد کیا اس حال میں سب طرح کی ناپاکیوں ہی پاک ہو گیا
 قرآن مجید کی پڑھنی کی لائق ہو گیا جب مومن اس پاک صاف ہونی کو بڑی بہت بڑی نعمت
 بوجہی اس نعمت کی اوپر اور دربار میں داخل ہونی کی نعمت کی اوپر زبان ہی دلی خوشنودی کے
 ساتھ شکر کی حمد کر ہی بندگی میں حاضر ہو وی اچھی راہ لیوی بڑی راہ ہی دور پہاگی اس طرح
 جلی تب قرب کی درجہ میں بڑی بڑی مرتبہ میں پہنچتا جا وی آسانی ہی اگی راہ پاتا جا وے
 استحضار معنی یاد و آشتن و حضور کسی خواستن از غنیات اللغات و تو معنی نزدیک شدن
 ملکی معنی سخت نزدیک شدن از منتخب او منتخب رشیدی میں روح کی یہ معنی لکھی ہیں رفیع
 بالفتح آسائش و تسیم و رحمت و بالقلم جان و قرآن و وحی و جبریل و عیسیٰ علیہم السلام و نبوت
 و حکم خداوند و ملکی است کہ روی او چون روی انسان است و تن او چون تن ملاک است
 رات معنی پاک ہونا جو از معنی گذشتن شروع ہونی عبارت منطاب حق کی
 فضائل القرآن کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کی فائدہ
 جانا چاہی کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز میں ہو فضیلت و تواتر

دوسکا ایسا ہی کہ تحریر میں نہیں آسکتا جو من ہر حرف کی دس ٹیکیاں لکھی جاتی ہیں اور
 نماز میں پچیس اور پڑھنا قرآن شریف کا نزدیک کرنا ہی خدا سے اور روشن کرتا ہی دلون کو
 اور شفاعت کر لیا قیامت کو اور جمل متین ہی قرآن مجید ہی اور مقصد اعلیٰ تلاوت سی یہی کہ
 باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلائی امور دین اور آخرت کا ہو اور بسبب کثرت تلاوت کی احکام
 الہی یاد اور مستحضر ہوں تا او سپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوش سی پکڑی جاوی نہ یہ کہ نری آواز
 و حرف آراستہ کریں اور دل غفلت میں رہی پس جو کوئی قرآن پڑھی اور عمل اور سیر کری
 قرآن دشمن اور بگا ہو تا ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی نہایت تالی القرآن والقرآن یلحق
 سی یعنی بعضی قرآن پڑھتی ہیں اور قرآن لعنت کرتا ہی اور کو اور وہ پڑھتا اور بگا اور پڑھتا
 ہو گا نعوذ باللہ منہ شروع ہوئی عبارت شرح ملا علی قاری کی قال اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 رَبِّ قَادِيَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يُلْعَنُهُ اِمَّا يَخْلُلُ مَحْجَسِبَ الْمُبْتِیْ اَوْ يَحْسِبُ الْمُبْتِیْ اَوْ يُلْعَنُ الْقُرْآنُ
 شرح ملا علی قاری برجزری فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی بہت چڑھتی والی قرآن
 کی ہیں اور حالانکہ قرآن لعنت کرتا ہی اور کو کہنا ملا علی قاری فی بیچ شرح اس حدیث کی کہ
 سبب لعنت کی تین ہیں اِمَّا يَخْلُلُ مَحْجَسِبَ الْمُبْتِیْ یعنی لعنت کرتا ہی قرآن اس سبب سی کہ
 خلل کرتا ہی پڑھنی والا محسب کلمات قرآن مجید کے یعنی الفاظ میں ایسا خلل کرتا ہی اور
 غلط پڑھتا ہی کہ قرآن ہونی سی نکل جاتی ہیں اور وہ او سکھو قرآن جاتا ہی اور محسب اللہ
 یا خلل کرتا ہی پڑھنی والا محسب معنی یعنی قرآن مجید کی معنی غلط بیان کرتا ہی اور یوں ظاہر
 کرتا ہی کہ یہ معنی قرآن کی ہیں اَوْ يُلْعَنُ الْقُرْآنُ بِمَا يَفْعَلُ بِمَا يَفْعَلُ کرتا ہی عمل میں اور پڑون احکام کی
 کج قرآن کی ہیں یعنی جو کام ضروریات دین کی اہل سنت و جماعت کی مذہب ہی بہت
 ہو ہی ہیں اولیٰ انکار کرتا ہی تمام ہوئی عبارت شرح ملا علی قاری کی جو او ہون فی جزری کے
 شرح میں لکھا ہی واللہ اعلم شروع ہوئی عبارت شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل
 وَمِنْهَا سَبُّ الْوَسْوَ لِ وَالْقُرْآنِ وَاللَّسَّكَةُ وَالْكَافِرُ وَالْكَافِرُ وَالْكَافِرُ وَالْكَافِرُ

الذین اور مجملہ الکبر البائری کی پیروی اور قرآن اور فرشتوں کو بہ کینا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان
 حضرات سی اور اسطرح ضروریات دین کا انکار کرنا کفر ہی فائدہ سولانا فی فرمایا ضروریات
 دین کی وہ اور بین جو قرآن مجید اور حدیث مشہورہ اور اجماع متواتر سی ثابت ہوں تمام ہوئی عبارت
 شفاء العلیل **ترجمہ قول اہلیل** کے اور فوائد شریعت میں لکھا ہی کسی سی جو کوئی ایسی
 بات سی جو اوپر کفر لازم آتا ہو حکم کفر کا اوسہ کیا چاہی شاید بی قصد کی زبان اوسکی سی
 کھا ہو یا معنی اوسکی نہ جانتا ہو اگر ساتھ قصد کی اوسنی کہا ہی اور معنی ہی اوسکی جانتا ہی مگر یہ
 نہیں جانتا کہ اس کہنی سی میں کافر ہو جاؤ گا اور کوئی عذر شریعت میں اس کہنی والی کے
 واسطی نہیں تو یہ کافر ہو جاتا ہی اور گناہ کی ہلکا جانی سی تو مسلمان کافر ہو جاتا ہی اسکا بیان اس
 رسالہ میں اوپر ہو چکا ہی **قرۃ العیون** کہ لکھ کتاب کا ہی اوسمین خوب ظاہر روشن کر کی غنائی مستفی
 کی مقدمہ میں معتبر کتابوں کی سند دیکھی اور ان دو حدیثوں کی شرح میں بہت خوب کہا ہی اور ہر عبارت
 انہی دو حدیثوں کی شرح پر اختصار کیا ہی جو کتاب مذکور میں لکھی ہیں اول حدیث یہ کہ
 مَنْ أَمَّ بِتِلْكَ الْقُرْآنِ فَلَيْسَ بِمُتَّبِعٍ مَّا تَوْعَىٰ أَسْكَی صاحب نہایہ فی یون لکھی ہیں کہ من سبح لہ
 یسْمَعَنَّ بہ عَن جَنَّتِہِ یعنی جو کوئی مستغنی نہوا ساتھ اس قرآن کی غیر اوسکی سی سو وہ نہیں
 ہی ہم میں سی یعنی ہماری طریق سی فائدہ یعنی جو مستغنی ہو وی ساتھ قرآن کی بانی طور
 کہ اوسکی تلاوت میں مشغول رہی اور اشعار اور قصی کہانیوں کی طرف لوگوں کی مشغول
 نہ ہو وی وہ ہم میں ہی اور جو مستغنی نہ ہو وی ساتھ تلاوت اس قرآن کی بلکہ مشغول ہو وی ساتھ شعرون اور کہانیوں
 لوگوں کی وہ ہم میں ہی نہیں ہی یعنی کامل افراد امت محمدی سی نہیں ہی یا ہماری طریقہ مسنون سی
 نہیں ہی گما ایقال تَعَلَّیْتُ وَتَعَلَّیْتُ وَاسْتَعَلَّیْتُ وَفِیْلَ اِرَادَ مَنْ اَمْ یَجْہَرُ بِالْقُرْآنِ
 فَلَيْسَ بِمُتَّبِعٍ یعنی اور کہا گیا کہ جسنی ارادہ کیا کہ نہ جہر کر سی ساتھ قرآن کی سو وہ نہیں ہی ہم
 میں سی اسلی کی کہ آئی ہی تفسیر تفسنی کی ساتھ پچھری دوسری حدیث میں صحیحاً کہ
 یَعْنِیٰ بِالْقُرْآنِ یَجْہَرُ بہ اور مجالس الاہرام میں اس حدیث من لکھ یَعْنِیٰ

الى شيخ من كهاتين والراى بالتعني المذكور في قوله ليس ما هو المشهور في المصنفين
 يعني اور مراد اساتہ تعنی کی جو مذکور ہی او نہیں نہیں ہی وہ غنا جو مشہور و معروف ہے
 نسبت کی و جہوں کی الاول الى اخیر یعنی اول اون و جہوں کی یہی کہ تحقیق اول کا
 کلمہ اس حدیث کا یعنی لیس چنانچہ کہ تاہی ہوتی مراد تعنی سی غنا بیشہ و زکو اسلی کی کہ تھی و
 لیس من اقل ملکتنا و یمن یتبعنا فی امرنا میں یعنی جو شخص غنا کریں ساتھ قدرت قرآن کی
 نہیں ہی وہ اہل بیت اور تابعداروں ہماری سی اور دین میں اور یہ ایک قسم کا وعید ہی
 اور نہیں ہی اختلاف و درمیان امت کی اس بات میں کہ تحقیق پڑھنی والا قرآن کا بغیر
 تعنی کی شتاب اور راجور ہی فلیکف یتبعنا فی غنہ لیسو کیونکہ سب سے اور ہونگا و عید کا و اللہ
 الى اخرہ اور وجہ دوسری وجہ مذکور ہی وہ ہی کہ تحقیق فقہانی تصریح کی ہی اس پر پڑنا
 قرآن کا ساتھ غنا کی معنی ہے اور قاری اور سامع دونوں کے ہمارے اور حلال
 جاتی والا اور سکا کافر ہی اسلی کہ غنا حرام ہی سب دینوں میں اور یوں ہی لحن قال اللہ
 اللہ حرام بلا خلاف و ذکر ابو البرکات فی شرح السامع ان التعنی حرام فی جمیع الادیان
 و حکم عن ظہیر الدین مرغینانی ان من قال لیقری ہذا کتابا عند قراءۃ وہ احسنت بکلمہ
 یعنی نقل کی گئی ہی ظہیر الدین مرغینانی سی یہ بات کہ تحقیق چوکی کی وسطی پڑنی والی ہماری
 زمانی کی وقت پڑنی اوسکی کی اچھا پڑا تو فی کافر ہو جاوی و وجہ کو ان التحسین
 کہ ان قراءۃ الزمان قلما یملأ قراءۃ نفسم فی المجالس و المخاض عن التعنی للناس
 اور وجہ کافر ہوئی کی تحسین میں یہی کہ تحقیق قاری اس زمان کی کہ کم خالی ہوتی ہیں
 قرأتین او کی مجلسوں اور محفلوں میں تعنی ہی وسطی لوگوں کی و التعنی للناس حرام
 بالاجماع قطعیا و لذلك سماه صاحب الذخیرۃ و لکن صاحب الہدایۃ حیث
 قال فیہا ولا یقبل شہادۃ من یعنی للناس لان یجفعہم علی ازحکاب کینہ و اور تعنی
 الناس حرام ہی اجماعی قطعی اور اسی ہی نام رکھا اوسکا صاحب ذخیرۃ فی کتابہ کبیر

اور یوں ہی صاحب بدلیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا بیچ ہدایہ کی اور یہ قبول کی جاویں شہادت
 اس شخص کی کہ گاوی لوگوں کی یہی اسلی کی کہ کہا کرتا ہی وہ لوگوں کو کتاب کبیرہ میر الخ
 نَدْلَ کَلَامُهُ هَذَا عَلَيَّ اَنْ اِسْتِمَاعَ التَّغْنِي لِكَيْدَةٍ فَاِذَا كَانَ اِسْتِمَاعَ التَّغْنِي لِكَيْدَةٍ فَلَمَّا كَانَ التَّغْنِي
 لِكَيْدَةٍ اَوَّلِي فَاَلْعَنِي مَرْكَبٌ لِهَذِهِ الْكَيْدَةِ اَيْضًا فَتَحْسِنُهُ تَحْلِيلُ الْبَرَامِ الْقَطْعِي وَفَقُو كَقَر
 مَرْجِبٍ سَاعًا كَا هُوَا كَبِيرُهُ تَوْ بَوَاغَا كَرَا كَبِيرُهُ بِالْاَوَّلِي سَوْنِي مَرْكَبٍ هُوَا اس كَبِيرُهُ كَا
 سَوْبُو اَحْسِنِ كَرَا اَوْ سَا حَلَالِ كَرَا حَرَامِ قَطْعِي كَا اَوْرِيَه كَهْرِي وَالْوَجْهَةُ الثَّلَاثُ اِلَى الْخَرَجِ اَيْ
 وَجْهِي سِرِي اِنْ وَجْهُهُ مَذْكُورُهُ سِي يَهِي كَبِتَحْقِيقِ حَدِيثِ مَذْكُورُهُ اَوْرِيَه كَهْرِي اَيْ غَا مَشْهُوَهُ كَا
 سَاعُضِ هُوَتِي هِي سَا تَه حَدِيثِ تَرْذِي كِي كَا رَوَا يَت كِيَا هِي اَوْ هُنُو نِي حَدِيثُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِقْرَؤُ الْقُرْآنَ يَلْعُونُ الْعَرَبُ وَاصْوَافُهَا وَاِيَاكُمْ وَلَيُؤْنَنَّ اَهْلَ الْفُسْطِ
 وَلَيُؤْنَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ اِنْ فَارَتْ سَيَحْيِي بَعْدِي قَوْمٌ يَرْجِعُونَ الْقُرْآنَ فِي تَرْجِيعِ الْغِنَاءِ
 وَالرَّهْبَانِيَّةِ وَالنَّوْجِ وَلَا يَجُودُ رُحَنَاجُوسُ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ مَنْ لِيَهُمْ
 شَانُهُمْ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثُ الْاِمَامُ الْجَعْفَرِيُّ فِي شَرْحِ الشَّاطِئِي مَرْجِبٍ فَاِيَا
 عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي يَرْهُو تَمَّ قُرْآنَ كُو سَا تَه لُجُونِ عَرَبِ كِي اَوْرَا وَزُونِ اَوْنِي كِي اَوْرِيَه تَمَّ لُجُونِ
 اَهْلِ فُسْطِ اَوْرِيَه لُجُونِ يَهُودِ وَنَضَارِي كِي سِي سَنَسْ تَحْقِيقِ شَانِ وَهِي كَبَرِي هِي كَا اَوْنِي
 بَعْدِ سِرِي اِيَكِ قَوْمِ كَبَرِي كَرِيَنِي وَهِي قَرَاتِ قُرْآنِ مِيَن سَا تَه تَرْجِيعِ غِنَا كِي اَوْرِيَه بِهَانِيَتِ
 اَوْرِيَه كِي اَوْرِيَه تَجَا وَزَكَا قُرْآنِ حَلَقِ سِي اَوْنِي فَتَنِي مِيَن دَالِي كِي مِيَن دَلِ اَوْنِي اَوْرِيَه
 اَوْنِ لُغُونِ كِي كَا اِيَهَا خَانَتِي مِيَن اَسْ كَامِ كُو اَوْنِي ذَكَرَ كِيَا اس حَدِيثِ كُو اِمَامِ جَعْفَرِي
 شَرْحِ شَاطِئِي مِيَن اِلَى اُخْرَةٍ نَهَا يَهِي بَوْلَغَتْ حَدِيثِ كِي كِتَابِ هِي اَوْ سَمِيَن تَرْجِيعِ كِي مِيَن تَفْصِيلِ
 يُونِ كَبِي مِيَن اَوْرَا وَاسْ كِتَابِ مَذْكُورُهُ كِي عِبَارَتِ يَهِي اَلْتَرْجِيعُ تَرْوِيْدُ الْقِرَاءَةِ وَصَتُ
 تَرْجِيعِ الْاَذَانِ وَقِيلَ هُوَ تَقَارُبُ ضَرْوِي اَلْحَرَكَاتِ فِي الصَّوْتِ وَقَدْ حَكِيَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَعْضَلٍ تَرْجِيعُهُ يَدِ الصَّوْتِ فِي الْقِرَاءَةِ اَوْ هَذَا اِمَّا حَصَلَ وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِعَمِّ الْفَتْحِ

وَهُوَ كَانَ مَلَكًا جَعَلَتْ الشَّاقَةُ حَرْكَهُ وَكَرِهَتْهُ فَخَدَّتْ الدُّخَانُ فِي صَوْتِهِ وَفِي مَحَلَّتِهِ
 لَمْ يَخْرُجْ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَا يَبْجَعُ وَفِيهِ هُؤُلَاءُ لَمْ يَكُنْ خَفِيفًا مَلَكًا فَلَمْ يَحْدِثْ فِي قِيَمَتِهِ الدُّخَانُ
 ترجمہ ترجمہ کہتی ہیں پیرانی قرات کو اور اسی قسم سے ترجمہ اذان کی ہی اور کہا گیا
 کہ وہ ترجمہ کہتی ہیں قریب کوئی ضرب حرکات کو بیچ آواز کی اور تحقیق حکایت کی ہے
 عبد اللہ بن مفضل نے ترجمہ حضرت کی کو ساتھ دعوت کی بیچ قرات کی جیسی آ آ اور
 ترجمہ واللہ اعلم سوا اسکی نہیں کہ حاصل ہوتی ہی دن فتح مکہ کی اسو اسکی کہ حضرت سوار
 تھی اونٹنی پر پس حرکت دی اوس اونٹنی نے آپکو پس پیدا ہو گئی ترجمہ بیچ آواز کی اور
 بیچ حدیث دوسری کی ہی مگر کہ حضرت خود نہیں ترجمہ کرتی تھی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ تحقیق
 آپ اس وقت نہ ہوتی تھی سوار پس نہ پیدا ہوتی تھی بیچ قرات آپکی ترجمہ اگر کسی کو یہ حدیث
 ترجمہ میں نہ ملی تو تفسیر الوصول میں یہ حدیث لکھی ہی اور مذہب کا حوالہ دیا ہی اور صاحب
 تفسیر الوصول نے تفسیر الوصول کی دیا ہے میں جیسا کہ اور صحاح کی محدثون کا حال اور تعریف
 لکھی ہی ویسا ہی صاحب مذہب کا حال اور تعریف لکھی ہی پھر شروع ہوئے
 عبارات مظاہر حق کی عمری اس ہی جانا چاہی کہ نہیں حاصل ہوا فکر اور تذکرہ
 منہم معانی سوانی پڑھنی قرآن کی ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی ای تجوید
 قرآن کی لازم ہی اور کم پڑھنا قرآن کا شروع ہوا چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہی کہ بیچ
 اور اگر بی حق قرآن کی ختم چالیس دہنیں بلکہ ایک سال میں کافی ہی اور عبادت کی یہی یہی سات
 روز سی کم میں بچا ہی اور جب قدر اس ہی زیادہ میں ختم کر ہی افضل ہی اور جو کوئی یہی
 قرآن کی بچانی او سکوبہی چاہی کہ حضور دلسی شروع کر ہی اور ہر شے میں دین مستحق ہی
 کہ یہ کلام خدای تعالیٰ کا اور احکام اسکی ہیں کہ اپنی بند و بندگی میں اور ایسا عاجزی اور
 فروتنی سی بیٹی کہ گویا کلام اللہ تعالیٰ سی سننا ہی آواہ توات کی یہ ہیں کہ وہ ساتھ
 سواک کی کر کر اچھی جگہ میں متواضع اور رو قبلہ بیٹی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتھ

حضور کی اس طرح کہ گویا رب و خدای تعالیٰ کی ہی دعا شروع کی اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ کہ
 شروع کری اور جانی کہ کلام خدای تعالیٰ کا بی وسطہ سنتا ہوں اور آہستہ آہستہ ساتھ
 تدبیر اور تفکر اور ترتیل کی پڑھی اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کری اور مغفرت
 و رحمت اپنی ہی مانگی اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہی اور آیت تشریف اور تقدیس پر تسبیح کہی
 یعنی جس آیت میں اللہ کی پاکیا کا بیان ہو اس پر سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑھنی کے
 زووی اور اگر روانہ آوی تب تکلف نہ کریں ہو کر اپنی کور و ہمال کری اور در پی اسکی ہو جا کر جبکہ
 ختم کری اس لی کہ کم پڑھنا ساتھ تدبیر و تفکر کی بہت بہتری زیادہ پڑھنی سی کہ خالی ہوں ان
 چیز و نسی اور زیادہ پڑھنی میں سوای ختم شماری کی کچھ فائدہ نہیں بلکہ مزکب ہونا امر منوع کا
 ہی اور یہ جو اس زمانہ میں رواج نکلا ہی کہ ایک روز کی ختم کرنی پر اور مانند اسکی پر فخر کرتی ہیں
 نہایت بُری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی بدیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکنہ بیخبر
 کہ معصیت جان میکنہ اور بعضی بزرگو نسی جو زیادہ پڑھنا مشغول ہی وہ کرامت ہی
 اونکی اور اونکو اونکی پیروی اس بات میں اچھی نہیں پس جب قدر کہ ساتھ تدبیر اور فزوق و
 حضور دل کی میسر ہو اس پر التفاکری اور جس مجلس میں کہ لوگ اور کام میں مشغول ہوں
 یا شور و غوغا ہو و مان تلاوت نہ کری اور اگر ضرور ہو اور جبکہ میسر نہ ہو تو آہستہ پڑھی اور
 اگر لوگ مستغفرتی کی اور ساکت ہوں تو پکار کر پڑھنا افضل ہی حدیث شریف میں آیا ہی
 کہ پڑھنی والا اور سنتی والا اجر میں شریک و یکساں ہیں اور اس طرح مصحف میں دیکھا کہ
 پڑھنا یا د پڑھنی سی افضل ہی اس لی کہ اس میں انگلیں اور اور اعضا ہی عبادت میں مشغول
 ہوتی ہیں اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہی کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور لمبہ خیر پر
 رکھی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور پنی اور سب
 کاموں نسی باز رہی اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کر کہ کلام کری بعد
 از ان بچہ اَعُوْذُ یا اللہ پڑھ کر شروع کری اور غلط پڑھنی سی پر مہر کری اور ترتیل و توجید

بی تکلف پڑھی اور وقت تلاوت کی عظیم کسی کی نگرانی مگر عالم با عمل اور استاد اور
 والدین کی لمبی جائزہ قیام و تعطیل اور ختم جو کمری لوگوں کی جمع میں کمری اور محبت اور
 اپنی قراہیتوں کو اس وقت حاضر کمری اور وعائیں شامل کمری کہ وقت قسبیت کا ہی
 اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھ کر ختم کمری کہ افضل ہی اور نگہ نگار
 اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہی لیکن افضل ہی ہی کہ موآدب بیٹہ کر پڑھی اور اس بیٹہ
 راہ میں یہی پڑھنا جائز ہی اگر جھل ہو چکا کہ پڑھی والا جبکی پڑھی اور بیچ جگہ بخش اور
 مکروہ کی مانند حمام اور کیلی اور کوڑی وغیرہ کی پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن شریف کی تقطیع
 بہت چوٹی اور نگرانی شرف نگرانی تاحرت اوسکی کم نہو اگر چہ حسب ضرورت کے
 ہفتیان اور مانند اونکی کرنی جائز ہیں اور قرآن شریف کو اس لشکر میں کہ اعتماد میں
 پڑھو اور دار الحرب میں یہی نہ لجاوین تا مبادا کافروں کی ماتہ میں پڑھی اور وہ بحر میں
 کرین اور یاد کرنا قرآن شریف کا اس قدر کہ جس سے نماز ہو جاویں سب مسلمانوں پر فرض
 عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن شریف کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص ماہین مشرق اور
 مغرب کی حفظ کر لی تو سبکی ذمہ سی گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک
 سورۃ کا سب مسلمانوں پر واجب ہی کذا فی فتاویٰ الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن مجید کا
 اور سکھانا اوسکی احکام اور تفقہ کا اولی ہی نہ از تغل سی کذا فی الخائشمہ اور پانچویں
 مصحف کی طرف اگر سامنی پانچوں کی نہو مکروہ نہیں اور اسطرح مصحف اگر کوئی پڑھتا
 ہو یا طاق میں رکھا ہو تو او دہر پانچوں پہلانی منع نہیں اور مصحف خروچی میں رکھنا اوسے
 سوار ہونا یا سر کی نیچی رکھنا سفر میں حفاظت کی لمبی مضائقہ نہیں اور مصحف اگر مکان میں
 رکھا ہو تو وہیں جامع کنجا مضائقہ نہیں کذا فی الخائشمہ اور دعا وقت شروع قرآن شریف
 کی یہ پڑھی اللہم اِنِّی اَشْهَدُ اَنَّ هَذَا کِتَابُکَ الَّذِیْ لَیْسَ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی سِرِّیْ لَیْسَ
 مُحَمَّدٌ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَا اَللّٰهُ تَحْقِیْقٌ مِّنْ کَوَافِیْ دِیْتَا ہُوْنَ یہ کہ کتاب تیری ہے اوتاری گی

یاسی تیری رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادہ واتباعہ جمعین
 رحمت اللہ کی اور تیرا اور انکی اولاد پر اور انکی اصحاب پر اور انکی تابعدار و پیروں پر و کل ملک الناطق
 علی لسان نبیک جعلتہ ہذا یامنک لحلقک وحیداً متصلاً و فیما بینک و بین عبادک اللهم
 فاجعل نظری فیہ عبادہ اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ کلام ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیری کی کیا تو
 اسکو ہدایت کر تو والا اپنی طرف سے اپنی خلق کی لی اور واسطہ متصل درمیان اپنی اور درمیان بندوں
 ایسی کی یا اس میں کہ نظر میری کو اس میں عبادت و قرآنی فیہ فکراؤ فکری فیہ اعتبار انک انت
 الرؤف الرحیم رب اعود بک من ہزات الشیطن و اعود بک رب ان تجزؤ اور قرأت تیرے
 اس میں فکر اور فکر میری کو اس میں عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا امی رب میری پیادہ انگلیاں
 ساتھ تیری و سوسون شیطانوں کی سی اور پیادہ انگلیاں ساتھ تیری امی رب میری اس سی
 کہ حاضر ہوں شیطان میری یا رب اسکی قال اعود بک الفی اور قال اعود بک الناس پر کہ کہی اللهم باحق
 انزلتہ و باحق نزل اللهم عظم غیبی فیہ واجعلہ نور البصری و شفاعة الصدی و ذوالک
 طعی و حرینی و فیض بہ و جری و ازرقی تلاوتہ و فہم معانیدہ بدحیک یا ارحم الراحمین یا اللہ
 ساتھ حق کی او تار تونی اسکو اور ساتھ حق کی او تار یا اللہ بری کر غیب میری اس میں اور
 کہ اسکو نور بنیائی میری کا اور شفا سینہ میری کا اور سبب جاتی رہی فکر و غم میری کا
 اور روشن کر ساتھ اسکی بونہ میری کو اور نصیب کر محکولات اسکی اور سمجھ معانی اسکی
 کی ساتھ رحمت اپنی کی امی بہت مہربان مہربانوں کی اور بعد تلاوت ہر روز کی یہ
 دعا پڑھی یا اللہ او شہا کہ اللهم اجعل القرآن لنا فی الدنیا قریناً و فی
 الآخرۃ شافعاً و فی القدر مؤیناً و فی القیامۃ صاحباً و علی الصراط
 نوراً و فی الختہ سرفیقاً و من لنا ستر یا اللہ کہ قرآن کو میری لی قنیا میں ہمیشہ اور وقت
 میں شفاعت کر تو والا اور قریب میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور
 جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ اور جودل چاہی دعا کری کہ افریقہ الطاہر

اور ابن مردودہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حببت ختم کرتے
قرآن شریف دعا کرتے کہ ہری ہو کر اور دروایت کی ہر حق فی حق الامان
میں ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص پڑھی قرآن شریف
اور حمد کری رب کی اور درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنی سی
پس تحقیق طلب کی خیر شہکان سی نقل کی اس عاجزی مظاہر حق کہ شرح مشکوٰۃ شریف کی
ہندی و بائین ہی جو تالیف کی ہوئی نواب قطب الدخان کی ہی اور وہ شاگرد حضرت شاہ
محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہیں اور مولوی محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تہی تمام ہوئی عبارت منطابہ حق کی فرمایا
اللہ تعالیٰ فی سورہ واقعہ میں اِنَّ الْقُرْآنَ کَرِیْمٌ فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ لَا یَمْسُکُہُ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ
ترجمہ مشکوٰۃ قرآن شریف ہی عزت والا لکھا چہی کتاب میں اسکو وہی چہوتی ہیں جو
پاک رہتی ہیں سعاد چہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَنْ یُّقْرَ الْقرآنَ وَ یَعْمَلَ بِمَا فِیْہِ اِلَّا بِطَیْبٍ وَّ لَا تَاجِیْدُ اَمَّ الْقِیْمَۃِ صَوْبُہٗ اَحْسَنُ مِنْ صَوْبِ
السَّعَیْنِ فِیْ سُبُوْتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ مَّا ظَنَنْتُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِہِذَا اَرْحَمَ
جو پڑھی قرآن شریف اور عمل کری اس پر پناہ دے گی اوسکی ماباپ کو ایسا تاج قیامت کے
روز کہ جب اوسکی آفتاب کی چمک سی سیلوہ ہو گی پچ گہروں دنیا کی اگر ہوا تھا ان گہروں
تہا یکی پہر کیا خیال کرتی ہو تم اوسکی حق میں جسنی خود عمل کیا ہو اس پر بھی اسکی عمل سے
ماباپ کی ساتھ جب پہر لوگ ہوا تو اوسکی واسطی کیا کہ پہر کا حضرت علی رضی اللہ عنہ
فی روایت کی ہی فرمایا جناب پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ فی مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْہَرُوْہُ
فَاجْلٌ حَلَالٌ وَ حَرَامٌ اَدْخَلْہُ اللہُ الْجَنَّةَ وَ شَقَعَتْ فِیْ عَشْرِہٖ مِنْ اَمَلٍ بَلِیَّہٗ لَکُمْ
قَدْ وَجِبَتْ لَکُمْ النَّارُ ترجمہ جس شخص نے پڑھا قرآن شریف پہر یاد کیا اوسکو

پھر حلال جانا اور سب سے حلال لکنا ہی اور حرام جانا اور سب سے حرام لکنا ہی اور
 اوسے حلال داخل کر گیا اور سب سے حرام میں اور قبول کر گیا اسکی شفاعت اسکی دس گہر
 والوں کی حق میں ایسی کہ جن پر واجب گئی تھی آگ یعنی نافرمانی اور فسق و فجور کی سبب
 وہی لوگ جہنم کی لائق ہو گئی تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ان هذه القلوب تصدق مما تصدق الحیدر اذا اصحابہ لکما
 قبل یا رسول اللہ ما خیر لہا قال کثرة ذکر الموت وتلاوة القرآن ترجمہ اللہ ان
 دلوں کو رنگ لگ جاتا ہی یعنی سیاہ ہوتی ہیں جیسا پانی لگتی سی لوہا رنگ پکڑتا ہی پوچھا
 لوگوں نے یا رسول اللہ کونسی چیز اسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہی فرمایا اکثر یاد کرنا
 موت کا اور تلاوت کرنا قرآن شریف کا اور فرمایا علیہ السلام فی دوزخ کی دریاں
 ایک میدان ہی وہاں ایک کنواں ہی اوس میں ایک سانپ رہتا ہی ایسا زہر دار اور
 ازبک سخت آواز کہ اوسکی آواز سی دوزخ عذاب میں گرفتار ہی جو کوئی قرآن شریف
 کی عزت نہیں کرتا اور اسکو پڑھ کر قبول کیا اسکو اسکی منہ پر لیجا کر عذاب کر نیکی نقل
 از غیبات الفلین کہلی جگہ فوج کر نیکی کو راہنی گہوار حجت بمعنی دلیل مہربان
 از غیبات اللغات ترجمہ تیل بمعنی قرأت قرآن بادائی خارج حروف باہر
 وارامیدگی از غیبات اللغات تجوید بمعنی نیکو کردن وسرہ کردن و
 حروف بمخرج ادا کردن تدریس بمعنی پس کار اندیشیدن از غیبات اللغات
 تفکر بمعنی اندیشہ کردن از منتخب و عید بمعنی وعدہ دید و این خاص در باب
 شہر و بدی مستعمل است چنانچہ کسی کو یہ کہ من ترا خواہم زد و مثل آن بخلاف
 وعدہ کہ آن در خبر مستعمل است از غیبات اللغات فوق بمعنی پیشین
 مزہ و آزمودن مزہ چیزی از غیبات اللغات مثاب بمعنی پاداش و ثواب
 دادہ شدہ از غیبات اللغات تفقہ بمعنی نیک دانستن و دانستن شدن از منتخب

ایشیا بمیں وہ ان مقصد مشکوٰۃ شریف کی پیشین فہرست کی جو شیخ عبد اللہ بن محمد
 دہلوی کی ہی درود و تشہید کا بیان اوس میں ہے لکھا ہے تاہی خاصوۃ بناۃ مہینہ دعا
 اور حجت اور استغفار کی آتی ہے اور درود و دعا و تبرکات صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بناۃ
 بند و نیکو طرف سے طلب کے نا اقامہ کا یعنی خیر بہت پہچاننا کہ شامل نیکو دنیا اور آخرت کو ہی جناب
 حق تعالیٰ سے اور پر حسب اوسکی کی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو بناۃ
 پہنچنی درود اور سلام کی اور برائی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتفاق کیا ہے اوسوں کی اور
 اوسکی کہ یہ امر واسطی و موجب کی ہے پس بعضوں نے کہا ہے واجب ہی ہزارہ کہ ذکر شریف
 حضرت کالیدی اور بعض کہتی ہیں شہر میں ہی الیکبار حج عمر کی جیسا کہ گواہی دینا بہت
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور زیادہ ایک بار سی مستحب اور سنون ہی اور مگر زیادہ ہی سنون
 اسلام اور شجاریہ سلام کی ہے اور قاضی ابو بکر نے کہا فرض کیا اللہ تعالیٰ جل و علٰی نے اور
 مومنوں کی کہ درود اور سلام پہچا دین اور پیغمبر اوسکی کی اور کیا ہی خاص اوسکی میں
 ایک وقت میں پس واجب ہی کہ بہت کہنا جاوی درود اور غفلت قبول نکی جاوی حج
 اوسکی اور بعضوں نے علماؤں سے صحیح رکھا ہی قول پہلی کو اور امام شافعی رحمہ اللہ نے
 فرض کیا ہے اوسکو احتیاجات میں اور کہا ہی عبد المادون ان کہ یہ قول امام شافعی سے تھا ہی
 موافقت نہیں کی ہے اوسکی اس میں قول میں کسی نے علماؤں سے اور نزدیک امام ابو حنیفہ
 کی واجب ہی درود فی الجملہ یعنی مطلقاً اور سنت ہی احتیاجات میں اور فضیلت میں درود واجب
 کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پی گنتی اور شانہ میں تہوڑا انا اوس میں سے ہی کتاب
 جذب القلوب کی ذکر کیا ہے ہنسی اور حج رسالہ محمد کی بھی احتیاج کر کی بہت خیرین زیادہ
 کی گئی ہیں اور اختلاف کیا ہے اوسوں نے آیا جائز ہی درود اور سلام اور غیر انہی کی
 بالاستقلال یا نہیں اور مشہور نزدیک مہور کی وہ ہی کہ چاہن کیا ہی ساتھ انہی کی اور
 شرکت نہیں ساتھ اوسکی غیر اوسکی کی تین حج اوسکی بلکہ ذکر کیا جاوی ساتھ مغفرت اور حجت

اور رضوان کی اور نقل کیا ہی طبعی فی کہ وہ خلاف اولیٰ کا ہی اور حضورؐ کی کہایں پس ہم ہی
 یا مکروہ مخزی یا تنزیہی اور مشہور بیچ متقدّمین کی تسلیم یعنی سلام پہچانایں اور اہل بیت رسولؐ کے
 ذریت اور ازواج مطہرات پر اور بیچ اچھی کتابوں مشائخ اہل سنت اور جماعت کی کتابت اوسکی
 پائی جاتی ہی اور بیچ متاخرین کی ترک اوسکی مشہور ہی واللہ اعلم حدیث وعن ابی ہریرہؓ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على ولادة صلى الله عليه عشر اور روایت ہی ابی ہریرہؓ
 کہا اوہوں نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی درود بھیجے اور میری لکیر تیرہ بیت چھپائی خدا تعالیٰ
 اوپر دس مرتبہ دوزخ میں فرمائیے کیا اسکو مسلمانی بچاؤ ہی پوچھتی ہیں کہ کسی دہائی کہ درود حضرت کی درود لکیر تیرہ سو
 اوپر دس مرتبہ والی کی دس مرتبہ جواب اسکا یہ ہی کہ یکبار صحت فعل مصلیٰ کی یعنی درود
 یہ بھی والی کی ہی کہ حکم من جاء بالحسنة فله عشر امثالہا ترجمہ جو کوئی لایا نیکی اوسکو ہی
 اوسکی دس برابر جزا اوسکی دس درود درگاہ رحمت حق تعالیٰ کی سی اوپر پہنچتی ہے
 اسحکمہ سی لازم نہیں آتا کہ اوپر دس حضرت کی جناب حق ہی ایک درود بھیجے اور اگر فرضاً
 ایک ہی ہوئی ہو سکتا ہی کہ وہ ایک بیچ شرافت اور پاکیزگی کی برابر سو ہزار درود کی ہوئے
 جیسا کہ ایک سو فی قیمت میں برابر سو ہزار ہی کی ہوتا ہی حدیث وعن ابی ہریرہؓ قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يسلم على الا قر الله على روحه حتى ارسله الى
 ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ ہی کہا اوہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نہیں کوئی سلام پہنچا ہی چھیرے کہ پہر پہنچا ہی اللہ چھیرے روح میری کو پہنچا
 کہ جواب دیتا ہوں اوسکو سلام کا دواؤ داود والہم فی الدعوات البکائر روایت کی اس
 حدیث کو ابو داؤد اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کی فائدہ اسحکمہ یہ اشکال لاتی ہیں
 کہ حضورؐ اس حدیث کا مخالف حدیث حیات انحضرت کی ہی بیچ برزخ کی صلی اللہ علیہ
 وسلم اسواسطی کہ لوٹنا روح کا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ وقت سلام کی ولالت
 کہ کتابی اور حدیثی روح کی بدن شریف اولیٰ ہی بیچ بعضی وقفوں کی اور جوابی ہیں

کہ مراد ساتھ روح کی تلوٹا اوسکا ہی بیچ بدن کی بعد جدائی سی بلکہ اوقات اور متوجہ ہونا اور
روح کا طرف اس عالم کی اور سنا صلوٰۃ اور سلام انت کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول
ہیں بیچ بیچ کی ساتھ احوال ملکوت کی اور سترق ہیں بیچ مشاہدہ رتبہ امت کی جیسا کہ بیچ
بیچ حالت وحی کی ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقہ اونکی سی اوس مشاہدہ اور سترق ہے
ساتھ لوشی روح کی جیسا کہ بیچ حدیث معراج کے واقع ہوا فَاسْتَقِمْ وَتَمَسِّكِ الْمِمْ
پس جاگائیں اور حالانکہ میں بیچ مسجد حرام کی ہوں اور معراج بیچ خواہی تھی اور مذہب
حق کی پس مراد اوقات اور پرانا اوسکا ہی مشاہدہ اوس عالم کی سی اور یہی زندگی غیر دون
کی صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اور دیگر اروح کا بیچ بدن انکی کی بھی حکیمانی ہوگی سی ایک مرتبہ موافق
جاری ہوتی سنت الہی کی اور بعد اوشکی کوئی زمانہ حالی نہیں ہی سلام اور درود انت کی سی
اور بعد اونا روح کا اور تلوٹا اوسکا ایک مرتبہ بعد دوسری کی گئی مرتبہ داخل عذاب دینی میں ہی
کہ واجب ہی پاک کہ ساتھ ان عزت اور بزرگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سی نہیں
چاہی کہ ہمیشہ بیچ زندگی کی رہیں فائزہم باشد التوفیق بات بیچ اوشکی رہی کہ یہ بزرگی لڑائی
سلام کی اوس حضرت میں مخصوص ساتھ زیارت کرتوالون قبر شریف اونکی کی ہی جیسی
داخل ہوئی الا مجلس میں سلام کہتا ہی یا عام ہی ہر کسی کی سین کہ سلام بھی جیسا کہ التحیات
میں اور غیر اوشکی میں اور طائر ہی بات ہی مگر یہ کہ سلام زیارت والو کا زیارت شریف بلا واسطہ
سنی ہیں اور کوٹا سلام کا کرتی ہیں اور دوسرے نکاحی دوسری جو لوگ درود اور سلام
بھی ہیں ساتھ وسیلہ فرستون سیاہین کی ہوتا ہی جیسی کہ حدیث ابی ہریرہی بیچ صلوات اللہ علیہ
ہوتا ہی اور وہ یہی حدیث دیکھن ابی ہریرہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی علی عبد قبری سبختہ وہ کوئی درود بھیجا ہی مجھ پر نزدیک قبر میری
ساتھ ہوں میں درود اوسکا کی سین و من صلی علی نائبا ابلیختہ اور وہ شخص
کہ درود بھیجی مجھ پر دوسری بیچ حضور قبر میری کی بھیجا جا تا ہی درود اوسکا بھیجو کہ قرسی

سیر کر نوالی پہنچا تو تین روایت کی اسکو بیتی تھی پچ شعب الایمان کی اور اوپر سر حال کی لڑائی
 سلام کا کرتا ہوں میں اور جواب سلام اوسکی کا کہتا ہوں میں اس جگہ سے جانتا چاہی کہ سلام
 اوپر اوس حضرت کی کیا فضیلت رکھتا ہی اور سلام کہنی والی کی تین اوپر اون حضرت کی خاص
 کی بہت کہنی والی کی تین کیا بزرگی ہی اگر سلام تمام عمر کی تین ایک جواب آوی سعادت ہی
 کیا جگہ ہی اوسکی کہ ہر سلام کا جواب سنی میت بہر سلام مکن رجبہ در جواب آن لبث کہ صد
 سلام مرا بس کی جواب از تو یعنی ساتھ ہر سلام کی ست کرو بخندہ پچ جواب کی لب شریف
 کو کہ سو سلام میری کی تین بہت ہی ایک جواب سنی افاقہ یعنی ہوش باز آمدن
 طریق درود پہنچنی کا کیفیت الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی
 محمد وعلی آل محمد محمد صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم اِنَّکَ حمیدٌ مجیدٌ اللہم
 بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم اِنَّکَ حمیدٌ مجیدٌ
 ترجمہ اور طریق درود پہنچنی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہی یا اللہ رحمت خاص
 پہنچ حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی جیسکہ رحمت پہنچی تو ہی اوپر ابراہیم
 اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار
 اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر تابعدارون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی کہ برکت اوتاری تو ہی
 اوپر ابراہیم علیہ السلام کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم علیہ السلام کی تحقیق تو تعریف کیا گیا
 بزرگ ہی یعنی درود پہنچ موافق کمال اور بزرگی اپنی کی فعل کی یہ صحیح ستمین فائدہ
 صلوٰۃ اصل میں یعنی استغفار اور دعا اور رحمت اور درود پہنچنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 پر ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی رحمت کی ہی اور
 بندوں کی طرف سے مانگنا رحمت دینا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ ہی اوپر
 حبیب اوسکی کی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہ بین
 کہ اسی اللہ تعظیم کر اونکی دنیا میں بسبب بلند کرنی ذکر اونکی کی اور ظاہر کرنی دین اونکی کے

اور باقی رہی شریعت اونکی کی اولاد آخرت میں بسبب بہت ثواب دینی کی اور شفاعت کرنی
 انت کی اور قائم کرنی کی مقام محمود دین اور مختار نزدیک جمہور علماء و محققین کی یہی کہ
 صلوٰۃ اور سلام خاص شمار انبیاء علیہم السلام کا ہی غیر کی دینی و بہت نہیں مگر انکی ساتھ
 در سنت ہی جیسے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آل محمد و آل محمد و بہت ہمیں اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آل محمد و آل محمد
 آل محمد و آل محمد و بہت ہی اور صلح میں لکھا ہی کہ لغت میں آل سی مراد اہل اور عیال اور
 تابعدار ہوتی ہیں اور ظاہر یہی کہ مراد حدیث میں تا بعد از موت اور بعضوں کی تفسیر کیا ہی کہ
 ساتھ اہل بیت کی اولاد اہل بیت آخرت کی ہی تا شہر میں جن پر صدقہ حرام ہی اور خیر زاد ہی
 کہا ہی کہ اولی یہی کہ اہل بیت آخرت کی اولاد اور انہ واج زین علیہ السلام و سلم اور
 برکت اور تائید ہی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہیں اور بعضوں کی
 اور لزوم کی لکھی ہیں اور اس وقت وہی کہ پہلی لانی میں تشارہ ہی اسیر کہ یہ صحیح ترین کیفیت
 صلوٰۃ کا ہی نہیں لائق یہی کہ طالب محافظت اور مداومت اسیر کر حاصل کرنا انوار اور
 اسیر کا کرنی کہ انور کہ انور بقی از طہر جلیل شرح حصص حصین بالیق نواب قطب
 الدخان کی جو شاگرد خاص مولوی اسحاق صاحب حضرت دہلوی کی ہیں سوال اگر شرق
 کی لوگ کہیں یا رسول اللہ یا کہیں یا لیا اللہ اگر مغرب کی لوگ کہیں یا رسول اللہ اور
 انکی شرح کیا حکم فرماتا ہی شرک یا کافر یا صغیر یا کبیر یا مکروہ یا حرام جو استیجاری
 غائب کی در میان ہی اور غیر ہی کی فرق ہی اگر ہی کو کجائی و بدی ہی بیجانی حرم و روادع
 کی خانہ جو از ہی ساتھ و منصب کی ایک وہی کہ حدیث شریف میں لکھی کہ فرشتہ ہی
 نقالی کی طرف ہی مقرر ہیں کہ جو کوئی اوپر لکھی صلی اللہ علیہ وسلم کی نور و سلام و بیجانی
 فرشتی خرویک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیجانی ہی و و سزاوہ کہ سچ الختمات کی خطاب
 و بدی بیجانی سلام کی آیا ہی پس اس طرح اس طرح کوئی یا رسول اللہ ہی پس و بدی بیجانی
 و و و سلام کی جائز ہی اور سچ حق و سرنی شخصوں کی دعویٰ ہی کی یہ

نہیں آیا ہی پس پکا بیچ حق غیر نبی کی منع ہوگا ساتھ دلیل عام ہونی آیات مخصوص قرآنی کی کہ
 پڑھی جائیگی اور اگر کوئی غیر خدا کی تین ساتہ اس عقائد کی کہی کہ جس وقت میں پکارتا ہوں
 وہ سنتا ہی یا قدرت پوری بیچ رو کر نی حاجتوں کی رکھتا ہی یا بیچ جہان کی تصرف کر نی لا ہی
 یا شرکت تدبیر کی بیچ کارخانوں الہی کی رکھتا ہی پس بیچ اس صورت کی شریک کرنا ہی ساتہ
 خدا تعالیٰ کی واسطی وضع کرنی اس بات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی گئی ہیں کسی تین
 بیچ علم غیب کی اور قدرت مطلقہ کی اور تصرف کرنا بیچ کائنات جہان کی شریک ساتہ خدا ہی
 تعالیٰ کی بنیاد ہی کرنا پس اس قسم کا پکارنا غیر خدا کی تین موجب کفر و شرک کا ہی جیسی آیات قرآن
 اور حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایات فقہ کی اوپر اسکی دلالت کرتی ہیں
قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا الْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ
يُبْعَثُونَ ترجمہ تو کہہ خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہی آسمان اور زمین میں چھپی چیز کی مگر
 اللہ اور انکو خبر نہیں کب جلائی جاوے گی **قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَمَنْ**
أَصْلُ مَنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ
خَالِدُونَ ترجمہ اور اوس سی بہکا کون جو پکاری اللہ کی سوا ہی ایسی کو کہ نہ پہنچی اوسکی
 پکار کو دن قیامت تک اور انکو خبر نہیں انکی پکاری کی **و قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَدْعُ مِنْ**
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ ترجمہ اور پکار
 اللہ کی سوا ہی ایسی کو کہ نہ پہلا کر سی تیرا نیرا پہر اگر تو نی یہ کیا تو تو اوس وقت ہی گنہ گار و نہیں
و قال اللہ تعالیٰ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رُحِمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي
السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهَا مِنْ شَرْكَ بِكُمْ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ترجمہ
 تو کہہ پکارو انکو جو کجود دعویٰ کرتی ہو سوا ہی اللہ تعالیٰ کی وہ نہیں مالک ایک ذرہ بہر کی آسمان
 میں نہ زمین میں اور نہ اونکا ان دونوں میں سا جہا اور نہ اونہیں کوئی اوسکا مددگار ترجمہ
 ان چاروں آیتوں کا تفسیر ہندی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی سی کہ نام اوسکا

موضع القرآن ہی اجماع کیا گیا ہی اور دوسری آیتیں بت ہیں ایسی پر حدیثیں ہیں اور حسن
 جلیلہ سی یہ ہی قالت احدہن و فیما کنی لعلی ما فی غدر فقال دعی صلیہ و قولی بالذی کنت
 بقولہن کہا ایک فی اون غور توں میں سی اور بیچ ہماری سی ہی کہ جانی ہی و کوچہ کی بیچ کل کی
 ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جوڑ اسکو اور کہو کہ کہہ ہی ہی تو اور ہی حدیث
 شریف میں ہی حدیث عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت من لعلی ان محمدا
 صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الخفس التي قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عنده عجل الساعۃ لای
 فقد اعظم العزیرۃ کذا فی المسلم و ایضا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ
 لا ادر فی و اللہ لا ادر فی و انما رسول اللہ ما یفعل فی و لا یکر کذا فی مشکوٰۃ حرمہ
 روایت ہی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہ کہا وہ کوئی کہ خبر دی تیری تین کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم جانتی ہیں اون پانچ چیز کی تین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک
 اوسکی ہی علم قیامت کا یا آخر اسکی پس تحقیق بڑا کیا ہستان کو ایسی ہی ہی مسلم میں اور
 یہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی خدا کی نبین یا ساہون میں اور حال
 یہ ہی کہ میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاو گیا سب سے میری اور سب سے تمہاری ظاہر اس حدیث
 آنت کہ عاقبت مبہم ست و پچیس نہ اند کہ آخر یہ خواہ شد و چہ کار خواہد کرد و این در باب
 انبیاء و رسل خصوص در حق سید المرسلین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم منی ست بذلال قطعہ
 کہ دلالت دارند بر جزم و یقین بحین عاقبت ایشان یا مراد عدم دیافت احوال عاقبت ست
 چہ در دنیا و چہ در آخرت بتفصیل چہ تلم باحوال غیب بتفصیل جز پروردگار تعالیٰ رہا باشد کہ چہ چاہد
 معلوم ست کہ عاقبت انبیاء علیہم السلام بخیر ست و حق آنت کہ در دین قول از نزول قول
 سبحانہ ست لیغیرک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تأخر اول ایہام بود و عاقبت دوز
 آخرا میں آیت یقین شد کہ عاقبت بخیر ست کذا قبل و اللہ اعلم نقل از شرح فاری
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ایسی ہی مشکوٰۃ میں آور دوسری

حریفین بہت ہیں ساتھ طہریق بنو نہ کی ذکر کیا گیا اسی پر روایت شرح فقہ اکبری جو ملا علی قاری
 کی ہی اور روایت فقہ کی پس یہ ہیں ثم تعلم ان الانبياء لم يعلموا الغيبات من الاشياء
 الا ما علمهم الله انما انا ذكر الخفية نصريحاً بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله
 عليه وسلم يعلم الغيب بل علم صفة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب
 الا الله كذا في شرح فقہ الاكبر للملا علی القاری قال فی الزاریة وغيرہ صامت
 كتب المتكلمين من قال ان ارواح المشايخ خاضعة يعلمون كذا قال الشيخ فخر الدين
 ابو سعيد عثمان الحنبلي بن سليمان الحنفي في رسالته وعن طين ان الميت يتصرف
 في الامور دون الله واعتقد به ذلك كافر كذا في البحر الرائق پس جان تو کہ غیر نہیں جاتی
 تہی غیب کی چیز و نہ گروہ کہ بتلایا او نہ خدای تعالیٰ فی بیج بعضی وقتوں کی ذکر کیا ہی حقیقوں
 فی صریحاً ساتھ کفر کی ساتھ اعتقاد اسکی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتی تہی غیب کی تین
 واسطی مخالف ہو نیکی قول اللہ تعالیٰ کی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا ہی وہ کوئی
 کہ بیج آسمانوں اور زمین کی ہی غیب کی تین مگر خدای تعالیٰ ایسی ہی بیج شرح فقہ اکبر
 ملا علی قاری کی کہا ہی بیج بزازیم کی اور سوا اسکی کتابوں فلوں کی سی وہ شخص کہ ہی
 تحقیق ارواح بزرگوں کی حاضر ہیں جانتی ہیں کافر ہوتا ہی ایسی ہی کہا شیخ فخر الدین
 ابو سعید عثمان حنبلی بیسی سلیمان حنفی کی فی بیج رسالہ اپنی کی اور اس کسی فی کہ
 گمان کیا کہ تحقیق فروہ تصرف کرتا ہی بیج کاموں کی نہ خدای تعالیٰ اور اعتقاد کیا ساتھ
 اس سیت کی اس بات کا پس کافر ہو ایسی ہی بیج بحر الرائق کی تمام ہوئی عبارت
 مائتہ السائل کی رضوان بمعنی خوشنود شدن و پسندیدن از منتخب او متسوان
 مقصود یہ کہ بیان اون چیز و نہ کا نفس انسان کی تکمیل کو واسطی ضرور ہیں بعد تکمیل کے
 بعضی توفیق الہی سی سب مرتبی طے کر کے یعنی یا چون مرتبی طے کر کے مقتد اور پیشوا ایک
 عالم کی ہوتی ہیں اور بعضی بعد تکمیل کی برائی میں مکتا ہوگی الیسیں کی ہی اوستاد بن

باقی ہیں اور اس سویر کی نازعات نام رکھنی کی وجہ یہ ہے کہ لفظ نازعات کا وہ نہیں انچون
 مصفون میں سے ہی جو اس سویر کی اول میں مذکور ہیں اور وہ سب کمالوں کی حاصل
 ہو نیکا و سنیہ ہیں اور صفین و ویرہری فرغ او سکی ہیں گویا یہ صفت انجید کی قاعدہ کا حکم
 رکھتی ہیں تمام علموں کی نسبت سے کہ حاصل کرنا سب علموں کا بدون سیکھنی اس قاعدہ کی ممکن
 نہیں ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ نفس انسان کا جب اپنی تکمیل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو
 کی حاصل کرنی میں علم ہو یا عمل کا ریزی ہو یا کوئی پیشہ نیک ہو یا بد قادی والا ہو ان تمام
 والا ہر حسی اسکو ضرور ہی کیوں یا انچون مرتبہ طے کرے تو اس مطلب کی کمال درجہ کو پہنچ
 اور رتبہ تکمیل کا اس فن میں حاصل کرے اول یہ کہ اپنی تہین اون چیز و منی جو اسکی مطلب
 کی منافی ہیں دور رکھے اور اس حالت میں اسکو بڑی کوشش کرنا ہوگی کہ طبیعت او سکی
 او نہیں منافات کو چاہتی ہے یا شرع او نہیں منافات کی بجالاتی کو حکم کرتی ہے یا عقل
 او نہیں کی طرف کھینچتی ہے اور وہ شخص برخلاف طبیعت کی یا شرع یا عقل کی اپنی تہین
 اس چیز کی حاصل کرنی میں مشغول کرتا ہے اور مہانت طبیعت اور شرع اور عقل کی ہرگز
 خیال میں نہیں لاتا اس حالت کو زور سے کھینچی کر کی تعبیر فرمائی ہے کہ والتا نازعات
 عرفاً انہیں معنویہ دلالت کرتا ہے اور جو یہ حالت شہوات نفسانی کی سبب واقع ہوتی
 ہے اسکو یعنی حالت شہوات نفسانی ترک کر نیکو اہل سلوک کی عرف میں توبہ اور مجاہدہ
 کہتی ہیں دوسری یہ کہ کثرت شغل سے اس چیز کی سیاتہ اوسی محبت ہو جاتی ہے
 اور اس محبت کی سبب سے اسکو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہے اور دل او سکی طرف
 رغبت کرتا ہے اور اگر وہ کسی سبب سے جدائی ہو جاتی ہے بی اختیار او سیکا اشتیاق
 رہتا ہے اور غم و اور تعلق او سکی دلین باقی نہیں رہتا ہے اور سب طرف سے موند نہ پیر کے
 او سکی طرف مشغول رہتا ہے اور اسی حالت کو نشاط کر کی تعبیر فرمایا ہے کہ اسکو ہر یک
 میں انسگ کہتی ہیں اور اہل سلوک کی اصطلاح میں اس حالت کو اگر حق تعالیٰ کی راہ میں

رکھنی والی اس کام کی سہی بین اور اعلیٰ اور ادنیٰ کی قسم کہانی میں فرق ضرور ہے
 اسو اسطی فی تعقیب کی لائی تاکہ اشارہ ہو اس بات کی طرف کہ اعلیٰ کی سوگند ادنیٰ
 کی سوگند کی بعد سی اور ترقی ادنیٰ سی اعلیٰ کی طرف کرتی ہیں ہم یوم تر حُف الرّاحفۃ
 یعنی قسم اون جماعتوں کی اوس دن ہی کہ کاپنی کاپنی والا یعنی زمین اور پہاڑ حبش میں
 اون کی پہلی صورت ہو نکلی سی اور روحین بدون سی جدا ہو جب اون کی اور انتظام دنیا کا درہم برہم
 ہو جاوے گا تتبعہا الرّاحفۃ بعد اوس کی آدمی چھی آتی والا مراد چھی آتی والی سی دوسری مرتبہ کا
 صورت ہو نکلا ہی کہ اوس کی سبب سی پہاڑ و احین قالب میں رجوع کر نیگی اور نئی سرسین یہ عالم
 دوسری رنگ پر پیدا ہو وے گا اور اس قسم کی جواب کو مذکور نہیں فرمایا ہی اسو اسطی کہ
 قسم خود جواب پر دلالت کرتی ہی یعنی ان مرتبی والون کی دل اوس دن مختلف ہوگی
 یہ ہر جن لوگوں فی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں اون مرتبوں کو حاصل کیا ہی آرام اور چین
 میں ہوگی اور ہستی خوشیاں کرتی چہری تازی چمکتی ہوئی اوٹھینگی اور جن لوگوں فی
 خلاف مرضی الہی کی ان مرتبوں کو حاصل کیا ہی حیران اور پریشان ہوگی کہ ہمارا کیا اکارت
 کیا اور جو آج کی دن کام آوی وہ ہستی نہو جیسا کہ ارشاد فرمایا ہی قُلُوبٌ یُّؤْمِنُونَ وَاحْفَظُوا
 کتنی دل اوس دن دھڑکتی ہوگی ماری بقراری اور گہرا سٹ کی اور وہ گہرا سٹ اس طرح کی
 ہوگی کہ اوس کو تہام نہ سکینگی بلکہ اون کی چہرون سی ظاہر ہوگی کہ مونہ پر ہوا یاں اوڑتے
 ہوگی ابصارُھا کاشعۃً انکھیں اون دلون والون کی تاریک اور حیران ہوگی اور
 آرام اور چین والون کی دلون کا حال اس جگہ بیان نفرمایا اسو اسطی کہ یہاں خوف دلانا
 قیامت کی دن سی اور ڈرانا اوس کی حال سی منظور ہی اور جب معلوم ہوا کہ کتنی دل اوس دن
 بقرار اور بی چین ہوگی دہشت سی تو ڈرایا چاہی ایسا نہو کہ ہماری دل ہی انہیں میں
 سی ہو وین اور اپنی دلون کو مطمئنہ اور آرمیدہ سی یقیناً نجانا چاہی ہی اسو اسطی کہ یہ بات
 یقینی نہیں ہی بلکہ شکی ہی اور شک پر توقع اور امید نہ کہا چاہی ہی اسو اسطی کہ خوف کی جگہ

شک ہی کافی ہی اور امید کی واسطی ظن غالب ضروری اور بعضی مفسرون فی راجعہ کی
 لفظ سی زمین اور پہاڑ مراد لیتی ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں مذکور ہی ہے ہم کو حقیقت
 الاثرین والیچمال اور اودخہ کی لفظ سی آسمان اور ستاری مراد لیتی ہیں اسواسطی کہ
 زلزلہ کی بعد زمین پہٹ کی منتشر ہو جائیگی اور بعضی کہتی ہیں کہ راجعہ پہلی زلزلہ کا نام ہی
 کہ زمین اور سکی سبب سی اہل عیال کی اور اودخہ دوسری زلزلہ کا نام ہی کہ ہر چیز زمین کا
 اور سکی سبب سی ریزہ ریزہ ہو جائیگا قائلین بیان مفسرون کی اختلاف کا اب
 اسجہ باننا چاہی کہ مفسرون فی اختلاف کیا ہی تعیین ماضدق علیہ میں اون
 پانچوں صفوں کے کلمہ سورت کے شروع میں مذکور ہیں یعنی اتن بات
 میں اختلاف سی کہ مراد ان پانچوں صفوں سی کیا ہی بعضوں فی ایک ہی چیز مراد لی ہے
 اور بعضوں فی کئی چیزیں مراد لی ہیں لیکن مناسبت کا لحاظ کر کے بعضی آپس میں انکی تعلق
 اور رابطہ ہو اور ایک ہی کام میں سب مشغول ہوں اور بعضوں فی اس مناسبت کا لحاظ
 نہیں کیا ہی اور مختلف اور متفرق چیزیں مراد لی ہیں اور اسبطرح جس سورت کا شروع
 مثل اس سورت کی ہی جیسی والعا دیات اور والمرسلات او سمین ہی ہی اختلاف ہی
 اب اوس اختلاف کا بیان شروع ہوتا ہی حضرت خوفیہ قدس اللہ اسراہیم کہتی ہیں
 کہ والتاثر عات غرقا سی اہل سلوک کی دل مراد ہیں کہ اپنی نفسوں اتارہ کو جو خواہشوں
 میں غرق ہو گئی ہیں زور دینی کہنچتی ہیں اور ناشیطات سی ہی انکی دل مراد ہیں جو درگاہ
 الہی میں پہنچنے کی مشتاق ہیں کہ روک اور موانع عبادت کی انکی نفسوں سی دور
 ہو گئی ہیں اور نہایت خوشی اور سرور سی عبادت میں غرق نہ ہو یا نسل اپنی اوقات
 مشغول رکھتی ہیں اور سناجحات سی ہی دریای معرفت کی تیرنی والوں کی دل مراد
 ہیں اسواسطی کہ اوس دریای بی پایان میں غرق کرنا اور غوطہ کھانا ثمرہ مجاہدی کا ہی
 اور پہل اس کوشش کا اون احوال اور مقاموں کے پہنچ جانا اور سناجحات سی رہ دل

مراد ہیں جو اپنی مراد کو پہنچا رہے ہیں یعنی سلوک کی منزل کو پہنچ کر پہلے کی بعد قرب اور وصال کی
 انتہا کی مرتبہ کو پہنچ گئے ہیں اور نزدیک اور وصال کی میدانوں میں ایک دوسری سے
 سبقت کرتے ہیں اور مدبرانِ انفرادی کا ملوں اور مکملوں کی دل مراد ہیں کہ بعد پہنچنے کی درگاہ
 الہی میں صفات الہی سی موصوف جو کی خلق کی دعوت خالق کی طرف کرنیکی واسطی بہرہ طرف
 رجوع کرتے ہیں اور قسم کا جواب اس صورت میں یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّجِفَةُ کی پہلی مقدری یعنی
 لَتَرْجِفَنَّ إِلَى اللَّهِ مَرْضَاهُنَّ إِنَّ الصَّفَاتِ بِهَذَا الصِّفَاتِ أَوْ مَطْرُوفٍ دِينَ إِنَّ الصِّفَاتِ
 بِأَصْدِلَ إِذْ هَا تَرْجُمُہُ یعنی پہنچنے کی ابتدا کی طرف پہنچے خوشی سی اگر مصطف ہوگی ان صفاتوں سے
 اور اگر اوہ کی خلاف کر دے تو زراعتی جاوگی اور علما ظاہر کی کہتی ہیں کہ مراد مراتب سی کامل
 کرنا قوت علیہ کا ہی اور نازعات غرقانی طالب علم مبتدی مراد ہیں کہ معنی مشکل کو اپنی فکر کی
 زور سے متغیون اور شرحون اور حاشیوں کی عبارت سے کہیں کر نکالتی ہیں اور ناشطات سی
 طالب علم متوسط حال کی مراد ہیں کہ سخت مطلب کو حل کرتے ہیں اور مشکل کو آسان کرتے ہیں
 اور نشط کی لفظ نکالی گئی ہی نشط البغیر سی یہ مثل عرب میں مشہور سی یعنی اونٹ کی پاؤں
 کہول دلی اور ساجات سی شبہی طالب علم مراد ہیں کہ ہر علم کی مسئلوں کو خوب دریافت
 کر کے حکم دریا میں تیرتی ہیں اور سابقات سی بڑی بڑی فاضل باریک بین مراد ہیں
 کہ اونکا ذہن مشکل مطلب اور باریک بات کی طرف سبقت کرتا ہی اور مدبرانِ امر اسے
 کتابوں کی تصنیف کرنوالی اور قاعدونکی بنانی والی اور اصل اور فرع کی ٹیپرائی والی
 مراد ہیں اور جواب قسم کا بیان ہی اسی جگہ پر مقدری نقل از تقسیم فتح العشر
 تصنیف مولانا شاہ عبدالغفر رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی تکمیل بمعنی تمام گردانیدن
 از منتخب منافی بمعنی نیست کنندہ و باطل کنندہ از غیث اللغات
 مہارت بخت تیم و رای جہلہ بمعنی استادی از غیث اللغات صنعت
 بمعنی پیشہ و ہنر از غیث اللغات فن در استعمال فارسی بہ تخفیف نون

بمخنی ہر دو دواؤں کشتی از غیاث اللغات ارشاد بمعنی راہ بتانا موع بہ معنی باز رہاؤ
 از منتحبہ محبت شریعت شیعہ کے مطوع ہائی گردن بجائی گردا مسکن مردم در زند قیامت
 و این بفتح شین نیز آمدہ از غیاث اللغات تیسوان مقصد یہ کہ توجہ کنی تیسری کی
 ہی شاہ غلبہ الغریب صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح الغریب میں لکھی ہیں اور یہ عاثر
 اسجگہ اوس توجہ کی قسموں کا اور حالات کا بیان لکھتا ہے کہ جو صراط المستقیم سید احمد
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمیں اس طرح کی قسمیں نہیں لکھی ہیں اور اصل
 مطلب تو صراط المستقیم ہی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ پیر اپنی مریدوں کو سانس پیر
 ہیں اور جو حالات اور مقامات پیروں کو حاصل ہوئی ہیں انہیں مقاماتوں کی توجہ مریدوں کو
 دیتی جاتی ہیں درجہ بدرجہ پیر جو خدا کی چاہتا ہے پیروں کو اپنی فضل سی معلوم
 کر دیتا ہے پیر جس مقام کی توجہ دیتی ہیں تو ہی مرید کی بھی پیر کہہ دیتی ہیں کہ یہ مقام
 تجھ کو حاصل ہوا میرا قرار کرتی ہیں کہ بیشک یہ مقام بہ کو حاصل ہوا اب اس وقت میں توجہ
 دینی والی اور لینی والی کیاب ہیں اَلَا مَکْشَاہُ اللّٰہُ اَسْوَ اَھْلِیْ کہ کاملوں کی تاثیر جو دوسری
 کی اندر اثر پیدا کرتی ہے جسکو اہل طریقت کی عرف میں توجہ کہتی ہیں چار طرح سی ہوتی ہے
 فائز توجہ کی قسموں کا بیان اول تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہی جیسی
 کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس میں آوی اور اس عطر کی خوشبو سب ہمیشہ کوئی دماغ
 کو معطر کر دی بس یہ قسم سب قسموں میں توجہ کی ضعیف ہے کیونکہ اسکا اثر تہی تک
 ہی جب تک اسکی صحبت ہی بعد اوسکی کچھ باقی نہیں رہتا دوسری تاثیر القائی وہ
 اس قسم کی ہی جیسی کوئی شخص تہی اور تیل سکوری میں ڈال کر لایا اور دوسری شخص کے
 پاس آگ تہی اوسکی کوڑھن کر دیا پس خبر غ تیار ہو گیا اس قسم کی تاثیر اللہ کی قوت
 رکھتی ہے کہ سیکھنی سکھانی کی صحبت کی بعد ہی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی
 صدمہ پہنچا جیسی آندہ ہی یا مینہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہے اسو اہلی کہ تاثیر

نفس اور لطیفون کو درست نہیں کر سکتی ہی جیسی ناکاری میں تیل اور پتی اور سوری کو
 فقط شعلہ سنوار نہیں سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہی وہ اسطور کی ہی جیسی یانی کو دریا
 یا کو سی لا کر خزانہ میں جمع کرین اور خزانہ کی راہ کو حوض کی قواری تک کو ٹری کرکٹ سی
 صاف کر دین پھر خوب زور سی اوسمین یانی چوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش اور خرش
 سی چوٹنی لگی اس قسم کی تاثیر اون اگلی تاثیر ونسی بہت قوی ہی کہ نفس کی اصلاح
 اور ستہرائی لطیفون کی بھی اوسمین ہوتی ہی لیکن خزانہ کی استعداد اور راہ کی مسافت
 کی موافق فیضان ہوتا ہی نہ کوئی اور دریا کی برابر اور ان سب باتوں کی ساتھ ہی اگر خزانہ
 میں کچھ آفت یا فطور واقع ہو جاوی تو البتہ نقصان پڑ جاتا ہی چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ
 اپنی روح بالکمال کو طالب کی روح کی ساتھ خوب زور سی ملاوی کشک کی روح کا کمال طالب کی روح میں اثر
 کر جاوی اور یہ مرتبہ سب قسم کی تاثیر ونسی زیادہ تر قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم
 ہوتا ہی کہ ایک ہو جانی سی دونوں روحوں کی جو کچھ کہ شیخ کی روح میں ہی طالب کی
 روح میں سما جاتا ہی اور بار بار حاجت فائدہ لینی کی نہیں رہتی ہی سو اولیاء اللہ میں
 اس قسم کی تاثیر بہت کم پائی گئی ہی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سی منقول ہی
 کہ ایک روز آپ کی مکان پر کئی مہمان آگئی اور اس روز آپ کی یہاں کچھ کہانی کی قسم سی موجود
 نہ تھا اسو اسطی اونکو کمال تشویش ہوئی اور اونکی کہانی کی تلاش کرنی لگی اتفاقاً ایک نام نہان
 کی دوکان آپ کی مکان کی متصل تھی اس بات کی خبر پاگی ایک خان بہرہ وار ڈیوٹیا
 خوب مکلف مرغین نہاری کی ساتھ آگئی سامنی لا کر حاضر کیا آپ اوسکو دیکھ کر نہایت خوش
 ہوئی اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اوسنی عرض کی کہ مجھکو اپنا ساکر دیجی فرمایا کہ تو اس
 حالت کا تحمل نہ کر سکیگا کچھ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کی جاتا تھا اور خواجہ صاحب
 کرتی تھی جب وہ بہت سی عاجزی کرنی لگا تو ناچار ہو کر اوسکو اپنی ساتھ حجرہ میں لے گئے
 اور تاثیر اتحادی اوسپر کی جب حجرہ سی باہر نکلی تو خواجہ میں اور اس نان مانی کی صورت

شکل میں کچھ فرق باقی نہ رہتا تھا لوگوں کو بھیجتا تھا شکل پر اتھا لیکن اس قدر تھا کہ خواہ مخواہ
 تہی اور وہ ان بائی بیہوش اور سرشار القصد اس نام بائی تی تین روز کی بعد اوی مسکر
 اور بیہوشی میں وفات کی رحمتہ اللہ علیہ حاصل کلام کا یہ ہی کہ تاثیر جبریل علیہ السلام کی
 اور سچینی میں تاثیر اتحادی تہی کہ اپنی روح لطیف کو بدن کی مسامون کی راہ ہی انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن میں داخل کر کی آپ کی روح مبارک سی ملاوی اور شیر و شکر کی
 مانند گہل گل گین تو ایک عجیب حالت ملکیت اور بشریت کی درمیان میں پیدا ہوئی کہ بیان
 میں نہیں آسکتی تیسری یہ کہ در قبرین نوح کو کہ تسلی بخشی والا اور جناب کا ہوا تھا اور
 وحی کی نازل ہونی پر گواہی دی تہی اور جبریل علیہ السلام کو بھیجا تھا اور آپ کی نصرت
 اور مدد کی واسطی کرماندہ ہی تہی جلد اس عالم سی اوٹھا لیا کہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ سب اگلی
 قصی اور دوسری کام شرع کی وہی درقہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھاتا اور یاد دلاتا ہو گا اور انحضرت
 علیہ السلام کو بعد اس واقعہ کی صحبت ہی اوس سی ہمیشہ کی نہیں ہی اس واسطی گنجائش اس تمام کے باکل نہ ہو گئی اور
 بھی طور تھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین کی مقدمہ میں اہل کتاب کی بلکہ کسی اگلی
 دین والی کی تائید اور مدد شامل نہ ہو جو کہ ہوسو اکی ذات مبارک ہی سی ہوا کہ تیسواں
 مقصد آدمی کی نفسوں کی قسموں کی بیان میں شاہ عبد الغزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ بحث
 دلوئی نی اپنی تفسیر فتح الغزیر میں لکھا ہی اسی اس رسالہ میں لکھا جاتا ہی پس ہم للہ
 لا اقسیم ببقول القیامۃ قسم نہیں کہا تا ہونہیں قیامت کی دن کی اپنی
 تصویر پر آدمی کو حسرت واقع ہونی پر اس واسطی کہ یہ حسرت اوسکو دنیا میں لاحق ہو اگر تہی
 ہی اور متحیر کر دیتی ہی ولا اقسیم بالقبر اللوامۃ اور قسم نہیں کہا تا ہونہیں آدمی
 کی نفس علامت کرنیوالی کی قیامت کی واقع ہونی پر ایسا نفس جو قیامت کی قائم ہو گیا
 سبب ہی اس واسطی کہ آدمی اپنی نفس کی حقیقت سی سینچر اور غافل ہی یہ نہیں جانتا ہی
 کہ یہ نفس مجھ کو قیامت کی دن گرفتار کروا دے گا اور زبانون کی جزا چھینی کا یہی سبب ہو گا

اور قسم کہانی کی واسطی ایسی چیز چاہی کہ غائب کی مشین و مقیاسی لوازمات اور ثمرات
 سی ظاہر اور نمایان ہو تاکہ اسکی دلیل پکڑ کی مقسم علیہ کی معنوں کو سچا بانی مفسرین کو
 نفس لوامہ کی معنوں میں اختلاف ہی سو جو مفسرون میں محقق ہیں انہوں نے یون
 بیان کیا ہے کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہی لیکن اسکی تین حالتیں ہیں اگر عالم علوی کی
 طرف مائل ہو اور عبادت اور فرمان برداری میں اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت
 کی پیروی میں اسکو تسکین اور چین ہوئی تو اس نفس کو مطمئن کہتی ہیں اور اگر عالم
 سفلی کی طرف اوسنی میلان کیا اور دنیا کی خواہشوں اور لذتوں میں اور عمار اور تنگ
 استقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سی بہاگا اسکو نفس نامہ
 کہتی ہیں اسواسطی کہ روح کو بُرائی کا حکم کرتا ہے اور اگر کبھی عالم سفلی کی طرف میلان
 کرتا ہے اور شہوت اور غضب میں مبتلا ہوتا ہے اور کبھی عالم علوی کی طرف میلان کرتا
 اور شہوت اور غضب کو بُرا جانتا ہے اور اوس سی دور بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور
 اپنی تین آپ ملاست کرتا ہے اوس نفس کو لوامہ کہتی ہیں اور بعضی مفسرون نے یون
 کہا ہے کہ ہر آدمی کی بدن میں تین نفس ہیں اول نفس مقدس جسکو روح الہی بھی کہتی ہیں
 اور نَفْسٌ طَیِّبَةٌ یعنی پہونکا کہنی اسمین اپنی روح کو اسکی شامنین وارد ہے اور
 قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اسیکا بیان ہے یعنی کہہ تو کہ روح ہمارے پروردگار کا حکم ہے
 اسیکا بیان ہے اور وہ ہمیشہ یاد الہی میں مطمئن ہے اور اوسکی محبت میں مشغول
 اور اوسکی حکم فرمان بردار ہے اور دوسرا نفس منطبعہ ہے جو بدن کی تدبیر میں ہمیشہ تیار
 اور جو جو شہوت اور غضب کی خواہش کرنیوالی چیز میں ہیں انکو بالطبع چاہتا
 اور روح کو انہیں لذتوں کی حاصل کرنی کی واسطی بار بار حکم کرتا ہے اسی سبب
 سی اسکو نامہ کہتی ہیں اور تیسرا نفس ناطقہ ہے کہ ظاہری اور باطنی جو اس سے
 علم اور ادراک کو جمع کرنا اور روح کی سامنی انکو عرض کرنا اسکا کام ہے

اور اس کو نفس لوامہ کہتی ہیں اس واسطی کہ نفس نامہ سے جب کوئی امر نامناسب واقع ہو تا ہی تو
اس کو یہ لانت کرتا ہی اور گناہوں کی نیکی اور بدی نفس نامہ کو سچا تا ہی اور اس کو طہتہ ہی
کہتی ہیں اس واسطی کہ روح کی وسیلہ سے جو ہر کہ حقہ اور صادقہ ہیں ذہنی اسیر الہام ہوتی
ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا ہی کہ قیامت کی دن ہر نفس لوامہ
ہو گا اور اپنی تین لانت کر گیا اس واسطی کہ اگر نیک ہی تو اسیر اپنی تین لانت کر گیا کہ نیک لوامہ
اور کیون کی اور بعضی اپنی وقتوں کو بیعائدہ کیون گنوا یا اور اگر بد ہو گا تو اپنی تین اسیر
لاست کر گیا کہ کیون بُرائی کی مینی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جنت والوں کو کسی
چیز کی حسرت نہ ہو گی مگر ایک چیز کی جو دنیا میں کوئی ساعت ہی یاد الہی کی گزری ہو گی اور حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا ہی کہ دنیا میں ہی ایمان طر آد میکا ہی نشان ہی کہ ہمیشہ
اپنی لانت میں رہی اس واسطی کہ کوئی آدمی تفسیر سے خالی نہیں ہی پھر وہ تفسیر معرفت
الہی اور اسکی مبادی میں ہو یا عبادت اور تقوی میں یا اسکی شرائط اور آداب میں ہو
اور بعضوں فی یون فرق بیان کیا ہی کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیائے کاملین کی ہیں
جنہوں فی حق تعالیٰ کی یاد اور اسکی محبت میں چین اور اطمینان پیدا کیا اور دوسروں
اور ظرو کی کشکش سے خلاصی پائی ہی اور نفس مطمئنہ صالح ایمان داروں اور بارہو کا نفس
ہی اور نفس لوامہ گنہگاروں تابع اور تفسیر واروں نادم کا نفس ہی اور نفس نامہ کافروں کا
نفس ہی اور اذن فاسقو کا جو فسق پر اڑ گئی ہیں اور بعضوں فی یون کہا ہی کہ نفس لوامہ
مستقیو کا نفس ہی جو دنیا میں گنہگاروں کو لاست کیا کرتی ہیں اور آخرت میں ہی لانت
کرتی اور حق یہ ہی کہ آدمی کی نفس کی پیدایشی یہ بات ہی کہ لاست اور مذمت کرتا ہی
کسی طرح کا ہو اچھا ہو یا بُرا چنانچہ اوپر تفسیر میں گنہ چکا ہی یہ جو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
فی فرمایا کہ اوپر تفسیر میں گنہ چکا ہی یعنی سورۃ الفجر میں وہ مطلب یہ ہی جو گنہ چکا ہی ابھی کہ
سمجھ لیا جا ہی کہ نفس انسانی کو قرآن مجید میں تین صفتوں ہی موصوف کیا ہی آثار اور لوامہ

[illegible]

اور مٹنہ مار کی صفت ہی کافرون اور فاسقون کی نفس کے کہ کفر اور فسق سی منہ نہیں پہنرتی
 اور اوکا نفس اونکو ہر وقت اونہیں کانوں کی طرف رغبت دلاتا ہی اور لوگ اکی اون گنہگار دن کی
 نفس کی تعریف ہی کہ وہ اپنی بڑی پرندست کہنچی ہین اور گناہ ہو جانیکے بعد اپنی کو آپ ملاست کرتی ہین کہ یہ کام
 مینی کیون کیا اور بہت بر کیا اور مٹنہ ہونا انبیاء اور اولیاء و صحابہ کرام کی صفت ہی کہ ایمان اور طاعت اور ذکر اور
 مین حق کی اطمینان رکھتی ہین اور کشکس سی خود ہشون کی اور خطرات سی گناہون کی انکی احوال
 پر گندہ اور اونکی اوقات مکر رہین ہو سکتی اور بعضی کہتی ہین کہ انار کی ہر نفس کی صفت ذاتی ہی
 کہ شہوت اور غضب کی وقت اور عقل اور شرع کی حکم پر ظہور کرتی ہی اور لوگ یہی ہر نفس
 کی صفت ہی مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کی طرف رجوع کری اور خیر اور شر کو پہچانی اور اطمینان
 بھی ہر نفس کی صفت ہی مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کی اجزا پر غالب ہو جاتا ہی اور حضرت امام حسن
 بصری رضی اللہ عنہ فی فرمایا ہی کہ ساری نفس قیامت کی دن لوٹہ ہوگی اور آپ کو ملاست کیگو
 کہ طاعت تو فی زیادہ کیون نکلی اور گناہ کیون کیا اور ہر چیز کہ اصل مین وقت اس بند اور نجات
 کا وقت فرع الکر کا ہی کہ قیامت کی روز ہوگا لیکن نمونہ اسکا وقت حرنی ہر موئن کی ظاہر
 ہوتا ہی چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سی مینی سنایا کہ جب با ایمان آدمی کو اجل آتی ہی تو سربانی او سکی فرشتی خوبصورت خوش
 لباس معطر آتی ہین اور کہتی ہین اسی جان بحق کہ میدہ خوشی اور آسانی سی نکل آگے تیرا یہ دو گار
 تجھسی خوش ہی یہ بات سنکر مسلمان کی جان کمال خوشی سی نکل آتی ہی اور ایک عالم اسکی
 خوشبو سی معطر ہو جاتا ہی اور فرشتی اسکو رشتی معطر کیر دن مین لیجاتی ہین اور دروازہ
 آسمان کی کھل جاتی ہین اور دہانکی دربان مرحبا کہتی ہوی استقبال کرتی ہین اور اسکی
 واسطی بخشش طلب کرتی ہین اور اسکو عرش معلیٰ کی نیچی لیجاتی ہین کہ اللہ تعالیٰ کو مسجد
 کردی اور حضرت میکائیل کو جا ہوتا ہی کہ اس جان کو مسلمان اور نیکو کار دن کی ارواح کی
 مقام مین داخل کرو اور اسکی قبر کو فراخ کردو کہ آرام اور راحت او سکو پہنچتی رہی اور اسکو

لکھو کہ اگر ہم سی موسیٰ کی دوہن کی مانند کہ اسکو کوئی بد خواب نہیں کرتا اور کافروں کی مانند
 اوسکی برعکس معاملہ واقع ہوتا ہی مقسم علیہ یعنی قسم کہانی کی اور اوسکی شرح کچھ نہیں کہنا
 از قیامت بتیسواں مقصد و سوسہ کی بیان میں مشکوٰۃ شریف کی شرح ہندی بطور حق
 جواب طلب الدیخاکی جو شاگرد خاص مولوی اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کی ہیں اسکو
 لکھا جاتا ہی مراد و سوسہ سی یا تین و لکی اور شیطان کی ہیں کہ باعث ہوں کہ فرار و گناہ کی اور
 فکر کو الہام کہتی ہیں اور و سوسہ دو و سہم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ اگر
 بی اختیار نقش میں آجاوی اور اسکو با جس کہتی ہیں پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے
 اور سب پہلی امتوں سی یہی پر جب پھیری اور خلیان ہووی و لکین اور اسکو خاطر کہتی ہیں وہی
 اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ و سوسہ و لکین پر ہی اور باقی رہتی اور دوام
 اور اصرار ہو او سیر و ہمیشہ و لکین خلیان کری اور خواہش کرنی اوسکی کی ہووی اور لذت اور
 محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہیں یہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی
 اور مواخذہ نہیں استر اور بدون عمل کی نامہ اعمال میں ثبت نہیں ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر ہی
 کو باز رہی اوسکی مقابلہ میں نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی و سوسہ
 بات نفس کی ہی اور عزم بالغرم ہی دیکھا اور سیر کہ کوئی مانع اوس سی نہیں ہی مگر نہ میر ہوتا ہوتا
 کا خارج میں اور اوسکی نفس میں کہ اوس سی کراہت اور نفرت نہ ہووی اگر اسباب با فعل
 موجود ہووی تو الذبح کر سی اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن تہ فعل سی کہ نفسی جتنا کہ لکین ہے کہ گناہ ہی
 اور جب اوسکو کر گناہ زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ قسم ان افعال کی ہی کہ اعضا سی واقع ہوئی
 میں متلاذنا وغیرہ اگر و سوسہ اوسکا اوی تو مقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق و لکی ہیں
 متلاذری عقیدہ ہی اور اعمال و لکی معنی صمد وغیرہ امین داخل نہیں اوسکی ہمیشہ استر اور ہی
 مواخذہ ہوتا ہی لہذا ذکر الفخر من شروح مشکوٰۃ والا علی القاری حدیث حسن ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مجاوز عن امری ما وسوست بہ

صَدُّوهُمْ أَلَمْ تَعْمَلُوا بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمُ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ تَرْجِمُ رَوَايَتِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سِی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ فی معاف کی امت میری سی وہ چیز کہ
 بطریق وسوسہ کی آتی ہی دل میں آوے جب تک کہ نہ عمل کریں نہ ناتہ او سکی یا نہ بولیں روایت
 کی یہ بخاری اور مسلم **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَيِّدِي**
الشَّيْطَانُ أَحَدُكُمْ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ ذَاكَ فَإِذَا
يَاغِيهِ فَلَيْسَتْ عِزٌّ بِاللَّهِ وَلَيْسَتْ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت اوہیں سکی کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی آٹا ہی شیطان ایک تمہاری کی پاس ہی کہتا ہی کسی پیدا کیا کسی پیدا کیا یعنی آسمان
 و زمین وغیرہ یہاں تک کہ کہتا ہی کسی پیدا کیا رب تیر کو پس جبکہ پہنچی اسکو چاہی کہ کیا کری
 سنا اللہ کی اور باز ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی فائے عرض اوں و ہوشی
 اوکی یہ ہوشی کہ غلطی اور کفر میں ڈالی اللہ قدم پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی اوسے کون پیدا کریگا
 اور باز ہی یعنی اس خیال کو چھوڑ دی اور اور شغل میں مشغول ہوا اور اوہنا مجلس سے اور دنیا
 حالت کا اثر تاثر کہتا ہی اسکی دفع میں اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنی کی یہ ہی کہ مشغول ہو سنا
 ریاضت نفس کی اور پاک کرسی دلکو تعلقات اور ماسوی اللہ ہی اور نرمی پناہ چاہنی زبان
 سی کافی نہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہی حدیث **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حَمِيمًا
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنَا إِلَى الْوَسْوَاسَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 ترجمہ روایت ہی بی بی عباس کی سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اوکی بالکلیت نفس پس
 کہ تحقیق میں پاتا ہوں دل اپنی میں ایک چیز یعنی وسوسہ اللہ یہ کہ ہو جاؤں میں کوئی
 بہت بہتر ہی طرف میری اس ہی کہ بولوں نہ سنا او سکی یعنی نہایت بُری ہی وہ بات فرمایا
 میری واسطی اللہ کی وہ اللہ کہ میر دیا امر او سکی کو طرف وسوسہ کی روایت کی یہ ابو داؤد
فَانْدَه یعنی وسوسہ ہی دلیل رکھا اور بولنی اور عمل کرنی نہ دیا تا مواخذہ ہوتا او سیر

اور یہ تو معارف ہی تہمتیں ہوں مقصد یہ کہ رکوع اللہ تبارک و تعالیٰ والآخرین آخر تک
 لکھا جاتا ہی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر ہندی سی کہ نام اوسکا موضح القرآن
 ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی مشکوٰۃ شریف کی شرح میں لکھا ہی کہ ہکون دون میں
 اللہ تبارک و تعالیٰ والآخرین کی تفسیر میں ایک رسالہ ہم پہنچا ہی ہر اوہوں کی باشد اتوں
 کہہ کی مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہی شیخ مدوح فی جواب دس رسالہ کی عبارت مشکوٰۃ شریف کی شرح
 میں لکھی ہی وہ عبارت یہاں لکھی جاتی ہی اور کہ عبارت کتاب تکمیل الایمان شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی کی جو عقائد اہل سنت و جماعت کی تہذیب کی ہی اور مناسب اسجگہ کی ہی وہ حد
 ہی اس مقصد میں لکھی جاتی ہی التوحید تو بیچ عرف عام کی ساتھ معنی روشنی کی ہی اور شیخ
 اسم اللہ کی ساتھ معنی روشن کرنوالی کی ہی اسو علی کہ اللہ تعالیٰ روشن کرنوالا ہی اسمائون کا
 ساتھ ستاروں ثوابت و سیاروں کی اور روشن کرنوالا دون مؤمنون اور خالقوں کا ہی جو
 ایمان و طاعت اور اخلاق اور معارف اور صفات کی توحید علی توحید ہی اللہ تبارک و تعالیٰ
 تبارک و تعالیٰ توحید ہی اور روشنی کی راہ دکھاتا ہی اللہ تعالیٰ طرف توحید ہی کی جسکو چاہا ہی
 اور نزدیک خاص لوگوں کی توحید عبارت ہی اوس چیز سی کہ ظاہر ہو ساتھ اپنی اولیاء کرنوالی
 غیر اپنی کو فارسی اس عبارت کی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی لکھی ہی وہ یہ ہی و نیز جو
 توحید عبارت است از چیز کہ ظاہر ہو و مخدوہ ظاہر نہ ہو و غیر حوزہ اور جب مقابلہ کیا جاویں وجود کی تین
 ساتھ عدم کی ظہور خاص وجود کی تین ہوی اور پوشیدگی خاص عدم کی تین اور کوئی چیز
 تا ایک زیادہ عدم ہی نہیں ہی پس وہ کوئی کہ پاک ہو عدم ہی بلکہ امکان عدم ہی ہے
 ہوسکتی عدم ہی اور باہر لاہو الا ہو وی حقیقتوں کی تین اندیزوں عدم کی سی یعنی تہوں
 ہی لاتی زیادہ ہی غیر اپنی سی کہ نام رکھا جاویں اوسکی تین توحید اور وجود ایک توحید
 کہ فاضل ہی اور سب چیزوں کی اور سب اوسکی ذات کی توحید ہی اللہ تبارک و تعالیٰ
 یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اسمائون اور زمین کا اور اسوقت میں ایک رسالہ شیخ تفسیر اس آیت کریمہ کی

ظہور میں آیا ہی کہ متکفل ظاہر کرنی پسیدہ و نور و ظاہر کرنی نور و کما ہلوی اور ساتھ اللہ ہی کی ہی
توفیق اور بندہ کو چاہی کہ اندھیر و طبیعت اور کد و نور و نفس کی سی باہر لگا چنا نور و
شکوہ راہ بتانی اور چراغ شریعت کا روشن کر کی ساتھ نور علم کی نیلک بدسی جدا کری اور حیرات
شیطانی اور نفسانی کو ملکانی اور زمانی سی جدا کری بزرگوں کی کہا ہی کہ جو حال کہ نتیجہ علم کا
نہو اگر گناہی حال بڑا ہو نقصان اور سکا قطع سی زیادہ ہی اور جو کوئی رعایت علم ظاہر اور
آداب شریعت کی چھوڑتا ہی حقیقت نور کی بیج دل او سکلی نہیں آتی ہی اور نیلک جو ہوتا ہی
کہ روشن ہو وی ساتھ نور ایمان اور عرفان کی اور ظاہر کرنی والا ہو احکام دین کی تین اور ساتھ
ریاضت اور مجاہدہ اور ترکیف نفس اور تصفیہ نول اور تخلیہ روح کی اور بقایچ نور الا نور فنا کرنی
اندھیر و بشریت کی کر کی اور بقا ساتھ نور الا نور کی حاصل کر کی عین نور کا ہو جا وی اللہم
اعطینی نوراً و اعظم لی نوراً اسی اللہ دی چھو نور اور بڑا کر نور میرا اللہ ادا دینی ہدایت رستہ
بتانا اور منزل مقصود کو پہچانا رستہ بتانی والا سب رستی چلی والو نکا وی ہی جو کوئی رستہ
دنیا کا چلتا ہی رستہ بتلانی والا وی ہی اور جو کوئی رستہ عقبی کا جاتا ہی رستہ بتلانی والا وی
اور رستہ پہنچنی کا بیج جناب قرب او سکلی کی جاتا ہی رستہ بتلانی والا حیات یعنی کششون
عنایت کا وی ہی بیت گر چراغ لطف تو راہ نماید از کرم قافلہ ہای شب روان پی
نبرد و شہر کی معنی میت کی یہ ہیں اگر چراغ مہربانی تیر کا اور وی مہربانی کی راہ نہ دکھلاو
قافلہ رات کی چلی والی منزل کو نہ پہنچن گی اور اقسام ہدایت اللہ تعالیٰ کی منحصر نہیں ہیں
اللہ ہی اعطی کل شیء خلقہ ثم ہدنی لرحمہ جس دی ہر چیز کو او سکلی صورت پہراہ پہچانی
جیسا کہ طفل کو وقت باہر اینکی شکم سی ساتھ چوستی پستان کی ہدایت کی اور مرغ کی بچ کو ساتھ
محر دباہر اینکی اندھی سی ساتھ چچی دانہ کی راہ بتاتا ہی اور شہد کی مہی کو ساتھ بتانی گہر کے
اور شکل چہہ کو نو کی کہ خوبصورت شکلوں کی ہی ساتھ او سکلی راہ بتاتا ہی اور شرح اسکی دور
اور دلا ہی اور بہتر اور بڑی ہدایت بتلانی ساتھ اوس رستہ کی کہ پہچانی والا ہو بیج

جنتوں نعیم اور دیکھنی وجہ کرم اوسکی کی اور سید لکرنایچ باطن خاص بندوں کی نور و توفیق
اور سیدوں تحقیق کی سی کہ سب ہدایت کا ہی ساتھ طاعت اور معرفت کی اور بہترین
بندوں کی ساتھ تعلیق جو کچھ فی اور موصوف ہونی ساتھ اس اسم کی انبیاء اور اولیاء و علما
ہیں کہ ساتھ تلامذہ والی خلق کی ہیں ساتھ رستہ مستقیم کی اور طریق توفیق مضبوط کی خاص کر کی سید
الانبیاء و خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ علیہم السلام
الرحمن و رحمتہ علیہم السلام و قضا و قضا و قضا المستقیم صراط الدین انعمت
علیکم المقصود علیہم ولا الشا لکن محمد بن اسماعیل ہدایت کر نیوالی رستہ حق کی زندہ
کر نیوالی علوم دین کی اسی اللہ توفیق دی ہوگا اور بلا ہوگا راہ سید ہی راہ اولیٰ جن پر توبہ
مفضل کیانہ میں بعض ہوا اور نہ بہکنی والی ذوالنون مصری کی کہا قدس سرہ یعنی پاک کری
اللہ تعالیٰ بیدار و کھاتین چہرین حضرت عارف کی ہیں تنگدلی اور تکلیف غمزدہ لوگوں
کی کہولنا اور نعمتین اللہ تعالیٰ کی خالقوں کو یاد دلانا اور ساتھ زبان توحید کی سبیل انوں
کو خدا کا رستہ بتلانا یعنی نائل کرنا انکا دنیا سی طرف دین کی اور معاش سی طرف معاد کی
مکمل الایمان میں لکھا ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی کہ امام اعظم
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی نقل ہی کہ سورتہ رب العزت کو خواب میں دیکھا مینی اور ابن سیرین
کہ بڑی تابعین میں اور مشہور ائمہ اہل بیت خراب میں سی ہیں کہتی ہیں کہ جو کوئی خدای تعالیٰ
کو خواب میں دیکھی بہشت میں آویگا اور ہر غم اور اندوہ سی تجات پاویگا اور حقیقت میں
مشاہدہ قلبی ہی نہ دیکھنا انگہ سی اور اگر انگہ سی دیکھی کوئی مثال اوس سی دیکھی ہوگی اور
حق تعالیٰ کی تین مثل نہیں ہی مگر مثال ہی مثل اور چیز ہی اور مثال اور چیز مثل میں
برابر ہی بیچ تمام صفوں کی کہتی ہیں اور بیچ مثال کی برابر ہی بیچ صفوں کی شہرہ میں
ہی جیسا کہ عقل کو آفتاب کہتی ہیں اور سب صفوں میں مثل اوسکی نہیں ہی اور باوجود اوسکی
آفتاب کی تین مثال عقل کی کہتی ہیں ساتھ مناسبت اوسکی جیسکہ محسوسات کہلنی ہوا۔

ساتہ نواز آفتاب کی بین کہلنا عقلی چیز و نکاح ساتہ عقل کی ہی شہرہ مناسبت بیچ مثال ہو نیکی کنایت
کرتی ہی جیسا کہ بادشاہ کی تین تیشل ساتہ آفتاب کی کرتی ہیں اور وزیر کو ساتہ چاند کی اگر کوئی
آفتاب کو خواب میں دیکھی تعبیر اوسکی وہ ہی کہ بادشاہ کو یاویگا اور اگر چاند کو دیکھی تعبیر اوسکی
یا نا وزیر کا ہی اور حق سبحانہ و تعالیٰ فی فرمایا ہی مثل نوذہ کہ مشکوٰۃ فیہا مضیاج اور وہ اللہ
تعالیٰ پاک ہی اس ہی کہ چراغ اور شیشی اور چراغ اذان اور درخت اور زیت مثل اوسکی ہودی
اور قرآن شریف کی تین ساتہ رسی کی تیشل کی ہی اور شک نہیں ہی کہ قرآن شریف مثل
رسی کی نہیں ہی بلکہ ایک مثال ہی اوس سی اور عالم خواب کا عالم مثال کا ہی
اور کیفیت دیکھنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اسطور پر ہی اور تمام تحقیق اس کلام
کی بعضی رسالوں امام مجتہد الاسلام کی سنی چاہی دھونڈنا مشکوک معنی روز نہ
منہج کہ در و چراغ و قندیل گزارند از منتخب یہ جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ فی لکھا ہی اپنی کتاب تکمیل الایمان میں کہ کیفیت دیکھنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بھی اسطور پر ہی یہ مجمل لکھا ہی اور کتاب تحقیقات میں خواجہ محمد یار سا
رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بیان کیا ہی اور اس عبارت کا ترجمہ زبان اردو میں اسوہ سطر
آجکے نہیں لکھا ہی کہ یہ جگہ بہت باریک ہی بعینہ عبارت کتاب تحقیقات کی لکھدی ہی تاکہ محال
سیکی اس خیر خواہ ہی گفتگو کی نہ ہی اگر کوئی اس مقام میں گفتگو کری تو خواجہ محمد یار سا رحمۃ اللہ علیہ
سی کر گیا وہ عبارت کتاب تحقیقات کی یہ ہی حق سبحانہ تعالیٰ بہ بی نیازی موصوفت و قدیم
والامکان ست و اور اماند و مثل فی پناہ ہمہ نیازمندان ست بکفایت صمدیت حاجات بندگان بدہر
و بندہ محدث و مکانی و مقید بہت و قید بندگی بنا بر این معنی گویند کہ رویت در دنیا چشم نہر ممکن
نیست و از قبیل محالات ست اما چشم دل ممکن ست و آن وقتی میسر شود کہ دل از اوصاف و سمیر و ن
آید و بمقام مؤلف قبل آن حق اؤا برسد و حیات قریب دل اور از زندہ گردانند ہر گاہ کہ آئیت
دل را در برابر آفتاب آن جمال بدارد عکس جمال در آئینہ دل تباہ و بیخود بان جمال بنیاد گردد

وگفته اند دل در دنیا حق سبحانہ را چنان بشیر کہ چشم در آخرت گما قال عمر رضی اللہ عنہ
 مراکت لربی یعین قلبی ترجمہ چنانکہ فرمود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ خداوند تعالیٰ از دیدم زمین
 پروردگار خود را پیشتر دل خود را تفرق در تربت عبودیت و منازل اقرب بہت عوام در آخرت خدای
 سبحانہ چنان می بینند کہ اولیا و دنیا می بینند و اولیا و آخرت چنان می بینند کہ انبیاء و دنیا
 می بینند و انبیاء در آخرت چنان می بینند کہ پیغمبر باورد دنیا می بیند و دیدار خدای سبحانہ
 در آخرت میان انبیاء گذشتہ و پیغمبر برابر نباشد کاشف سائر غیب و عبادہ ترجمہ تشریک کرده
 شود در ان غیرا و عبارت از انت اسی مقصد میں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرحی
 اس عاجز کی کہ عبارت لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے کہ خطرات شیطانی اور نفسانی کو ملکاتی
 اور رحمانی سے جدا کری تو اس جگہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی جمل لکھا ہے اب جانا چاہی
 کہ دل کی سیج میں ایک بات آن کی پڑتی ہے کہ یہی اللہ کی طرف سے کہیں فرشتہ کی طرف سے
 کہیں نفس کی طرف سے کہیں شیطان کی طرف سے جو موافق شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 دلیں بات آگے پڑی وہ اللہ کی طرف سے ہے یا فرشتہ کی طرف سے بطور نصیحت کی اور جو
 غیر شرع باتیں دلیں پڑیں تو انہیں نفس کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے اور جو غیر شرع
 باتیں جو بھی دلیں پڑتی ہیں اس طور پر ہوتی ہیں کہ فلائی آدمی کو مارا خون کر ڈال اور فلائی آدمی کا مال لے
 اور فلائی آدمی کی غیبت کر اور فلائی آدمی کو مارا کہو اور فلائی آدمی پر غصہ کر اور فلائی عورت
 سے فلائی کی معرفت ملنے کی تدبیر کر اور فلائی امر و نہی سے فلائی آدمی کی معرفت ملنے کی تدبیر کر
 اور جو غیر شرع باتیں ہوں وہی ہذا القیاس اب جانا چاہی کہ پہلی آدمی کی دلیں ایک بات
 پڑتی ہے یہی پیر زبان سے نکلتی ہے اور موافق شرع کی جو دلیں بات پڑی جیسی نماز و روزہ
 حج و کعبہ قرآن کی تلاوت و عبادہ و ذکر فکر کسی پر ظلم نہ کرنا کسی کی غیبت نہ کرنا کسی کو ایذا
 نہ دینا اور جو عبادت کری اللہ ہی کی مدد ملے گی اور کسی کی دہن ملے گی اور امر و نہی اور
 نامحرم عورت سے بچنا اور اون کی طرف نہ دیکھنا اور جو پہلی دفعہ نظر پڑ جاویں ناگاہ وہ

شریعت میں معاف ہی اپنی قصد سے سیر نہ دیکھی اور جو موافق شریعت کی دلیلیں کوئی بات پڑی
 خدا کی طرف سے ہی یا فرشتہ کی طرف سے اور جو موافق شریعت کی دلیلیں کوئی بات پڑے
 و علیٰ ہذا القیاس اور جو بات کہ خدا کی طرف سے یا فرشتہ کی طرف سے دلیلیں پڑی اور جو
 الہام کہتی ہیں اور جو بات کہ نفس کی طرف سے یا شیطان کی طرف سے دلیلیں پڑی اور جو
 دوسرے اور خطرہ کہتی ہیں اور اس خیر خواہ فی تو یہاں ضروری قدر لکھ دیا ہے کہ جس سے چھٹکارا
 ہی نہیں تھا اگر اس کی کوئی تفصیل چاہی یعنی روحانی اور ملکائی اور نفسانی اور شیطانی کے
 کہ انہیں نفسانی اور شیطانی خطرہ سے دور رہی اور روحانی اور ملکائی کی طرف رجوع کر لی اور
 اگر کوئی معلوم کرنا چاہی کہ روحانی خطرہ کس طرح کا ہوتا ہے اور ملکائی خطرہ کس طرح کا ہوتا ہے اور نفسانی
 خطرہ کس طرح کا ہوتا ہے اور شیطانی خطرہ کس طرح کا ہوتا ہے تو اس کی تفصیل منہاج العابدین
 جو کتاب امام محمد غزالی صاحب کی ہے اوسمیں دیکھ لی جو کوئی اوسمیں دیکھ گیا انشاء اللہ تعالیٰ
 خاطر خواہ اوسکی تسلی ہو جائیگی اللہ نور السموات والارض مثل نور کسکوۃ فیہا
 مصباح المصباح فی رجاۃ الزجاۃ کا تھا لوگب دبر ی یوقد من شجر مبارکۃ
 ربیوتۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکادسربھا یضیء وکولم تمسۃ ناکونوۃ فی نور
 یھدی اللہ لیفرہ من نیشاۃ و یضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیء علیم
 ترجمہ اللہ روشنی ہی آسمانوں کی اور زمین کی کہاوت اوسکی روشنی کی جیسی ایک طاق
 اوسمیں ایک چراغ دہر ایک شیشہ میں شیشہ جیسی ایک تارہ ہی ہمکنایتیل جلتا ہے اوسمیں
 ایک برکت کی درخت سے وہ زیتون ہی نہ سورج بگلی کی طرف نہ دھوپ کی طرف لگتا ہے
 اوسکا تیل کہ سلگ اوٹھی ابھی نہ لگی ہوا اوسلوگ روشنی پر روشنی اللہ راہ دیتا ہے اپنی
 روشنی کی جسکو چاہی اور بتاتا ہے اللہ کہاوتیں لوگوں کو اور اللہ سب چیز جانتا ہے فائدہ
 یعنی اللہ سنی رونق اور بستی ہی آسمان و زمین کی اوسکی مدد نہ ہو تو سب ویران ہوجاویں
 اور اللہ کی روشنی کی کہاوت ابن عباس نے کہا یہ مومن کی دلیلیں روشنی ہی کتنی

پردوین ایک سی ایک تیر و تھی رکھتا ہی سب سی اندھا داسا ہی اور تون نہ شرق کا نہ
 غرب کا یعنی باغ کی بیج کا نہ صبح کی دھوپ کہاوی نہ شام کی خوب ہوا اور چکنا ہی یا بیغیر
 فرمایا کہ دکانور ملتا ہی اوشی وہ ملک خوب میں پیدا ہوئی نہ مشرق میں نہ مغرب میں
 اور کاتیل بنی لگ سنگتی کو تیار ہی یعنی ٹوسن کی دلمین بی ریاضت او کی صحبت سی روشنی
 پیدا ہوتی ہی الکی فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہی اس سی کہ جن مسجد دن میں کامل لوگ مسجد کی
 کرتی ہیں صبح و شام وہاں گاہری فی بقوت اذن الله ان کرع وید کر فیہا اسمعہ
 یسبح لہ فیما بالعدو والا صلا فی رجال لا لہم حیارہ ولا یبع عن ذکر الله
 و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ یحافون بنی ما سئل فیہ القلوب والا نبأ امرہ
 لیخبر یقہم الله احسن ما علی او ینید صم من فضیلہ واللہ یوزق من یشاء بغیر
 حساب ترجمہ اہل گہرون میں کہ اللہ فی حکم دیا او کو بلند کر گیا اور وہاں اوسکا
 نام پڑھنی کا یا کرتی ہیں اوسکی زبان صبح اور شام وہ مرد کہ نہیں خاقل ہوتی سو دگر نے
 میں بیچنی میں اللہ کی یاد سی اور نماز گہری رکھنی سی اور زکوۃ دینی سی دگر کہتی ہیں اہل
 حبسین اولی جاویدگی دل اور انکھین کہ بلادی او کو اللہ او کی بہتری بہتر کام کا اور بہتری
 دینی او کو اپنی فضل سی اور اللہ روزی دیتا ہی جسکو چاہی بشیاف امدہ ایمان کی
 برکت سی ٹوسن کو نیک عمل کا بلا ہی اور بد عمل مخاف اور کفر کی شامت سی کافر کو بد عمل کی
 سزا ہی اور نیک عمل خراب نہی فرمایا کہ بہتری بہتر کام کا واللہ ینکسر و اعما لکم
 کثیرا یقیعہ یحسبہ الظن ان ما یحیی اذ اجاؤہ کم یحیی و شیاء و وجد اللہ
 غنی و فوفیہ حسابا واللہ مشرف الخسایہ ترجمہ اور جو لوگ منکر ہیں او کی کام
 جنسی ریت جنگل میں پیاسا جانی او کو پانی یہاں تک کہ جیب پہنچا او سیرا دیکر کہ نہ پایا
 اور اللہ کو پایا اپنی پاس پس پہرا دیکر پہنچا دیا او سکا لیکھا اور اللہ جلد لینی والا
 حساب فائدہ کافر و طر علی ہیں ایک غیب کی طرف تاکتی رہے کہ اللہ کا دین چھوڑی ہیں

علامہ زہین کٹر تھے ہیں یہ اونکی کہاوت ہے ریت کو پانی سمجھ کر دوڑی وہاں پانی نہ ملا آخرت
 میں اپنی گناہوں کی سزا ملی دوسری وہ ہیں جو دنیا میں غرق ہیں یا پھر پوچھتی ہیں اونکی
 کہاوت اکی فرمائی اون پاس ریت ہی نہیں اندھیری میں بند ہو رہی ہیں او کھٹکتی تھی
 بحر میں یخشہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب طلت بعضہا فوق بعض
 اذا اخرج یدہ لم یجد یرکبھا ومن لم یجعل اللہ لہ یداً فمالہ من ثمر ترجہ
 یا جیسی اندھیری گہری دریا میں چڑھی تھی ہی اسی کی پل اور ایک لہر اوسکی اوپر بدلی اندھیری
 میں ایک پر ایک جب نکالی اپنا ماتہ لگتا نہیں کہ اوسکو سوچھی اور جسکو اللہ نے نہ دی روکے
 اوسکو کہیں نہیں روشنی اب جانا چاہی یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی یہ کہدی اللہ
 لنور من کیشاؤ ترجمہ اللہ راودیتا ہی اپنی روشنی کی جسکو چاہی اب سلمان متھی
 ارادی کرنیوالی کو سبچ راہ خدا کی چاہی کہ نا اسید تہو ہی اللہ تعالیٰ سی کہ یہ نور کیسی
 محمی بلکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ترجمہ مت نا اسید ہو رحمت
 اللہ کی سی پیر اللہ تعالیٰ فرمایا ہی فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ترجمہ
 پس تحقیق ساتھ سختی کی آسانی ہی تحقیق ساتھ سختی کی آسانی ہی اور پھر فرمایا ہی
 یا کبر و روجل و علی شانہ و الذین جاہدوا و انبتنا للہد یہم سبکاً و ان اللہ
 لمح المحسنین ترجمہ اور جنہوں نے محنت کی ہماری واسطی ہم سوجھا و نیکی انگوائی
 راہین اور شیک اللہ تعالیٰ ساتھ ہی نیکی والوں کی اور فرمایا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فی جسیا کہ اوپر
 اس رسالہ میں ذکر ہو چکا ہی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بدین اور جو فقیہ نہوا
 اور صوفی نہوا پس زاپہ خشک ہوا اور جہنی دونوں حاصل کی پس محقق ہوا یہ عبارت جو امام
 مالک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بدین
 اور جو فقیہ نہوا اور صوفی نہوا پس زاپہ خشک ہوا اور جہنی دونوں حاصل کی پس
 محقق ہوا امام مالک صاحب کی اس قول کی تحقیق کو انشاء اللہ تعالیٰ تیس برس کا عرصہ ہوا

بیوگیا اس عاجز فی ایک بڑی عالم سی کہ دیندار اور تقویٰ دار تھی اور باطن کی طریق میں ایک
 بڑی بزرگ کی خلیفہ تھی اونی کی تھی اور طرہی سوال کیا تھا کہ یہ جو لوگ مرید ہوتی ہیں
 کسی بزرگ کی ذکر فکر اور مراقبہ مریدوں کو سکھاتی ہیں یا اور جو کچھ لوازمات مریدی کے
 ہوتی ہیں وہ پیر مریدوں کو سکھاتی ہیں اور مرید پیر کی بتائی ہوئی کو کرتی ہیں مریدوں
 بطرح طرح کی حالات آتی ہیں پھر اس کترین خلائق فی مولوی صاحب مدوح سی عرض کی
 کہ یہ جو لوگ مرید ہوتی ہیں ایک دوسری بزرگ کی تو اکثر تو یہ فقیہہ نہیں ہوتی جب فقیہہ
 نہ ہو تو یہ زندگی ہوئی اس امر میں وہ کچھ فرمائی کہ جو مرید فقیہہ نہ ہو وہندقی ہوتی سی
 بیچ جاتی اور مرید کو کتنا ظلم پڑھنا چاہی کہ زندگی ہوتی سی چھکارا پائی اس عاجز کی سوال کا
 جواب ان عالم دیندار فی اسطرح فرمایا کہ اول تو فقیہہ او سکوکہ تھی جسکو سب ظلم دین کا تھا
 تھا جیسی صرف دھوکا علم اور لغت کا اور تفسیر حدیث اصول اور عقائد اہل سنت و جماعت کی
 کتابوں کا اور قیاس جو مجتہدین کی کیا ہی اور جو دین کا علم ہو و علی بذالقیاں یہ سب علم
 جو ایک آدمی جانتا تھا او سکوکہ فقیہہ کہتی تھی اور اب اسوقت میں جو فقیہ کی کتابیں پڑھائی
 جیسی کتر قدوری شرح وقایہ ہادیہ و علی بذالقیاں او سکوکہ فقیہہ کہتی ہیں پھر فرمایا او نہوں
 کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کوشش کرتا ہی جیسی کہ مرشد دیندار بتاتا ہی اور مرید کرتا ہی تو ہمیں
 مرید پر علم لدنی کہل جاتا ہی ایسی مرید کم ہوتی ہیں عالم لدنی بفتح لام وضمہ ذال و تشدید نون
 علی کہ کسی راز نزدیک سمانہ و تعالیٰ محض بغض فضل او حاصل شود حالانکہ از او ستاد و شاگرد
 باشند لدن و اصل علی یعنی نزدیک تعالیٰ لغات پیرا و عالم صوفی فی فرمایا اگر علم لدنی سی کوئی دین کا
 کلام قرآن و حدیث و اجماع یا قیاس مجتہدین اہل سنت و جماعت کی سی خلاف معلوم ہووی تو اس کلام کو نکرے اب
 یہ عاجز یون عمر من کرتا ہی اس رسالہ کی دیکھنی والوں سی ایک بزرگ تھی **سید احمد**
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلیفہ تھی حاجی عبد الرحیم صاحب او کھانام تھا او نہوں
 یعنی عرض کیے کہ ہمارے راسخورد کا قطب کون ہی او نہوں فی فرمایا تم میری پاس ٹھہری ہو

اب وہ آئی تھوگی اونکی فرمانیکی بعد تھوڑی دیر کی وہ آئی پھر حاجی صاحب نی فرمایا کہ وہ
قطب یہ ہیں اور نام او قطب کانشاخی احمد شاہ خان تھامینی اونکی محلہ میں اونکا حال دریا
کیا تو لوگوں نی مہسی کوا کہ بائیس برس ہوئی ہم انکو دیکھتی ہیں کہ انکی نماز بیچگانہ جماعت سی
کسی قضا نہیں ہوئی اور تکبیر اولی ہی کہی قضا نہیں ہوئی اور بہت جو میں اینہن ہیں اور
وہ دین کی کتابین عربی فارسی کی نہیں پڑھی ہوئی تھی مگر تین کتابین پشتو کی اونہوں نے
پڑھیں تھیں او میں نماز روزہ عقائد اور تصوف کا کچھ ذکر تھا اور کچھ دین کا ذکر تھا مگر
اسطرح کا اونکو علم نہ تھا کہ تفسیر یا حدیث یا فقہ کا علم وہ پڑھی ہوں یعنی اونسی سوال کیا
کہ ظاہری علم تو تمہی پڑا نہیں ہی دین کی مسائل تمکو کس طرح تمام و کمال معلوم ہو جاتی
ہیں اس سیری سوال کا اونہوں نی یہ جواب دیا کہ جو دین کا کام میں کیا چاہتا ہوں تو
جو غیر شریع کام ہوتا ہی اوس سی سیرادل رک جاتا ہی پھر جو میں کسی عالم سی دریافت
کرتا ہوں تو وہ کہہ دیتی ہیں کہ یہ کام نادر و اہی اور جو کام کہ موافق شریع کی ہوتا ہی
اوسکو سیرادل چاہتا ہی کہ اس کام کو کر خواہ وہ مسئلہ عقائد میں ہو خواہ تفسیر میں خواہ
حدیث میں خواہ فقہ میں پھر جو میں کسی عالم سی دریافت کرتا ہوں تو وہ کہتی ہیں کہ یہ کام
شرعی میں درست ہی جو تمہاری دلمین آیا وہ موافق شریع کی ہی پھر مولوی صاحب
مدوح نی فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ فقہ میں ان دو کتابوں میں سی ایک کتاب پڑھی
کتر یا مختصر اور علم عقائد میں ان دو کتابوں میں سی ایک کتاب پڑھی عقائد نسفی
یا فقہ اکبر امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور علم تفسیر میں تفسیر موضح القرآن شاہ
عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی اور پھر فرمایا کہ اسمین فائدی عجائب
عجائب لکھی ہوئی ہیں اور ایک عربی کی کتاب کا نام لیا تھا تصوف کی تو میں عرض کی
کہ جو صرف نحو نہیں پڑھا ہی اوسکو عربی کی کتاب پڑھنا مشکل ہی اسکا بدل مقرر کرو
تو اونہوں نی فرمایا ایک کیمیائی سعادت اور دوسری سہاج العابدین کہ یہ دونوں

کتابین تصنیف حضرت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں ان دنوں کو پڑھا جا رہی
 اور ایک کتاب ہدایت الاعمی جو تصوف میں ہی پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہ زندیق ہوئی ہی
 بیچ جائیگا و اللہ اعلم اور اس عاجز فی تو او موقت میں عرض کی تھی کہ جسوقت میں ایک تفسیر
 شاہ عبدالقادر صاحب کی موضح القرآن یہ تو زبان اردو میں ہو گئی تھی اور کیمیا سی سعادۃ
 او بہ نجات العابدین اور فقہ اکبر مع فائدون اور کنز الہ قافی اور مظاہر حق جو شرح مشکوٰۃ
 کی ہی اور مشارق الانوار یہ زبان اردو میں نہیں ہوئیں تھیں اب جو کوئی مرید کسی مرشد
 دیندار اہل سنت و جماعت کا مودی او سکولازم ہی کہ یہ سب کتابیں زبان ہندی میں ہو گئیں
 ہیں کتاب ہدایت الاعمی کہ فارسی زبان میں ہی وہ اردو زبان میں نہیں ہوئی ہی مگر یہ
 کتاب کیا ہی اگر کوئی تالاش کری تو پالیوی ایک کتاب تو اس عاجز کی پاس ہی
 اور جب میں محمد آبا و عرف ٹٹنک میں گیا اور میں فی تالاش کی تو ٹٹنک کی جو قاضی
 ہیں اوکلی یہاں بھی ہی انشاء اللہ تعالیٰ تالاش کینی ہی اور شہرہ وں میں بھی ملجائیگی
 کسی عالم دیندار اہل سنت و جماعت سے ان کتابوں کو پڑھی تو زندیق ہوئی سے
 انشاء اللہ تعالیٰ بیچ جائی و اللہ اعلم بالصواب اب اگر اسجگہ کوئی سوال کری کہ سوائے ان
 کتابوں کی جو تہنی لکھی ہیں اگر کوئی اور کتابیں پڑھی تو زندیق ہوئی ہی کیا نہ کلکیا جاوے
 اسکا یہ ہی کہ یہ عاجز تو منع نہیں کرتا کہ سوائے ان کتابوں کی اور کتابیں نہ پڑھی اگر
 عالم ہیں تو انکو ان کتابوں کی پڑھنی کی حاجت نہیں اور اگر عالم نہیں ہی تو کسی
 سمجھ کی موافق کسی اور عالم سی پوچھ کر سوائے انکی اور کتابیں پڑھی جن سے زندیق
 ہوئی ہی تو اہست بیچ معنی ستاروں غیر متحرک کی کہ حرکت ساتھ ذات اپنی کے
 نہ کہتی ہوں سوائے ان ساتھ ستاروں سیارہ کی اگرچہ ساتھ حرکت بعض وقت
 کی حکما قائل ہیں پس اس پر سوائے سوائے سیر کر نیوالی ہیں اسو سطی نہ حرکت انکی
 معتبر نہ کہی جسکے سر کچ چو میں نہ اس پر سس کی ایک دور تمام کرتا ہی و اللہ اعلم

اب از غیبات اللغات فالص یعنی ظاہر ہونے والا کھل بمعنی ضامن
ث اللغات ترکیب بمعنی پاک کرنا اور منتخب تصفیہ آنت کہ آئینہ دراز
مہوم و غیوم اندیشہ ہا و تمہا و دینا ی دنی و میل بدو و از حرص صد و اندیشہ
یضا گر داند حکمیہ آنت کہ دراز از غوغای غیر حق و اندیشہ ماسوای اللہ خالی
اگر چہ بنت بود و پاس بانی دین کند یعنی اندیشہ غیر حق را در دل خود را و چہ
پری از غوطہ در دل بگذرد از الفی محمد نقل از کتاب مفرح القلوب تصنیف حسین ساکن
شیراز رحمۃ اللہ علیہ تعلیق بہتاری کوئین ہندی لکھنا معا و بمعنی جای بشت
ہما از عالم آخرت را گویند از غیبات اللغات چوتھی و ان مقصد
تفرقات مطلبون میں کہ وہ مطلب لکھنی سچکہ ضروریات
ی ہین پہلا مطلب یہ کہ اب بیان تصور کرنی صورت پیری میں
لکھنا ہی اب جانتا چاہی کہ ایک حکایت باپ اور بیٹی کی اس طرح دیکھنی میں آنی
کہ او کو غور کر کر سنا چاہی وہ حکایت ہی اول باب او کا سوال کرتا ہی بیٹی
بیٹی سی آدمیوں کی رو برو وہ سوال یہ بیٹی

کیا کہوں تم سے کہی میں تین	اور کہاں تک کروں جکائیں
یہ تصور کو پیر کے بھی سنو	شرک بتلاتا ہیگا ای یارو
جو سندا لانا کوئے ہی یوسف کی	کہ تصویر سی باپ کے وہ بھی
بچ گیا تہا زنا کے جرم سی و ان	تو جواب او کا دی ہی اُس نے
کب تصور کیا تہا یوسف کی	کیا حیران اس سے تاسف کی
وہ تو حیات تہی سنو یارو	کہ زلیخا کی جبکہ یوسف کو
ساتویں محل میں بٹھا کر کے	چاہی ہی خوش اپنی میں او کو

پیر یوسف کی کہولین کرچیں
 تب نظر آئی اوس کو شکل پڑی
 کہتی ہیں اوس کی کب ہوں سی کام
 گر جو تجھ سے کام یہ ایسا
 دفتر نبیاسی تیسہ نام نہ
 دیکھتی ہی وہ صورت یعقوب
 بعض کہتی ہیں صورت جیل
 بعض کہتی ہیں اک زلیخا کا
 بولی یوسف کہ پردی کی چچی
 تب زلیخا نے یہ کہا اوس سے
 پرچ ڈالا ہے زور و اسکی
 جوش یوسف کو آیا سنکر
 یہ تو پردی سے چپ گیا اسکی
 اوس سے کیونکر چپاؤ گایہ کام
 یہ سبہہ کروا بنی نہا گارو
 یہی وہ واردات غیبیہ
 کیونکہ پیر غیب سے ہوئی امداد
 ہیں مجد کے وہ جو مکتوبات
 ذکر کے وقت رب کی اسی خوشخو
 صورت پر چمکے اوس نے
 اسکو کہتی ہیں رابطہ ای یار

ساتون اپنی ازایست کی سب
 ہوتے ہیں اونچی دی ہن وہ شہر
 جو بنی زادی ہو دین حالی مقام
 کب ہو تیرا مست ہم پیر ویا
 جائیگا بس نعل ہی ای فرما
 بہاگا اوس جانی چہرہ کر محبوب
 آئی یوسف کو تہی نظیرہ پتیل
 پوجنی کا تہانت تہاوان پر دا
 کیا ہی تلوادی ای زلیخا بھی
 پوجنی کا میرا ہی اک بت مل
 ایسے بد کام کو نہ دیکھے
 اپنی رب بنی چپاؤ نہیں کیونکر
 کام دیکھے گا پیرہ کس کی
 وہ تو سینہ کی بات جانی دانا
 بچ گیا کار بدی وہ مسعود دیکھ
 رابطہ جسکو کہوین صوفیہ
 نظر آئی اوسی جوشکل مراد
 اوس میں لکھی اونہونی پرچ
 بی تکلف و پی تحسین جہا
 اوسکو کرنا گاہ انی لب
 اس میں میری نہیں ہی کچھ تکار

<p>رابطہ واردات غیبی ہی ہے پہرہ زمانی بن بہار الدین نقش بند یونگی بن وہ سرور وہ یہ نہ ماتی تھی سوا حق کو نہ ذکر کی وقت جو کہ آدمی نظر جز خدا کی نیج کو ہو چہ کار</p>	<p>اور تصور زکار شہ کی ہی ہے و جو خواجہ بن سبکی اور سرور او نگاہ میں قول شہیہ کروں تھا تحت لائی نیفے کردی تو ہے او سکو لائی نیفے کے نیچے کر جز خطر قسینے نہ ہو وی شہ</p>
---	---

وہ جو بیسی فی جواب باب کو دیا ہی کہ تصور کرنا پیر کا شرک ہی تو یہاں پر او نہوں فی شرک کو محل لکھا ہی اور کتاب صراط المستقیم میں پیر کی تصور کی شرک اور بدعت ہو گیا خوب مفصل لکھا ہی آخر کو یہ لکھ دیا ہی کہ جو لوگ شرع پرستقیم بن شغل برنخ کو یعنی تصور پیر کو حرام اور تبیح جانیں بکلف بخود گرفتاری بیفرمودن ورنہ بخود نہاد و از خو غیری نمودن کہ آن نباشد عقل از خود کاری گرفتاری از منتخب رابطہ لشکر پارچا کہ از پیش و شنن مگر فراموش گویا ایشان از پیغمبری بستہ اند و انچه بآن خیریرا بندند از منتخب یعنی جو کوئی اپنی ارادہ سی پیر کی صورت کا تصور کرے تو یہ حرام ہی اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سی پیر کی صورت کسی پر ظاہر ہو جاوی جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کو اونگی ملی ارادہ کری حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت ظاہر ہوئی خدا کی طرف سی اس سی کسی آدمی کو انکار نہیں اور مجدد صاحب کی قول سی یہی مطلب معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب و مطلب یہ کہ مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کی بعد دو رسالہ دیکھنی میں آئی ایک میں حضرت امام عظیم صاحب کو تابعینوں میں لکھا ہی اور دوسری میں اسکا انکار ہی پر اوں رسالہ والوں فی ایک دوسرے کار دہلین کیا ہی کہ اوں دلیلوں کو عام لوگوں کا سمجھنا دشوار ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت کو ہر خاص و عام سمجھتی ہیں تو اس عاجز فی اس رسالہ

واقع القسا و نافع العباد و قاطع الشک و البدرعات میں حضرت
 امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کو مافی تحقیق شیخ عبدالحی محمد بن زبیری رحمہ اللہ
 کی کتب پر تحقیق تھی اور انہوں نے فی شرح سفر السعادت میں اسکی تحقیق کی ہے وہ عبارت
 شرح سفر السعادت میں یہ ہے و مجتہدان است بسیار بودند و انہی قرار یافت باقی ماند
 از مذہب اہل سنت و جماعت چار مذہب مشہورست کہ در اعتقاد و حصول دین باہم یکی
 بوده اند و در فقہ و فروع در بعضی مواضع مختلف اقدم و سابق ایشان امام عظیم ابو حنیفہ
 نعمان بن ثابت کو فی سنت و ولادت وی در سنیہ ثمانین و وفاتش در ہجرت ۱۵۰ و حسین و جماعت
 را اختلافست و انکہ وی از تابعین است یا تبع الہین با اتفاق بر آنکہ در روزگار وی چندین از صحابہ
 بوده اند انس بن مالک پیغمبر و عبد اللہ بن ابی اوفی در کوفہ و سهل بن سعد الساعدی مدینہ و ابی
 حابر بن وائل کہ کہ آخر صحابہ رسول اللہ است در وفات یکایک بعضی جز این چار تن را نیز شمرده اند
 جامع الاصول گوید کہ ملاقات ابو حنیفہ با صحابہ و اخذ حدیث از ایشان بخوار باب نقل بیہودہ
 و اصحاب ہی میگنیکہ وی جماعت اصحاب را دریافتہ و از ایشان روایت کردہ است تہی و در
 سندیت کہ احادیث از وی از صحابہ مذکورین روایت کردہ میگفتند کہ عین عبدالحی بن
 سیف الدین حنفی از بزرگواران و یقین در واقع از صاحب نقل می دہد و میگوید کہ صحابہ رسول در روزگار
 وی باشند وی قصد ملاقات ایشان کند و ایشان را در بسیار با آنکہ وجود قدوم او درین بلاد کہ
 ایشان بودہ اند ثابت شون و مدت بہت سال زندگانی کردہ چہ وجود صحابہ تا آخر تا بہ صحت سیدہ
 مانا کہ حق با صحابہ است کہ گویند جماعت صحابہ او را مقسمت و انہی علم رحمہ اللہ معتقد است کہ بہت
 تہی او بر جہتی قرار پایا اور جو باقی رہا اہل سنت و جماعت کی مزیہ و نسی چار مذہب مشہور
 بین کہ اعتقاد و اصول دین میں باہم ایک ہوی ہیں اور فقہ اور فروع میں بعضی جگہوں
 میں مختلف پہلی انکی امام عظیم صاحب ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو فی سنت و ولادت او کی سنہ
 اتسی ہجری میں اور وفات سنہ ۱۵۰ و نیز سوچیں اور جماعت کا اختلاف ہی اس میں کہ

تابعین سی ہی یا تبع تابعین سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ او سکی وقت میں کتنی اصحاب
سی ہوئی ہیں انس بن مالک بصرہ میں اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفی ہیں اور سہل
بن سعد الساعدی مدینہ میں اور ابو الطفیل عامر بن وائلہ جو آخر وفات میں صحابہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مکہ میں اور بعضوں کی سوانح چار شخصوں کی بھی گناہی صاحب
جامع الاصول کہتا ہے کہ ملاقات اچھی تھی ان اصحاب سے اور کتنا حدیث کا اونسے بڑا
نقل کی نزدیک ثبوت کو نہیں پہنچا اور اصحاب امام صاحب کی کہتی ہیں کہ اونسے ایک
گروہ کو اصحاب سے پایا ہی اور اونسے روایت کی ہی انتہی اور او سکی سند ہی کہ
اوسمیں حدیثوں کو صحابہ مذکورین سی روایت کیا ہی کہتا ہے بندہ مسکین عبدالحق بن
سیف الدین خاص کر سی اللہ تعالیٰ سہ تہہ زیادتی علم اور یقین کی اور واقعہ میں
حساب عقل سی بہت دور کہتا ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی او سکی وقت میں
ہو دین اور وہ قصد ان کی ملاقات کا کری اور ان کو پناوی باوجود اسکی کہ آنا اوسکا اون
شہر و زمین کہ وہ دین تہی ثابت ہوا اوسیں سال گزرنے لگائی کی کیونکہ ہونا صحابہ کا شہر
سو تک صحت کو پہنچا ہی تحقیق کہ حق او سکی اصحاب کی طرف ہی کہ وہ کہتی ہیں کہ صحابہ کو یا پایا ہی
اور اللہ بہت جانشی والا ہی تمیز مطلب تکمیل الایمان سی لکھا جاتا ہی جو تصنیف ہی
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی و لا یصل العبد الا حیت یتسقط عنه الاکثر
والکافی یعنی بن جب تک حافل ہی بیچ اوس جگہ کی نہیں پہنچتا ہی کہ تکلیفیں شیعہ
اوس سی ساقط ہو جا دین جیسی صاحب الحاد اور اباحت کی کہتے ہیں کہ جو بندہ نہایت
محبت کو پہنچا اور صفائی دل کی او سکو حاصل ہو ئی اور ایمان او سکا مضبوط ہو حکم
شرع اوس سی ساقط ہو جاتا ہی اور پروردگار تعالیٰ سائے اختیار کرنی کیلئے او سکو
نہیں پہنچتا ہی اور یہ کفر اور گمراہی ہے یہ خدا سی بی خبر کیا کہتی ہیں جبکہ محبت غالب
آئی اور دل صاف ہوا اور ایمان مضبوط ہو چا ہی کہ فرمان برداری اور خدمت بہت

زیادہ اور کامل زیادہ ہو جاوی نہ یہ کہ نقصان قبول کری اور گرجا وی پکڑنا پور
 او کی یعنی گناہوں پر اور عذاب کرنا بیچ ارادہ اوس تعالیٰ کی ہی اگر چاہی پکڑ لی
 اور اگر چاہی نہ پکڑی ای پر ساقط ہو تا تکلیف کا صورت نہیں رکھتا ہی بہت بڑا انبیا
 سی رحمۃ اللہ کی اور سلام اوسکا او پر اونکی بیچ محبت اور ایمان کی کون ہی اور حال
 یہ کہ تکلیف بیچ حق اونکی کے یعنی انبیا و انکی بہت پوری اور کامل ہی اس جگہ کہ ہتی
 ہیں صاحب الحاد اور اباحت کی کہ فضل انبیا کا واسطی وضع اور تشریع حکموں کی ہی
 پس ترک اوسکا اونسی یعنی انبیا و انسی لائق نہ ہو وی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ
 اللہ کہتی ہیں صاحب الحاد اور اباحت کی کو اور مقدمہ نہیں سمجھتی کہ معنی تشریع کے
 کیا ہیں تشریع واسطی او کی ہی تو کہ آدمی ساتھ او کی عمل کریں اور ساتھ رستی اتباع
 اونکی کی جاویں پس آدمی کو چاہی کہ او پر او کی عمل کریں تو کہ مصلحت تشریع کی باطل
 نہ ہو جاوی پس تشریع کی صین لازم کرنا ہی اور ساقط ہو تا تکلیف کا ساتھ او کی منافق
 یعنی ضدیت رکھتا ہی وَالنَّصُوصُ مَحْمُولٌ طَوَّاهِرٌ ہا یعنی آیات اور احادیث
 کو او پر ظاہر او کی کی چاہی چھوڑی اور بنی ضرورت تاویل نچا ہی اور تحقیق اس تھا
 لی اور شرطین تاویل کی اور جائزہ ناجائزہ ہونا اوسکا کتاب التفرقة بین الکفر والزندقہ
 وتصنیفون امام حجتہ الاسلام کی سی ہی طلب چاہی کری اور اللہ تعویذ دینی والا ہے
 وَالْعِزُّ وَلِئَلَّا يَكُنْ لَهَا لِي مَعَانٍ يَكُنْ لَهَا أَهْلُ الْبَاطِنِ الْحَادِثِينَ اور گزرتا اوسی طواہر ہی طرف
 اوس حافی کی کہ دعوی کرتی ہیں اوسکا اہل باطن الحاد ہی فرقہ باطنیہ ملاحدہ کہتی ہیں کہ قرآن
 بولما حدیث سی معنی ظاہر مراد نہیں ہیں مراد اوس سی رمزین اور اشاری باطن کی ہیں کہ
 کو بی طرف او کی بی معنی کہوچ نہیں لیجا تا ہی مگر معلم اور معلم امام معصوم کو کہتی ہیں کہ مرث
 حق کی بی تعلیم اوسکی کی حاصل مکتوبتی ہی یہ بات زندقہ اور الحاد ہی یعنی دین حق
 پھر نا ہی اگر معنی ظاہر مراد نہیں ہیں تو اتنا نماز و اور عبادتیں اور عبادتین اور شریعتین

اور حکم کہا منشی ثابت ہوئی اور کس چیز سے معلوم ہوئی اور اگر کسی کو براہ پہنچنے کی طرف اوسکا
 نہیں ہی سوا معلوم کے بتلای جوان محدود فی اپنی عقل سے یہ بات نکالی ہی پس نازل کرنا
 کتابوں کا اور بیان شریعتوں کا کیا ہی اور علم کو کہ نہ ملے کہتی ہیں بہت بڑی پیغمبر سے اور اصحاب
 سے اور تابعین پیغمبر سے کون ہو ویکا اور وہ خود معانی ظاہر کا ارادہ کرتی تھی اور ساتھ ظاہر
 اوسکی کی غل کرتی تھی اور ساتھ ظاہر اوسکی کی حکم کرتی تھی اور بیچ حقیقت کی مقصود ان محدود
 کا باطل کرنا اور فاسد کرنا دین کا ہی رسوا کر ہی اؤ کو اللہ تعالیٰ اور نعمت کری اؤ کو اور صاحب
 تحقیق کی صاحبون اشارتوں کی سی کہتی ہیں کہ مراد ساتھ خصوص کے معانی ظاہر ہیں قطعاً
 اور باوجود اوسکی بیچ اوسکی رزمین اور اشاری ہیں کہ ساتھ ظاہر کی منافات نہیں رکھتی
 ہیں مثلاً فرعون اور موسیٰ بیچ خارج کی ہیں اور قضیہ اور واقعات فی کہ درمیان اؤ کی وقوع
 با یا ثابت ہیں اور باوجود اوسکی اگر اؤ کو اشارہ طرف قضیہ روح اور نفس کے مثلاً کہیں با
 صورت نہ کہتا ہی نہ یہ کہ کہیں کہ یہاں نہ موسیٰ ہی اور نہ فرعون ہی مراد ہی نفس اور
 روح ہی فقط اور اسطرح فاکلم لعلک لک یعنی باہر کرو دو لو جو تین اپنی حکم ہی طرف سے
 علیہ اسلام کی کہ بیچ آئی وادی مقدس کی ساتھ راہ ادب کی جاوی اور جو تین اپنی کو کہیں
 اور نیکی پاؤں آوی اور باوجود اوسکی اشارہ ہی طرف باہر کرنی دو لون جہان کے اور گرا
 دینی اوسکی کی نظر سے بیچ مقام پاک قرب اور محبت باری تعالیٰ کی وہ کہ یہاں نہ وادی مقدس
 اور نہ موسیٰ اور نہ فرعون کفر یہودہ تر اور نامعقول تر اس سے نہ ہو وی مانگتی ہیں ہم اللہ
 عافیت چوتھ مطلب یہ کہ اب عبارت کتاب مہنات کی جو تالیف ابن حجر عسقلانی
 کی ہی کہ اوسکا لکھنا ہی ضروریات سے ہی کتاب مذکور سے کچھ عبارت یہاں لکھی جاتی
 ہی وہ عبارت یہ ہی تھی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں کہ اونسے
 بہتر کوئی شی نہیں ایمان ساتھ اللہ کی اور نفع دینا مسلمانوں کو اور دو خصلتیں ہیں
 کہ اوسنی بڑی کوئی شی نہیں شرک کرنا اللہ کی ساتھ اور دیکھ دینا مسلمانوں کو اور فرمایا

حضرت رسول علیہ السلام فی لازم پکڑو علماء کی پاس پیشینا اور کھیمون کا کلام سنا
 کیونکہ اللہ تعالیٰ جلاتا ہی دل مری ہوئی کو ساتھ لڑکت کی جیسا کہ جلاتا ہی دین
 مری ہوئی کو ساتھ پانی سینہ کی فائدہ مراد حکمت سی یہی کہ احکام شریعت کی حکمتیں
 اور خوبیاں جاتی یعنی علم ظاہر اور باطن حاصل ہوتا اور جسکو اسطرح کا علم حاصل ہوتا ہی
 اوسکو حکیم کہتے ہیں پس اس کتاب میں جہان حکیم کہا ہی یہی مراد ہی اور روایت ہی حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی جو شخص داخل ہوا قبر میں بی توشہ گویا کہ سوار ہوا دریا
 بہ کی کشتی فائدہ بی توشہ یعنی بدون عمل صالح کی کہ وہ توشہ قبر کا ہی اور روایت ہی
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی غم دنیا کا اندھیرا ہی ولین اور غم آخرت کا روشنی ہے
 ولین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی جو فی علم کی طلب میں ہی جنت اوسکی
 طلب میں ہی اور جو کوئی گناہ کی طلب میں ہی دوزخ اوسکی طلب میں ہی اور روایت ہی
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی عزت دنیا میں مال ہی اور عزت آخرت میں عمل صالح ہی ہے
 کہا گیا ہی کہ شہوت بادشاہوں کو ظلام کرتی ہی اور صبر خلاصہ یوں کو بادشاہ کرتا ہی کیا
 جو زمین دیکھتا قصہ حضرت یوسف اور زلیخا کا فائدہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام
 ظلام زلیخا کی حتیٰ اوزنوں فی صبر کیا بادشاہ ہوئی اور زلیخا بسبب شہوت کی اوزنوں کی
 تاج ہوئی اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی اوزنوں فی کہا کہ فرمایا حضرت تنی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تین چیزیں نجات دینی والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنی والی
 ہیں اور تین چیزیں درجی بڑا تھی ہیں تین چیزیں گندہ گناہوں کی ہیں لیکن نجات دینی
 والی سو خوف اللہ تعالیٰ کا چسپی اور کھلی اور میانہ چال مغنی اور دو ہندوی میں اور
 اوازہ کہ نہ خوشی اور غمی میں اور لیکن ہلاک کرنی والی سو بخل بڑا ہی اور وہ خواہش
 کہ تاج ہون اوسکی اور جو ہندوی آدمی کی اور لیکن درجی بڑا تھی والی جو ہندو
 اسلام کا فائدہ پسلا نا سلام کا نہ ہی کہ ہر ایک سلطان ہر ایک مسلمان سی ظلام صلی کرے

خواہ اوس سہی ملاقات اور تقارف رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو اور کہاں کہلاتا اور نمازات کو
 پڑھتی کہ لوگ سو قی ہوں اور لیکن کفاری گناہوں کی سو پوری وضو کرنی سر دیکھتی
 کو اور پاؤں چلنا جماعت کی نماز کی لپی اور انتظار کی نماز کی پیچھی نماز کی فرمایا حضرت بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تین قسم کی لوگوں کو سایہ دیگا اللہ بھی سایہ عرش کی جس دن
 کہ سایہ ہنوگا سو اسی اوسکی سایہ کی وضو کرنی الا تکلیفون میں اور چینی والا سب کھڑے
 اندھیر دن میں اور ہوں کی کو کہلاتی والا اور کہا جس بصری رحمتہ اللہ علیہ فی ایک دن اور
 کہ پرتا تھا میں کو چون میں بصری کی اور اوسکی بازار دن میں ہمراہ جو ان عابد کے
 پہرہ چانک پہنچی ہم ایک طبیب پاس کہ وہ ٹیپا تھا کرسی پر ساسنی اوسکی مرد اور محمد تین
 اور لڑکی تھی اوسکی ماتن شیشی پانی بہری تھی اور ہر کوئی اوسنی دریافت کرتا تھا
 دوا اپنی درد کی سو کہا حسن چنی کہ اگی بڑا جو ان طبیب کے طرف تب کہا اسی طبیب
 کیا تیری پاس دوا ہی کہ دہو وی گناہوں کو اور اچھا کر ہی بیماری دلون کی کہا اوسنی
 مان پر کہا جو ان فی لاسو کہا لی ہیسی ستل چنیرن کہا لی بڑین درخت فقر کی ساتھ
 جڑون درخت تواضع کی اور ملا اوسین پرتوبہ کی اور ڈال اوسکو اوکھلی رضا میں
 اوس میں اوسکو دستہ قناعت سی اور رکھہ اوسکو ماڈی پر ہیز گاری میں اور ڈال
 اوس پانی حیا کا اور جوش دی اوسکو آگ محبت کی ساتھ اور کہ اوسکو پیا شکمین
 اور ہو اگر اوسکو ٹکھی امید سی اور پی اوسکو ساتھ چچہ تعریف کی سو بیشک اگر کیا تو نے
 یہ تو وہ نفع دیگا جھکو سب درد اور بلا سی دنیا اور آخرت میں اور تروا ہی حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ اوسنی کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لیکن شیطان علیہ اللعنت کو کتنی دوست ہیں تیری میری امت سی کہا دس گروہ
 پہلا اونکا امام ظالم اور تکبر کرنی والا اور وہ بالدار کہ پر وائین رکھتا کہاں سی مال حامل
 کرتا ہی اور کا ہی میں خسر کہتا ہی اور وہ عالم کہ سچا وی میر کو اوسکی ظلم پر اور سوداگر

خیانت کرنی والا اور نامحرم کو کئی والا اور زانی اور بیاج کہانی والا اور وہ پیل
 کہ پروا نہیں رکھتا کہانسی اکٹھا کرتا ہی مال اور شراب پینی والا ہمیشہ اسپرستی والا
 پھر فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر کہتے ہیں دشمن تیری میری امت ہی کہانی
 آدمی ہیں پہلا اور نجاتی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوچیں دشمن رکھتا ہوں بھگوا اور
 عالم کہ عمل کری ساتھ علم کی اور حافظ قرآن کا جب کہ عمل کری او کی حکم پراوردان
 دینی الاشک واسطی پانچون نمازون میں اور دوست رکھنی والا فقیر دن اور کینون
 اور یتیموں کو اور صاحب دل مہربان اور تواضع کرنی والا واسطی حق کی اور جوان کہ
 بڑا اللہ تعالیٰ کیے بندگی میں اور کہانی والا حلال کا اور دو جوان دوستی رکھنی کا
 اس کی واسطی اور حرص کرنی والا نماز پر حاجت میں اور وہ شخص کہ نماز پڑھی رات کو
 اور آدمی سوتی ہوں اور وہ شخص کہ رو کی اپنی نفس کو خرام ہی اور وہ شخص کہ خیر خواہ
 کری اور ایک روایت میں ہی کہ و حاکری واسطی بہائیون کی اور او کی دل میں چہ
 برائی نہیں اور وہ شخص کہ ہمیشہ رہی و صورت اور سخی و نیک خلق اور سچا جانتی والا اپنی
 رکھو اوس چیز میں کہ اللہ صانع اور کاف یعنی اللہ صانع گزرق کا سو وہ بندہ اس بات
 میں اللہ کو سچا جانکر زرق کی چیز میں عرضا نہیں کوئی چیز شمع کام میں سمجھیں کہ غلطی شمع
 نہیں کرتا اور پہلائی کرنی والا عورتون بیوہ کی ساتھ اور تیار رہنی والا واسطی موت کی
 تمام ہوئی جبارت فیہات کی پانچون ان مطلب یہ کہ عورتون کی بیان میں کہہا
 جاتا ہی حدیث میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی امتو صوابا النساء
 فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ لِقِیمَةُ
 کِسْرَتِهِ وَإِنْ تَرَکَتْهُ لَمْ یَزَلْ أَعْوَجَ فَإِیْسُو صَوَابًا لِلنِّسَاءِ مُتَّبِعُونَ عَلَیْہِ
 قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی پہلائی کی اس میں کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی
 ہیں پسلی سی کہ وہ ٹیڑھی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑھی ہیں پسلی میں اور کی پسلی ہی میں اگر

اور وہ کری تو کہ سیدہ ماکری پسلی کو توڑ دیکھا او سکو اور اگر چہ طوری توسیلی کو اپنی حال
 پر ہمیشہ رہی گی شیریہ پس تسبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی نقل کی یہ بخاری
 اور سلم فی قائمہ یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت
 آدم کی اوپر کی پسلی میں سی پیدا ہوئیں کہ وہ بہت شیری ہوئی ہی پس انکی اصل
 میں شیلین سے کوئی او سکو متغیر نہیں کر سکتا اور شیریہ پسلی کا حال یہ ہی اگر توسیٹ
 کیا چاہی تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو او سکو چہ طوری بحال خود تو ہمیشہ شیریہ پسلی کی طرح
 حال عورتوں کا ہی کہ ان کی اصل خلقت میں کجی اعمال و اخلاق میں ہی اگر چہ
 مرد کہ بہت و درست کریں انکو تو توڑ دالینگی کہ مراد اس سے طلاق ہی جیسا
 کہ حدیث آئندہ میں کہ مشکوٰۃ میں ہی مذکور ہی ہیں ممکن نہیں ہی قائمہ اوٹھانا ساتھ
 عورتوں کی مگر ساتھ چہ طوری انکی کی شیلین پر جب تک کہ او سب چہ طوری میں گناہ لازم
 آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہیں حاصل یہ کہ معاملہ انسی اچھی
 طرح رکھو اور صبر کرو انکی شیلین پر اور یہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتوں میں تمہاری مگر
 موافق کام کریں گی یہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 اور ملا علی قاری نے لکھی ہی برائی رائے کی نکاح نکریں کی اور بری رسم یہ ہی
 کہ جب شیلی یا اور کسی قرابتی کا خاندن مر جاوی تو عورتیں مانع ہوتی ہیں او سکو دوسرا
 نکاح کر نہی اگرچہ مرد سبھاوین و نہیں مانتیں اور او سکو بہت برا جانتی ہیں کہ اگر نکاح
 کری تو او سکو نکو بتائیں ہیں کہ یہ دشمنی ہی اور بعضی جہلاؤں سے ملنا بھی چہ طوری
 ہیں اور کہیں مرد خود مانع ہوتی ہیں اس سے اور او سکو ناک کٹائی جانتے ہیں
 باوجودیکہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی **النکاح من سننہ من سننہ**
عن سننہ فلیکن منہ یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی اعراض کری
 میری سنت سے پس نہیں وہ مجھ سے یعنی میری طریقہ پر اور میری امت سے نہیں

انتہی پس اسی بہائم خیال تو کرو کہ اوسکی بڑا جانتی بہن کیا دبا ل ہی کہ دنیا چنہ
 سوزہ کی بدنامی کی لپیستی ایسی وحید کی جوتی ہن عیاد آبا شد سنہ اور مولانا
 شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیت **وَاللّٰهُ لَا یَاۡخِذُ بِدِیۡنِ الْفٰسِقِیۡنَ** لکھا ہی رسول شہن فرمایا
 اسی علی تین کام مین دیر نکرنا فرسہ من جب وقت آدی جنازہ جب موجود ہو راند
 عورت جب مرد علی اسیکے ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کر نی کو عیب دی اوسکا
 ایمان سلامت نہیں انتہی پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہنی کہ اس ہند پون
 کو چھوڑین اولست میرین شریک من اور قطع نظر اسکی اوسکی ترک مین فساد ہی تو بڑا
 برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کہ بعض عورت مین زنا اور بیٹی باز مین گرفتار ہو جاتی ہن واہ
 کیا سمجھ ہی کہ محمدی ہو نیو بڑا اور ناک کٹائی جانی اور دیوث ہو نیو اچھا اور نیک نہی
 ایک ذرہ خور کرین تو اوسکی کرنیکی پہلا بیان اور نکر نے کی برائیاں معلوم کرین
 فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فَی مَن لَّحِقَ مَسْئَةً مِّنْ سُنَّتِیْ فَکَ اَوْفَیَّتْ**
بَعْدَیْ فَاِنَّ لَہٗ مِّنَ الْاٰخِرِ مِثْلَ الْاَوَّلِ مَن لَّحِقَ مِّنْ غَیْرِہَا لَایَقْضٰ مِرَاجِعُہُمْ
شَیْئًا وَّمِنَ الْاٰثَامِ مِثْلُ الْاِثَامِ لَایَقْضٰ ذٰلِکَ مِّنْ اَوْزَارِہُمْ شَیْئًا وَاِنَّہٗ لَیُؤْتِکَ
 یعنی جو کوئی زندہ کری کسی سنت کو سیری ستون مین سی کہ مرگئی تھی بعد سیری یعنی وہ
 سنت متروک ہو گئی تھی میری بعد اور اسنی رواج دیا اسکو اور غبت دلائی
 لوگوں کو اوسپر بس بلاشبہ اوسکی لپی ثواب حاصل ہوتا ہی مانند ثواب عمل کرنی والوں
 کی اوسپر بغیر اسکی کہ ناقص کری اوسکی ثواب مین سی کچھ اور جو کوئی نکالنا ہی بڑت
 کر ہی کی کہ نہیں خوش ہی اوس سی اللہ اور رسول اوسکا ہوتا ہی اسپر گنا
 مانند گنا ہون کرنیوالوں اوسکی کی نہیں ناقص کرتا یہ گنا ہون اوسکی سی کچھ نقل کیے

قلہ اجر مائتہ شہید یعنی جو کوئی خوب کڑی میری سنت کو وقت فسادیت میری پس
 اولیٰ لی سوشید و کما شواب ہوتا ہی یہ دونوں حدیثیں شکوہ میں ہیں پس خیال کیا چاہی
 کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہی اور سنت مفت کچھ اپنی کی روح
 عورتوں کی بالکل مٹ گئی ہی یعنی گاڑا کچھ اپنی کی اور مانند انکی کو رواج دیکھا گیا کہہ تو اب چو
 اور در صورت ترک کی کیا ٹوٹا پانچا بیدار ہونا چاہی خواب غفلت سی اوکل کر نا چاہی انپر اور بیک
 رسم یہ ہی کہ بعد مرنی کسی قرابتی کی چند روز تک چار نہیں دہنتین اور ال نہیں بگوتین اور
 چرخا نہیں کا تین وغیرہ لک بنیال اسکی کہ ان چیزوں کی کرنی سی کوئی اور مرد چار گیسٹ تین
 قبیل شرک سی ہیں بالکل انکو دور کریں حال یہ کہ ہر سلمان کو یہ تہریمین اتباع سنت چاہی
 نہ اتباع رسم آئین یہاں کی اکثر مرد و عورت پہن رہی ہیں طرح بطور علی شرک و کفر و بدعات کے
 باتو نہیں مرد و نکو چاہی کہ اہل علم سی ان باتوں کو دریافت کر کر منع کریں اپنی بیویوں کو
 اور وہ قرآن برداری اونکے کریں ہرگز انکار نہ کریں والا اوس دار آخرت میں کہ اب الہا
 رہنا ہی کمال خراب ہوئی اللہم وفقنا و اھدنا الی سبیل السلام آمین رب
 العالمین ترجمہ یا اللہ توفیق دی چکو اور ہدایت کر چکو طرف رستون سلامتی کی
 آمین یا رب العالمین اب جانا چاہی کہ جن عورتوں کا نکاح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی ساتھ ہوا تھا وہ سب عورتیں سلمانوں کی مائیں ہیں انکا نکاح اور کسی
 کی ساتھ درست نہیں تھا یہ خصوصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے
 تھی اور سبکی وسطی نہیں ہی اور فرمایا ہی اللہ صاحب فی سورۃ الاحزاب بین
 النبی و اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم و ازواجہ امھن و اولو
 الارحام لفضلہم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین و اللہ جرن
 الا ان تفعلوا الی اولیاءکم معروفان کان ذلک فی الکتاب مستطورا
 بنی سی لگا وہی ایمان الن کو زیادہ اپنی جانسی اور سب عورتیں انکی مائیں ہیں اور انکی والی

دوسری سی لگاؤ رکھتی ہیں اللہ کی حکم میں زیادہ سب ایساں والوں اور وطن چھوڑ
 والوں سی مگر یہ کہ کیا چاہو اپنی فریقہ منشی احسان یہی کتاب میں لکھا فائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی اللہ کا اپنی جان و مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنے جان
 و جنتی لگ میں ڈالنے رو نہیں اور نبی حکم کری تو فرض ہی اور اسکی جو زمین سب
 کی ماہین حرمت میں پر زمین نہیں اور حضرت کے ساتھ جنوں نے وطن چھوڑا بہائی
 بددوشی ٹوٹی اور حضرت نے آپس میں بہائی کر دیا تھا دو دو کو پیچھے اوکھی ناسے والے
 مسلمان ہوئے نہ مایا کہ اس بہائی چارے سے ناسا مقدم ہی میراث ہی ناتی ہے
 پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک اور سکھ ہی لیا جو یہ کتاب میں لکھا ہی یعنی تہ آن
 میں ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا یا تورات میں یہ حکم ہو گا اب جانتا چاہی کہ ہمارے
 تمہاری حورین کس کتنی اور شمار میں ہیں جبکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 دو بیٹے تھے دو سہ الخ ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب
 اکابر میں بلا حار و انکار یہ سنت سنہ جاری ہے اور علاوہ اسکی کون سا ملک شہر اہل

اوس کا اور کو اہی دو میں یہ کہ محمد بن عبد اللہ اوس کی اور رسول اللہ کی ہن سو کلمہ
تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر وہ حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ترجمہ پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہی اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ
بہت بڑا ہی اور نہیں پیر سنگ گناہ سی اور نہیں قوت نیک کام کی مگر ساتھ اللہ کی
سی اور بڑا ہی چہارم کلمہ توحید لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا اله الا
والہ الحمد حمی ویمیت وهو حی لا یؤت ابداً البکا ذوالجلال والا کرام بیست انجیل
وهو علی کل شیء قدیر ترجمہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کی اکیلا ہی وہ نہیں کوئی
شریک اوس کا واسطی اوس کی ہے بادشاہی اور واسطی اوس کی ہی تعریف زندہ کرتا ہے
اور راتا ہی اور وہ زندہ ہی نہیں ہی موت اوس کو ہمیشہ کو صاحب بزرگی
اور بخشش کا اوس کی ہاتھ میں ہی پہلے اور وہ اوپر بہ خیر کی قاذری پیچھے کلمہ و
اللهم انی اعوذ بذک من ان اشرك بك شيئاً وانا اعلم بانہ لو كنت مغفراً
لما لاعتم بدیه ثبته عنده واسلنت واقول لا اله الا الله حمله رسول الله
ترجمہ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ شریک کروں میں تیری
ساتھ نہ کیا اور میں جانتا ہوں میں اوس کو بخش مانگتا ہوں تجھ سے اوس گناہ کی
کہ نہیں جانتا ہوں میں اوس کو توبہ کی مینی اوس سے اور مسلمان ہو امیں روکتا ہوں
میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہن سواتوان
مطلب یہی کہ ایک بڑی عالم فاضل نے اس عاجز کی رو برو دعا کہا تھا آم سے
سفون تک اور بعضی جگہ اون داحظانی جو محل بیان کیا تھا اس عاجز فی اور کتابوں
معتبری اوس کے تفصیل کردی ہیں پھر انہوں فی اسطور پر بیان کیا کہ اعوذ باللہ من
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شروع اللہ کی نام سے پھر ایمان ہی رحم والا
اللہ ذلك الکتاب لاریب فیہ هدی للمتقین اس کتاب میں کہ شک نہیں

راہ بتاتی ہی ڈرو لوگو! اَلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ
 جو یقین کرتی ہیں بن ویکھا اور درست کرتی ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتی ہیں
 وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ
 يُوقِنُونَ اور جو یقین کرتی ہیں جو کچھ اترتا ہے اور جو اتر چکی ہے پہلی اور آخرت کو وہ
 یقین جاتی ہیں اُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
 اونہوں نے پائی ہی راہ اپنی رب کی اور وہیے مرا کو جو پہنچی پہر اون عالم دینداری
 ان آیتوں کی تفسیر شروع کی کہ اس کتاب میں کچھ شک نہیں راہ بتاتی ہی ڈرو لوگو! کہ
 پہر یہ کہا کہ وہ ڈروالی لوگ وہ ہیں جو یقین کرتے ہیں بن دیکھا یعنی نہ آج یہاں دنیا
 میں کسی نے اللہ کو دیکھا کہ وہ اللہ ایک ہی کو ہے شریک اور کا نہیں نہ لا ہی اپنی ذات
 اور صفات میں نہ ذات اس کی کسی مخلوقات کی ذات کی طرح ہی اور نہ صفات اس کی
 کیے مخلوقات کی صفات کی طرح اور جو مخلوق اللہ تعالیٰ نے بنانا اور دیکھنا اور
 سننا اور جاننا اور ارادہ اور قدرت اور زندگی عنایت فرمائی ہی ایسی عنایت نہائی
 کہ اللہ تعالیٰ صفات کاملہ کو پہچانی اور اس واسطے کہ جو بندہ کیو اعلیٰ ضروریات دین و دنیا
 کے کام میں مخلوقات کی صفات ناقص ہیں اور اللہ تعالیٰ کے صفات کامل اور اللہ
 صاحب کی صفات باقی ہیں اور مخلوق چھتین فانی جیسی ذات اللہ تعالیٰ کی باقی ہی اور
 ہماری ذاتیں فانی اب اس مقام پر چکایت حضرت موسیٰ علی نبینا وعلینہ الصلوٰۃ
 والسلام کی لکھی جاتی ہے ایک دن سرحدوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال
 کیا کہ اے موسیٰ تمہارا محبوب کیسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا معبود وہ ہے
 جس نے زمین آسمان ستاری آفتاب ماہتاب پہاڑ اشجار بحر و بر و آگ پانی اور سب
 مخلوقات کو پیدا کیا اور وہ قادر ہی جو چاہی سو کری اور جو چاہا سو کیا ورنہ میں نے لوگوں کی
 متوجہ ہو کر اعتراض کیا کہ اے لوگو! کیونکہ قدرت نادان ہی کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی ذات

پوچھا ہوں یہ صفات بیان کرتا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام فی فرمایا کہ تو اوسکی صفات
 کی حقیقت تو دریافت نہیں کر سکتا ذات کو کس طرح معلوم کر گا کہ ذات پر دو گدگاری
 بیش ہی تیری ذہن میں کیونکر آئی گی پہلا بتا تو آسمان کیونکر بنا اور زمین کیونکر بنی
 اور چاند سورج کیونکر بنی اور آگ کیونکر بنی اور ستاری کیونکر بنی اور پانی کیسی بنا اور
 ہوا کیسی بنی جب تجھ کو مخلوق کی حقیقت معلوم نہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حقیقت
 کیسی دریافت کر سکیگا اگر کسی کو انکی حقیقت معلوم ہوتی اور قدرت بھی ہوتی تو یہاں
 زمین تاری چاند سورج ہوا آگ پانی و علیٰ ہذا القیاس بہت لوگ بنا جاتی اور آج تک نہ
 کسی نے ان چیزوں کی حقیقت سمجھی اور نہ ان چیزوں کو بنایا تب لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے
 موسیٰ ہی سمجھ دار ہیں اور فرعون نا سمجھ ہی اور نہ قیامت کا ہونا دیکھا اور نہ نیکو بعد از مرگ
 کی دیکھا اور نہ پل صراط کو دیکھا اور نہ سورج کا سوانیزہ پر ہونا دیکھا اور نہ ترازو کو دیکھا
 جہنم نیکی برائی کی اور نہ جنت کو دیکھا کہ اوسمیں حور اور غلمان اور طرح طرح کی
 عیش و آرام ہیں اور نہ دوزخ کو دیکھا کہ اوسمیں طرح طرح کی عذاب ہیں اور نہ کراہا
 کاتبین کو دیکھا کہ وہ دو فرشتہ ہیں ایک سیدھی کندھی آدھکی ہوتا کی وہ آدھکی نیکیان لکھتا
 اور دوسرا اٹھ کندھی پر آدھکی ہوتا ہی کہ وہ برائی لکھتا ہی اور نہ منکر نکیر کو دیکھا کہ
 وہ دو فرشتہ ہیں بعد مرنی کی قبر میں آتی ہیں اور مردیسی سوال کرتی ہیں اور نہ عذاب
 کو دیکھا اور نہ فرشتوں کو دیکھا اور نہ ہماری پیغمبری امت فی او پیغمبروں کو اور نہ اونپر جو کتابیں
 اور صحیفہ اور تری تھی اور ترقی ہوئی انکو دیکھا اور شفاء پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت
 کی دن اور پیغمبروں اور ولیوں اور شہداء اور صلحا کی کو دیکھا و علیٰ ہذا القیاس جو بن
 دیکھی چیزیں ہیں جنکی قرآن اور حدیث رسول اللہ فی خبر دی ہی ان سب پر یقین کیا
 بن دیکھی پھر اون عالم دیندار فی فرمایا کہ اسکی مثال اسوقت میں جو وقت بن دیکھی
 چیزوں پر اویکا یقین ثابت ہوا ایسی ہی کہ جیسی بادشاہ کی دفتر میں اسکا چہرہ لکھا

کیا جس وقت چہرہ ہٹا ہی تو اوپرین شخص کو مٹا ہی جبکہ نام بادشاہی دفتر میں ہوتا ہی
 نہ غیر کو اب جاننا چاہی کہ جیسی ہزاری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم
 و سلم کو اللہ تعالیٰ پیغمبر کیا اور پست آن حضرت پر اور تو اور کیا ہیں جو اوپر پیغمبر و نبی اور
 تہذیب و مہینہ ہو گئیں مگر خدا کو ایک جاننا اور اس کا شریک نہ سمجھنا اور پیغمبر و
 ایمان لانا اور پست اور دوزخ و شک و جہاں اور قیامت کی آنکھوں حق جاننا اور بعد فری جہاں اور پست
 اوجی کا اپنی نامہ انما کو اللہ کی روز و پڑھنا اور پست پیغمبر اور ولی اور شہید اور صالح کا شہر
 کی اذن سی شفاعت کرنا اور نیک و بد اعمال کا ترازو میں ملنا اور خدا کو پست نہیں مانتے
 چودہویں رات کی چاند کی دیکھنا اور خدا ب قبر ہونا اور کراہا کا تہذیب کا سنگی ہڈی لکھنا
 اور سنگی لکیر کا قبر میں مٹوان کرنا اور جو مسلمان ہیں اونکا جواب با صواب دنیا اور کافر
 کا جواب با صواب نہ دنیا اور کتابہ جو پیغمبر و نبی اور تری ہیں اور پست ایمان لانا اور

مباح نماز کی اور جن چیزوں سے باز ٹھہرتی ہیں اونکو سیکھتی ہیں اور پانچون نمازون کی
 وقت سیکھتی ہیں اور جانتی ہیں اور جماعت کی ساتھ پانچون وقت کی غار پڑھتے
 ہیں پھر اون عالم و نیکارنی نماز پر ایک مثال بیان کی وہ مثال یہ ہے جیسکہ ایک
 شخص ہے کہ اوسکو لکھتا آتا ہے اوس سے کوئی کہی کہ قلم اوٹھا اور وہ کہی کہ لکھنا
 تو مجھ سے آتا ہے لیکن قلم نہیں اوٹھ سکتی یا جیسے کوئی شخص سپاہی ہے اوس سے
 کوئی کہو سی کہ فلا نام کام سپاہی کا ہے تو کر اور تلوار اوٹھا تو وہ کہی کہ سپاہی کا کام کرونگا
 مگر تلوار مجھ سے نہیں اوٹھائی جاتی اس طرح سی یہ کہی کہ اور دین کی کام کرونگا اور نماز
 مجھ سے نہیں پڑی جاتی تو اور دینی کام ہے اوس سے کہی کہ چھپی طرح سی نہیں پڑی
 ﴿تَاكِرْ ذُنُوبَهُمْ ثَلَاثًا﴾ یعنی اور اوس سے کہ روزی دی ہی نہیں اونکو چرج
 کرتی ہیں تاکہ خواہش اور حرص سے انکو پاک کریں اور نہ بیج کرنا مال کا سات طور
 شریعت میں عبادت ہی اول ادا کرنا زکوٰۃ مفروضہ کا چالیسویں حصہ چاندی
 سونی سے حبوت یہ نصاب کو پہنچ جاوین اور ایک سال گزر جاوے واجب ہے
 اور چار پانویں اور سوداگری کی مالسی اور زمین شریکی محصول سے بھی حسب طرح فقہ
 کی کتابوں میں لکھا ہے ادا کرنا واجب ہے اور دوسرا صدقہ فطر کا ہے کہ عید کی چاند دینے
 سے دو سیر گہون ہر شخص جو غنی ہو واجب ہوتی ہیں اور تیسرا خیرات ہے کہ وہ عباد
 ہی فقیروں کی دینی سے اور لوگوں کی ضیافت سے اور ضعیفوں اور قرضداروں اور
 یتیموں کی مدد کرنے سے زکوٰۃ کی مال سے بلکہ علیحدہ زکوٰۃ سے چوتھا وقت ہے جیسی حدیث میں
 اور مدرسہ اوپیل اور کوی اور مہمان سرامی بنانا اور پانچوان صرف کرنا حج کے
 راہ میں خواہ اپنی واسطی خواہ دوسری کی واسطی سامان حج کا تیار کری یعنی زاد
 راہ سواری اور سوا اسکی چٹا صرف کرنا جہاد کی راہ میں کہ ایکہ رم صرف کرنا آہین
 برابر سات سو ذرم کی ہوتا ہے جیسی اسکا بیان آخر میں اس سورت کی آیت گشتا

ایشہ تعالیٰ سا توان ادا کرنا بقرون واجب گا کہ وہ حقہ اپنی عورت کا ہی اور چھوٹے
 اولاد کا اور عمارم کا بھی اس شرط پر کہ اسکو طاقت اونکی دینی کی ہو اور وہ محتاج
 ہوں اور لفظ مین میں تفسیر لانی سی اشارہ فرمایا ہی اسطرف کہ اپنی جائیداد اہل
 و عیال چھین کر مین اسراف منع ہی اور حد اسراف کی یہی کہ خرچ کرنا مال کا
 ایک جگہ پر دوسرے حق کہو دینا کا سبب پڑ جاوی اور زرق کی نسبت اپنی
 طرف زمانی سی اشارہ ہی اسطرف کہ ہر خرچ ملک و مال ہیکہ ہی پس غل کرنا
 اوس چیز کی ساتھ جو اپنی ہاتھ مین ہی اور مین اللہ تعالیٰ فی حارتہ دیبا ہی بخل بچا ہی
 اسطرح شاہ عبدالغزیز صاحب محدث دہلوی نے لکھا ہی اپنی تفسیر فتح الغزیر مین
 وَمَا رَزَقْنَاهُمْ كُنْزٍ مِّنْ قَبْلِكَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
 قَبْلِكَ وَلَا خِذْلَةٍ مِّنْهُ يُوَفُّونَ ۝ ترجمہ اور جو یقین کرتی ہین جو کچھ اور ترا تہر اور جو
 تہہ ہی پہل اور آخر کو وہ یقین جانتی ہین یعنی جس شخص کو یقین ہی اسکا کہ مجھ کو مر کر
 قیامت کی دن اوٹھنا ہی اور جو مینی کام کیا اوسکا حساب دینا ہی خواہ اچھا خواہ برا
 اور حضرت جی سبحانہ کی رو بر جانا ہی پہر کیسے خدا کی مرضی کی مخالفت کام کرتا ہے
 مگر جو سلمان ہی اور خدا کی یاد سی خافل ہو جاتا ہی اوسوقت گناہ اوس سی ہوتے
 ہین پس چاہی کہ اپنی غفلت کا پہلی علاج کر لی کہ سبب گناہ کا غفلت ہی اور
 اسکا علاج دستور پر ہی جیسی خواجہ محمد پار سار مہتمم اللہ علیہ فی اپنی کتاب تحقیقات مین
 لکھا ہی پس دلائل چاہتا اور واسطی مرداوسکی کے اوپر نفس کی بیچ ملازمت منسل
 زیاضت اور ارباب وصول کے دوڑنا اور اونس تعلیم لیتا تاکہ اوسکی سبب
 دلپر اسرار و حقائق اسرار الہی کھل جاوین اور ذکر پر مداومت کر نیکی تعلیم اونس لیتا
 تا خاصیتیں دل کی کچھ ظاہر ہو جاوین اور اوسکو بندگی نفس کی خواہیسی چھڑنا سبب ہم
 اور مقصدین سنی اہم اور مقدم ہی اور تحقیقات مین یہی لکھا ہی تہہ چاہی کہ اپنی

دلو مکان اوسکا بناوی تو اور شیفہ اور فرشتہ اوسی گھوڑی تو اور اوسکو اوپر پکڑ
 اور سواخذہ لپٹی کی قادر جانے تو جب صفت تہمین حاصل ہوگی تو اوسکی غیر مری
 کی کام کا چہرہ نا تہمیرستان ہو جاوے گا اور نفس کا سر ساتھ اس صفت کی چکے گا
 اور گناہ کی کام سی باز رہنا بہت ذکر کر غشی ہو تا ہی اور اس جہت کہتی ہین کہ جو
 کوئی اللہ اللہ سر روز ہر بار کہی صاحب یقین ہو وی اوشی غم عاشق بہمتی رحمہ اللہ
 کہ خلیفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہ اپنی رسالہ
 سبیل الرشاد میں لکھتی ہین کہ جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ یا اللہ اپنی زبان سی پڑھتی
 اور ملاحظہ کری پڑھتی کی وقت میں کہ ایک نور اوسکی مونہ سی باہر آتا ہی یعنی پٹنی
 والیکی جب قریب تین لاکھ کی پور اگری اوس شخص کی تین ایک مناسبت سا
 حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہ پکڑنے والی ہی ظاہر ہوتی ہے
 اور حدیث شریف میں آیا ہی وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُلْعُونٌ وَمَلْعُونٌ مِمَّا فِيهَا لَا ذِكْرَ لِلَّهِ وَمَا وَلَا لَهُ
 وَعَالَمٌ وَمُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
 اوسی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ خبر دار ہو کہ تحقیق
 دینار مذہبی گئی ہی اور دو کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی اسلی کہ دور کنوالی ہی
 اللہ تعالیٰ سی اور راندی گئی ہر چیز کہ دنیا میں ہی یعنی وہ چیزین جو غافل کریں ذکر
 اللہ تعالیٰ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اور عالم اور سیکھنے
 والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ لی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قَدْ كَرِهْتُ أَنْ ذُكِرَ
 ترجمہ تو تم یاد رکھو مجھو میں یاد رکھون مگو حاصل کلام کا یہی کہ جس آدمی نے
 اللہ صاحب کو یاد کیا اور اللہ صاحب فی اوس آدمی کو یاد کیا تو پھر گناہ کا کام
 اوس ہی کیسی ہو گا مگر حیثیت غافل ہو جاوے گا ذکر سی تب اوس سی بہول

چوک کر گناہ ہو جاوے گا جب اوس سنی گناہ ہو گا تو وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنی فضل
 و کرم سے توبہ او کی قبول کرے گا ایسی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ایسی شخصوں پر مدار ہے
 جو بہت ذکر کرتے ہیں اور شارق الانوار میں یہ حدیث ہے کہ بیشک بدین ایک
 گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سینلا تو سب بدن سینلا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا
 اور یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہی تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار میں اس حدیث کی
 فائدہ میں یوں لکھا ہے کہ حضرت فی فرمایا کہ تقویٰ فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہیں
 تقویٰ کا مقام دل ہی یعنی جب دلیں ایمان رچا اور اسکی شانند کا خوف جبین نہایا
 آگے کان تہہ پاؤں خود بخود نہیں جاتی ہیں اس واسطی کہ دل بادشاہ ہی تمام
 بدن کا پہرہ اگر دل ہی بگڑا تو سارا بدن بگڑا آگے رنڈیاں کہورتی ہی کان نیست اور
 باجوئی آواز خورش بین زبان لغتہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا غم ہی نہ قیامت کا
 کچھ ڈر آتی اپنا خوف ہماری دلونیں ڈال اور اداں بلاؤسی سکو بحال آمین اب
 جانتا چاہی کہ دنیا کی بادشاہ کی رو برو کوئی بادشاہ کی تقصیر نہیں کرتا کیونکہ اوکو
 یقین ہوتا ہی اسکا کہ اگر میں کوئی تقصیر اسکی سامنی کروں گا تو یقیناً مجھ پر
 سزا دے گا اسطرحی شخص یہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی جو میں کام کرتا ہوں
 ہو یا برا اور اسکو اس بات پر خوش یقین ہی کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھتا ہی تو اوس سے
 بد رتبہ اولی گناہ کی کام نہ ہونگی مگر جو خدا سے غافل ہو گا اوس سے غیر شرع کام
 ہونگی اب سمجھنا چاہی کہ جو لوگ بن دیکھی یقین کرتی ہیں اور درست کرتی ہیں
 نماز اور اللہ تی جو کچھ او کو دیا دوسرین سے سرچ کرتی ہیں اور جو کچھ ہمارے
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اترا یعنی قرآن و قرآن میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 کو فرمایا کہ یون کہو قل ان کنتم تحبون الله فالیعوننی یحببکم الله
 و یغفر ذلکم فذنبکم و اتوا اللہ و عبادوا اللہ و اعبدوا اللہ و اعبدوا اللہ

نو کہ اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ کو چاہی اور بخشی گناہ
 تمہاری اور اللہ بخشی والا مہربان ہی اب جساتا چاہی کہ ایک ن پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ تم مجھ پر کتنی پیاری ہو حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں سب چیزیں زائد آپ پر پیارا ہوں لیکن اپنی جانی
 زائد پیار نہیں ہوں اپنی فخر مایا کہ ابھی تم کامل مسلمان نہیں ہو چھ دن کی بعد
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اوپر یہ حال طاری ہوا کہ عرض کی نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے کہ اب میں اپنی جانی بھی زائد آپ پر پیارا ہوں آپ نے فرمایا کہ ای
 عمر اب تو کامل مسلمان ہوا اگر کوئی اللہ کی محبت چاہی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی تابعداری کری اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری جب اس سے
 ہو سکی گی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست کہیگا اللہ کی واسطے اب یہاں کتنی شرف
 حضرت مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اللہ کی محبت کی بیان میں اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بیان میں ہن کھی جاتی ہن تا خوبان محبت کی
 معلوم ہوں وہ اشعار یہ ہن اشعار ہر کرا جامہ رشتی چاک شدہ اور حرص و عیب
 کلی پاک شد جس کیسے کہ جامہ رشتی سی چاک ہوا وہ حرص اور عیب سی بالکل پاک
 ہو پادشاہش اسی عشق خوش سوای پادای طیب جگہ عتہای مادی خوش رہ اے
 عشق اچھی سو اسیری اسی طیب سب بیاریوں کی میری پادای دوا می نخوت و
 ناموس مادی اسی تو افلاطون و جالینوس مادی اسی دوا میری غرور اور شرم کی
 اسی تو افلاطون اور جالینوس میری یعنی طیب میری ان دونوں بیتوں میں
 اشارہ ہی اس طرف کہ بہت سی بری خصلتیں اور عیب نفس کی ہیں کہ مرض ہلاک
 کرنی والی دلی ہیں عشق کی سبب سے دفع ہو جاتی ہیں اور بعضی اون بری خصلتوں
 کی جڑ کو کہ غرور اور شرم ہی صریح ذکر کیا تاکہ زائد برائی اسکی ظاہر ہو اسکی کہ اول حسنی

غرور کیا شیطان علیہ اللعن تھا کہ مردود ہوا اور بہت آفتیں شہم سی او تھیں یہی اصل
 اور عشق کا یہی خواہشیہ جو خواہ مجازی ان دونوں قیدیوں پر تاجی اور بادشاہوں کو
 غلاموں کی غلامی سی قرض ہر کرتا ہی اگر یہ یہ قصہ بڑا ہی غور سے اسکا قصہ محمود و ایاز کا ہی ہے
 جسم خاک اور عشق برافلاک شدہ کو ہر قصہ آمد و چالاک شدہ خاک کا جسم عشق کی آغوش سی
 آسمان پر گیا پہاڑ تاجی لگا اور چالاک ہو گیا عشق جان طور آمد عاشقا کو ہر دست و حرکت
 صفا عشق جان طور کی آیائی عاشق کو ہر طور سے ہوا اور گر پڑا موسیٰ پہوش
 یہ اشارہ ہی آئیہ کریمہ کی طرف جو قال الملأ الذی میں واقع ہی فلما تجلی ربہ
 للجبلی جکدکاً وخر موسیٰ صوفا پس جب تجلی کی پروردگار او کی فی طرف پہاڑ
 کی کیا او مکرر زور زور اور گر پڑا موسیٰ پہوش فائزہ حضرت موسیٰ کو حق تعالیٰ نے
 بزرگی دی کہ نشی کی بغیر خود کلام کیا انکو شوق آیا کہ دیدار ہی دیکھوں او کی برداشت
 نہیں ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو دیکھنا ہو سکتا ہی کیونکہ نمود ہوا تھا
 پہاڑ کی طرف لیکن دنیا کی وجود کو برداشت نہیں ہوئی پہاڑ ٹوٹ گیا اور حضرت موسیٰ
 پہوش گری تو آخرت کی وجود کو برداشت ہوگی وہاں دیکھنا تحقیق ہی اور ایک
 کتاب معتبر ملک سلوک اور سکات نام ہی او میں اس طرح کہنا ہی نقل ہی کیا ایک اور حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ فی حضرت ابامحسن کو پیش بعین اپنی کی حکایت تھا اور مہربانی کرنا
 تھی اما ہم حسن نے کہا ای باب بچو دوست رکھتی ہو کہا بان کہا میری بہا کی حسین
 کو دوست رکھتی ہو کہا کیون نہ کہوں کہا میری مانگو دوست رکھتی ہو کہا وہ بی بی میری
 خدا کی ہن کیون دوست نہ کہوں کہا میری مانگو دوست رکھتی ہو کہا سب پیدا ہوئی
 عالم اور آدم کیون نہ دوست رکھوں کہا حق تعالیٰ کو دوست رکھتی ہو کہا بان
 کہا ای باب کتنی دل رکھتی ہو کہا ایک دل کہا بکد دل کی سیاتہ اتوں کو دوست رکھتی ہو حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ فی روئی او کہا اما جکدکاً للہ لعلہ لعلہ فی جوفہ یعنی نہیں کیا

اللہ تعالیٰ فی وسطی کسی آدمی کی دو دلوں میں درمیان اوکی اسی بیٹی سچ کہتا ہی لوگین
جان تو محبت کی کئی تسمین ہیں اول محبت حقیقی جیسی محبت بندہ کی حق تعالیٰ سے دوسری
محبت شریعت کی جیسی محبت است کی ہماری پیغمبر پر تیسری محبت طبعی جیسی محبت مان یا
کی اپنی اولاد پر چوتھی محبت شہوتی جیسی خاوند جو رو کی ایک دوسری پانچویں محبت
مجازی جیسی محبت عاشق و معشوق پر بیٹی محبت اخوة کی جیسی محبت مسلمان کی ساتھ مسلمان
اور ہر محبت کی دل میں جگہ ہی اور نافع السلیمن میں یہ لکھا ہی کہ حدیث شریف میں
جو آیا ہی المجاز فظہ الحقیقۃ یعنی عشق مجازی پل ہی عشق حقیقی کا بعضی صوفیوں
کی نزدیک عشق مجازی ہی مراد محبت شریعت کی ہی اور بعضوں کی نزدیک محبت
پر کی ہی اور بعضوں کی نزدیک ہی پاک محبت ہی ایک دوسری آدمی کی ایک دوسری
ہوتی ہی اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی مکتوبات
شریف میں لکھا ہی کہ پہلی گاہ جو ناگہان کسی پر پڑی خواہ عورت ہو یا مرد اوسمین
جو کچھ ہوا سو ہو اکیونکہ گاہ ناگاہ اتباع شریعت محمدی کی مخالفت نہیں اور دوسری گاہ
گاہ کرنا قصد ایشوق حقیقی کو نہیں پہنچاتی کیونکہ یہ مخالفت اتباع حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ نورین قل لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَعْضُوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا
اَنْفُسَهُمْ ذٰلِكَ اَزْکٰی لِّہُمْ اِنَّ اللّٰہَ یُخَبِّرُ مَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا
بَغَضْتُمْ مِنْ اَبْصَارِہُمْ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوجَہُمْ وَ رُجْمَہُمْ تُو و اُطی مسلمان مرد و عورت کی کہ بند
کرین انکھین اپنی اور محافظت کرین شرگاہ اپنی کی یہ بہت پاکیزہ ہی وسطی اونکے
تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کرتی ہیں اور کہ تو وسطی مسلمان عورتوں کی
کہ بند کرین انکھین اپنی اور محافظت کرین شرگاہ اپنی کی حاصل اس کلام کا یہ ہی جو محبت
کہ موافق اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو تو وہ خدا کی محبت کی مضرب نہیں ہی اور
جو محبت موافق اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہو وہ اللہ کی محبت کی مضرب چنانچہ

اس آیت شریف سی ظاہر ہو گیا قل ان کنتم محبون للہ فاتبعونی یحبکم اللہ و
 اور جو کچھ اوترا او پیغمبر و پیغمبر یعنی کتابین اور صحیفہ او پیر ایمان رکھتی ہیں اور جو حقین کرتی
 حسین بن دیکھا جیسا اسی طلب میں اون بن دیکھی چیز و نمایان ہو چکا اور آخرت
 کو وہ یقین جانتی ہیں اور ابعداری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتی ہیں اور محبت
 خدا کو یاد کرتی ہیں اکثر وقتوں میں نہ کتر جیسی او پر بیان ہو چکا تو او کی واسطی اللہ تعالیٰ
 جل اسما فرماتا ہی اولئک علی ہدی من ربہم و اولئک ہم المفلحون ترجمہ
 اوہوں نے پائی ہی راہ اپنی رب کی اور وہی مراد کو پہنچی اور جو کو پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سی اور قرآن شریف سی اور جو اگلی پیغمبر و پیغمبر کتابین اور صحیفہ او تری ہیں
 اونسی اور جو بن دیکھی چیز و نسی انکار کرتی ہیں اونکی واسطی قرآن شریف میں یہ
 حکم ہی فرمایا اللہ صاحب فی وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا
 فأتوا بسورۃ من مثله واذ ہوا شہدا آء کہ من دون اللہ وان کنتم
 صلیقین فان لم تفعلوا وکن تفعلوا فان تقوالنا لاتی وقوا ذہا
 الناس وایجادہ اعدت لکفرین ترجمہ اور اگر تم ہو شک میں
 اس کلام سی جو اوترا ہم نے اپنی بندہ پر تو لی آوا یک سورت اس قسم کی اور بلا و جبکہ
 کرتی ہو اللہ کی سو اگر تم سچی ہو چپہ راگز نہ کرو اور البتہ مکر و دل تو بچو اگ سی جسکی چشمان
 ہیں آدمی اور پتھر تیار ہی مکر و نکی واسطی اور جو کوئی جانتا ہی او پچا جاتا ہی اللہ جل
 و علی شانہ کو کہ اللہ ایک ہی او سکا کوئی شریک نہیں ہی وہ یہی جانتا ہی یہ قرآن
 اللہ کا کلام ہی اور اللہ کا کلام کوئی نہیں کر سکتا اور کلام اللہ کی مثل کوئی نہیں
 بنا سکتا آج تک کہ بڑی بڑی عقل اور فضل اور حکما گز رہی ہیں کوئی نہیں بنا
 سکا اگر اب کوئی ہانچہ کم فہم حوصلہ کری بنانی کا تو سوا اللہ کی کی کچھ پہل نہ پاویگا اور جو کوئی
 اللہ کو نہیں جانتا اور اس سی مکر ہی تو وہ گتہ دیوانہ ہی وہ لائق خطاب کی نہیں جاتے

حاصل کلام کا یہ ہے کہ وہ شخص لائق کلام کرنی نہیں ہی اس لئے ان مطالبہ کے اس سال میں بعضی چیزوں
 کی باہمی طرح سے تفصیل نہیں ہوئی جیسی بدگمانی کا بیان یا پھر مقصد میں لکھا لیکن کچھ تفصیل اس کی
 لکھی اور طریقت کی معنی کی تفصیل کے مشارق الانوار کی ترجمہ میں اس کا بیان ہی لیکن مفصل نہیں اور
 شرح السالکین ترجمہ مہناج العابدین کی حاشیہ میں مولوی یعقوب صاحب نے مولانا روم صاحب کے مثنوی کا
 شعر لکھا ہے کہ گاہ و جو خود قربان شود ہر کہ نور حق خود قرآن شود ہر اس کی معنی کی بھی تفصیل نہیں
 لکھی پس ان تینوں کی تفصیل بیان کرنا اس عاجز کو مقصود ہی تو یہ تینوں تفصیل میں یہاں لکھی جاتی ہیں اب اول
 بدگمانی کے تفصیل بیان کی جاتی ہے اور اس عاجز نے بدگمانی کا بیان یا پھر مقصد میں لکھا لیکن کچھ تفصیل اس کے
 رکھی تھی وہ تفصیل یہاں لکھی جاتی ہے افسوس صد افسوس جو لوگ سنت جماعت ہیں اس آخر وقت میں دوزخ
 ہو گئی ایک فرقہ دوسری فرقہ کو کہتا ہے کہ یہ لوگ مشرک ہیں اور بدعتی ہیں پھر دوسرا فرقہ اولیٰ
 کہتا ہے یہ لوگ وہابی ہیں اب سمجھا چاہیے کہ مشرک کی اور بدعتی کی اللہ فی اور اللہ کی رسول فی نشانیاں
 بتائی ہیں کہ یہ کام کریں تو یہ نشانیاں مشرک کی ہیں اور یہ کام کریں تو یہ نشانیاں بدعتی کی ہیں اور جو لوگ
 کہ وہابی کہتی ہیں تو انہوں نے اپنی ذہن ہی ایسی ایسی بہتان نکالی ہیں وہابیوں کی طرف کہ جوئی تو وہابی
 کو کافر جانی یا فاسق تو اس واسطے ان دونوں فرقوں والوں کی واسطی میں لکھتا ہوں کہ صحیح بخاری میں یہ حدیث
 آئی ہے کہ جو شخص سیکو کا فر یا فاسق کہی اور وہ کافر اور فاسق نہ ہو تو کہنی والا آپ کا فر یا فاسق ہو جائے
 اور ملاحظہ حق کے شرح مشکوٰۃ شریف کی ہی اس میں یہ حدیث لکھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کفایت
 کتابی آدمی کو جو ہٹ بولنی میں یہ نقل کریں جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کے یہ سنی ہو پھر یہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے اب سمجھا چاہیے کہ بدگمانی کرنا بہت بُرائی نزدیک خدا کی اور اس کی بندوں کی اور قرآن شریف
 اور حدیث شریف سے تو بدگمانی کرنی والی کہی واسطی بُرائی ثابت ہے بسنی قرآن اور حدیث کو ناما دین
 تو اس کا خراب ہوا بلا تشک اور دنیا میں آدمیوں کی ساتھ اس کو رہنا مشکل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے
 حیا نہ دی ہے اس واسطی کہ آدمی آپس میں موافق رہیں اور چین روزگار کریں اور کسی پر بدگمانی
 نہ کریں اور بسنی اس حد کو توڑا وہ دنیا میں شرمندہ ہو گا اور عاقبت میں بھی اس سبب سے

کہ بدگمانی کر نہ لاول ہمایہی ہی بدگمانی کر گیا کہ سیرال اولاد کو پہنچی نگاہ سی ویکہ تباہی پہر خیر ہر
 بدگمانی کرنی والا جا کر آدمیوں میں ہی رہ گیا جگل میں تو سنی سی رہا پہنچی بدگمانی کر گیا اور مینا باب
 پر اگر آپ کی پس مل و اسباب ہو گا تو یہ آپ کی گاہ کہ یہ مینا جگوال اسباب کے واسطی نہر وید گیا اور اگر
 سنی کے پس مل اسباب ہو گا تو مینا آپ کے طرف بدگمانی کر گیا و علیٰ ذلک یقین اس اور سید احمد صاحب کے
 مریدوں اور سوا سید احمد صاحب کے مریدوں کی اور متبع سنت جو ہیں اور کا ایسا عقیدہ نہیں ہے
 جیسا کہ سید احمد صاحب کے مریدوں یا اور متبع سنت کو کوئی یہ لوگ بدگمان کر تے ہیں اور بدگمانی ہے
 کہ ایک آدمی کہی کہ میں شکر نہیں اور دوسرا شخص نے کہ بلایب یہ شکر ہی ہی یہ جو شکر کہتا ہے کہ
 میں شکر نہیں سبکی کہی ہی کیا ہوتا ہے اور ایک آدمی کہی کہ میں دبا نہیں دوسرا شخص دلیں ہو
 سہتا ہے کہ بلا شکر شکر شخص دبا ہی ہی اسکی ظاہر ہی ہی کیا ہوتا ہے دوسری تفصیل طریقت کی سنی
 کی کہی جاتی ہے اب ہانا چاہی کہ کتاب ہدایت الہی میں لکھا ہے کہ اسی عزیز شریعت عبارت ہی آدمی
 حدود و امتداد کی کہ پہنچ کر انوہی سی اور فرمان برداری بیچ امر و سیکسی ہی اور ملازمت اور طاعت
 حق کی اور طریقت عبارت ہی حاصل ہونی لذت اور مزہ کی سی عبادت اور طاعت اور آدمی نہیں
 اب معلوم کیا چاہی کہ بی لذت اور مزہ پائی عبادت خدا کی کرنا یہ بہت مشکل ہی ہے و علیٰ بعضی
 عبادت میں سنی کرتی ہیں اور بعضی عبادت کرتی ہیں کہ کہ وہ مزہ ملتا ہے نہیں اور یہ جو
 لکھا ہے کتاب ہدایت الہی میں کہ طریقت عبارت ہی حاصل ہونی مزہ اور لذت کی سی عبادت
 اور طاعت اور آدمیوں میں سو یوں سمجھا چاہی کہ جس چیز میں لذت اور مزہ ہوتا ہے اور سکا کرنا انسان
 ہوتا ہے یا تو او کو اللہ تعالیٰ ابتدا سی اپنی عبادت پر شوق اور محبت دیتا ہے یا بعد علم و پختگی
 اور مرید ہو چکی کہ کثرت تلاوت قرآن اور ذکر اور درود پڑھنی سی اور طاعت کے وجہ کے کہانی
 اور پختگی اور پہنچنے سی دل روشن ہوتا ہے اور جس کام کی کہانی مینی اور پہنچنے سی
 دل پر اندیز ہوتا ہے کہ اور کہو نا ادا جلیہ میں معلوم ہوتا ہے نہ اندیز میں مینی روالہ دار وانی
 ہی کہ کم کرنی اور مری تب عبادت میں لذت اور مزہ حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ حاصل کلام کا یہ ہے کہ جن

کا ہوئی کر نیکو فرمایا ہی اوسین لذت اور مزہ پای اور جن کا ہوئی کر نیکو فرمایا ہی خدا کی خوشی
 اور کو چھوڑ دی تب قرآن اور حدیث اور فقہ کا مطلب مسلمان کو حاصل ہووی اگر اخلاص سے
 ظاہر اور باطن کی علم کی کوشش کری تو علم ظاہر کا استاد ہی حاصل ہوتا ہی اور علم باطن کا
 پیسی پیر اسید ہی کہ ظاہر اور باطن کا علم اوسکو تدریج حاصل ہووی انشاء اللہ تعالیٰ اور خدا بل
 و علی شانہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس سچا مانی ہوین اور فصل الخطاب میں جو تصنیف
 خواجہ محمد یار سارحہ اللہ علیہ کی ہی کہتا ہی کہ پہنچ کتاب کشف المحجوب کے یہ گروہ صوفیہ کی فرمان بڑا کی
 مذکور اور لذت کرامت کو اور رحمت محبت کو شرب کہتی ہین اور کوئی شخص کوئی کلام فی شرب کی نہیں
 کر سکتا اور شیخ میری زین الاودا والبقا افضل محمد ابن حسن نخعی اسخسی قدس اللہ روحہ فی کہا کہ مرید ہی شرب
 اور عارف صاحب شرب ارادت ہی اور معرفت ہی بیگانہ رہتی ہین مرید کو چاہی کہ کر دکانی ہی شرب
 ہوئی تو کہ حق طلب کسچ ارادت کی بجالادی اور عارف کی لئی چاہی کہ شرب ہوئی تو کہ بدون حق عرف
 چل کی ساتھ شرب اور راحت کی کہ طرف نفس کے بازگشت اوسکی ہی آرام ملی اور اللہ جبارہ توفیق دینی والا ہے
 اب یہاں عبارت تحقیقات کی جو تصنیف خواجہ محمد یار سارحہ اللہ علیہ کی ہی کہ اوس سی مانی عارف کی لہجہ
 طر حسی واضح ہوتی ہین لہی جاتی ہی حاصل کہ درجہ زہد کی تین ہین ایک یہ کہ زہد اوسکا واسطی آخرت کے
 ہی کہ ساتھ وصال بہشت اور نعمتون اوسکی پہنچی ہن قسم زہد کو راجی کہتی ہین کیونکہ بہت اوسکی
 اوپر اسکی گہری گہی ہی اور سوا وصول بہشت کے کچھ امیدوار نہ نہین رکھتا ہی دوسری قسم
 کہ زہد اوسکا واسطی خوف و فرح کی ہووی زہد کرتا ہی تو کہ عذاب آخرت سے امن میں ہووی اور
 بچ بہشت کی آوی اس قسم کو خائف کہتی ہین تیسری قسم یہ کہ زہد اوسکا فقط واسطی ذات اللہ سبحانہ کی ہی نہ
 امید بہشت کی رکھتا ہی اور نہ پر داور نہ علی باوجود اوسکی ماسوا ہی انگہ چپائی سوا دوستی اور
 محبت حق سبحانہ و تعالیٰ کی دوسری امید نہین رکھتا ہی اور دل اور جان اوسکی شائق اور فریفتہ
 اوس اللہ تعالیٰ کی ہووی اور بالکل ظاہر اور باطن اوسکیو محبت الہی کی گہیر اس قسم کو اہل اللہ
 کہتی ہین اور عارف کہتی ہین سلیبی کہ لذتین بہشت کی اور جود و تصور کی نزدیک اوسکی مثل لذت

اگر کوئی ہی ٹیپسی باوجود حاصل ہوئی بڑی مرتبہ کی اور اس کے نزدیک پابندی و سستی سے ہر چند کہ اس کا
 ہوا اتفاقی نہیں کرتا جو مقتضائے کتب و غفلت کا یہی ہی طرح ہی حال دشمن ناقص کا کہ مرتبہ کمال کو یہ بھی نہیں
 فرق ہو اور میان کمال و ناقص کے کمال و کم طالبات واجب ہو اور اس لئے ناقص کے دل و کسا سارہ بہشت
 اور حور و قصور کی ہو دی تیسرے مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شعر کی معنی کی تفصیل لکھی جاتی ہے وہ یہ
 عبارت ہے جو مولوی محمد یعقوب کے حاشیہ میں لکھی ہے اور میں یہ بیت داخل ہے کہ گاہ و جو خور و قربان
 شود چہرہ کہ نور حق خور و قرآن شود چہ اور یہ بیت مولوی روم صاحب کی شتوی کی ہی اب جانتا ہے
 کہ حضرت بازید کہ بڑی اولیا و نبین سی تھی اور ہون فی یون کہ ہا ہی سجانی یا اعظم شانی اور منصور ملاح نے
 یون کہ ہا ہی مانا کہ اور کیسیانی ساداتین یون کہ ہا ہی کہ اولیا و رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حال آتا ہے کہ ہر وقت
 جانتا ہی وطنی ہذا القیاس ان ہر گونگی حالات اور مقامات اور فرسین اور کنایات کو کون سمجھ سکتا ہی
 مگر وہی سمجھ سکتا ہی جو انکی ہی حالات اور مقامات کہتا ہو اور اس کا جزئی تو اس سالہ کی گیا رہیون مقصد کے
 انہیں کہ ہدایہ کی کتاب ہدایت الاعمیٰ کی سند کی مرید کی مبتدی اور متوسط اور منتہی ہونیکا بیان معنی لائے نہیں
 ہو سکتا کیسے کسی کوئی اللہ جل علی شانہ کی بڑی شان ہی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر فتح الغزیر
 میں لکھا ہی میسا کلام اللہ تعالیٰ کا ہی و میسا کلام کسی طرح کی کیا نہیں ہو سکتا اور خدا کا کلام قرآن ہی
 کہ جبریل علیہ السلام فی اللہ کی حکم سی اللہ کا کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچایا اور پھر میرزا غلام
 النبین میں تحقیق میں نہ کیا کلام قرآن ہو سکی اور نہ کوئی آدمی قرآن ہو سکی نہ کوئی اور اور فقیر و ن پر
 طرح طرح کی حالات آتی ہیں اور شیخ سعدی صاحب لکھا ہی ہے اگر درویش بریکمال نماندی چہ سروت از
 دو عالم بر فشانہی چہ اگر درویش او پر ایک کمال کہ نہتا ہا تہر دو نوجہا نسی چہا تا قرآن با ختم و مہر و خاندان
 جمع نمودن یعنی بڑی ہا اور جمع کرنا و کلام الہی کہ بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرو آمدہ یعنی اور ترا از منتخب علیہ
 چنانچہ منتخب میں قرآن کی لفظ کی معنی تین طرح پر لکھی ہیں ایک خواندن یعنی پڑھنا دوسری جمع کردن
 یعنی جمع کرنا تیسری کلام الہی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرو آمدہ یعنی کلام الہی جو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پر اور ان دو معنی میں یعنی خواندن اور کلام الہی فرو آمدن میں بزرگوں کی کہ کنایات اور اشارات

نہیں فرمائی چن یہ دونوں معنی قرآن کی از روی لغت کی صاف میں اور نہیں کچھ نکال نہیں ہی اور جمع کرہ نیکی
 معنی یہ ہیں کہ جو فقیر کا ملین ہوتی ہیں ان کی اور ایک مثال جمع کا آتا ہی جیسا کہ خواجہ محمد یار ساعدی رحمہ اللہ کے
 تحقیقات میں لکھا ہی وہ عبارت تحقیقات کی یہ ہے بیچ مقام جمع کی ہر ایک قوتوں جدا جدا سی کام اور سرکار
 کرتی ہیں جیسے کہ آنکھ کان ہوجاتی ہی اور کان آنکھ ہوجاتا ہی یہاں تک کہ ساتھ سب کی دیکھتا ہی اور ساتھ
 کے سنتا ہی اور ساتھ سب کے بولتا ہی جیسے کہ ہاتھ بیچ اوس مقام کی بات کرتا ہی اور جمع پر نالہ ہی کہ ہر ہاں طرف
 دریای توحید کی اور یہ مقام جمع کا اور فقیر و نکی آتا ہی کہ اوس میں ایک محض و دوسری محض کا کام کرتا ہی مثلاً آنکھ
 سنتی ہی اور باتیں کرتی ہی اور کان دیکھتا ہی اور باتیں کرتا ہی اور طرح طرح کی حالات آتی ہیں کہ ہی ہوش میں
 آجاتی ہیں اور کہ ہی بی ہوش یعنی جن خرقہ اؤنگو کہ جمع کا مرتبہ حاصل ہوتا ہی تو اوسنی خلق اللہ کو وقت ہوش کی
 طرح طرح کی فائدہ ہوتی ہیں اور وقت بی ہوشی کی محبت آہی میں غرق ہوتی ہیں اور ہر حال میں خدا کا گناہ
 ہوتا ہی یہ جو بولوی روم صاحب نے لکھا ہی جو کوئی کہ بوزحق کا کہا وی قرآن ہو وی یہ تو نہیں ہو سکتا سنت
 جماعت کے مذہب میں کسی طرح کی کیا کلام قرآن ہو وی یا وہ خود قرآن ہو وی مگر بطور کیا یہ کی مولوی
 روم صاحب نے فرمایا ہی اور مطلب اوکا یہ معلوم ہوتا ہی کہ قرآن ہی مراد ان کی یہاں یہ مقام جمع کا ہی جو فقیر و نیک
 واللہ اعلم بالصواب تحقیقہ محل حاتمہ الحمد للہ کہ اوس کی حسن توفیق سی یہہ رسالہ واقع انصاف و نافع العباد
 قاطع الشک والدرجات بروز جمع تبارخ غرہ شہر محرم الحرام ۸۲۰ سنہ ۱۴۰۰ ہجری نبویہ میں بیچ شہر محمد آباد
 عرف ٹونک کے بیچ عہد میں الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ کی پورا ہوا اللہ تعالیٰ علیہ
 علی شانہ میری بہول چوک اور کم فہمی کو برکت انبیا اور اولیا و نکی سی معاف کری اس عجز کو اور جمع
 اہل اسلام کو اس سال ہی فائدہ بخشی اور کچ فہمی سی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں کہی میں تم میں
 وَالْخِرَدُ عَوْنًا اِنَّ اَحْمَدَ لِلّٰهِ سَرِبَ الْعَالَمَيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ تَرْجِمَہٗ اور پھر قول ہمارا یہ ہے
 کہ تعریف اللہ ہی کو ہی جو پروردگار ہی عالم کا اور درو اور سلام اور چرب اوکی کی کچھ
 ہیں مراد بیچ خیر فکی اور اوپر آل اور صاحب اوکی کی سب پر

بیچنا بر حسب مسودہ دستخطی مصنف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]